

۱۸۵۷ء
افلاک کی کہانی

سرگزشت دہلی

جنگِ آزادی ہند کے ۱۵۰ ویں سال کے موقع پر شائع کی گئی

مرتبہ

ڈاکٹر درخشاں تاجور

پیشہ لفظ

ڈاکٹر وقار الحسن صدیقی

مشیننگ ہاؤس

الکیم مارکیٹ - اردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

- ☆ پیش لفظ : ڈاکٹر وقار الحسن صدیقی I-
☆ مقدمہ : ڈاکٹر درخشاں تاجور IX-

☆ ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کی کہانی جیون لال کی زبانی

۱۱ مئی ۱۸۵۷ء تا ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء

ماخذ : خدر کی صبح و شام ۱

☆ ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کی کہانی جیون لال کی زبانی

۱ جون ۱۸۵۷ء تا ۱۳ اکتوبر ۱۸۵۷ء

ماخذ : سرگذشتِ دہلی ۵۳

☆ حواشی : ۲۷۳

☆ اشارے : ۳۵۶

☆ کتابیات : ۳۶۳

☆ اشاریہ : ۳۶۹

ہماری کتابیں معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

ناشر: مشتاق احمد

اہتمام: سلمان میر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب — انقلاب 1857ء کی کہانی

(سرگذشتِ دہلی)

مرتبہ — ڈاکٹر درخشاں تاجور

پیش لفظ — ڈاکٹر وقار الحسن صدیقی

مطبع — اسد نیر پرنٹرز لاہور

ڈیزائن — عاطف بیٹ

قیمت —

Rs 550

پیش لفظ

آج ہم ایک آزاد ملک کے شہری ہیں۔ ہمیں آزادی آسانی سے حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے حصول کے لیے آزادی کے دیوانوں نے انگریزوں سے طویل عرصہ تک مسلسل جہاد کیا۔ اور تن من دھن کی بازی لگا دی۔ انگریزوں کے خلاف نفرت اور غصہ کے جذبات ہندوستانیوں کے دل میں اسی وقت سے پنپنے لگے تھے جب سے انہوں نے اس ملک میں اپنی حکومت کی جڑیں جمانی شروع کی تھیں۔ لیکن انگریزوں کے خلاف نفرت کی یہ آگ شعلہ جو الہ بن کر 1857ء میں بھڑک اٹھی اور ہندوستانیوں نے انگریزوں کو اس ملک سے نکال باہر کرنے کی بھرپور کوشش کی جسے انگریزوں نے اپنی زبردست طاقت، وسائل اور چند سٹکوں کے لئے اپنے وطن عزیز کا سودا کرنے والے غداروں کے سہارے ناکام کر دیا۔

ویسے تو 1857ء کی جنگ آزادی پر لاتعداد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ خود انگریزوں نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا اور منصوبہ بند طریقے سے اسے غدر اور ایک فوجی بغاوت کا نام دینے کی کوشش کی۔ اگر 1857ء کی



بہادر شاہ ظفر ۱۸۵۷ء، (دہلی وی سیٹی آف مونومینٹس - تنظیم رضا قریشی)

جنگِ آزادی کا جائزہ لیا جائے تو ہم پائیں گے کہ انگریزوں کو اپنے وطن سے نکال کرنے کے لیے کافی تعداد میں ہندوستانی باشندوں نے سر پر کفن باندھ کر اس تحریک میں حصہ لیا۔ اس میں بادشاہ اور علماء، بوڑھے اور جوان، عورت اور مرد سبھی نے عشقِ وطن کے جذبات میں ڈوب کر انتہائی شجاعت و دلورے کے ساتھ یہ لڑائی لڑی۔ اور انگریزوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔

1857ء کی جنگِ آزادی پر ہندی، اُردو اور انگریزی میں لاتعداد کتابیں لکھی گئیں۔ خصوصاً 1957ء میں اس تحریک کی صدی کی سالگرہ پر متعدد کتابیں شائع ہوئیں جو نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ اور اب ہم پہلی جنگِ آزادی کی ایک سو پچاسویں سالگرہ پر جیون لال کا روزنامہ شائع کر رہے ہیں حالانکہ آج بھی مختلف کتب خانوں میں بڑی تعداد میں بیش قیمت مخطوطات محفوظ ہیں جن سے 1857ء کی جنگِ آزادی پر مخالف و موافقت دونوں طرح سے روشنی پڑتی ہے۔ میں نے جب رضا لائبریری رام پور کے او۔ ایس۔ ڈی کے عہدے کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور یہاں کی لائبریری میں محفوظ مخطوطات کو دیکھا تو مجھے یہاں جیون لال کا ایک روزنامہ ملا۔ یہ روزنامہ اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ یہ جیون لال کی خود کی زبانی ہے۔ جیون لال بہادر شاہ ظفر کے دربار کی ایک اہم شخصیت تھے۔ بادشاہ اور

ان کے خاندان سے ان کے گہرے تعلقات تھے۔ اور انہیں قلعے کے تمام حالات سے واقفیت تھی۔ 1857ء کے ہنگامے میں وہ دہلی میں تھے اور سبھی واقعات کو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ انہوں نے 11 مئی 1857ء سے 14 ستمبر 1857ء تک کے واقعات کو لکھ کر چارلس تھیولس منکاف کو بھیجا۔ جو اس وقت دہلی کے جوائنٹ مجسٹریٹ تھے۔

جیون لال کے اس روزنامے کا مقصد تو قلعے کی خبریں انگریزوں تک پہنچانا تھا لیکن اس طرح انہوں نے ایک ایسی قیمتی یادگار چھوڑی جس کو پڑھنے کے بعد 1857ء کی جنگِ آزادی کی مکمل تصویر نظروں کے سامنے آجاتی ہے۔

مولانا امتیاز علی عرشی نے رامپور رضا لائبریری کے اُردو مخطوطات کی فہرست سازی کے وقت اس جانب توجہ مبذول کرائی تھی کہ یہ مخطوطہ نہایت اہم اور قابلِ اشاعت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اس مخطوطے کو ایڈٹ کر کے شائع کرنے کے خواہش مند تھے لیکن کسی وجہ سے وہ یہ کام نہ کر سکے۔ عرشی صاحب نے اس مخطوطے کو شائع کرنے کی طرف اس لیے دھیان دلایا تھا کہ خواجہ حسن نظامی نے اس روزنامے کا اُردو ترجمہ ”غدر کی صبح و شام“ (مترجمہ ضیاء الدین برنی دہلی) کے نام سے 1926ء میں شائع کرایا تھا جو

چارلس تھیوفلس مٹکاف کے اس روزنامے کا اردو ترجمہ تھا جو مٹکاف نے اردو سے انگریزی میں ترجمہ کر کے Two Native Narrative of Mutiny in Delhi کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اس طرح دونوں شائع شدہ روزنامے ترجمہ کیے ہوئے ہیں۔ جب کہ ”سرگذشتِ دہلی“ کے نام سے رضا لائبریری میں محفوظ یہ روزنامچہ جو آفتاب عالمی (مقام اشاعت۔ آگرہ۔ مرتب۔ منشی گنیشی لال) کے 28 شماروں میں شائع ہوا۔ یہ منشی جیون لال کی خود اپنی زبانی ہے۔ اس لیے یہ روزنامچہ نہایت اہم ہے اور عرشی صاحب کے مطابق اس روزنامچے کی اشاعت سے ترجمہ کیے ہوئے روزنامچے کی غلطیاں اور غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ یہی سبب تھا کہ میں نے رامپور رضا لائبریری بورڈ کو یہ مشورہ دیا کہ یہ روزنامچہ شائع کر دیا جائے جس سے اس موضوع پر ریسرچ کرنے والوں کو یہ روزنامچہ آسانی سے دستیاب ہو سکے اور وہ اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس کتاب کی ترتیب کے لیے ڈاکٹر درخشاں تاجور کا انتخاب کیا گیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ مصنفہ کی تحریک آزادی کے مختلف پہلوؤں پر چار اہم کتابیں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں اور انہیں اس موضوع سے خصوصی دلچسپی ہے۔ اگر موضوع سے خصوصی لگاؤ ہو اور اس پر محنت بھی کی جائے تو یقینی طور پر نہایت اہمیت کا حامل ہو جاتا

ہے۔ یہ کام انہوں نے بہت مستقل مزاجی سے کیا ہے۔ اس کا اندازہ قارئین کو کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد ہی ہوگا۔ اس سلسلے میں میرا زیادہ کہنا درست نہیں ہوگا۔ جیون لال کے اس روزنامچے ”سرگذشتِ دہلی“ کو ایڈٹ کرنے کے لیے سوچتے ہوئے میں نے ڈاکٹر درخشاں تاجور سے یہ التماس کی تھی کہ وہ اس روزنامچے میں بیان کردہ شخصیات کی ایک فہرست بنائیں اور ان کا مختصر تعارف کتاب کے آخر میں شامل کر دیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس کتاب میں ان شخصیات کا مختصر احوال پیش کیا جنہوں نے خُبتِ وطن کے احساسات سے سرشار ہو کر اپنے وطن عزیز پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

اگر اس میں بہادر شاہ ظفر، بخت خاں، شہزادہ فیروز شاہ، بیگم حضرت محل، نواب خان بہادر خاں، نانا صاحب، مولوی لیاقت علی، قاضی فیض اللہ، مولوی فضل حق، بیجا بائی اور تفضل حسین خاں جیسے آفتاب و ماہتاب ہیں تو 1857ء کی جنگِ آزادی کے ان درخشندہ ستاروں کا بھی تذکرہ ہے جن کی درخشندگی وقت کی دھول سے کچھ دھندلا گئی تھی۔

انہوں نے ایسے لاتعداد بہادروں اور دلیروں کے بارے میں اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا ہے جنہوں نے اس جنگِ آزادی میں حصہ لے کر اپنی

ہمت اور شجاعت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ انگریزوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکائی جنگ آزادی میں حصہ لے کر اپنی ہمت اور شجاعت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ انگریزوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکائی اور آخر میں ان کے غصہ اور انتقام کا نشانہ بنے۔ ڈاکٹر درخشاں تاجور نے ان درخشاں ستاروں کے ساتھ ان اشخاص کا بھی تعارف کرایا جنہوں نے انگریزوں کی دوستی کا دم بھرا۔ اور ان کی مدد کرنے کا کوئی موقع فروگذاشت نہیں کیا۔ ان میں خصوصاً سروپ سنگھ (راجا جند)، احمد علی خاں (نواب کرنال)، بینی سنگھ (راجا الور)، بھرپور سنگھ (راجا نا بھا)، جیا جی راؤ سندھیا (راجا گوالیار)، مان سنگھ (راجا جے پور)۔ ان لوگوں نے غیر ملکی حکمرانوں کو ہر ممکن سہولت مہیا کرائی اور جن کو انگریزوں نے ان کے ضمیر کا سودا کرنے کے عوض بھاری انعامات سے نوازا۔ اس جنگ آزادی میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو نمک حرام خصال کے تھے اور یہ لوگ 1857ء کے منافقانہ کردار ادا کر رہے تھے۔ ان میں خاص طور پر احسان اللہ خاں، رجب علی اور الہی بخش کا نام لیا جاسکتا ہے۔ احسان اللہ خاں بہادر شاہ کے خاص الخاص صلاح کار اور شاہی حکیم تھے۔ رجب علی بہادر شاہ کی صلاح کار کمیٹی کے ممبر اور بارود خانے کے داروغہ تھے اور الہی بخش بہادر شاہ کے سمدھی تھے۔ ان تینوں کو ہی شاہی محل میں خصوصی

مقام حاصل تھا۔ بہادر شاہ کو ان پر پورا بھروسہ تھا۔ اس بھروسے کا ان تینوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ ایک طرف تو یہ بہادر شاہ کے قریبی ہونے کا دعویٰ کرتے رہے اور دوسری طرف نمک حرامی کر کے انگریزوں کو قلعے کی خبریں پہنچاتے رہے۔ آخر میں بہادر شاہ کے ارادوں کو متزلزل کرنے میں بھی ان لوگوں کا ہی ہاتھ تھا۔ اس طرح ان لوگوں نے انگریزوں کی بھرپور مدد کی۔ انگریزوں نے ان کی وفاداریوں کے بدلے میں ان پر خصوصی مہربانی کی۔ ان کے لیے پینشن مقرر ہوئی جائدادیں وقف ہوئیں اور انہیں خطابات سے بھی نوازا گیا۔

اس طرح ڈاکٹر درخشاں تاجور نے بے لوث ہو کر اپنا سب کچھ قربان کرنے والے محبان وطن کی قربانیوں پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ ایسے ملک کے غداروں اور سماج دشمن عناصر کی موقع پرستی و نمک حرامی سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی ہے اور اس طرح کتاب کی اہمیت میں اضافہ کر دیا ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے لیے رام پور رضالا بھیری بورڈ کے چیئرمین شری ٹی۔ راجیسور، گورنر اتر پردیش کا انتہائی سپاس گزار ہوں جنہوں نے اسے شائع کرنے کی منظوری دی۔ اس کے علاوہ سکریٹری اور جوائنٹ

سکرٹری بھارت سرکار، وزارتِ ثقافت اور ڈائریکٹر شریعتی الکا جھکا بھی شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے رضا لائبریری پبلیکیشن کے لیے معقول مالی امداد عطا فرمائی۔ رضا لائبریری کے ڈاکٹر ابوسعید اصلاحی، کماری موہنی رانی اور شریعتی بلیٹیس فاروقی نے جو دفتر تعاون دیا میں اس کے لیے اُس کامنوں ہوں اور جناب تنظیم رضا قریشی (پرنٹولوجی انک، دہلی) کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے نہایت قلیل وقت میں اس کتاب کی اشاعت کا انتظام کیا۔

رنگ محل، قلعہ رامپور ڈاکٹر وقار الحسن صدیقی

16 فروری 2007ء او۔ ایس۔ ڈی

رام پور رضا لائبریری، رام پور

مقدمہ

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں شریک انقلابیوں نے ایک عظیم جوش و جذبے کے ساتھ وطن کو غیر ملکی سامراجیوں کے وجود سے پاک کرنے کی کوشش کی، لیکن ان کی یہ کوشش بڑی طرح ناکام ہوئی۔ اتنے بے پناہ حوصلہ و ہمت کا صیوت دینے کے باوجود ہندوستانی یہ جنگ کیوں نہیں جیت سکے؟ اور ملک مزید توڑے سال تک جدوجہد آزادی میں مصروف رہا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ وقت مقررہ سے قبل جنگ کا آغاز، مغل شاہزادوں کی کمزوریاں، مرکزی قیادت کا فقدان، مختلف ریاستوں کے سربراہوں اور ان کی افواج کا انگریزوں کو تعاون، انقلابی رہنماؤں میں فوجی حکمتِ علمی، تنظیم اور ان کے درمیان رابطے کی کمزوریاں، ان کے پاس ساز و سامان و آلاتِ حرب کی قلت وغیرہ نے ان کے جوش و ولولہ پر برتری حاصل کی، جن کی وجہ سے جنگِ آزادی کی پہلی کوشش ناکام ہوئی۔ آزادی کے سپاہیوں کی کوششوں کو ناکام کرنے میں چند ضمیر فروشوں کی مفاد پرستی اور انگریزوں کے لئے انقلابی فوجوں کی سرگرمیوں کی خبروں نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ اس جنگِ آزادی میں بڑی

بخش، جیون لال، تراب علی، فتح محمد، لطافت علی، گوری شکر، میر محمد علی، ہر چند، میگلہ راج، کلہو، امی چند، محبوب خاں، راجن گوجر، پر بھو، رستم علی، مان سنگھ اور جواہر سنگھ وغیرہ قابل ذکر ہیں جن کی بزدلی کو انگریزوں نے ”ہمت و جسارت“ کا نام دے کر ان کی تعریف و توصیف کی۔ انہیں لوگوں کے ”کار نمایاں“ کی وجہ سے انقلابی اپنے منصوبوں میں رازداری برتنے کے باوجود ناکام رہے۔ انقلابی اپنی اسکیموں کو بروئے کار لانے کے لئے بہت محتاط تھے جیسا کہ برطانوی افسر جیک لکھتا ہے:

”یہ بیان کرنا دشوار ہے کہ کس قدر حیرت انگیز رازداری کے ساتھ سازش عمل میں لائی گئی۔ دورانہدیشی کے ساتھ تدبیریں کی گئیں اور کتنی احتیاط کے ساتھ سازش کرنے والے ہر گروہ نے جدا جدا کام کیا۔ سازش کی مختلف کڑیوں کو پوشیدہ رکھا گیا اور متعلقہ لوگوں کو صرف ضروری ہدایات کی اطلاع بہم پہنچائی جاتی رہی اور پھر بس وفاداری کے ساتھ انہوں نے ایک دوسرے کا ساتھ دیا وہ بھی کم قابل تعریف نہیں ہے!“

لیکن آستین کے سانپ قدم قدم پر موجود تھے۔ بقول سلیم قریشی:

تعداد میں ہندوستانی عوام انگریزوں کو اپنے ملک سے باہر نکالنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے تھے وہیں کچھ ایسے بھی تھے جو تھوڑے سے فائدے کے لئے انگریزوں سے ساز باز کر رہے تھے۔ انگریزوں نے اپنی جنگی چالوں اور فریب کاریوں سے، ان کے تعاون سے، پورے ملک میں جاسوسوں کا زبردست جال بن دیا۔ انگریزوں کو پیل پیل کی خبریں ان جاسوسوں کے ذریعہ مل رہی تھیں۔ قلعہ، شہر، فوج، حتیٰ کہ حلقہ امراء تک میں جاسوسوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ جاسوسوں کی اس ٹولی نے انقلابیوں کی ہر مہم کو ناکام بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس بات کا اعتراف خود انگریزوں نے بھی کیا ہے کہ ہندوستان میں ان کی بحالی خود ہندوستانیوں کی مدد و معاونیت کی بدولت ہوئی۔ جان ولیم نے اپنی کتاب "Sepoy War in India" میں یہ لکھا ہے:

”حقیقت تو یہ ہے کہ ہندوستان میں ہماری بحالی کا سہرا ہمارے ہندوستانی پیروکاروں کے سر ہے، جن کی ہمت اور جسارت ہندوستان کو اپنے ہم وطنوں سے لے کر ہمارے حوالے کر دیا۔“

ملک کے ضمیر فروشوں میں خاص طور پر مولوی رجب علی، مرزا الہی

”اس جدوجہد آزادی کی ناکامی میں اہم کردار لوگوں کا ہے جو شاہی دربار اور حریت پسندوں کا اعتماد حاصل کر کے ایک طرف تو مجاہدین کی جنگی مشاورتی کونسل میں شامل رہے اور دوسری طرف ان کے منصوبوں کی اطلاع انگریزوں کو دے کر ان منصوبوں کو ناکام بنانے کے اسباب مہیا کئے۔ ایسے لوگوں میں مرزا الہی بخش، رجب علی، گوری شنکر اور جیون لال کے نام سر فہرست ہیں“۔

جیون لال، جن کا روزنامہ ترتیب و تدوین کے بعد ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، عجیب و غریب شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم و ترتیب مشرقی رواج کے تحت اردو فارسی کے ماحول میں ہوئی۔ قلعہ معلیٰ سیاسی طور پر کمزور ہو چکا تھا لیکن وہاں ادبی اور ثقافتی سرگرمیاں بدستور رواں دواں تھیں۔ بادشاہ کی سرپرستی اور اہل علم و فن کا مرکز قلعہ معلیٰ تھا۔ نامی گرامی شعراء، ادیب، حکماء، فضلاء، دربار سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ جیون لال کا گھرانہ بھی ان میں سے ایک تھا۔ جیون لال نے اپنی تعلیم کے تکمیل کے بعد انگریزوں کی ملازمت پسند کی۔ ابتداء میں وہ سر ڈیوڈ آکٹر

لونی کے منشی مقرر ہوئے۔ بعد میں وہ سر جان منکاف کے میر منشی
صرف انگریزوں کی نظروں میں نہایت معتبر تھے۔ بلکہ بہادر شاہ کے

اس بات کی تصدیق سر ہے۔ لونی۔ منکاف کو بھیجے گئے دہلی کے کلکٹر کے سرشتہ دار کے اس خط سے ہو ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ انگریزوں کی نظروں میں وہ کتنے اہم تھے اور یہ شہادت ملتی ہے کہ دہلی پر قبضہ حاصل ہونے کے ایک دن قبل تک وہ انگریزوں کو انقلابیوں کے متعلق اطلاعات فراہم کرتے رہے۔ اس خط کا اردو ترجمہ ملاحظہ ہو۔

از طرف۔ نیو تھل

سرشتہ دار۔ کلکٹر دہلی

بخدمت جناب

سر۔ بی۔ منکاف

بارایت لاء۔

آپ کے پروانہ کے جواب میں عرض ہے کہ ہیرا سنگھ چیرای کو میں نے آپ کی خدمت میں روانہ کیا جسے آپ کے حکم سے پہاڑی پر اور اکثر اوقات دہلی خبریں لانے کے لئے منشی جیون لال اور پنڈت دہی داں جو انگریزی داں تھے۔ ان کے پاس بھیجتا تھا۔ وہ ان لوگوں سے اطلاعات حاصل کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ دہلی پر حملہ سے ایک روز قبل وہ منشی جیون لال کے پاس گیا اور خبر لایا کہ ”رام سنگھ“ بنالین اور دہلی کے باغی سپاہی بھاگنے کے لئے تیار ہیں۔ دوسرے دن دہلی پر ہمارا قبضہ ہو گیا اور برٹش فوجیں کشمیری دروازے سے دہلی میں داخل ہوئیں اور جب حضور اعلیٰ مرحوم کزل جیس اسکیز کے دولت کدہ پر فروکش تھے اس وقت موصوف ہیرا سنگھ منشی جیون لال کے پاس آپ کا خط نام جنرل لے کر گیا کلدی خانہ اور خزانہ کے پاس پہرہ ہے اور وہ منشی جیون لال کے پاس سے خبر لایا کہ آج رات قلعہ میں مقیم باغی فوجیں معدساڑ و مسان قلعہ چھوڑ کر بھاگیں گی اور یہ کلاہوری دروازہ اور دہلی دروازہ پر توپیں نصب ہیں۔ اور یہ بھی کہ شہر کے عوام ہندو مسلمان دونوں بھاگ رہے ہیں۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ اگر ہندو رعایا تم کی درخواست کر دیں تو ان کی جان بخشی کی جاوے۔ اس وقت دہلی میں داخل ہونا اور باہر آنا ناداری کا بہت بڑا اثبات تھا۔

دستخط

کرنل نیو تھل

سرشتہ دار کلکٹر

میں انہیں ایک خاص مقام حاصل تھا اور ان کے مراسم شاہِ دہلی اور ان کے خاندان سے بہت گہرے تھے۔ قلعہ تک رسائی حاصل ہونے کی وجہ سے وہ وہاں کے حالات سے بخوبی واقف تھے۔ ۱۸۵۷ء کے دوران وہ دہلی میں رہے اور انگریزوں کو انقلابیوں اور قلعہ کے متعلق خبریں اپنی جان کی پروا نہ کر کے دیتے رہے۔ بعض اوقات انقلابیوں کے شک کی سوئی ان کی طرف بھی گھومی کہ وہ انگریزوں کے مخبر ہیں لیکن اپنے اثر و رسوخ کی بدولت وہ ہمیشہ محفوظ رہے۔ جنگِ آزادی کو ناکامیاب کرنے کے بعد انگریزی حکومت نے انہیں ان کی خدمات کے صلے میں آنریری مجسٹریٹ اور میونسپل کمشنر کے عہدے سے سرفراز کیا۔

منشی جیون لال نے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے متعلق جو تفصیلات Charles Theophilus Met Calfe کو بھیجیں انہیں *Two Native* نے مرتب کر کے انگریزی میں ترجمہ کیا جو *Narrative of Mutiny in Delhi* کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس کا اردو ترجمہ ضیاء الدین برنی دہلوی سے خواجہ حسن نظامی نے کروا کر ۱۹۲۶ء میں ”عذر کی صبح و شام“ کے عنوان سے شائع کیا۔ ان دونوں کتابوں میں دو روز نامچہ شامل تھے۔ پہلا روز نامچہ معین الدین حسن خاں کا لکھا ہوا تھا

جبکہ دوسرے کے روز نامچہ نگار منشی جیون لال تھے۔ رام پور کی رضا لائبریری میں ”سرگذشتِ دہلی“ کے عنوان سے منشی جیون لال کا ایک روز نامچہ محفوظ ہے جس کے متعلق فہرستِ مخطوطات کرتے وقت جناب امتیاز علی عرشی صاحب نے تحریر فرمایا تھا۔

”ہمارا روز نامچہ اپنے مطالب کے لحاظ سے بالکل مطابق ہے اس لئے میں اسے بے تامل جیون لال اخبار نویس کا اصل روز نامچہ قرار دیتا ہوں۔“

چونکہ اس اصل کے دستیاب ہو جانے سے خواجہ صاحب کے شائع کردہ ترجمے کی بہت سی غلطیاں اور غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اس لئے یہ نسخہ اہم اور قابلِ اشاعت ہے۔“

عرشی صاحب کی اس تجویز کا احترام کرتے ہوئے رام پور رضا لائبریری بورڈ نے اس مخطوطے کی اشاعت کا پروگرام بنایا اور اس کی ترتیب و تدوین کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی۔ اس کے لئے سب سے ضروری تھا کہ پہلے مٹکاف اور خواجہ حسن نظامی کے مرتب کردہ نسخے دستیاب کئے جائیں۔ یہ

۱۔ ”عذر کی صبح و شام“ مرتبہ خواجہ حسن نظامی کا ذکر ہے۔

۲۔ ”فہرستِ مخطوطاتِ اردو“ مملوکہ رضا لائبریری رام پور (جلد اول) مرتبہ امتیاز علی عرشی۔ ہندوستان پرنٹنگ

ہوئے ان میں یکم جون ۱۸۵۷ء سے ہی غدر کی روداد بیان کی گئی ہے۔

اس روز ناپچے میں یکم جون کی روداد شروع کرنے سے پہلے ”سر گذشت دہلی“ ”ایام دربار بادشاہی“ درج ہے۔ آئندہ تاریخوں کی رودادا سے قبل زیادہ تر ”سرگذشت دربار شاہ دہلی“ اور اکثر ”سرگذشت شاہ دہلی“ لکھا ہوا ہے۔ رام پور رضا لائبریری میں منشی جیون لال کے روزنامے کا دوسرا نسخہ بھی موجود ہے۔ جس میں تاریخ وار یعنی یکم جون ۱۸۵۷ء تا ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کے حالات درج ہوئے ہیں۔ اس میں یکم جون کی روداد شروع کرنے سے قبل صرف ایک جگہ ”سرگذشت دہلی ایام بادشاہی“ لکھا ہوا ہے اور آئندہ تاریخوں کی تفصیل دیتے وقت عنوان کی جگہیں سادہ چھوڑ دی گئی ہیں۔

ترتیب و تدوین شروع کرتے وقت پہلا کام جو میں نے کیا وہ مسودے کی اردو نقل تھا۔ اس کے بعد چاروں نسخوں کے تضادات کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان کا آپس میں موازنہ کیا گیا ہے۔ پھر مسودے میں جن اشخاص یا مقامات کے نام غلط درج ہو گئے تھے ان کی تصحیح کی گئی ہے۔ تحقیق کے دوران میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس مخطوطے میں ورق صفحہ ۴۳ تا صفحہ ۶۱، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے یکم جون سے ۱۴ ستمبر تک کے احوال ہی تاریخ وار بیان

نسخے کافی تلاش و جستجو کے بعد فراہم ہوئے۔ تحقیق کے دوران میں نے پایا کہ ”سرگذشت دہلی“ اپنے مطالب کے لحاظ سے منشی جیون لال کے روز نامے کے مطابق تو ہے لیکن اس کی زبان ”غدر کی صبح و شام“ کی زبان سے مختلف ہے۔ اکثر جگہ اشخاص اور مقامات کے ناموں میں بھی فرق ہے اور کہیں کہیں واقعات کی تفصیل بھی پوری نہیں دی گئی ہے۔ ”سرگذشت دہلی“ میں یکم جون ۱۸۵۷ء سے ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء تک دہلی پر جو کچھ گذری اس کی تفصیل تاریخ وار بیان کی گئی ہے جب کے غدر کی صبح و شام“ اور Two Native Narratives of Mutiny in Delhi میں ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء سے دہلی کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ ”سرگذشت دہلی“ میں ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء تا ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء کے احوال نہیں دئے گئے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مفکاف کے پاس قدرے مفصل مخطوط تھا۔ تاہم ترجمے میں اس نے جا بجا جملے چھوڑ دیے ہیں۔ چونکہ ”سرگذشت دہلی“ میں شامل واقعات کو ”آفتاب عالم تاب“ (یہ ہفتہ وار اخبار تھا اور اسی نام کے مطبع واقع آگرہ سے شائع ہوتا تھا۔ اس کے مدیر گنیش لال تھے۔) سے نقل کیا گیا ہے۔ اس لئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مخطوط نگار کو اخبار کے جو شمارے دستیاب

پیشتر وقائع نگار بھی تسلیم کرتے ہیں کہ انقلابی فوجی عام لوٹ مار میں شریک نہیں تھے۔ یہ کام شہر کے بعد معاش سرانجام دے رہے تھے۔^۱

انقلابیوں کی تو ایک بڑی تعداد سر پر کفن باندھ کر شہادت کے جذبے سے سرشار ہو کر اس جنگ میں شامل ہوئی تھی۔^۲ انہیں کسی بھی چیز کی پروا نہ تھی۔ گوری شکر جو انگریزوں کا ایک مخبر تھا اس نے ۷ ستمبر کو انقلابیوں کے متعلق جو رپورٹ بھیجی اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”دو دن ہوئے تقریباً چار سو غازیوں کا ایک دستہ گوالیار سے پہنچا تھا، یہ لوگ بالکل کنگال ہیں۔ نواب محمد میر خاں کے صاحبزادے میاں بڈھن نے ان سے دریافت کیا، ان کے پاس خوراک وغیرہ کا کوئی بندوبست ہے، انہوں نے جواب دیا کہ وہ لوگ شہادت کے لئے وہاں پہنچے ہیں۔ ان کو خوراک وغیرہ کی ضرورت نہیں۔^۳

یہ بات بیشتر مورخین نے بھی تسلیم کی ہے۔ سپاہیوں کے پاس عزم و حوصلہ بے پناہ تھا لیکن کمی تھی تو فوجی صلاحیت کی جوان کی بہتر طور پر رہنمائی کر سکتی۔^۴ حالانکہ بقول جیون لال مجاہدین کو اس بات کی ترغیب دلانے

^۱ رضوی صفحہ ۲۶۳، ۲۶۷

^۲ رضوی ۲۷۳

^۳ غداروں کے خطوط صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴

^۴ اٹھارہ مہینوں صفحہ ۲۹

والے موجود تھے جو انہیں یہ تاکید کر رہے تھے کہ وہ میدان جنگ میں جو انمردی اور بلند حوصلگی کا مظاہرہ کریں۔ ۲۰ اگست ۱۸۵۷ء کی تفصیلات میں جیون لال لکھتا ہے:

”بڈھن صاحب اور مرزا محمد میر خاں نے دو ہزار روپیہ جہاد یوں کو دیا اور کہا کہ سپاہیوں تم اپنی پشت میدان جنگ میں مت دکھانا اور دم آخر تک لڑے جانا۔“

جیون لال کا یہ روزنامہ اس بات پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ خود بہادر شاہ نے اپنا مال و اسباب پیش کر کے فوجی افسران سے کہا کہ وہ انہیں بیچ کر فوج کی تنخواہ کی ادائیگی کر لیں۔ جیون لال یکم ستمبر کی روداد کے تحت لکھتا ہے:-

”افسران نے بادشاہ سے التماس کی کہ واسطے تنخواہ فوج کے کچھ بندوبست کیا جائے۔۔ اس پر بادشاہ نے کہا میرے گھوڑے ہاتھی اور چاندی کا اسباب بیچ کر فوج کی تنخواہ دو۔“

۳۱ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بھی جیون لال نے یہ لکھا ہے کہ بہادر شاہ نے ”تمام چاندی کے اسباب یعنی تخت اور کرسیاں ان کے سپرد کیں اور کہا کہ ان کو بیچ کر اپنی تنخواہ بے باق کرو لیکن افسران اس بات پر راضی نہیں ہوئے۔“ اسی طرح ۲۵ اگست ۱۸۵۷ء کو جب بہادر شاہ نے فوج کے افسران کو اپنے جواہرات

پیش کر کے انہیں ہدایت کی کہ وہ انہیں گورکھ کر اپنے اخراجات پورے کریں تو افسران نے ان کے اس جذبہ کی قدر کرتے ہوئے انہیں یہ جواب دیا:

”یہ کبھی نہ ہوگا کہ ہم واسطے اپنی خوراک کے حضور کے جواہرات کو رہن رکھیں گے اور اب ہم کو یقین ہوا کہ آپ ہماری پرورش جان و دل سے چاہتے ہیں بلکہ آپ کو اپنے جواہرات ہماری پرورش سے زیادہ عزیز نہیں ہیں۔“

بہادر شاہ نے فوج کی تنخواہ کے لئے صرف اپنا مال و اسباب ہی پیش نہیں کیا بلکہ انقلابیوں کی شجاعت اور تہوری کے مظاہرے پر خوش ہو کر انہیں انعامات سے نواز کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ۱۱ ستمبر ۱۸۵۷ء کے واقعات کے ضمن میں جیون لال نے یہ لکھا ہے کہ:

”انگریزوں کے مورچے سے برابر گولہ اور گولیاں اس قدر برستی رہیں کہ شہر پناہ کی دیوار میں رخنہ ہو گیا مگر رجنٹ ڈاور ملڈون نے شبشب کمال سرعت و صنعت سے مورچے تیار کئے اور انگریزوں کے مقابلے میں ایسی تہوری اور شجاعت دکھائی گئی کہ بادشاہ نے ایک ہزار روپیہ ان دونوں پلٹنوں کو دیا۔“

شاہ دہلی کی طرف سے انقلابیوں کو اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ اگر وہ میدان جنگ میں شہید ہوئے تو ان کے مظاہرے کا صلہ انہیں عہدہ

جلیلہ کے صورت میں ملے گا اور ان کو انعام کے طور پر زمین بھی مرحمت کی جائے گی۔ جیون لال نے اپنے روزنامے کی رجو لائی کی روداد میں یہ تحریر کیا ہے کہ:-

”تمام فوج کی پریڈ شہر کے باہر دہلی دروازہ سے اجمیری دروازے تک ہوئی۔ جنرل محمد بخت خاں نے سب کو تسلی دی اور ہر ایک رجنٹ کو شقہ بادشاہ دہلی کی طرف سے دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جو سپاہی اور افسر میدان جنگ میں بہادری دکھائیں گے ان کو پچاس بیگھ زمین مرحمت ہوگی اور نیز عہدہ جلیلہ بھی ان کو مرحمت ہوں گے۔“

جنگ آزادی کو کامیاب بنانے کے لئے بہادر شاہ نے نہ صرف اپنے تئیں کوششیں کیں بلکہ والیان ریاست کو خط بھیج کر فرنگیوں کو ہر ممکن طریقے سے ہندوستان سے نکال باہر کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ اس مقصد کے لئے کوئی ایسا لائق انسان رہنمائی کے لئے آگے آئے جو مختلف قوتوں کو متحد کر کے ان کی تنظیم کرے!۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ

”انگریزوں کو ملک سے نکال دینے کے بعد میرا مقصد ہندوستان ہر حکومت کرنے کا نہیں۔ اگر تمام راجے دشمن کو ملک سے نکالنے کے لئے تلوار نیام سے نکال لیں تو میں شاہی اختیارات اور طاقت سے دستبردار ہونے کے لئے رضامند ہو جاؤں گا۔“ ۱۲

۱۔ نجم صفحہ ۱۱۳

۲۔ جابا زمر صفحہ ۱۱۲

پیش کر کے انہیں ہدایت کی کہ وہ انہیں گرو رکھ کر اپنے اخراجات پورے کریں تو افسران نے ان کے اس جذبہ کی قدر کرتے ہوئے انہیں یہ جواب دیا:

”یہ کبھی نہ ہوگا کہ ہم واسطے اپنی خوراک کے حضور کے جواہرات کو رہن رکھیں گے اور اب ہم کو یقین ہوا کہ آپ ہماری پرورش جان و دل سے چاہتے ہیں بلکہ آپ کو اپنے جواہرات ہماری پرورش سے زیادہ عزیز نہیں ہیں۔“

بہادر شاہ نے فوج کی تنخواہ کے لئے صرف اپنا مال و اسباب ہی پیش نہیں کیا بلکہ انقلابیوں کی شجاعت اور تہوری کے مظاہرے پر خوش ہو کر انہیں انعامات سے نواز کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ۱۱ ستمبر ۱۸۵۷ء کے واقعات کے ضمن میں جیون لال نے یہ لکھا ہے کہ:

”انگریزوں کے مورچے سے برابر گولہ اور گولیاں اس قدر برستی رہیں کہ شہر پناہ کی دیوار میں رخنہ ہو گیا مگر رجنٹ ڈاور مکڈون نے شبشب کمال سرعت و صنعت سے مورچے تیار کئے اور انگریزوں کے مقابلے میں ایسی تہوری اور شجاعت دکھائی گئی کہ بادشاہ نے ایک ہزار روپیہ ان دونوں پلٹنوں کو دیا۔“

شاہ دہلی کی طرف سے انقلابیوں کو اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ اگر وہ میدان جنگ میں شہید ہوئے تو ان کے مظاہرے کا صلہ انہیں عہدہ

جلیلہ کے صورت میں ملے گا اور ان کو انعام کے طور پر زمین بھی مرحمت کی جائے گی۔ جیون لال نے اپنے روزنامے کی ۷ جولائی کی روداد میں یہ تحریر کیا ہے کہ:-

”تمام فوج کی پریڈ شہر کے باہر دہلی دروازہ سے اجمیری دروازے تک ہوئی۔ جنرل محمد بخت خاں نے سب کو تسلی دی اور ہر ایک رجنٹ کو شفق بادشاہ دہلی کی طرف سے دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جو سپاہی اور افسر میدان جنگ میں بہادری دکھائیں گے ان کو پچاس بیگھ زمین مرحمت ہوگی اور نیز عہدہ جلیلہ بھی ان کو مرحمت ہوں گے۔“

جنگ آزادی کو کامیاب بنانے کے لئے بہادر شاہ نے نہ صرف اپنے تئیں کوششیں کیں بلکہ والیان ریاست کو خط بھیج کر فرنگیوں کو ہر ممکن طریقے سے ہندوستان سے نکال باہر کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ اس مقصد کے لئے کوئی ایسا لائق انسان رہنمائی کے لئے آگے آئے جو مختلف قوتوں کو متحد کر کے ان کی تنظیم کرے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ

”انگریزوں کو ملک سے نکال دینے کے بعد میرا مقصد ہندوستان ہر حکومت کرنے کا نہیں۔ اگر تمام راجے دشمن کو ملک سے نکالنے کے لئے تلوار نیام سے نکال لیں تو میں شاہی اختیارات اور طاقت سے دستبردار ہونے کے لئے رضامند ہو جاؤں گا۔“ ۲

فوج کے روانہ ہوئی۔“

جیون لال نے اپنے روزنامے میں جا بجا اس بات کا ذکر بھی کیا ہے کہ انقلابیان تمام اشخاص کی سرزنش کرتے تھے جو انگریزوں کے معاون اور مددگار تھے۔ انہیں اگر کسی ذریعے سے یہ اطلاع مل جاتی تھی کہ فلاں شخص انگریزوں کی کسی بھی طرح مدد اور معاونت کر رہا ہے تو وہ اسے بخشتے نہیں تھے بلکہ انہیں اپنے عزائم کی راہ میں حائل ہونے سے روکنے کے لئے سخت سے سخت سزائیں دیتے تھے۔ ۱۴ جون کو جیون لال نے لکھا:-

”سپاہیان بغاوت شعار بلد یونگھ برادر پھمن سنگھ تھانہ دار علی پور کو اس اہتمام سے کہ وہ انگریزوں کو رسد پہنچاتا ہے، ماخوذ کر کے کوتوالی میں لائے اور گولی مار کر اس کی لاش ایک درخت پر لٹکا دی علاوہ اس کے تیرہ اشخاص باشندگان کابلی دروازہ اور گنج رام چندر داس کو باشتباہ پہنچانے روٹیوں کے باغیوں نے تہہ تیغ کیا۔“

جیون لال کا یہ روزنامہ اس بات پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ انگریزوں کے خلاف بغاوت اتنی شدید تھی کہ انگریزوں کی حامی ریاستوں سے جو فوجیں انگریزوں کے خلاف ہو گئی تھیں وہ بھی باغی ہو کر انگریزوں کے خلاف ہو گئی تھیں اور انہوں نے مہاراجہ پٹیالہ کی اس بات کے لئے سرزنش کی

۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کے واقعات میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے جیون لال نے لکھا ہے:

”شوق بنام راجگان جے پور اور جودھ پور و بیکانیر والو روکوٹہ بدیں مضمون لکھے گئے کہ شاہ دہلی کے پاس جماعت کثیر فوج کی ہے اور دل سے چاہتے ہیں کہ انگریزوں کو نیست و نابود کریں مگر چونکہ ہمارے پاس کوئی مدد تیر واسطے مملکت کے نہیں ہے، لہذا چاہتے ہیں کہ تم آکر انتظام ملک اپنے قدرت میں لو۔“

جیون لال کا یہ روزنامہ بہادر شاہ کی شخصیت اور کردار کی کچھ جھلکیاں ہی پیش نہیں کرتا ہے بلکہ اس میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ایک مکمل تصویر جیتی جاگتی نظر آتی ہے۔ جیون لال کے روزنامے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انقلابی انگریزوں کے پاس رسد پہنچنے سے روکنے کے لئے بھی سرگرم عمل تھے۔ ۲۰ جولائی کی روداد میں جیون لال رقم طراز ہے:

”دور جنٹ پیادگان اور ۵۰۰ سوار معہ چار ضرب توپ اور اسباب میگزین یہ بار برداری فیلان بکرم جنرل محمد بخت خاں جانب باغیت اس مراد سے کہ انگریز پل باندھنے نہ پائیں روانہ ہوئی اور ۴ رجمنٹ پیادگان ۱۰۰۰ سوار معہ ۴ ضرب توپ و اسباب میگزین علی پور واسطے قطع کرنے رسد انگریزی

تھی کہ وہ انگریزوں کی جو امداد کر رہے ہیں وہ ان کے شایانِ شان نہیں۔
جیون لال نے یکم جون ۱۸۵۷ء کے واقعات کے تحت لکھا ہے:

”پیٹالہ سے خبر آئی کہ دور جمنٹ جو مہاراجہ صاحب بہادر نے واسطے
امداد انگریزوں کو بھیجی ہیں وہ باغی ہو گئی ہیں اور تمام افواج مہاراجہ کی
انگریزوں کے برخلاف ہے اور مہاراجہ سے عرض کیا کہ آپ شایانِ شان نہیں ہے
کہ انگریزوں کی مدد کریں اور سپاہیوں سے جو اپنے ایمان اور مذہب کے
واسطے لڑتے ہیں، برخلاف ہوں۔ ابھی آپ نے پنجاب کی لڑائی میں
انگریزوں کو رسد دی ہے مگر اس کا عوض آپ کو کچھ نہیں ملا بلکہ کلکتہ میں آپ
کے مقدمے کی تجویز بھی ہوئی۔“

جیون لال کا یہ روزنامہ ۱۱ مئی سے ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کے واقعات پر محیط
ہے۔ ۱۴ ستمبر کے بعد جیون لال کا قلم خاموش ہو جاتا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ
ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انگریز ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو دہلی پر پوری طرح قابض
ہوئے لیکن ۱۴ ستمبر ہی وہ دن تھا جب انگریزی فوجیں دہلی پر زبردست یلغار
کرتی ہیں اور اسی دن دہلی کے ایک بڑے حصے پر انگریزی فوجوں کا قبضہ
ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد انقلابی فوجیں شہر کے چپے چپے پر انگریزوں سے
زربردست مقابلہ کرتی ہیں۔ اس صورتحال میں جب جنگ گلی کوچوں میں

جاری ہو گئی تھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیون لال کو اپنی جان بچانے کی فکر
دامن گیر ہو گئی جس وجہ سے انگریزوں کو خبریں پہنچانے کا سلسلہ منقطع ہو گیا
ہوگا۔

بہر حال جیون لال کا یہ روزنامہ ایک تاریخی اہمیت کا حامل روزنامہ
ہے اور اس میں ۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بہت سے اہم گوشوں اور پہلوؤں
کی تصویریں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ حالانکہ ”غدر کی صبح و شام“ کے عنوان سے
جیون لال کے روزنامے کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے لیکن یہ روزنامہ اس
لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ یہ روزنامہ نگار کی خود اپنی زبان میں
ہے۔ چونکہ یہ روزنامہ جنگ آزادی کا اہم ماخذ ہونے کی حیثیت رکھتا ہے
اور اس میں بیان کردہ حقائق کی تصدیق اس عہد کے دوسرے اہم ماخذوں
اور تاریخ کی دیگر کتب سے بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت اہم سمجھی
گئی۔

ترتیب و تدوین کا کام بظاہر تو بڑا آسان نظر آتا ہے لیکن اسے انجام
دینے میں کیا کیا دشواریاں آتی ہیں اس کا اندازہ انہیں ہی ہو سکتا ہے جنہوں
نے اس دشت کی سیاحت کی ہوگی۔ میں نے اس کام سے انصاف کرنے کی
حتی الامکان سعی کی ہے لیکن کوئی کام حرفِ آخر نہیں ہوتا۔ اس لئے ممکن ہے

اس میں کچھ خامیاں بھی نظر آئیں لیکن کوشش کی گئی ہے کہ غلطیاں نہ ہوں۔ روزنامے کے آخر میں اس میں آئے ہوئے نمائندہ اشخاص کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس میں آسمان حریت کے کچھ ایسے تابناک ستارے ہیں جنہوں نے آزادی کی روشن صبح تو نہیں دیکھی لیکن جو اپنے وطن کو غیر ملکی چنگل سے نجات دلانے کے لئے تن من دھن سے نثار ہو گئے۔ آج کی نسل شمع وطن کے ان پروانوں کے ناموں تک سے بے خبر ہے۔ ان کی قربانیوں کو آئندہ نسل تک پہنچانے کی اس حقیر سی کوشش میں، میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے اس کا فیصلہ اہل نظر ہی کر سکتے ہیں۔

میں رام پور رضا لائبریری کے او ایس ڈی ڈاکٹر وقار الحسن صدیقی اور لائبریری کے بورڈ کے تمام ممبران کی مشکور ہوں جنہوں نے جیون لال کے روزنامے کو مرتب کرنے کا کام مجھے تفویض کیا اور ہر قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔ میں رضا لائبریری کے اسٹنٹ لائبریرین ڈاکٹر ابو سعد اصلاحی، سید احمد میاں، پرکاش بہادر سکینہ، نذیر الظفر، موہنی رانی، بلقیس فاروقی اور لائبریری میں کام کرنے والے تمام افراد اور اسکا لرس کے پُر خلوص تعاون کے لئے شکر گزار ہوں۔

ناپسائی ہوگی اگر میں ڈاکٹر احمد لاری (سابق صدر شعبہ اُردو۔ گورکھپور

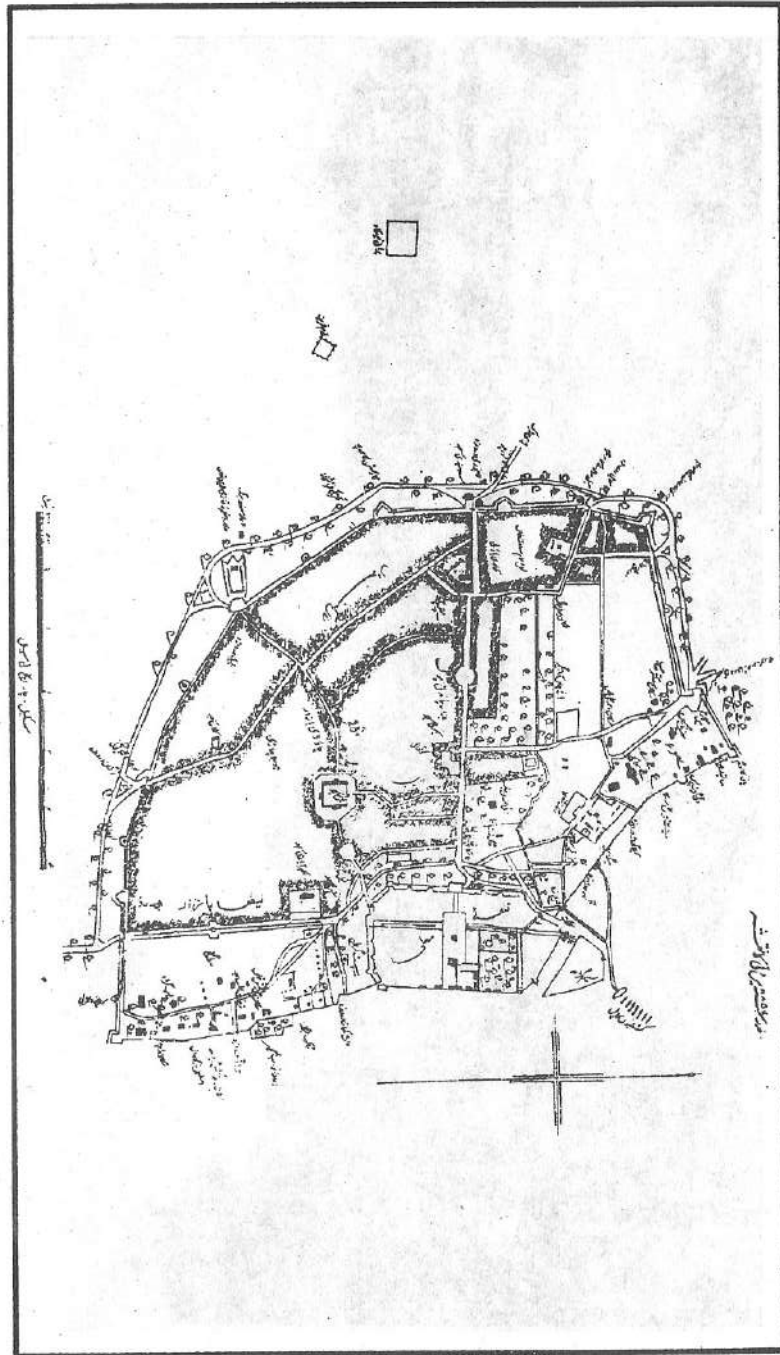
یونیورسٹی)، ڈاکٹر سید نجم الحسن رضوی (شعبہ تاریخ گورکھپور یونیورسٹی) کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے نواز کر مجھے تحقیق کی باریکیوں سے روشناس کرایا۔ اس کے علاوہ میں اپنے شوہر امتیاز احمد عباسی کی بھی احسان مند ہوں جنہوں نے ہر قدم پر میرا ساتھ دیا۔ میں اپنے مربی اور مشفق والد مجازی آفاق احمد عباسی اور خوش دامن قیصر سلطانہ صاحبہ، والدہ محترمہ فہمیدہ خاتون اور چچی محترمہ فرزانہ خاتون صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جو میری ہمت اور طاقت کی اساس ہیں اور جن کی شفقت، محبت اور سرپرستی نے میرے حوصلوں کو توانائی بخشی۔ میں جناب ریاض الدین صاحب اور جناب احتشام افسر صاحب کی بھی ممنون ہوں جنہوں نے اس کام کے سلسلے میں میری ہر ممکن مدد و معاونت کی۔ میں پروفیسر اقبال حسین (شعبہ تاریخ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) کی بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کام کی تکمیل میں میری رہنمائی کی اور جن کی ہدایات میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئیں۔

درخشاں تاجور

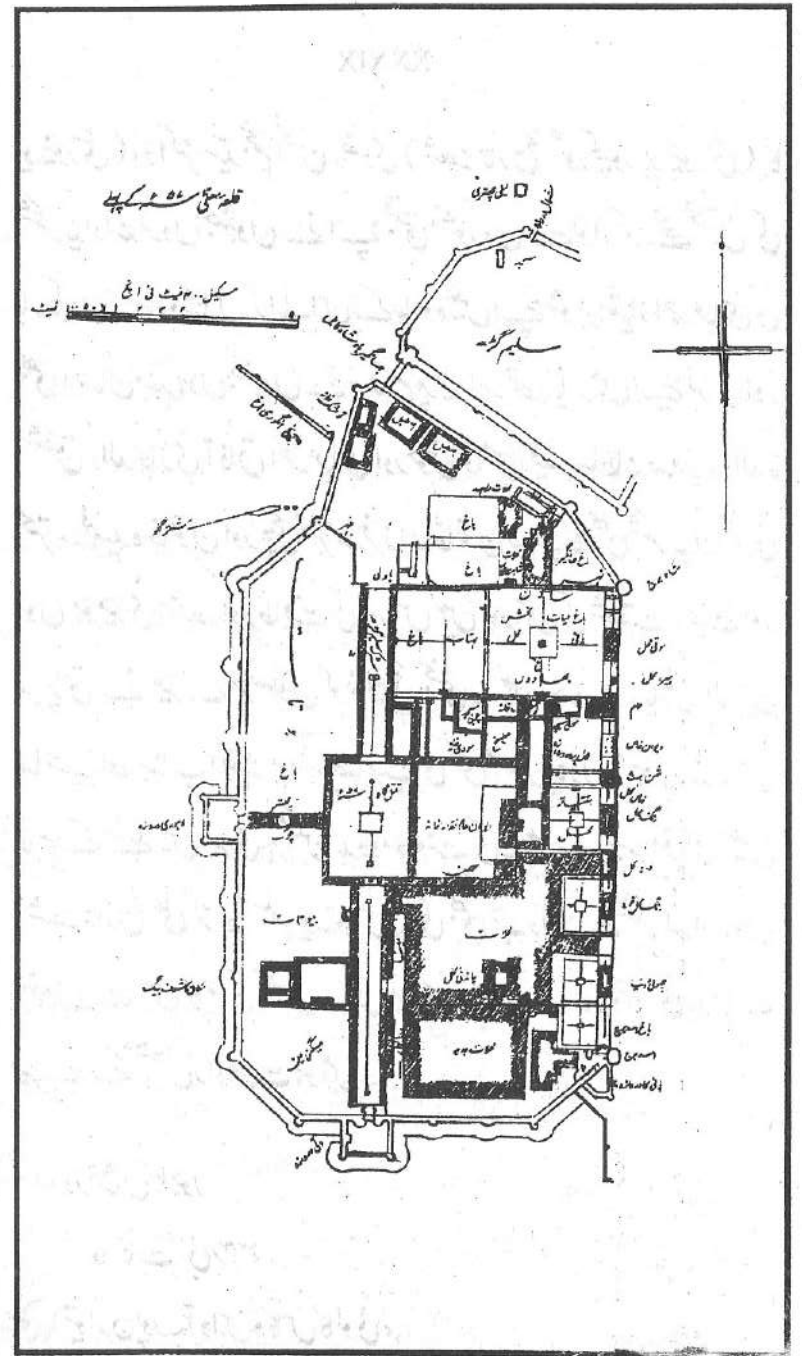
”کائنات“ بی ۳۴

تیواری پور۔ آواس وکاس کالونی،

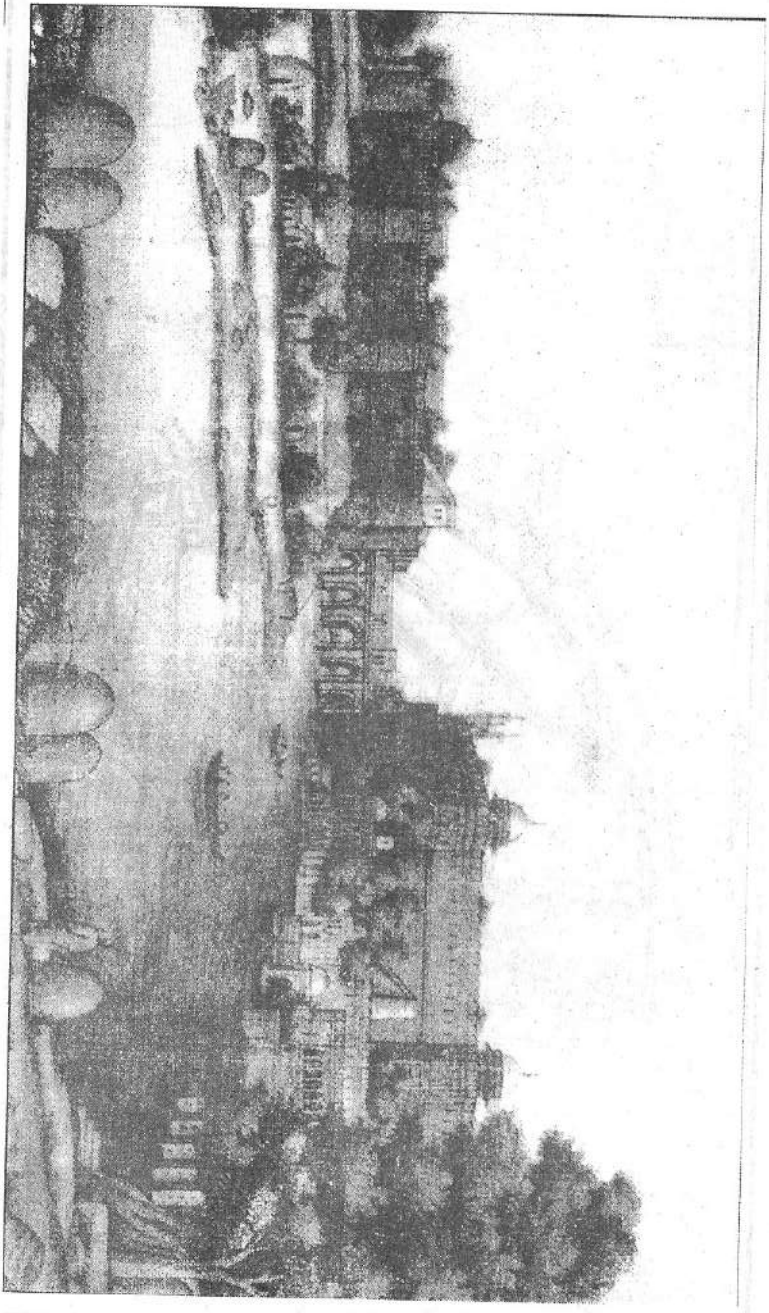
گورکھپور ۲۷۳۰۰۱ (یو، پی)



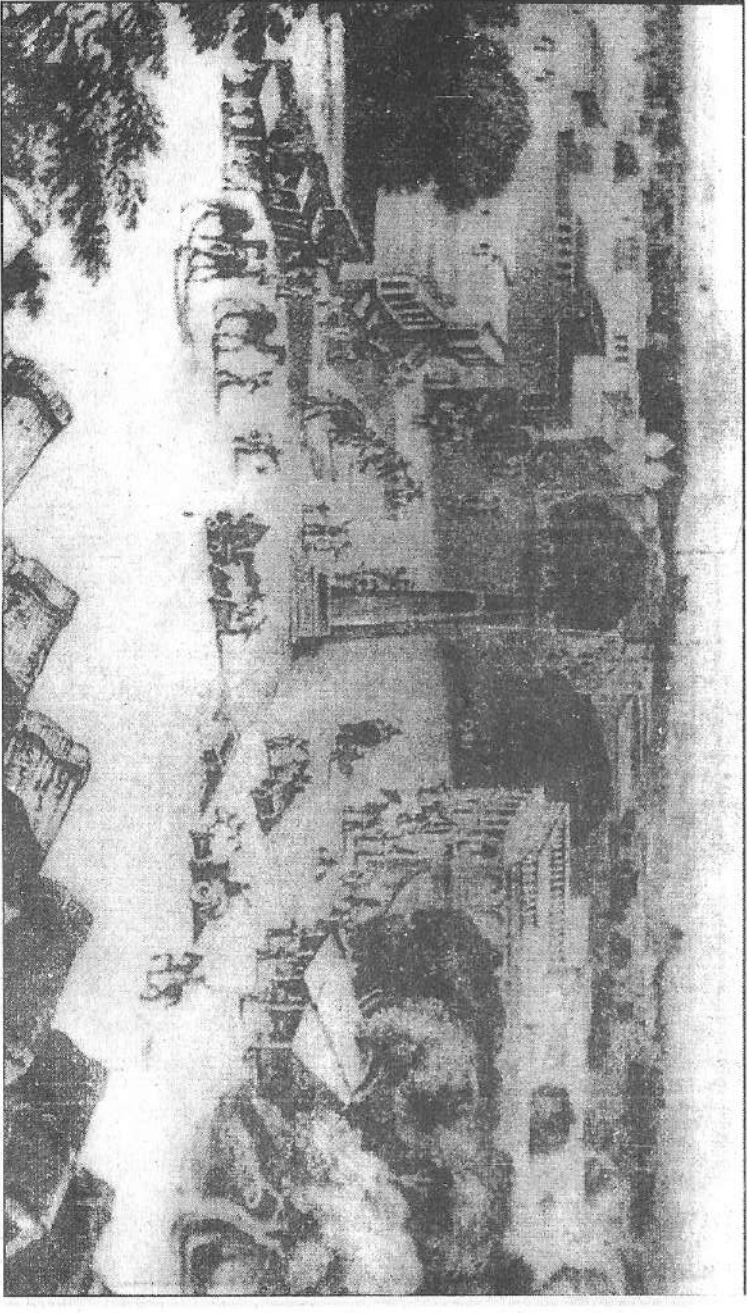
دلی کا نقشہ، ۱۸۵۷ء (واقعات دہلی، بشیر الدین احمد)



قلعہ معلیٰ، ۱۸۵۷ء (واقعات دہلی - بشیر الدین احمد)



تری پویہ، سلیم گڑھ اور لال قلعہ، ۱۸۵۷ء (دہلی دی سیٹی آف مونو میٹس - تنظیم رضا قریشی)



چاندنی چوک اور درمیان میں نمر بہشت، ۱۸۵۷ء (دہلی دی سیٹی آف مونو میٹس - تنظیم رضا قریشی)

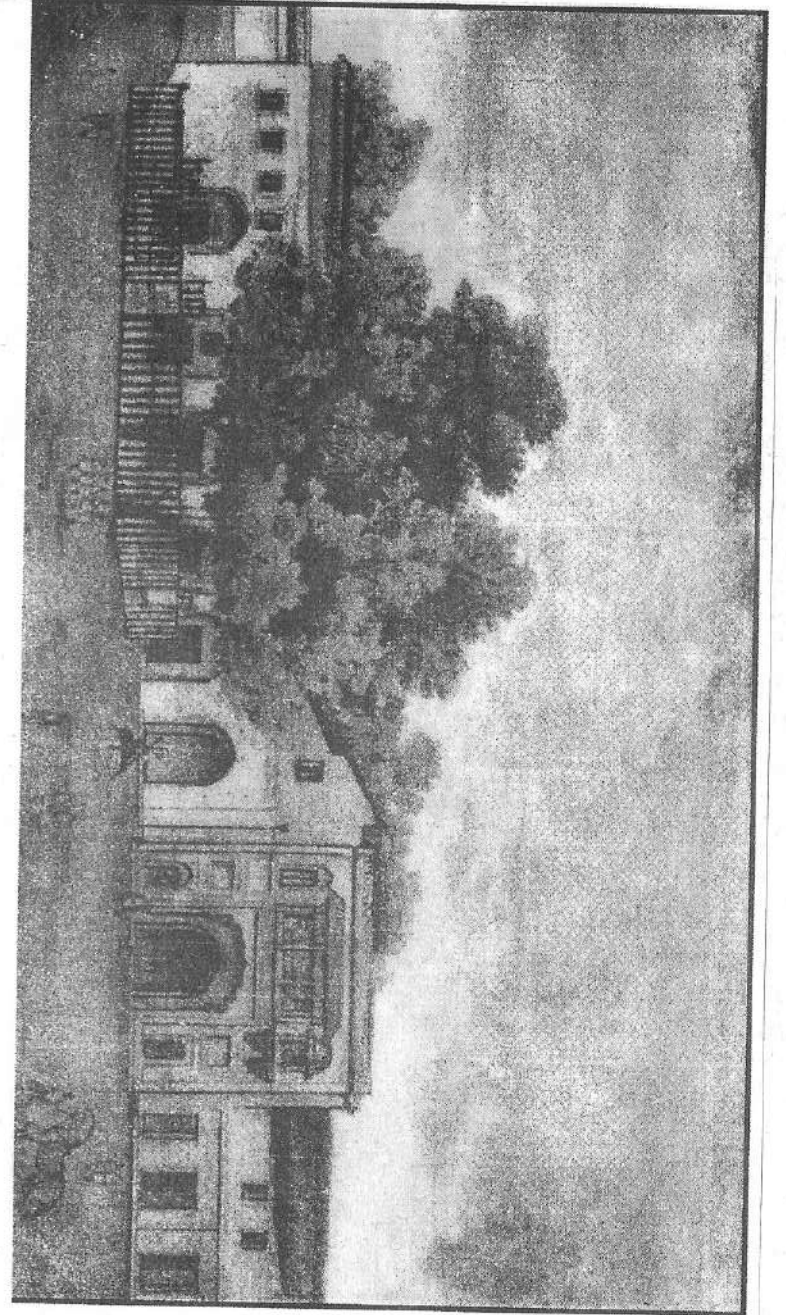
انقلاب ۱۸۵۷ء کی کہانی

جیون لال کی زبانی

(۱۱ مئی ۱۸۵۷ء تا ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء)

ماخذ

غدر کی صبح و شام



کوٹوالی شاہ جہان آباد، ۱۸۵۷ء (دہلی دی سیٹی آف مونٹینیٹس - تنظیم رضا قریشی)

۱۱ اڑسی کی صبح کو آٹھ اور نو بجے کے درمیان مجھے یہ عجیب و غریب خبر ملی جو بعد میں تمام شہر میں پھیل گئی کہ کچھ سوار اور پیدل سپاہی میرٹھ سے آئے ہیں اور بازاروں کو لوٹ رہے ہیں اور لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چونکہ بفضل ایزدی انگریزی حکومت ملک میں قائم ہو چکی تھی اس لئے اس خبر پر بہت کم یقین کیا گیا اور یہ بات بیان کی گئی کہ چند جاہل سپاہی بھاگ کر میرٹھ سے آگئے ہیں اور لوٹ مار میں مشغول ہیں۔ اس کی تصدیق ہو گئی کہ انگریزی افواج ان کے تعاقب میں میرٹھ سے روانہ ہو گئی ہے اور بہت جلد پہنچ جائے گی اور لوٹ مار کرنے والے اور جھوٹی افواہیں پھیلانے والے اشخاص کو قتل واقعی سزا دے گی۔ میں اس صبح کو پکتان ڈگلس سے جو اسٹنٹ ریزیڈنٹ تھے، ملاقات کرنے کے لئے گیا ہوا تھا اور آٹھ بجے کے قریب گھر واپس آیا۔ پکتان صاحب قلعہ کے گارد کے افسر تھے۔ اسٹنٹ ریزیڈنٹ کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنی اور ریزیڈنٹ کی اطلاع کے لئے قلعہ کے تمام معاملات کے متعلق میری ڈائری کی نقل لے لیا کرتے تھے۔ گھر واپس لوٹنے کے بعد میں ۱۰ بجے کچہری جانے کی تیاری میں مصروف تھا اور اپنی پاکی کو تیار رکھنے کا بھی حکم دے چکا تھا کہ قلعہ کے چند مقرر میرے مکان پر آئے اور مجھ سے بھت کہا کہ آپ گھر ہی میں رہیں، اسی لئے کہ بازاروں میں سے امن و

امان کے ساتھ گزرنا ناممکن ہے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ شہر میں قتل و غارت زوروں پر ہے اور یہ کہ افواہ ہے کہ بعض افسروں کو قتل بھی کر دیا گیا ہے لیکن کمشنر اور مجسٹریٹ صاحبان جان بچا کر بھاگ گئے ہیں۔ میرے ایک مخبر نے مجھ سے کہا کہ راستہ میں میری ملاقات افسروں سے ہوئی جو مورچوں کی جانب بھجلی تمام جا رہے تھے۔ اس کی بھی اطلاع ملی کہ شہر کے درازوں کو بند کر دیا گیا ہے اور یہ کہ باہر جانے کا اب کوئی راستہ نہیں رہا۔ یہ اطلاع بھی موصول ہوئی کہ اسپتال کے تمام افسروں کو تہہ تیغ کر دیا گیا ہے اور یہ کہ شہر کے بدمعاش لوٹ مار میں مصروف ہیں۔ میں نے اپنے ایک ملازم شکور کو قلعہ میں پکتان ڈگلس کی خدمت میں بھیجا اور یہ معلوم کرایا کہ میرے لئے کیا احکام ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آیا اور اطلاع دی کہ قلعہ جانے کا راستہ بند ہے۔ بہت سے سپاہی بادشاہ کے قلعہ کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں۔ قلعہ کا دروازہ بند ہے اور بدمعاش آدمی سپاہیوں کو یورپیوں اور مالدار ہندوستانیوں کا اشارہ سے گھر بتا رہے ہیں۔ ہر طرف یورپیوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور ان کے مال و اسباب کو لوٹا جا رہا ہے بنک کو توڑ کر روپیہ نکال لیا گیا ہے اور اس کے مینیجر مسٹر ہینفورڈ اور مسٹر اہار کو قتل کر دیا گیا ہے۔ باقی یورپیوں چھپ گئے ہیں۔ کمشنر کے دفتر کے ہیڈ

کلا راک مسٹر ٹکسن بھی مارے گئے ہیں اور ان کی لاش سڑک پر پڑی ہوئی ہے، اسٹینٹ ہیڈ کلا راک مسٹر نیل اور مسٹر پیپ اپنے بچوں سمیت چھپ گئے تھے لیکن سپاہیوں نے ان کی جگہ معلوم کر لی اور ان سب کو قتل کر ڈالا ہے۔ شکور نے یہ بھی بیان کیا کہ کشنری کچھری میں گیا تھا اور مسٹر ٹکسن کی لاش کو سڑک پر پڑے ہوئے دیکھا۔ ان کو نشانہ بندوق بنایا گیا تھا۔ میں نے چیخ و پکار اور رونے کی ایسی خوفناک آوازیں سنیں کہ میرے تمام ہوش و حواس جاتے رہے۔ میرا ملازم یہ واقعات بیان کرتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا۔ میں بھی دہشت میں رہ گیا۔ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ میرے دل کی حرکت بند ہو گئی ہے۔ میں بھی اپنی بے بسی پر آنسو بہا رہا تھا اس کے بعد یہ خبر ملی کہ مسٹر ٹکسن فریزر (کشنری) اور مسٹر ہندرسن سچ کر بھاگ گئے ہیں لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کہاں ہیں سرجان کے متعلق عام خیال یہ تھا کہ وہ قطب صاحب چلے گئے ہیں چونکہ وہ شہر اور اس کے مضافات سے اچھی طرح سے واقف تھے۔ اس لئے ہم نے قیاس کیا ممکن ہے کہ وہ مقبرہ علاؤ الدین کی محراب دلکشا میں پناہ گزین ہوں جسے ان کے والد نے سکوتی مکان کی شکل میں تبدیل کر لیا تھا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا جس نے اطلاع دی کہ بد معاش آپ کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ آپ گورنر جنرل کے ایجنٹ کے میرٹھی ہیں اور اس لئے کشتی اور

گردن زدنی ہے۔ اور پھر مجھے مشورہ دیا کہ مکان کو دفاعی حالت کے قابل بنا لینا چاہئے۔ میرا مکان سلطان فیروز شاہ کے زمانہ کا تھا اور خالص پتھر کا بنا ہوا تھا اور اس قدر مضبوط تھا کہ قلعہ معلوم ہوتا تھا۔ کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کر دیا گیا۔ مکان میں تہہ خانے بھی تھے جن میں میرے گھر کے آدمی داخل ہو گئے اور وہیں چھپے رہے۔ میں نے آگے پیچھے بغرض نگرانی و حفاظت اپنے تمام ملازمین کو مقرر کر دیا اور یہ تاکید کر دی کہ کسی کو داخل نہ ہونے دیا جائے اور اگر کوئی آئے تو اس کی اطلاع مجھے کر دی جائے۔ میرے دل میں یہ خیالات آرہے تھے کہ تو نے برسوں تک انگریزی حکومت کا نمک کھایا اور اس کی فلاح و بہبود کی ہمیشہ دعا مانگی ہے اور یہ کہ اب تیرے لئے اپنے آقاؤں کی خدمت کرنے کا موقع آ گیا ہے۔ اس پر میں نے شکور کو سرجان مکاف اور اپنے دیگر مرہیوں اور دوستوں کے پاس یہ معلوم کرنے کی غرض سے بھیجا کہ مجھے بتایا جائے کہ میں کس طرح آپ کی خدمت کر سکتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں نے چند انگریزوں کے حالات بھی دریافت کرائے جو میرے رفقاء کار تھے اور شہر میں دریا گنج اور کشمیری دروازے کے قریب رہا کرتے تھے ان میں مسٹر ڈیوس ان کے بھائی مسٹر ٹامی اور مسٹر میلے خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ میں نے یہ بھی کہلوا بھیجا تھا کہ اگر آپ کے پاس چھپنے

کی کوئی جگہ نہ ہو تو میرے مکان میں آجائیے جہاں بفضل خدا میں اپنی آنکھ
یا جان کی طرح ان کی حفاظت کروں گا اور میں خود ان کی خدمت کے لئے
موجود ہوں گا۔ شکور سے میں نے کہہ دیا تھا کہ انہیں گلیوں میں سے لانا اور
خدا نے چاہا تو انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

باغیوں کی کارروائیوں کی خبریں حاصل کرنے کے ارادے سے
میں نے دو برہمنوں گردھاری مصر اور ہیراسنگھ مصر اور دو جاٹوں کی خدمات
حاصل کیں۔ ان کا کام یہ تھا کہ وہ شہر کی اور قلعہ کی تمام خبریں مجھے لا کر دیا
کریں تاکہ میں سلطنت کے اعلیٰ افسروں کی اطلاع دہی کے لئے سچے
واقعات کو قلم بند کر لیا کروں۔ بارہ بجے کے قریب کچھری کا محراب اور چوکیدار
پکتان ڈگلس کے پاس سے آئے اور خبر دی کہ شہر میں افراتفری مچی ہوئی
ہے۔ تمام دوکانیں اور مکانات بند ہیں اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں
خوف کی حالت میں بند بیٹھے ہوئے یاد اللہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دہلی
کے ایجنٹ اور کمشنر مسٹر سائمن فریزر کے بارے میں خبر آئی۔ اٹھنے کے بعد
علی الصباح انہیں یہ اطلاع پہنچائی گئی کہ میرٹھ سے مختلف پلٹنوں کے سوار اور
پیدل فوج کے کچھ سپاہی دہلی پہنچ گئے ہیں اور باقی عنقریب آنے والے
ہیں۔ انھوں نے چنگی کے کلکٹر کا بنگلہ جلا دیا ہے اور متعینہ افسر کو گولی مار دی ہے

اور اس کی لاش کو ریت پر چھوڑ دیا ہے۔ سپاہیوں کے ارادہ کے متعلق یہ بیان
کیا گیا کہ وہ شہر پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ اس وقت مجسٹریٹ شہر مسٹر
ہندرسن سوار ہو کر آئے اور کمشنر سے رپورٹ کی اور معاً چھاو نیوں کی طرف
راجپور چلے گئے۔ غالباً ان کا مقصد فوج اور توپ خانہ کو طلب کرنا تھا۔ مسٹر
فریزر نے بھی اسی وقت اپنی گاڑی تیار کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ نواب جھجر
کے رسالے کے باڈی گارڈ کو جسے ہمیشہ رسالدار کی کمان میں کمشنر کے ساتھ
رہنے کا حکم تھا۔ اپنی معیت میں لے کر روانہ ہو گئے۔ انھوں نے اپنے نوکر کو
حکم دیا کہ میرا پستول اور تلوار لے کر آ جاؤ۔ وہ کلکتہ دروازہ میں سے ہوتے
ہوئے دریائی (مددہ میں پہنچے، وہاں مسٹر لے باس سیشن جج، پکتان ڈگلس،
مسٹر نکسن اور لوگ پہلے سے موجود تھے۔ انھوں نے دور بین کی مدد سے دریا
کے پاٹ کا اور پل کا نہایت غور سے معائنہ کیا۔ جلتے ہوئے بنگلہ سے شعلہ
نکل رہے تھے۔ ابھی مشورہ ہو رہا تھا کہ اتنے میں مسٹر ہندرسن (مجسٹریٹ)
بھی آ پہنچے۔ تھوڑی دیر تک آپس میں بات چیت رہی۔ ہر لمحہ ان کی نگاہیں
دریا کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ گویا کہ وہ ایک طرف یورپین فوج اور دوسری
طرف راجپور کی چھاو نیوں سے یورپین فوج کی آمد کے منتظر ہیں۔ لیکن
کہیں سے کوئی امداد نہیں آئی۔ اتنے میں مددہ کے چند آدمی دوڑے ہوئے

آئے اور اطلاع دی کہ باغی فوجیں راج گھاٹ دروازہ سے شہر میں داخل ہو گئیں ہیں اور رسول سرجن ڈاکٹر چمن لال کو جو حسب معمول دریا گنج والے اسپتال میں اپنے مریضوں کے معائنہ میں مصروف تھے، قتل کر دیا ہے۔ یہ بیان کیا گیا کہ اسپتال کا سارا عملہ بھاگ گیا ہے اور عمارت کو لوٹ لیا گیا ہے۔ یکا یک پانچ سپاہی نمودار ہوئے اور ان افسروں پر بندوقیں چلائیں۔ ایک گولی کپتان ڈگلس کے پاؤں میں لگی۔ مسٹر ہنڈرسن، مسٹر لے باس اور باقی آدمی کچھری کی جانب بھاگ گئے۔ مسٹر فریزر نے دمدمہ میں پناہ لی۔ جہاں ایک سنتری متعین تھا۔ گڑبڑ میں وہ سپاہی دکھائی نہ دیا اور اس کی بندوق چھپٹ کر جسے اس نے اپنی گٹھی میں کھڑا کر دیا تھا، انھوں نے ایک سوار کو نشانہ بنایا جو اپنے گھوڑے سمیت وہیں ڈھیر ہو گیا۔ باقی سوار یہ خوفناک واقعہ اور اپنے ہمراہی کی موت کا نظارہ دیکھ کر سہم گئے اور فرار ہو گئے۔ ممکن ہے کہ انھوں نے یہ خیال کیا ہو کہ وہاں اور بھی یوروپین چھپے بیٹھے ہیں۔ اس کے بعد مسٹر فریزر نے اپنے ایک اردلی کو حکم دیا کہ نواب صاحب والی جھجر (عبد الرحمن) کے ایجنٹ درگا پرشاد کے مکان پر جاؤ اور اس سے کہو کہ نواب صاحب کو اس شورش کی فی الفور خبر کر دو اور ان سے دو پیدل پلٹن اور سوار بلا تاخیر دہلی بھیجنے کے لئے کہو۔ مسٹر فریزر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر قلعہ کی جانب

گئے۔ راستہ میں کئی سواروں نے ان پر حملہ کر دیا اور پستول سے فیر کئے۔ انھوں نے جھجر کے اردلیوں کو حملہ آوروں کے قتل کر دینے کا حکم دیا لیکن انھوں نے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ اس پر کمشنر نے انہیں انگریزی میں گالیاں دیں اور گھوڑے کو سر پیٹ دوڑاتے ہوئے قلعہ کے لاہوری دروازہ پہنچے اور بادشاہ کے ایجنٹ اور مختار کار کو بلوا بھیجا۔ بادشاہ کے وکیل کے آجانے پر انھوں نے اس سے کہا کہ بادشاہ کی خدمت میں جاؤ اور کہو کہ اپنی تمام مسلح فوج اور دو توپیں بھیج دیں۔ مسٹر فریزر نے دوپالکیاں بھی طلب کیں تاکہ کپتان ڈگلس کے یہاں جو خواتین مقیم ہیں یعنی مس جنینگلو (پادری کی صاحبزادی) اور مس کلیفورڈ کو ان میں بٹھا کر حفاظت کی غرض سے بیگم صاحب کے یہاں پہنچا دیا جائے۔ پیغام بادشاہ تک پہنچا دیا گیا اور انھوں نے ضروری احکام بھی نافذ کر دیئے لیکن ابتری کا یہ عالم تھا کہ نہ تو گاڑی ہی ملے اور نہ پالکیوں کے لئے تیکے اور کبارہی دستیاب ہو سکے۔ بادشاہ کے احکام کی کوئی پروا نہ کی گئی۔ بات یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کا حکم نہ مانتا تھا۔ بادشاہ کے گھرانے کے آدمی بھی بادشاہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ کمشنر نے تھوڑی دیر تو پالکیوں کا انتظار کیا لیکن یہ دیکھ کر کہ ان کی کوئی نہیں سنتا، انھوں نے کپتان ڈگلس کے مکان کا رخ کیا۔ پھانگ پر دیسی فوج کا

ایک دستہ کھڑا تھا۔ جب مجمع ان کی جانب بڑھا تو انھوں نے اسے دور کھڑے رہنے کا حکم دیا لیکن اس نے حکم نہ مانا مسٹر فریزر نے اس پر لوگوں کو ان کے طرز عمل پر ڈانٹا وہ خاموش رہے اس کے بعد مسٹر فریزر پکتان ڈگلس کے کمرے میں داخل ہونے کے لئے سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ ابھی انھوں نے پہلی سیڑھی پر اپنا قدم ہی رکھا تھا کہ دو بدمعاشوں نے ننگی تلواروں سے ان پر حملہ کر دیا اور وہیں کے وہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ دمدمہ پر پکتان ڈگلس کس طرح سے زخمی ہوئے۔ زخمی ہونے کے بعد ان کے اردلیوں نے انہیں بگھی میں ڈالا اور ان کے گھر لے گئے۔ وہاں جب وہ پہنچے ہیں تو وہ حالت بے ہوشی میں تھے، پانی پینے کے بعد انہیں کچھ ہوش آیا اور انھوں نے حکم دیا کہ سب کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کر دیا جائے۔ اس کے تھوڑی دیر پیچھے مسٹر چنگیز (پادری) اپنے ایک دوست دو شادی شدہ عورتوں اور دو لڑکیوں مس چنگیز اور مس کلیفورڈ سمیت وہاں آگئے۔ عورتوں نے پکتان ڈگلس کے زخم کی مرہم پٹی کی جس کے درد سے وہ بے ہوش ہو جاتے تھے۔ یہ یاد کر کے کہ ان کی تلوار وہیں رہ گئی ہے، انھوں نے اپنے اردلی سے دمدمہ تک جانے اور تلوار لے آنے کو کہا، اب مکان کے باہر سے زور زور کی چیخیں اور ”اللہ اکبر“ ”اللہ اکبر“ کے نعرے بلند ہونے شروع

ہوئے اس کے بعد باغی دروازوں کو توڑ کر مکان کے اندر داخل ہو گئے۔ مسٹر چنگیز نے دروازے کے باہر جانے کی کوشش کی لیکن خونی بدمعاشوں نے انہیں فوراً ٹکڑے کر ڈالا اپنے جوش میں انھوں نے کسی یورپین کو نہیں چھوڑا حتیٰ کہ بے کس عورتیں بھی زندہ نہ بچیں۔

۹ بجے کے قریب خوفناک دھماکہ کہ آواز سنائی دی جس کے بعد دیر تک ایسی آوازیں آتی رہیں گویا کہ بھونچال کے ساتھ گرج کی آواز بھی پیدا ہو رہی ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین ہل رہی ہے تمام شہر دہشت زدہ تھا۔ یہ بہت جلد معلوم ہو گیا کہ میگزین پر باغیوں نے حملہ کر دیا ہے اور یہ کہ اس کام میں شہر کے بدمعاش بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اس پر افسر اعلیٰ نے بارود کو آگ لگا دی اور ایسے اڑا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے باغی بدمعاش آدمی تماشائی اور شہر کے باشندے قید حیات سے مخلص پا گئے۔ اس واقعہ پر شہر میں خوشی بھی کی جا رہی تھی اور غم کا اظہار بھی کیا جا رہا تھا۔ خوشی اس لئے کہ بہت سے خونی اور باغی تباہ و برباد ہو گئے اور رنج اس پر کہ انگریزی افواج جن کا دن بھر نہایت اضطراب کے ساتھ انتظار کیا جا رہا تھا، نہیں پہنچیں اور یہ کہ گورنمنٹ اپنا وقار قائم رکھنے سے قاصر رہی جوں جوں رات نزدیک آگئی ہر محلہ کے آدمیوں نے پہرہ دینے اور حفاظت کا کام اپنے ذمہ لیا۔ رات گزر

گئی اور ہر شخص ہشیار تھا۔ یکایت میدانی توپوں کی آواز سنائی دی اور محافظوں نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ ۲۱ رگولے چھوڑے گئے ہیں۔ سب سے پہلا خیال یہ آیا کہ انگریزی فوج آ پہنچی ہے اور باغیوں کو شکست ہو گئی ہے اور اپنی آمد سے اہل شہر کو مطلع کرنے کی غرض سے سلامی کی توپیں داغی ہیں۔ شہر کے اکثر باشندے بہت خوش تھے۔ صبح کو دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ راج پور کی چاروں پلٹنیں بھی باغیوں سے مل گئی ہیں اور یہ کہ اس خوشی میں باغیوں نے توپیں چھوڑی تھیں۔ بعد میں چھان بین کرنے سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ جوں ہی بریڈیر کمانڈنگ افسر نے چھاوٹی کی فوجوں کو مسلح ہونے کا حکم دیا تو اس وقت سپاہیوں نے اپنے طرز عمل سے بتا دیا کہ اگرچہ چند سپاہی ابھی تک وفادار ہیں لیکن اکثر ایسے ہیں جو غیر وفادار ہیں اور احکام کی خلاف ورزی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کسی قدر تاخیر اور منت سماجت کے بعد فوج کا کچھ حصہ شہر کی جانب روانہ ہوا لیکن مارچ کرتے وقت یہ امر بالکل عیاں تھا کہ ان پر کسی قسم کا اعتماد نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ وہ بہت آہستہ آہستہ اپنے قدموں کو اٹھا رہے تھے اور ان کے قدم بھی ایک ساتھ نہیں پڑتے تھے۔ کشمیری دروازہ پر باغیوں سے دو چار ہوئے انہیں فیر کرنے کا حکم دیا گیا لیکن ایک بھی فیر نہیں کیا گیا بلکہ سپاہیوں اور باغیوں نے آپس میں علیک

سلیک کی۔ یوروپین افسر ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور سپاہیوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ افسر مختلف سمتوں میں بھاگ گئے۔ ایک دو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا لیکن باقی ایک ساتھ روانہ ہوئے اور کسی قدر پس و پیش کے بعد وہ بالآخر چھاوٹیوں میں پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک دوزخی بھی ہو گئے تھے۔ اس اثناء میں سپاہیوں اور باغیوں کے مراسم دوستانہ ہو گئے۔

اسی دن کچھ دیر بعد دوصوبہ دار جنہیں پکتان ڈگلس کی موجودگی میں بادشاہ کی خدمت میں باریاب ہونے کی اجازت مل گئی تھی، دوبارہ ان بے شمار سپاہیوں کے نمائندگان کی حیثیت سے باریاب ہوئے جو محل کے قرب و جوار میں جمع تھے۔ انہوں نے باضابطہ طور پر بادشاہ کے حضور میں انواج کی خدمات پیش کیں۔ انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے متعلق حکیم احسن اللہ خان سے احکام حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے ان کو تلاش کروا کے فوج کا پیغام سنا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ حکیم احسن اللہ خاں بہت پریشانی میں تھے کہ کیا جواب دیں۔ ان کا خیال تھا کہ شورش چلتی پھرتی چھاوٹوں ہے جو چند دن سے زیادہ قائم نہ رہے گی۔ انہوں نے جواب دیا

”تم انگریزی حکومت میں عرصہ دراز سے رہتے رہتے باقاعدہ تنخواہ کے عادی ہو گئے ہو۔ بادشاہ کے پاس کوئی خزانہ نہیں ہے۔“

وہ تمہاری تنخواہ کہاں سے دیں گے؟“

افسروں نے جواب دیا

”ہم تمام سلطنت کی مال گذاری آپ کے خزانہ میں لا کر

داخل کریں گے۔“

حکیم احسن اللہ خان نے پھر ان فوجوں کی فہرست طلب کی جنہوں نے بغاوت کر دی تھی۔ شاہی محل کے افسر منتظم کو بھی طلب کیا گیا۔ اس کے بعد چند مقتول افسروں کی خبر محل میں پہنچی اور معاً سواروں کی ایک نئی پلٹن بھی آگئی اور دیوان خاص کے صحن میں خیمہ زن ہوئی۔ بہت سے آدمی زبردستی بادشاہ کے حضور میں پہنچ گئے جو اس وقت دیوان خاص میں جلوہ فرما تھے۔ حکیم احسن اللہ خان نے بادشاہ کی خدمت میں باریابی حاصل کی اور ان کے مشورے سے آگرے کے لفٹنٹ گورنر کے نام ایک چٹھی سائڈی سوار کے ہاتھ بھیجی گئی۔ محل کا صحن ابتری، گھبراہٹ اور باہمی تنازعات کا بدترین نظارہ پیش کر رہا تھا۔ فوج میں ڈسپلن (انتظام) پیدا کرنے کی غرض سے حکیم احسن اللہ خان نے شاہزادگان کو مختلف رجمنٹوں کی کمان لینے کا حکم دیا۔

علی الصباح (۱۲ مئی) مجھے جیل کے واقعات کا علم ہوا۔ دوپہر

کے وقت (۱۱ مئی) قیدیوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ شہر میں شورش برپا ہے اور یہ

کہ انگریزوں کو مغلوب کر لیا گیا ہے۔ قیدیوں نے اس تعجب انگیز خبر کو سنتے ہی چیخا اور چلانا شروع کر دیا اور ان میں بے انتہا جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ مگر لالہ ٹھا کر اس جیلر نے جو بہت بہادر اور وفادار آدمی تھے، سہ پہر کے ۵ بجے تک انتظام قائم رکھا۔ اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ جیل کے محافظین سے ایسی حرکات سرزد ہوئی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی بغاوت کی ہوا سے متاثر ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سختی سے شکایت کی کہ اپنی جگہ پر رہنے سے ہم اس لوٹ میں شریک نہیں ہو سکتے جو ہر طرف برپا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی خباثت ظاہر کرنی شروع کر دی۔ اس پر بھی جیلر نے نہایت صبر و تحمل سے کام لیا اور احکام اور امداد کے منتظر رہے لیکن افسوس وہاں کون تھا جو احکام بھیجتا یا امداد روانہ کرتا۔ بہر حال بے چارگی کی حالت میں انہوں نے شام تک انتظار کیا اور پھر وہ خاموشی سے اپنے گھر چلے گئے۔ اہل دہلی ان کی روش اور طرز عمل کے بے حد مداح ہیں۔ وہ ان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ان غیر محتاط آدمیوں کو من مانی کارروائی کرنے کی اجازت نہ دینے سے اس خوفناک دن کے دہشت آمیز افعال میں اضافہ ہونے سے روکا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اول اول قیدیوں نے جیل خانہ سے بھاگ نکلنے کی کوشش کی تو عین اس وقت ایک سوار جیل خانہ میں آیا اور گارڈ کو قید خانہ کے

دروازے کھول دینے کی تحریص و ترغیب دلائی تو اس وقت ٹھا کر اس نے سنتری سے بندوق لے کر اسے وہیں ڈھیر کر دیا۔ تمام دن ان کی موجودگی کا یہ اثر رہا کہ قیدی کسی قسم کی شرارت نہ کر سکے۔

آج صبح کو (۱۲ مئی) پلٹنوں کے تمام دیسی افسر جو کل پہنچ گئے تھے، مجتمع ہوئے اور بادشاہ کی خدمت میں باریابی چاہی جو منظور ہوئی۔ انھوں نے نذریں پیش کیں اور اپنی وفاداری کا یقین دلایا۔ حکیم احسن اللہ نے نج کے طور پر بادشاہ کو متنبہ کر دیا کہ ان پر کسی قسم کا اعتماد نہیں کیا جاسکتا اور یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ جوں ہی وہ کافی مقدار میں جمع ہو جائیں گے تو شہر کی عام لوٹ مار شروع ہو جائے گی۔ بعد میں حکیم احسن اللہ خان نے شہر کے عمائدین سے مشورہ کیا۔ انھوں نے امین الدین خان، مرزا ظہیر الدین خان اور حسن علی خان (جو والی جھجھر کے چچا تھے) کو بھی مشورہ کی غرض سے طلب کیا۔ انہیں یاد دلایا گیا کہ سابقہ اسلامی طاقت کے ساتھ آپ کے کیا کیا تعلقات رہ چکے ہیں۔ اس کے بعد ان سے خواہش ظاہر کی گئی کہ شہر میں امن و امان قائم رکھنے اور سپاہیوں کے لئے خوراک کا انتظام کرنے کی غرض سے ایک ایگزیکوٹیو کنسل مرتب کریں۔ حسن علی نے صاف انکار کر دیا اور وجہ یہ بیان کی کہ میں ایگزیکوٹیو فرائض کے لئے موزوں نہیں ہوں۔ کنسل کوئی

خاص فیصلہ کئے بغیر برخواست ہو گئی اور صرف اتنا طے کیا کہ فوج کے لئے کھانے کا انتظام کیا جائے تاکہ وہ لوٹ مار نہ کر سکے۔ یہ کام محبوب علی خان کے سپرد ہوا۔ عدالت دیوانی کے پلیڈر تفضل حسین کے صاحبزادے محمد میر نواب شہر کے گورنر مقرر کئے گئے۔ شہر کا تمام کاروبار بند تھا۔ اس لئے کہ جو دکان کھلتی تھی اس کا سامان لوٹ لیا جاتا تھا۔ آج نواب حامد علی خان پر یہ الزام لگایا گیا کہ انھوں نے یورپیوں کو چھپا رکھا ہے اور اس لئے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔ نواب کشاں کشاں محل میں لائے گئے اور صرف بادشاہ کے وزیر کا حکم ملنے پر انہیں رہائی نصیب ہوئی۔ سپاہی ان کی رہائی پر صرف بدیں شرط راضی ہوئے کہ ان کے مکان کی پوری طرح تلاشی لی جائے اور یہ کہ اگر ایک بھی یورپین ان کے یہاں سے برآمد ہوا تو پھر ہمارے کہنے کے مطابق ان کا فیصلہ کیا جائے۔ پٹیا، جھجر، بلب گڑھ، بہادر گڑھ اور الور کے رئیسوں کے نام چٹھیاں بھیجی گئیں اور ان سے کہا گیا کہ بادشاہ کی افواج میں شامل ہو جائیں اور شہر کے خلاف انگریزوں کے حملوں کی مدافعت کریں۔ تیسرے پہر محل میں سپاہی بھر گئے اور وہ چلا چلا کر یہ شکایت کر رہے تھے کہ اناج کی تمام دکانیں بند پڑی ہیں اور وفادار سپاہی بھوکوں مر رہے ہیں۔ سپاہیوں نے بادشاہ سے مطالبہ کیا کہ آپ فوج لے کر

شہر کے بازاروں میں گشت لگائیں اور اہل شہر کے خدشات کو زائل کر کے ان سے دکانیں کھولنے کے لئے کہیں۔ بادشاہ نے اسے تسلیم کر لیا اور ہاتھی پر سوار ہو کر جلوس کے ساتھ بازاروں میں گشت لگایا۔ انھوں نے بہ نفس نفیس حکم دے کر چند دکانیں کھلوائیں لیکن عام طور پر دکانداروں نے ان کی ایک نہ سنی۔ جب بادشاہ محل میں واپس آتے ہیں تو دیکھا کہ دیوان خاص کا صحن سواریوں سے کچا کچھ بھرا ہوا ہے۔ انھوں نے بادشاہ کو دیکھتے ہی چلانا شروع کیا اور شکایت کی کہ دہلی کے باغی دہلی کی کلکٹری کے خزانہ میں جسے انھوں نے لوٹا تھا، میرٹھ کے باغیوں کو حصہ دار بنانا نہیں چاہتے بلکہ اسے اپنے ہی پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ بادشاہ نے مختلف قسم کے مشوروں سے پریشان ہو کر شاہزادوں کو جو مختلف پلٹنوں کے کمانڈر مقرر کر دیئے گئے تھے، حکم دیا کہ وہ ہر باغی کو شہر کے باہر نکال دیں۔ مختلف پلٹنوں کو الگ الگ مقام پر متعین کر دیں اور صرف ایک پلٹن شہر کی حفاظت کے لئے چھوڑ دی اور دوسری محل کے بالقابل قلعہ اور دریا کے بیچ میں متعین کر دیں۔ بادشاہ نے ان صوبہ داروں سے جو موجود تھے کہا، دیوان خاص اب تک خاص شاہی گھرانے کے لئے مخصوص رہا ہے اور مسلح آدمی کبھی بھی یہاں بزور داخل نہیں ہوئے۔ ایک پلٹن شہر کے اجمیری دروازہ پر اور چوتھی دہلی دروازہ پر اور پانچویں کشمیری

دروازہ پر متعین کی گئی۔ یہ احکام جزوی طور پر عمل میں لائے گئے ہر مکان سے بادشاہ کے نام پریشان کن عریضے آتے تھے۔ کبھی تو مقتول یورپیوں کے ملازمین کی طرف سے آتے تھے اور کبھی بیویوں کی جانب سے جن کی دکانیں لوٹ لی گئی تھیں اور کبھی معزز اشخاص کے پاس سے جن کے مکانوں کے اندر سپاہی زبردستی داخل ہو گئے تھے۔ یہ سب بادشاہ سے فوری دادرسی کے طالب تھے۔ لوٹ مار اور غارت گری کو جو شہر میں عام ہوتی جاتی تھی روکنے کے لئے بھی بادشاہ سے مراعات کئے گئے۔

بادشاہ نے فارسی رو بکاری کے ذریعہ جس کی زبان نہایت فصیح و بلیغ تھی، صوبہ داروں کو بتایا کہ موجودہ صورت حالات نہایت ناخوشگوار ہے، بالخصوص ایک مسلمان بادشاہ کے عہد حکومت کے کسی طرح شایان شان نہیں ہو سکتا۔ وہ بادشاہ جس کا زمانہ دنیا کی تاریخ میں نہایت زریں ہے اور جس کے آگے تمام بادشاہ سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی ان پر زور دیا کہ کسی نہ کسی موجودہ صورت حالات کا خاتمہ کر دینا چاہئے، شام کے قریب چند ہندوستانی افسر حاضر ہوئے اور انھوں نے راتن نہ ملنے کی شکایت کی۔ صبح کے حکم کی شاندار زبان اور اس کی فصاحت و بلاغت کی جس سے بادشاہ کی شان کا پورے طور پر اظہار ہو سکتا تھا۔ کچھ پروانہ کی گئی بلکہ انھوں نے

گستاخانہ اور بے ادبانہ الفاظ سے بادشاہ کو خطاب کیا۔ کسی نے کہا ”اوبادشاہ میری سن، دوسرے نے کہا ”ارے بڑھے ارے بادشاہ“، تیسرے نے ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ”میری سن“ بادشاہ نے ان کے طرز عمل سے کبیدہ خاطر ہو کر اور ساتھ ہی یہ سمجھ کر مجھ میں ان کی گستاخی کو روکنے کی کوئی طاقت موجود نہیں ہے، انھوں نے اپنے ملازمین کے روبرو اپنی قسمت کا شکوہ کرنا شروع کر دیا۔ محل کے دروازوں پر پھر لوگوں نے چیخنا چلانا شروع کر دیا اور ان کے مطالبہ پر وہ دوبارہ جلوس کے ساتھ شہر میں سے گذرے اور دوکان داروں کو اپنی اپنی دوکانیں کھولنے اور کاروبار جاری رکھنے کا حکم دیا۔ آج سارے دن بادشاہ پریشان خاطر رہے اور یہ دیکھ کر کہ وہ مجمع کے ہاتھ میں محض کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں، بہت ہی رنجیدہ تھے۔ حالانکہ یہی مجمع پہلے ان کے احکام بجا لانے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا مگر شہر کی لوٹ مار کے بعد سے وہ اس قدر سرکش ہو گیا تھا کہ بادشاہ کا مذاق اڑانے اور اس کی بے حرمتی کرنے سے بھی اسے شرم نہ آتی تھی۔

مئی ۱۳ رقلعہ میں خبر پہنچی کہ راجہ کشن گڑھ کی حویلی کو سپاہیوں نے گھیر لیا ہے کیونکہ انھوں نے چند یورپیوں کو وہاں دیکھ پایا ہے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنے ملازمین کو بھیجا کہ اگر کچھ امداد پہنچائیں۔ ممکن ہو تو فوراً

پہنچادی جائے لیکن وہاں جا کر انھوں نے دیکھا کہ ایسی ناکہ بندی کی گئی ہے کہ وہاں کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ۳۰ اشخاص کی جماعت جن میں یورپین اور کرشانی دونوں تھے۔ راجہ کی حویلی کے تہ خانوں میں جا چھپے تھے۔ کامل دو دن تک پناہ گزیں وہیں چھپے رہے اور بھوک اور پیاس سے سخت تکلیف برداشت کرتے رہے تیسرے دن جب ان میں سے کسی نے سقے کو دیکھا تو اس سے پانی مانگا۔ اس نے پانی تو پلا دیا لیکن اسے سپاہی ملے تو ان سے کہہ دیا کہ فلاں جگہ یورپین چھپے ہوئے ہیں۔ مکان بہت مضبوط تھا اور پناہ گزیں اشخاص نے جو مسلح تھے، ان سپاہیوں پر قائر کرنے شروع کر دیے۔ جنھوں نے مکان کے قریب پہنچنے کی ہر طرح کوشش کی تھی۔ یہ دیکھ کر یورپیوں پر بزر و قابو پانا غیر ممکن ہے۔ سپاہیوں نے نامہ و پیام کرنا شروع کر دیا اور وعدہ کیا کہ اگر آپ مکان چھوڑ دیں گے تو ہم سب کو بادشاہ کے حضور میں پیش کر دیں گے۔ اسی اثناء میں سید غلام عباس عرف سیف الدولہ نے بادشاہ کو مطلع کیا کہ مسٹر ڈیوس، مسٹر بیلی اور ایجنٹ کے دفتر کے چند اور کلرک بہت خطرے میں ہیں۔ غلام عباس نے یہ بھی کہا کہ اگر آپ ان کی جانیں بچالیں تو انگریزوں کے سامنے سرخرو ہونے کا موقع رہے گا۔ بادشاہ نے سنتے ہی ان سے دلچسپی شروع کر دی اور پوچھا

کہ وہ کہاں ہیں۔ اس کے بعد احکام نافذ کر دیے گئے کہ ان کی جانوں پر کسی طرح کی آنچ نہ آنے پائے اور ایک قاصد اس غرض سے بھیجا گیا کہ وہ سب پناہ گزینوں کو حضور میں پیش کر دے۔ بادشاہ کے سب سے بڑے بیٹے کو قاصد بنا کر بھیجا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے پناہ گزینوں کو باغیوں کے ہاتھ سے بچالینے کی مقدور بھرکوشش کی۔ بادشاہ مسٹر ڈیوس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اس لئے کئی برس سے بادشاہ کی پنشن کی ذمہ داری انہی کے ہاتھ میں تھی جو انہیں ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے ماہوار ادا کی جاتی تھی۔ مسٹر ڈیوس کی تنخواہ بادشاہ کے الاؤنس سے دی جاتی تھی اور بادشاہ اور برطانوی ایجنٹ کے درمیانی معاملات کے متعلق جس قدر نامہ و پیام ہوتا اس کے کرنے دھرنے والے یہی مسٹر ڈیوس تھے۔ مگر افسوس کہ قاصد کے پہنچنے سے پہلے ہی پناہ گزینوں نے بھوک پیاس کی شدت سے تنگ آ کر باغیوں کی باتوں کا یقین کر لیا اور باہر نکل آئے۔ پناہ سے نکلنے ہی انہیں صحن میں بٹھادیا گیا۔ کسی سپاہی نے ایک بے کس عورت کو پہلے تو گالیاں دیں پھر اس سے پوچھا کہ اگر تمہاری جان بچ جائے گی تو کیا دلواؤ گی۔ اس پر مسٹر ڈیوس کی بہن نے جواب دیا کہ ”کیا تجھ جیسے شخص کو بھی موت اور زندگی پر اختیار ہو سکتا ہے؟ صرف خدا کی ذات ہی ایسی ہے جو زندہ کرتی ہے اور مارتی ہے۔ یہ

جواب سن کر سپاہی طیش میں آ گیا اور اپنی تلوار اٹھالی۔ خاتون نے اپنے ننھے بچے کو جو اس کی گود میں تھا، بچانے کی غرض سے آڑ میں لے لیا پھر جو کچھ ظہور میں آیا اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ اسے سن کر آنسو بے اختیار نکل پڑتے ہیں۔ صرف چند آدمیوں کی جانیں بچ سکیں اور انہیں محل میں پہنچا دیا گیا۔

مرزا معین الدین حسن خاں آج کے دن کو تو ال شہر مقرر کئے گئے اور انہیں حکم دیا گیا کہ سپاہیوں کے راشن کے لئے فوری انتظامات عمل میں لائے جائیں۔ مرزا معین الدین، مرزا خضر سلطان اور مرزا عبداللہ پیدل پلٹنوں کے کرنیل مقرر ہوئے۔ اطلاع ملی کہ مسٹر جوزف اسکیز کا لڑکا ہندوستانی لباس میں دیکھا گیا۔ بد معاشوں نے اسے پکڑ لیا اور کوتوالی لے گئے جہاں وہ بالآخر قتل کر دیا گیا معین الدین خان کو اس امر کے اعلان کرنے کا حکم دیا گیا کہ جو شخص بادشاہ کی خدمت کرنا چاہے وہ اپنے تئیں پیش کر سکتا ہے۔ نواب ولی داد خان اور نواب حامد علی خان کو آج باریابی عطا ہوئی اور انھوں نے نذریں گزرائیں۔ انہیں حکم ملا کہ احکام بجالانے کی غرض سے روزانہ حاضری دیا کریں۔ مجھے اطلاع ملی کہ یورپین عورتوں اور مردوں میں سے جو کشن گڑھ کی حویلی کے نیچے تہ خانے میں چھپے رہ گئے تھے، انہیں

باغیوں نے نہایت سفاکی سے قتل کر دیا۔ نہر کے ایک افسر نرائن داس کے مکان پر تقریباً ۲۰۰ باغیوں اور بد معاشوں نے حملہ کیا اور تمام سامان وغیرہ لوٹ کر لے گئے۔ ایک انگریز بھی جو اس مکان میں چھپا ہوا تھا، قتل کر دیا گیا۔ آج بادشاہ کی جانب سے احکام نافذ کئے گئے کہ مہاراجہ جے پور کو فوجی امداد بھیجنے کے لئے لکھا جائے۔

۱۴ مئی بادشاہ پریشان اور رنجیدہ تھے اور اس لئے کسی کو باریاب ہونے کا موقع نہیں دیا۔ امین الدین خان اور ضیاء الدین خاں نے ضروری کام کے سلسلہ میں باریابی کی اجازت چاہی لیکن انکار کر دیا گیا۔ دن کے آخری حصہ میں بادشاہ نے مولوی صدر الدین خان بہادر کو بلایا اور انہیں شہر کا مجسٹریٹ مقرر کر دیا تاکہ تمام مقدمات کا غیر جانب داری اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔ مگر مولوی صاحب نے عدم صحت کی بنا پر معذوری چاہی۔ اس کے بعد کلکٹری کے خزانچی کی طلبی ہوئی اور اس سے پوچھا گیا کہ ۱۴ مئی کو خزانے میں نقد روپیہ کس قدر تھا۔ مگر اس نے یا تو بتانا نہ چاہا یا بتانا نہ پایا۔ اور بھی مسلمان معززین طلب کئے گئے۔ جے پور، جو دھپور اور بیکانیر کے راجگان کے نام احکام نافذ کئے گئے کہ یا تو خود آدیا بادشاہ کی امداد کے لئے اپنی فوجیں بھیجو۔ میرزا امین الدین خاں کو حکم دیا گیا کہ فیروز پور جائیں اور

وہاں جا کر اسلام کی بنیاد ڈالیں اور میواتیوں کی فوج بھی جمع کریں۔ مرزا نے کہا کہ مجھے شہر میں ہر جگہ آنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ اس کے بارے میں احکام نافذ کر دیے گئے۔ خبر ملی کہ چند راوی کے گوجر و امرام کی سرکردگی میں جمع ہو کر مضامات کو لوٹ رہے ہیں۔ مرزا ابو بخش کی سرداری میں ایک دستہ اس شورش کو دبانے کے لئے بھیجا گیا۔ گوجروں کے ایک موضع میں آگ لگا دی گئی۔ دو اشخاص جن میں ایک مرد اور ایک عورت تھی جو یورپین نژاد تھے، باہر نکال لئے گئے اور ان کے متعلق احکام نافذ کر دیے گئے کہ انہیں باحفاظت تمام قلعہ میں رکھا جائے۔ شہر میں اس خبر سے بہت جوش پھیل گیا۔ یورپیوں کی فوج میرٹھ سے کوچ کر کے دہلی آ رہی ہے جو قاصد یہ خبر لائے ان کے متعلق گمان کیا گیا کہ وہ انگریزوں کے جاسوس ہیں۔ اور اسی لئے وہ قید میں ڈال دیے گئے۔ شہر کے منتظم افسر نے خبر دی کہ بہت سے یورپین کی لاشیں ادھر ادھر پڑی ہیں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ مسٹر سائمن فریزر اور کپتان ڈگلز کی لاشوں کی تلاش کی جائے تاکہ وہ مل جائیں تو انہیں عیسائیوں کی قبرستان میں دفن کر دیا جائے۔ مگر باقی لاشوں کو دریا برد کر دیا جائے۔ دیسی افسروں نے پھر فوجوں کے راشن کے لئے مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ فوجوں کو لوٹ مار سے نہیں روکا جاسکتا۔ حکیم احسن اللہ خاں اور نواب

محبوب علی خان کو اناج کا فوری بندوبست کرنے کا حکم ملاتا کہ شہر لوٹ مار سے محفوظ رہے۔ دو آدمیوں کو بد معاش سمجھ کر جیل خانے میں ڈال دیا گیا۔

۱۵ مئی شہر کی حفاظت کی غرض سے سو سپاہیوں کا دستہ قائم کرنے کے متعلق احکام نافذ ہوئے۔ عبدالقادر کو باریابی عطا ہوئی تاکہ جدید انتظام کے لئے ایگزیکٹیو افسروں کی فہرست پیش کریں۔ محبوب علی خاں نے عبدالقادر کو سواروں کی دو پلٹنوں کی کمان سپرد کی۔ نواب جھجر کے ایجنٹ غلام خاں اپنے اردلی اکبر علی کی معیت میں آئے اور بیان کیا کہ جھجر کی فوجوں نے بغاوت کر دی ہے اور یہ کہ جھجر کے افسران کے انتظام میں مشغول ہیں۔ لیکن پھر بھی پچاس سوار شاہی فوج میں شامل ہونے کے لئے بھیج دیے گئے ہیں۔ مولوی احمد علی نے راجہ بلب گڑھ کی طرف سے یہ بیان کیا کہ مجھے شورش دبانے کے کام پر لگایا گیا ہے اور جیوں ہی یہ کام ختم ہو جائے گا میں اپنے گھوڑے لے کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اُن کی فوری طلبی کے متعلق احکام جاری ہوئے۔ خبر ملی کہ مجسٹریٹ اور کلکٹر پیدل فوج اور سواروں کی ایک پلٹن کے ساتھ خزانہ کی محافظت کے لئے آگئے ہیں۔ عبدالکریم خان کو حکم دیا گیا کہ پیدل فوج کے چار سو سپاہی اور ایک ہزار سوار علیحدہ علیحدہ ۵ روپے اور تیس روپے کی شرح کے حساب سے بھرتی کریں۔ ابو بخش کو اسکی

پلٹن کمان سے علیحدہ کر دیا گیا اور یہ حکم نافذ ہوا کہ جب تک بادشاہ حکم نافذ نہ کریں کسی حکم پر عمل نہ کیا جائے۔ قاضی محمد فیض اللہ نے پانچ روپے نذر کے طور پر پیش کئے اور اس کے بعد انہیں شہر کا کوتوال مقرر کر دیا گیا۔ خبر ملی کہ باغی شہر کے باشندوں سے بہ جبر روپے وصول کر رہے ہیں اور یہ بھی کہ دو سو باغی کچھ روپیہ لوٹنے کے بعد اپنے گھروں کو لوٹ کر جا رہے تھے کہ راستے میں گوجروں نے ان پر حملہ کر دیا اور سارا روپیہ چھین لیا۔ سپاہیوں نے حکیم احسن اللہ خاں اور محبوب علی خاں کے احکام ماننے سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ وہ انگریزوں سے نام و پیام نہ کریں گے۔ یہ بھی خبر ملی کہ سر جان مٹکاف اور مسٹر فورڈ جھجر میں دیکھے گئے ہیں جہاں نواب نے انہیں پناہ دینے اور مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ نواب کے نام تہدید آمیز چٹھی لکھی گئی اور جتلا دیا گیا کہ آپ فوراً بادشاہ سے آ کر نہ دل جائیں گے تو آپ پر حملہ کر دیا جائیگا۔ سپاہی اس خبر سے بہت ہراساں ہوئے کہ گورکھوں اور انگریزوں کی متحدہ فوج شملہ سے کوچ کرتی ہوئی آرہی ہے، سکھی چند کے لئے رسد مہیا کرو، چند قابل عزت آدمیوں کو گرفتار کر کے اُن سے بوجھ اٹھوایا گیا تاکہ وہ روپیہ ادا کریں۔ شہر کے سنجیدہ طبقہ کی تکالیف اتنی زیادہ ہو گئیں تھیں کہ انھوں نے انگریزوں کی آمد اور باغیوں کی شکست کی دُعائیں مانگیں۔ تمام قیمتی

اشیاء زمین کے نیچے دبا دی گئی تھیں اور شہر کے شرفاء نے رضا کاروں کی ایک فوج اپنی حفاظت کے لئے مرتب کی تاکہ ان کا جان و مال غارت گری سے بچا رہے۔

۱۶ مئی سپاہی محل کے سامنے علی الصبح جمع ہو گئے۔ بادشاہ اور ان کے افسروں کو دھمکی دی اور یہ الزام عائد کیا کہ آپ نے یورپین مردوں اور عورتوں کو قلعہ میں پناہ دے رکھی ہے اور ان کی وساطت سے میرٹھ کے انگریزوں سے سلسلہ نامہ و پیام قائم رہے۔ حسب ذیل افسر شہر کے انتظام میں ہاتھ بٹانے کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ مفتی یوسف علی خاں، میر عادل بہادر کپتان علی دلدار خاں، محمد حیدر حسین خاں، سید شرف علی خاں فوجدار۔

مجھے آج معلوم ہوا کہ تقریباً چالیس یورپین شاہی محل میں چھپے ہوئے ہیں۔ سپاہی غصے میں بھرے محل میں گئے اور کہا کہ ہمارے ہاتھ ایک قاصد لگ گیا ہے جس کے پاس چٹھی برآمد ہوئی ہے، جس میں باغیوں کو برا بھلا کہا گیا ہے۔ سپاہیوں نے حکیم احسن اللہ خاں اور نواب محبوب علی خاں کو قتل کر دینے کی دھمکی دی اور کہا کہ زینت محل بیگم کو بادشاہ کی وفاداری کی ضمانت کے طور پر لئے جاتے ہیں۔ محل میں بے انتہا غل مچ رہا تھا۔ ایک طرف سپاہی دوسری طرف بادشاہ کے گھر کے آدمیوں نے آسمان سر پر اٹھا

رکھا تھا اور آپس میں ایک دوسرے کو سخت ست کہہ رہے تھے۔ سپاہیوں کے غصہ کو فرو کرنے کی غرض سے نواب محبوب علی خاں نے حلف لے کر کہا کہ وہ چٹھی میرے ہاتھ کی نہیں ہے اور نہ ہی مجھ کو اس کا علم ہے۔ (آج محل کے پناہ گزین یورپین نہایت بے دردی سے قتل کر دیے گئے، تمام بھلے آدمی اس دن کا خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ جو ہم سب کا محافظ اور زندہ رکھنے والا ہے، دین و دنیا میں ہمیں بچائے) بادشاہ اور ان کے مشیر سب کے سب دم بہ خود کھڑے رہے۔ بادشاہ نے سپاہیوں کی دوٹولیاں کر دیں۔ ہندو اور مسلمان اور ہر ایک سے کہا کہ اپنے مذہبی آدمیوں سے پوچھو کہ بے کس مردوں، عورتوں اور بچوں کا قتل کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ لیکن خونی جنونی کس کی سنتے ہیں؟ بہتر یہی ہے کہ اس دن کے خوف ناک واقعات پر خاموشی کا پردہ ڈال دیا جائے۔ سہ پہر کو ایک سوار گرفتار کیا گیا جو عین لوٹ مار کی حالت میں پکڑا گیا تھا۔ اسے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا جنہوں نے حکم دیا کہ چرایا ہوا مال اس سے واپس لے لیا جائے اور اسے تنبیہ دیکر چھوڑ دیا جائے۔ باغیوں کی روزمرہ کی کارروائیوں سے بادشاہ کا جی بہت کڑھتا تھا کیونکہ باغی نہ تو شہر چھوڑ کر جاتے تھے اور نہ اس کی حفاظت ہی کرتے تھے۔ وہ وہاں صرف لوٹ مار کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے۔

آج کے دن بادشاہ نے مولوی محمد باقر اور مولوی قادر کو باریاب ہونے کی عزت بخشی کیونکہ انھوں نے اپنے فرائض کو نہایت ذہانت اور بہادری سے سرانجام دیا تھا۔ موخر الذکر نے اطلاع دی کہ میں ایسے انتظامات مکمل کر رہا ہوں کہ جن کی وجہ سے باغی خود بخود شہر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ بادشاہ نے مولوی محمد باقر کو خلعت عنایت کیا اور مولوی عبدالقادر کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ شاہی ہودہ میں بٹھا کر ان کے گھر روانہ کیا۔ باغیوں کی ایک جماعت نے منشی موہن کے مکان پر حملہ کیا۔ وہ چاہتے تھے کہ اُسے مار ڈالیں گے مگر حضرت میاں نظام الدین نے جو شہر کے ایک درویش صفت بزرگ کے صاحبزادے تھے، یہ کہہ کر ان کی جان بچی کہ منشی مسلمان ہے، بہت سے پڑوسیوں نے بھی یہی گواہی دی کہ وہ مسلمان ہے اور عیسائی نہیں ہے۔ لاہوری دروازے کے دکانداروں نے بادشاہ کے حضور میں یہ شکایت گزرائی کہ کاشی نالی تھانہ دار ۱۰۰۰ روپیہ رشوت لینے کی غرض سے ہمیں سخت تکلیف دے رہا ہے۔ بادشاہ نے تھانہ دار کو فی الفور جیل خانہ بھجوادیا۔ آج کے دن بادشاہ نے سرجان مٹکاف کے بارے میں خاص تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ ان کی ہدایت کے موافق مقتول یورپین کی لاشوں کو بغور دیکھا گیا کہ ممکن ہے وہ بھی کہیں انہی میں نہ ہوں۔ ان کے دوست بھی جوان کی

سلامتی کے لئے بے چین تھے ان کے متعلق کچھ معلوم نہ کر سکے۔ سول افسروں کا حال معلوم کرنے کی غرض سے میں نے دو قابل اعتماد برہمنوں، گروہاری مصر اور ہیرا سنگھ کو متعین کیا کہ باہر جا کر ان کا حال معلوم کریں۔ میں نے انہیں خاص طور پر سرجان مٹکاف کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہ کچھ حال معلوم نہ کر سکے۔ بعد میں بادشاہ کو اطلاع دے دی گئی کہ سرجان مٹکاف کا مقتول اشخاص میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

۷۱ مئی چند سوار آج کچھ ذخیرہ اجناس لائے جسے انھوں نے شاہ درہ میں لوٹا تھا۔ بادشاہ کو خبر ملی کہ سرجان مٹکاف ابھی تک جھجر ہی میں مقیم ہیں اور نواب کی زیر حفاظت ہیں۔ مسٹر تھارلیٹ نے جو نواب کی زیر حفاظت تھے اپنی جان کی سلامتی کے لئے کلیئر جانے کی اجازت چاہی۔ نواب نے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ آج باغیوں نے ابو بکر کو بوڑھے بادشاہ کی جگہ اپنا بادشاہ مقرر کر لیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ بہادر شاہ بہت معمر اور کمزور ہو گئے ہیں۔ حکیم احسن اللہ خاں کو باریابی حاصل ہوئی اور انھوں نے عرض کیا کہ باغی پرفریب اور خونی لوگ ہیں اور ان پر کسی قسم کا اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ بادشاہ نے بہت سے سپاہیوں کو بلا کر خوب دھمکایا۔ ایک سپاہی نے آ کر بیان کیا کہ کئی لاکھ کا خزانہ پیدل فوج کی ایک پلٹن اور چند سواروں کی

زیر حفاظت گڑگاؤں سے دہلی آ رہا ہے اور یہ کہ میواتیوں کی ایک جماعت نے ان پر حملہ کر دیا ہے اور میں امداد کے لئے بھاگ کر آ گیا ہوں۔ مولوی باقر نے پیدل فوج کی دو پلٹنوں اور سواروں کے ایک دستہ کو حکم دیا کہ جا کر خزانہ کی حفاظت کریں۔

۱۸ مئی۔ حسب ذیل شہزادگان باغی افواج کی کمان کے لئے مقرر ہوئے تھے۔ (۱) مرزا مغل (۲) مرزا خضر سلطان (۳) مرزا ابوبکر (۴) مرزا عبداللہ۔ اجین کی رانی کے پاس سے پیغام ملا اور جواباً اسے لکھ دیا گیا کہ آپ کا دربار میں حاضر ہونا آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ سفرینا کی دو پلٹنیں آج دریائے جمنہ کے کنارے پہنچیں اور وہیں مقیم ہو گئیں۔ احکام نافذ کئے گئے کہ خوش آمدید کہنے کی غرض سے ان کے لئے مٹھائی وغیرہ بھیجی جائے۔ علی خان کے پاس بہت سے رنگروٹوں کی درخواستیں آئیں لیکن انھوں نے یہ کہہ کر معافی چاہی کہ مجھے اپنے فرائض کا علم نہیں ہے۔ دو سوار جنہیں چھٹیاں دے کر روانہ کیا گیا تھا، واپس لوٹ آئے کیونکہ راستہ میں گوجروں نے ان پر حملہ کر دیا تھا اور ان کے گھوڑے چھین لئے تھے اور چھٹیوں کو پھاڑ ڈالا تھا۔ ایک سائڈنی سوار کے ساتھ بھی یہی کیفیت گذری، اُسے نہ صرف لوٹ لیا گیا تھا بلکہ زخمی بھی کر دیا گیا تھا۔

سفرینا کے صوبہ دار نے بادشاہ کی خدمت میں یہ شکایت پیش کی کہ میرے انگریز افسر نے میرے سپاہیوں کو میرٹھ ہی میں رہنے کا حکم دیا اور ان کے انکار کر دینے پر ان پر گولیاں چلائی گئیں جس کی وجہ سے تقریباً دو سو سپاہی مر چکے ہیں۔ انہوں نے خبر دی کہ باقی ماندہ سپاہی میرے ساتھ دہلی آ گئے ہیں۔ انہیں قلعہ سلیم گڑھ میں خیمہ زن ہونے کا حکم ملا۔ چند مہاجن محبوب علی خاں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم افواج کے اخراجات برداشت کرنے کی مقدرت نہیں رکھتے اس لئے کہ ہم بہت غریب ہو گئے ہیں۔ مگر انہیں آگاہ کر دیا گیا کہ اگر آپ لوگ سپاہیوں کے اخراجات کی کفالت نہ کریں گے تو بلاشبہ وہ آپ کو لوٹ لیں گے اور بہ جبر آپ کا روپیہ چھین کر لے جائیں گے۔

۱۹ مئی بادشاہ نے دربار منعقد کیا۔ مولوی علی تھانہ دار بھی حاضر تھے اور انھوں نے نذر کے طور پر چند اشرفیاں پیش کیں۔ سکوں پر یہ الفاظ کندہ تھے۔ سکہ زدریم وزر در ہند شاہ و دین پناہ ظل سبحانی، سراج الدین بہادر شاہ، دوسری جانب حسب ذیل عبارت درج تھی۔ ”سکہ صاحب قرآنی زد بہ تائیدانہ، سایہ یزداں۔ سراج الدین بہادر، بادشاہ“۔ بادشاہ نے مرزا جواں بخت کو خلعت عنایت فرمایا اور انہیں اپنا وزیر مقرر کیا۔ بادشاہ نے باقی

افواج کے ہندوستانی افسروں کو بھی باریابی دی۔ جنھوں نے میرٹھ میں انگریزوں اور ہندوستانی سپاہیوں کی باہمی لڑائی کے واقعات بیان کئے اور کہا کہ الہ آباد کی فوج بھی انگریزوں سے بگڑ گئی ہے جس کی وجہ سے لفٹنٹ گورنر نے شہر کے دروازے بند کرادئے ہیں۔ جن میں سے کوئی شخص بھی بغیر اجازت گذر نہیں سکتا۔ گڑگاؤں کے خزانے کے متعلق خبر ملی کہ اسکا بہت سا حصہ میواتیوں سے چھین لیا گیا ہے اور دہلی آ رہا ہے۔ بادشاہ اس خبر سے بہت محظوظ ہوئے اور حکم دیا کہ روپیہ شاہی خزانے میں داخل کر دیا جائے۔ خبر ملی کہ مہاراجہ پٹیالہ اپنی فوج سمیت انگریزوں کے ساتھ مل گئے ہیں اور یہ کہ انبالہ سے جو باغی فوجیں آ رہی تھیں ان پر پٹیالہ کی فوجوں نے حملہ کر دیا اور ان کے ہتھیاروں کو ان سے چھین لیا۔ باغیوں نے اس کا انتقام یوں لیا۔ مہاراجہ پٹیالہ کے بھائی کنور اجیت سنگھ کے مکان پر حملہ آور ہوئے اور انہیں گرفتار کر لیا۔ چونکہ وہ چلنے سے معذور تھے اس لئے ان کے ملازمین انہیں شاہی محل تک لے گئے۔ بادشاہ ان کی آمد کی خبر سن کر ان سے ملنے کے لئے باہر آئے اور اشرافیوں کی نذر قبول کی جسے اجیت سنگھ نے پیش کیا تھا۔ بادشاہ نے نہایت تپاک آمیز اخلاق کے ساتھ ان کا استقبال کیا اور سپاہیوں کو ڈانٹا اور بتایا کہ کنور صاحب کے تعلقات اپنے بھائی کے ساتھ اچھے نہیں ہیں۔

بادشاہ نے کنور صاحب کے لئے علیحدہ مکان کا بندوبست کر دیا۔ نواب اکبر علی خاں والی پاٹودی کے پاس سے ایک عریضہ موصول ہوا جس میں انھوں نے حاضری سے معذوری ظاہر کی تھی۔ انہیں حکم ملا کہ جس قدر جلد ہو سکے دربار میں حاضر ہو جاؤ۔ آج کے دن ایک درزی کے مکان میں دو یورپین مرد، ایک بچہ اور تین خاتونیں پائی گئیں۔ انہیں باغیوں نے گرفتار کر لیا اور مکان کو تباہ کر دیا۔ آج کے دن جامع مسجد میں مسلمانوں نے جہاد کا علم بلند کیا۔ یہ کاروائی دھر پور کے باشندوں اور شہر کے بدمعاش آدمیوں کی تھی۔ بادشاہ بہت ناراض تھے اور انھوں نے بہت کچھ زبردستی بھی کی اسی لئے کہ اس قسم کی کاروائی ہندوؤں کی علیحدگی کی باعث ہو جائیگی۔

۲۰ مئی، اطلاع ملی کہ انگریزی فوج آ رہی ہے۔ اس خبر کو سنتے ہی سوار و پیدل فوج کے حواس باختہ ہو گئے۔ وہ ادھر ادھر دوڑ رہے تھے اور صلاح و مشورہ کر رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں یہ معلوم ہو گیا کہ یہ خبر سراسر صداقت سے مبرا ہے۔ جو جاسوس خبریں لینے بھیجے گئے تھے وہ عریاں لوٹ کر آ گئے کیونکہ گوجروں نے ان کو لوٹ لیا تھا اور ان کے کپڑے بھی اُتروا لئے تھے۔ مولوی محمد سعید نے باریابی چاہی اور بادشاہ سے عرض کیا کہ علم جہاد اس لئے بلند کیا گیا ہے، مسلمانوں کے خیالات کو ہندوؤں کے خلاف

مشتعل کیا جائے۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ ایسا جہاد بالکل ناممکن ہے اور نہایت بڑی حماقت ہے۔ اس لئے کہ زیادہ تر باغی فوج کے آدمی ہندو ہی ہیں۔ مزید برآں اسکا نتیجہ باہمی خون ریزی کی شکل میں نکلے گا اور بہت خراب نتائج پیدا کرے گا۔ یہ ظاہر کیا گیا کہ ہندو اگر انگریزوں سے اتحاد کرنے کی جانب داری کر رہے ہیں اور انہیں مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے اور ابھی سے وہ علیحدگی کرتے جاتے ہیں۔ ہندو افسروں کا وفد آج بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے شکایت کی کہ مسلمان ہندوؤں کے خلاف اعلان جنگ کر رہے ہیں۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ جہاد تو صرف انگریزوں کے خلاف ہے۔ میں نے منع کر دیا ہے کہ ہندوؤں کے خلاف جہاد نہ کیا جائے۔ بادشاہ نے مرزا امین الدین احمد خاں اور حسین علی خاں کو چند چیزیں ہدیہ دیں۔ آج کے دن چند آدمیوں نے پیتل کی توپ چرانے کی کوشش کی۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور حکم ملا کہ انہیں توپ سے اڑا دیا جائے۔ تین بچے حکیم احسن اللہ خاں نے عرض کیا کہ سپاہی شہر میں لوٹ مار کر رہے ہیں اور درخواست کی کہ انہیں شہر بدر کر دیا جائے۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی غرض سے مرزا مغل کو حکم دیا گیا کہ طاقتور دستہ کے ساتھ میرٹھ کی جانب جائیں اور انگریزی فوج پر حملہ آور ہوں۔ آج دو یورپین

خاتون برآمد ہوئی ہیں اور باغیوں کے قبضے میں ہیں۔ جو اسے قتل کرنا چاہتے ہیں مگر اسلامی شرع کی بنیاد پر انہیں پسپا کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ بادشاہ نے اس کارروائی کو پسند کیا۔ بعد کو معلوم ہوا فوجوں کو انگریزوں سے جنگ کرنے کے لئے میرٹھ بھیجنے کی کارروائی حکیم احسن اللہ خاں کی اختراع تھی جو شہر کے باغیوں اور سپاہیوں سے پاک رکھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ بہت بے قابو ہو جاتے تھے۔

۲۱ مئی بادشاہ کے بے حد اصرار سے جدید مقرر شدہ افسروں اور شہر کے مہاجنوں نے افواج کی ادائیگی کے لئے لاکھ روپے کا چندہ اکٹھا کیا۔ پنجابیوں اور دوسرے مسلمان سوداگروں نے جنہیں سود لینے کی اجازت نہیں ہے، روپیہ جمع کرنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ تین سو شہر میں گئے۔ ایک سپاہی نے ان میں ایک تلوار مانگی۔ جس کی وجہ سے آپس میں تو تو، میں میں ہونے لگی سوار نے بڑھ کر سپاہی کو قتل کر ڈالا۔ سپاہی کے رفقاء بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جنھوں نے اسکی فوری گرفتاری کے احکام نافذ کر دیے چنانچہ اسے توپ کے منہ سے باندھ دیا گیا تاکہ بالآخر اسے اڑا دیا جائے۔ مگر بعد میں اسے معافی دے دی گئی۔ خبر ملی کہ مہاراجہ پٹیالہ نے پوربھوں کی دو پلٹنوں کو اپنی طرف ملا لیا ہے۔ جنھوں نے یہ بھی وعدہ کیا ہے

کہ اپنے تمام رشتہ داروں کے دلوں سے جنھوں نے میرٹھ میں بغاوت کی تھی، بغاوت کی آگ کو فرو کر دیں گے۔ اس کی بھی خبر ملی کہ جے پور اور پیٹالہ ہر دو باغیوں کو اپنے اپنے علاقے میں رہنے سے روکنے کی تدابیر عمل میں لارہے ہیں۔ بعض سواروں اور ملٹکوں کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ گڑگاؤں میں مارے گئے ہیں۔ بادشاہ نے نواب جھجر کے ایجنٹ غلام نبی خاں کو حکم دیا کہ فوراً آ جاؤ اور اپنے آقا کو دہلی لے آؤ۔ آج قلعہ سپاہیوں سے بھر گیا۔ جو اپنی تنخواہ کے لئے چلا رہے تھے۔ بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ چونکہ کل (۲۲ مئی) ماہ رمضان کا آخری دن ہے لہذا ہندوؤں کے خلاف جہاد کا اعلان ہو جانا چاہئے۔ بادشاہ اور شاہی کونسل نے سخت مخالفت کی اور کہا کہ اکثر باغی ہندو ہیں اور پورے طور سے مسلح ہیں اور یہ کہ وہ بآسانی تمام مجاہدین کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ اطلاع ملی کہ راجہ ناہر سنگھ والی بلب گڑھ نے پول تک قبضہ کر لیا ہے۔ تمام یوروپین وہاں سے بھاگ گئے اور موہا کوانی (?) بلب گڑھ آ گیا ہے۔ بادشاہ نے تمام شہر میں منادی کرادی کہ ہندو اور مسلمانوں کو آپس میں لڑنا نہیں چاہئے۔ ہندوؤں نے جان کے خوف سے اپنے تمام مکانات بند کر لئے ہیں۔ جالندھر سے باغی فوجوں کے دستے شہر میں داخل ہوئے اور اپنی بہادری کے قصے بیان کرتے تھے۔ اور

بتاتے تھے کہ ہم نے افسروں کو کس طرح قتل کر ڈالا۔ بادشاہ آج شاہی جلوس کے ساتھ نماز ادا کرنے جا مح مسجد گئے۔ مرزا مغل بہادر اور مرزا بوکر بھی ان کی معیت میں تھے۔ آج کے دن شو بھا چند کا ہسٹھ کے مکان کو لوٹ لیا گیا۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ انگریزوں سے ساز باز رکھتے تھے اور انہیں شہر کی خبریں بھیجتے رہتے تھے۔ بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ باغیوں نے بہت سا روپیہ جمع کر لیا ہے اور یہ کہ وہ ۳۲ روپیہ فی مہر کے حساب سے اشرفیاں خرید رہے ہیں۔ انہیں یہ بھی اطلاع دی گئی کہ بہت سے باغی جو روپیہ لے کر بھاگ گئے تھے انہیں گوجروں نے راستے میں لوٹ لیا اور وہ صرف اپنی جانیں بچا کر شہر میں واپس آ گئے ہیں۔ شام کی پریڈ میں ۲۰۰ سپاہیوں کی کمی تھی۔ سپاہیوں میں سونے کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔ شہر کے بد معاشوں نے بہت سے سپاہیوں کو اس طرح سے دھوکہ دیا کہ وہ انہیں ایک محلہ میں لے گئے اور انہیں یہ کہہ کر مکان میں بٹھایا کہ ہم جا کر اشرفیاں لاتے ہیں پھر ان سے روپیہ لے لیا اور دوسرے دروازے سے چھپت ہو گئے۔ سپاہیوں نے اس دھوکہ کا بدلہ محلہ کے بے گناہ آدمیوں سے لیا۔ آج تین بجے کے قریب نواب صاحب جھجر کے خسر عبدالصمد خاں سواروں کے ساتھ آ پہنچے۔ سپاہیوں کا ایک دستہ خزانہ لانے کی غرض سے رہنگ بھیجا گیا۔

۲۳ مئی۔ ان مظالم کو دیکھ کر جو باغی شہر والوں پر ڈھار ہے تھے حکیم احسن اللہ خاں نے بادشاہ سے کہہ کر ایک حکمنامہ شائع کرادیا جس میں فوجوں کو اس بنا پر شہر چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ سوائے لوٹ مار اور خونریزی کے اور کچھ نہیں کرتیں۔

جالندھر سے جو فوجیں آئی تھیں انھوں نے اس خزانے کا کچھ حصہ تو آپس میں تقسیم کر لیا جسے وہ اپنے ساتھ لائے تھے اور باقی ماندہ حصہ یعنی اسی ہزار روپے شاہی خزانے میں داخل کر دیے۔ مرزا ابوبخش کو توالی گئے اور جو یہودی اور عیسائی قید میں تھے ان کو مار ڈالنے کا فیصلہ صادر کر دیا۔ شاہی احکام نافذ ہوئے کہ رنجیت جوہری کے مشورے سے یہ طے پایا کہ پرانے سٹوں کو چلنے سے روک دیا جائے اور ان کے بجائے نئے سٹے جاری کئے جائیں۔ سپاہیوں نے کنہیا لال حیدر آبادی کے مکان کو لوٹ لیا۔ مگر لوٹنے سے پیشتر کنہیا لال کے ملازمین اور باغیوں میں خوب جنگ ہوتی رہی۔ آخر کار مرزا خضر سلطان کو بذریعہ رشوت اس بات پر آمادہ کیا وہاں جائیں اور اس کی جان بچائیں۔ چنانچہ وہ وہاں گئے اور اس کی جان بچائی۔ گامی خان بدمعاش کے متعلق آج حکم نافذ ہوا کہ اسے توپ سے اڑا دیا جائے۔ مگر اس نے بھی رشوت دے کر اپنی جان بچائی۔ نواب میر احمد علی خاں نے بادشاہ کی

ہدایت کے ماتحت حکم دیا کہ شہر کے تمام مہاجنوں اور مالدار اشخاص کو گرفتار کر لیا جائے۔ بالخصوص ان کو جو انگریزوں کے ہوا خواہ ہیں۔ ان سے باغیوں کے تنخواہ کے لئے روپیہ اینٹھا جائے۔ مرزا محمد علی بیگ مہرولی کے تحصیلدار مقرر ہوئے۔ جیون لال کے مکان اور باغ کو آج باغیوں نے لوٹ لیا اور تقریباً دو ہزار کا مال لے گئے۔ ان پر شبہ یہ تھا کہ وہ انگریزوں سے ساز باز رکھتے تھے۔

۲۴ مئی۔ بعض خوشامدی آج دربار میں حاضر تھے۔ انھوں نے اطلاع دی کہ تمام انگریز ملک سے چلے گئے ہیں اور یہ کہ سوا کے چند آدمیوں کے میرٹھ میں کوئی انگریز باقی نہیں رہا۔ جنرل عبدالصمد خاں کے پھر نام احکام جاری کئے گئے کہ نواب جھجر کو حاضر کریں۔ اکثر شاہزادگان دربار میں موجود تھے اور انھوں نے بادشاہ کی خدمت میں نذر پیش کیں۔ شام کو عید رمضان کا چاند دکھائی دینے پر سلامی سر کی گئی۔ اس خبر سے کہ سر جان مظکاف زندہ بچ گئے اور جھجر سے ہانسی حصار چلے گئے ہیں بہت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔

۲۵ مئی۔ بادشاہ نے آج جامع مسجد میں عید کی نماز ادا کی۔ شاہزادگان بھی ہمراہ تھے۔ نماز کی وقت راجہ بلب گڑھ کی طرف سے ایک ساڈنی سوار آیا اور یہ اطلاع دی کہ مہاراجہ نے انگریزی فوج دیکھی ہے۔ جو

سیدھی دہلی کی جانب پیش قدمی کر رہی ہے۔ اس خبر نے بے حد ہيجان پیدا کر دیا۔ سپاہی اور بادشاہ کے مشیر ادھر ادھر پھر رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ کیا کارروائی اختیار کی جائے اور یہ کہ شہر کو چھوڑ دینا چاہئے یا نہیں۔ دیسی سواروں نے اپنے گھوڑوں کے زین کسنے شروع کر دیے۔ شہر کے بد معاش اُن کا مذاق اُڑاتے رہے کیونکہ جلد جلد تیاری کرنے میں اُن کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ انگریزوں کی عدم موجودگی میں باغی شیر کی طرح تھے لیکن اُن کی آمد کی خبر سنتے ہی انھوں نے اس طرح اپنے لئے جائے پناہ تلاش کرنی شروع کی جس طرح تلی کی موجودگی میں چوہا ڈھونڈا کرتا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ انگریزی پیش قدمی کی خبر غلط ہے اور یہ کہ سائنڈنی سوار کو عید کے جلوس کو دیکھ کر انگریزی ہراول فوج کا دھوکہ ہوا تھا۔ جب ذرا جوش دھیم پڑ گیا تو شہر کے عمائدین بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جیسا کہ عید کے موقع پر اُن کا دستور تھا۔ محل میں خبر پہنچی کہ جھجھج اور باغیوں کے درمیان بمقام رہتک جنگ برپا ہوئی جس میں باغی فتح یاب ہوئے اور یہ کہ وہ اب خزانہ کا کچھ حصہ ساتھ لیکر جسے انھوں نے لوٹا تھا، واپس آ رہے ہیں۔

۲۶ مئی۔ آج یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی نے اسلام گڑھ کی توپوں کو کنکروں اور پتھروں سے بھر دیا ہے۔ شبہ حکیم احسن اللہ خاں پر کیا گیا اور اس

الزام پر کہ وہ انگریزوں سے ملی بھگت رکھتے ہیں، انہیں بادشاہ کے حضور میں پیش کیا گیا۔ باغیوں نے حکیم صاحب اور محبوب علی خاں دونوں کو قتل کر دینے کی دھمکی دی اور تلواریں بھی میاں سے نکال لیں۔ ہر دو ملزموں نے حلف اُٹھائے کہ ہم بے گناہ ہیں اور کہا کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ توپوں پر سنتری ہر وقت نگرانی رہتے ہیں۔ بادشاہ نے ملزموں کی حمایت کی اور سپاہیوں کے غصہ کو فرو کر دیا۔ سہ پہر کو تین بجے کے قریب ایک صوبہ دار کو شبہ کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا اور اس پر پہرہ بٹھا دیا گیا۔ چند گوجر اس الزام میں قید کر دیے گئے کہ وہ بارود چرار ہے تھے۔ رہتک کے شاہی خزانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ لایا گیا۔

۲۷ مئی۔ پنجابیوں کی دو پلٹنیں بادشاہ کی خدمت میں باریاب ہوئیں۔ انھوں نے شکایت کی کہ فیروز پور کے صاحبوں نے ہماری پلٹنوں کے چند سپاہیوں کو گولی مار دی ہے اور بادشاہ سے درخواست کی کہ حضور ہمیں اپنی حفاظت میں لے لیں تاکہ ہمارا حشر ہمارے ہمراہیوں کا سانہ ہو۔ انھوں نے بادشاہ سے حفاظت کی ضمانت طلب کی اور کہا کہ اگر حضور ہماری حفاظت نہیں کر سکتے تو ہمیں غیر مسلح ہو جانے کی اجازت دیجئے۔ بادشاہ نے انہیں اپنی حفاظت کا یقین دلایا۔ رہتک سے آنے والی فوجوں نے یہ اطلاع دی کہ

مجسٹریٹ اور کلکٹر کسی نہ کسی ترکیب سے بھاگ کر نکل گئے ہیں۔ اس خبر سے بہت دلچسپی پیدا ہوگئی۔ آج یہ بات معلوم ہوئی کہ دمدموں کی بعض توپوں میں میخیں ٹھونک دی گئی ہیں اور باقیوں میں پتھر بجزی اور کنکر بھر دیے گئے ہیں۔ اس سے بہت جوش پھیل گیا کیونکہ اس سے لوگوں کو یقین ہو گیا کہ شہر میں انگریزوں کے چند زبردست دوست موجود ہیں۔ ۲۰۰ کے قریب مسلح سپاہی مسجد میں گئے اور وہاں جا کر شاہی ملازمین پر یہ الزم لگایا کہ وہی توپوں کو خراب کرتے ہیں۔ بادشاہ کے دوستوں نے یہ جواب دیا کہ تمہارا الزام بالکل غلط ہے اور پھر کہا کہ تم کیسے سپاہی ہو کہ تم اپنی توپوں کی پوری طرح حفاظت نہیں کر سکتے۔ یہ شور و غوغا دو گھنٹے تک پڑا رہا۔ اس کے بعد جا کر سکون ہوا۔ مصر محمد لال نے ابو بکر پر بے وفائی کا الزام عائد کیا اور کہا کہ یہی توپوں کو بگاڑتا ہے۔ سہ پہر کو تین بجے کے قریب یہ اطلاع ملی کہ ایک حوالدار پر توپوں میں کنکر اور بجزی بھر دینے کا شبہ کیا جا رہا ہے۔ اسے گرفتار کر کے اسے ایک توپ سے باندھ کر چھوڑ دیا گیا۔ گوجروں کی ایک جماعت ایک میگزین سے بارود اور سامان اسلحہ چراتی ہوئی گرفتار ہوئی۔

۲۸ مئی۔ آج کے دربار میں بادشاہ سے یہ بات بیان کی گئی کہ گوجر

پانی پت میں آگئے ہیں۔ فوجی پولس کی طرف سے جسے شہر کی حفاظت کے

لئے قائم کیا گیا تھا بادشاہ کی خدمت میں ایک بیان پیش کیا گیا کہ رہتک کے خزانے سے جو پونے دو لاکھ روپیہ آیا تھا، اس کی جانچ کی گئی تو بہت سی تھیلیوں میں صرف پیسے ہی برآمد ہوئے۔ باغیوں نے حکیم احسن اللہ پر پھر انگریزوں سے سازش کرنے کا الزام لگایا اور ان پر پہرہ بٹھا دیا گیا۔ ان سے کہہ دیا گیا کہ آپ بادشاہ سے گارڈ کی موجودگی کے بغیر بات چیت نہیں کر سکیں گے۔ نواب محبوب علی خاں کے مکان میں بھی پہرہ بٹھا دیا گیا۔ تمام رات شور ہوتا رہا اور پریشانیوں کی سی حالت طاری رہی۔ حکیم احسن اللہ خاں اور محبوب علی خاں رات بھر بادشاہ کی خدمت میں حاضر رہے۔ باغیوں کی تنخواہ کے ادائیگی کے بارے میں احکام جاری ہوئے۔ یہ کارروائی محبوب علی خاں کے اشارے سے عمل میں آئی تھی۔ جو پیشگی رقوم سپاہیوں کو دی جا چکی تھی وہ وضع کر لی گئیں۔ سوار کے لئے نور روپے اور پیدل سپاہی کے لئے سات روپے مقرر ہوئے۔ اس پر بہت شور و غوغا بلند ہوا۔ سوار تیس روپے کے حساب سے تنخواہ طلب کرتے تھے اور پیشگی رقوم وضع کرنا نہیں چاہتے تھے۔ دہلی کی پلٹن کے صوبہ داروں نے اپنی فوج کے لئے سات روپے ماہوار منظور کر لئے۔ اس پر دہلی کی باغی فوج اور میرٹھ کے سواروں میں ٹکرار ہوئی اور آپس میں خوب گالی گلوچ ہوئی۔ میرٹھ کے سواروں نے دہلی کی فوج

پر یہ الزام عائد کیا کہ تم نے لوٹ مار کر کے کافی روپیہ پیدا کر لیا ہے حالانکہ میں نے اپنے شریفانہ طرز عمل سے لوٹ مار سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ انھوں نے ۹ روپیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پیدل فوج کے سپاہیوں نے جواب دیا کہ تم باغی اور بہت خراب آدمی ہو۔ تم نے نہ صرف سب سے پہلے بغاوت کی اور ان افسروں کو جن کا نمک تم نے کھایا تھا، مار ڈالا بلکہ دوسروں کو بھی بغاوت پر آمادہ کیا اور اب تم ہم سے جھگڑا کرنا چاہتے ہو۔ دہلی کے سپاہیوں نے کہا کہ ہم اپنے کئے پر پشیمان ہیں اور ہم سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ جب تم دہلی آئے تو ہم نے تمہیں توپ سے نہیں اڑا دیا۔ جذبات اس قدر مشتعل ہو گئے تھے کہ ایک دفعہ تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ بس اب دونوں میں ٹھن جائے گی۔ مگر بادشاہ کے ملازمین نے بیچ بچاؤ کر دیا اور بہت دقت سے فریقین کے غصہ کو رفع کیا۔ محبوب علی خاں نے سواروں سے وعدہ کیا کہ تمہیں ۲۰ روپیہ ماہوار دیے جائیں گے۔ لاہور اور فیروز پور سے ۲۰۰ کے قریب باغی دہلی پہنچے۔ ان میں سے کچھ زخمی تھے مگر سب کے سب غیر مسلح۔ انھوں نے شکایت کی کہ جب ہم زمین پر غیر مسلح اور وردی پہنے بیٹھے ہوئے تھے تو مہاراجہ پٹیلہ کے سپاہیوں نے ہم پر حملہ کر دیا اور بھاگ گئے۔ انھوں نے بیان کیا کہ اور لوگ ہم سے زیادہ خراب حالت میں ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ

دہلی آرہے ہیں۔ گوالیار سے ۲۰۰ سپاہیوں کی ایک پلٹن آئی اور کہا کہ ہمیں بھی فوج میں شامل کر لیجئے۔ یہ سپاہی شخی بگھار رہے تھے کہ ہم نے افسروں کو قتل کر ڈالا ہے۔ چونکہ یہ وردی پہنے ہوئے تھے اور ہر طرح سے مسلح تھے اس لئے شہر میں یہ افواہ پھیل گئی کہ وہ انگریزی فوج کی ہراول ہے جسے اس لئے بھیجا گیا ہے کہ وہ باغیوں سے مل جائیں اور انگریزوں کے آنے پر وہ شہر کے اندر باغیوں پر حملہ کر دیں۔ بادشاہ کو خبر دی گئی کہ مغل پورہ میں بہت سے یورپین چھپے ہوئے ہیں، سپاہیوں کا ایک دستہ متعین کیا گیا کہ وہ انہیں ڈھونڈ نکالیں۔ اور قتل کر دیں۔ بادشاہ نے اپنے چند آدمیوں کو بھیجا کہ اگر یورپین مل جائیں تو انہیں محل میں لے آنا، چنانچہ ضروری احکام نافذ ہو گئے۔ سپاہیوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر خوب لوٹ مار کی۔ تین بجے کے قریب بادشاہ کی خدمت میں باغیوں کی فوجی حالت کے متعلق ایک بیان پیش کیا گیا۔ یہ بیان روزانہ پیش ہوتا تھا اور وہ یہ تھا۔

میرٹھ کے سوار

میرٹھ کی پیدل فوج

دوسو پیدل والٹیر

دوسو فیروز پور کے پیدل سپاہی

دوسو اناہلہ پور یہ پلٹن کے سپاہی
 دوسو چالیس جنگی کے پیادے
 دوسو گوالیار کی پیدل پلٹن کے سپاہی
 سو میرٹھ کی پلٹنوں کے باغی سپاہی
 دوسو دہلی کے پلٹنوں کے باغی سپاہی

بادشاہ کی خدمت میں شکایات پیش کی گئیں کہ کوئی نہ کوئی ایسا شخص ہے جو انگریزوں سے خط و کتابت رکھتا ہے۔ بادشاہ سے درخواست کی گئی کہ اس شخص کا کھوج لگانا چاہئے۔ یہ بھی بیان کیا گیا کہ میرٹھ کے یورپین چاروں طرف سے گھر گئے ہیں اور نقل و حرکت کرنے سے بالکل عاجز ہیں اور جو باغی اُن کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ اُن کو پھانسی دیدیتے ہیں۔ کنور وزیر علی کاں کے متعلق اطلاع دی گئی کہ وہ مورچوں کو روزانہ دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ خبر ملی کہ گوالیار اور اکبر آباد سے فوجی دستے شہر میں آنے والے ہیں اور یہ خبر ملی کہ کچھ یورپین سپاہی کرتال پہنچ گئے ہیں۔ باغی سپاہیوں کے کمان افسر نے بیان کیا کہ میں نے کل انگریزی کی فوجوں پر حملہ کرنے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔

۲۹ مئی۔ حکیم احسن اللہ خاں اور محبوب علی خاں پر باغی فوجوں کے

افسروں نے آج حملہ کر دیا۔ کیونکہ محل کے اناج خانہ میں گولے بارود کی کچھ مقدار پائی گئی تھی جس کی نسبت یہ کمان کیا گیا تھا کہ وہ انگریزوں کو بھیجی جانے والی ہے۔ باغی بہت دیر تک غل مچاتے رہے۔ اُن کا کہنا یہ تھا۔ بادشاہ کی بیگم زینت محل اور محمد حیدر علی خاں دونوں نے مل کر یہ کارروائی کی ہے۔ بعد میں اُن کے غصے کو فرو کر دیا گیا۔ آج ایک یورپین کو قلعہ میں لایا گیا جو قدیہ باغ میں برآمد کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے اس کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ سر جان لارنس ہے کیونکہ اس کی پیٹھ پر زخم کا نشان ہے لیکن جب اسکے کپڑے اتارے گئے تو زخم کا کوئی نشان موجود نہ تھا۔ خونوں نے اس بد بخت کی زندگی کے کپڑے بھی اتار لئے۔ یہ شخص ہندو منجم کے بھیس میں تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جنتری تھی اور گمان یہ تھا کہ وہ جاسوس ہے۔ تحقیقات کی گئی کہ کل کس آدمی کے حکم سے اناج کی گاڑیاں جن میں گولا بارود رکھا ہوا تھا، بھیجی گئی تھیں۔ شبہ مرزا ابوبکر پر تھا۔ بہادر گڑھ کے رئیس بہادر جنگ خاں نے چار اشرفیاں نذر میں پیش کیں۔ پیدل فوج کی دو پلٹنوں نے اور دوسو سواروں نے میرٹھ جاتے ہوئے سلیم پور میں قیام کیا۔

۳۰ مئی۔ جو فوجیں سلیم پور تک گئی تھیں وہاں پر انھوں نے فساد مچا

دیا۔ اور یہ بہانا کر کے لوٹ آئیں کہ ہماری رسد کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا

گیا ہے۔ یہ خبر ملی کہ یورپیوں کا چھوٹا سادستہ نہر ہنڈن کے کنارے خیمہ زن ہے اور پل کی حفاظت کا قصد رکھتا ہے۔ ایک سوار جاسوس جسے یورپیوں نے زخمی کر دیا تھا یہ خبر لایا لیکن وہ زخموں سے جانبر نہیں ہو سکا۔ انگریزوں سے لڑنے کے لئے فوجیں باہر بھیجی گئیں۔ تین بجے کے قریب دربار کے موقع پر مہاراجہ پٹیالہ نے میر حسن علی پر یہ الزام لگایا کہ وہ انگریزوں سے خط و کتابت کرتے ہیں۔ مہاراجہ پٹیالہ نے جو تکالیف باغیوں کو دی تھیں ان کا بدلہ ان کے وکیل سے لیا گیا۔ شام کے وقت یہ خبر ملی کہ نہر ہنڈن پر انگریزوں سے جھڑپ ہوئی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ باغیوں سے تو پختانہ چھین لیا گیا ہے اور توپچی بھاگ گئے ہیں۔ انگریزوں کا نشانہ ایسا اچھا تھا کہ بہت سے باغی جہنم واصل ہو گئے اور بہت سے پرندوں کی طرح اڑ کر شہر میں آ گئے۔ رات کے وقت بہت سے زخمی سپاہیوں کو ڈولیوں میں بٹھا کر لایا گیا۔ دہلی کے ہندوؤں نے جنہیں باغیوں سے بے حد تکالیف پہنچی تھی، اس خبر پر اظہارِ خوشی کیا کیونکہ اب یہ شہر سپاہی ادھر ادھر مارے مارے پھر رہے تھے اور ان کی بہادری اور مردانگی سب رخصت ہو چکی تھی۔ انگریز اب ان کے بجائے آرہے تھے۔ بادشاہ نے باغیوں کی مدد کے لئے محفوظ فوج بھیجی۔ مرزا ابوبکر نے جو اسکے کمان افسر تھے آ کر خوب شہنی بھگاری کہ میں نے میدانِ جنگ

میں یہ یہ بہادری دکھائی۔ سننے والوں کو یقین تھا کہ یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں۔ بادشاہ بہت مضطرب تھے۔ تمام رات بیٹھے بیٹھے کاٹ دی۔ ان کے مشیر اور درباری خوشامدی بھی حالات کی تبدیلی پر بحث کر رہے تھے اور ایک دوسرے سے مشورے کر رہے تھے۔

۳۱ مئی۔ نہر ہنڈن سے سواروں کے چند دستے آئے اور بڑا چھوٹا جو آدمی انہیں ملا اسے سلسلہ رسل و رسائل کے لئے پکڑ لیا۔ شہر میں اس وجہ سے ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گئی۔ لوگوں نے اس ظلم کا بزورِ اسلحہ مقابلہ کیا۔ دو تین یورپین، عیسائی اور یہودی آج برآمد ہوئے۔ انہیں کوتوالی لے گئے۔ اور حسب معمول قتل کر ڈالا۔ پیدل فوج کے صوبہ دار بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کل کے معرکہ میں بہت سے مسلمان مقتول ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ سب کے سب شہید ہیں۔ کیونکہ وہ جہاد میں کام آئے ہیں۔ سپاہیوں کے طرز عمل کے متعلق تحقیقات کی گئی۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ جو نہی باغیوں پر انگریزوں کی طرف سے باڑ ماری گئی ان کی ہمت جاتی رہی اور وہ بھاگ کر شہر کی طرف لوٹنے لگے۔ حاضرین میں سے کسی نے بیان کیا کہ تین سو انگریز اور ایک دیسی پلٹن انبالہ سے زبلہ پہنچ گئی ہے۔ اطلاع ملی کہ دو ہزار کے قریب سپاہی موال (?) میں ہیں اور باغیوں سے ملنا چاہتے ہیں۔ کسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۵

جلد ۱

مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۵۸ء روز چہار شنبہ

سرگزشت دہلی، ایام دربار بادشاہی

یکم جون ۱۸۵۷ء میں حکم ہوا کہ مکانات جے سنگھ پورہ کے صاف کئے جاویں اور جو گوجر اور میواتی وہاں رہتے ہیں نکال دیے جاویں اور پچھمن سنگھ مختار مہاراجہ جے پور کا وہاں ٹھہرے۔ چند اراہہ محمولہ شیرینی سپاہیوں کے واسطے مورچوں پر بھیجی گئی مگر جو مسلمان سپاہیوں نے اپنا ہاتھ گاڑیوں میں لگا دیا تھا، اس واسطے ہندوستانیوں نے انکار کیا کہ ہم نہ لیں گے اور وہ اسی وقت شہر میں آئے اور بلا ادائے ایک حربہ حلوائیوں سے مٹھائی لی۔ چند افسر اور سپاہیوں نے میر حسن علی کو وکیل مہاراجہ پٹیالہ کو حضور شاہ دہلی میں حاضر کیا اور عرض کی کہ دہلی کی خبریں انگریزوں کو پہنچاتا ہے۔ اب جیسا کہ اس کے

۱۔ "مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳" صفحہ نمبر ۲۱۳ پورہ، "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۱۲۶، جھوک پور، "سکاف" صفحہ ۱۰۹،

جھوک پور، صبح "جے سنگھ پورہ"

(اب یہی دہلی کا ایک محلہ بن چکا ہے)

۲۔ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۱۱۲، رکابوں، "سکاف" صفحہ ۱۱۰ Dishes صبح۔ رکابوں،

۳۔ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۱۲ د "سکاف" صفحہ ۱۱۰ کے مطابق "میر چوکی" صبح میر حسن علی۔

واسطے حکم ہو عمل میں آوے۔ جواب میں بادشاہ کے وکیل نے کہا کہ جو تمہارے جی میں آوے اس کا علاج کرو۔ راجہ ناہر سنگھ والی بلم گڑھ نے ایک عرضی بدیں مضمون ارسال کی کہ میں نے گیارہ سپاہیوں کو قید کیا ہے کہ وہ اپنے گھروں کو جاتے تھے اور دو ہزار روپیہ کی اشرفیاں ان کے پاس ہیں۔ اس پر حکم ہوا کہ سپاہیوں کو قید کرو اور اشرفیوں کو تا صدور حکم ثانی امانت رکھو۔ افسر سپاہیوں کے دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ پانچ سپاہی جو بھاگ کر اپنے گھروں کو جاتے تھے، کشن داس کے تالاب پر گوجروں نے ان کو لوٹ لیا اور ایک سپاہی کو کسی شخص نے جمنپار مار ڈالا۔ بریلی سے اسی تاریخ یہ خبر آئی کہ میرٹھ میں فساد ہو گیا اور دہلی میں انگریز مارنے گئے (تو دونوں رجمنٹ کے ہندوستانی افسروں نے اپنے اپنے رجمنٹ کے سپاہیوں سے پوچھا کہ اب تمہارا ارادہ کیا ہے، بہ جواب اس کے انھوں نے کہا کہ ہم کو بہر صورت تابعداری اور فرماں برداری کیمنی کی منظور ہے۔ دوسری تاریخ ماہ مذکورہ بالا کو تمام سپاہی دہلی کے دربار میں جمع ہوئے۔ اور نالاش کی کہ تمام

۱۔ "مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳" صفحہ ۳، رلب گڑھ، صبح باب گڈھ (بلب گڈھ دہلی سے متصل ایک چھوٹی سی

ریاست تھی جو تقریباً دو سو مربع میل تھی۔ انگریزوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں معاونت کے جرم میں یہاں کے راجہ ناہر سنگھ کو پھانسی دے دی تھی اور ریاست ضبط کر لی تھی۔ ملاحظہ ہو "امپریل گزیٹیئر، جلد دوم" صفحہ ۱۶، صفحہ

۱۷، "رضوی" صفحہ ۳۶۶

۲۔ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۱۲۷ "بریلی سے محل میں یہ خبر پہنچی کہ میرٹھ میں انگریز قتل کر دیے گئے ہیں۔"

۳۔ تو سین میں دی گئی عبارت "غدر کی صبح و شام" اور "سکاف" میں درج نہیں ہے۔

دوکانیں شہر کی بند ہیں۔ آٹا ہم کو کھانے کو نہیں ملتا۔ حکم ہوا کہ دو گار سپاہیوں کی شہر میں واسطے کشادہ کروانے دوکانوں بھیجی جائیں اور دو روپا ہی ہر ایک بازار میں واسطے حفاظت دوکانداروں کے متعین ہوں۔ پٹیا لہ سے خبر آئی کہ دور جمنٹ جو مہاراجہ صاحب بہادر نے واسطے امداد انگریزوں کو بھیجی ہیں وہ باغی ہو گئیں اور تمام افواج مہاراجہ کی انگریزوں کے برخلاف ہے اور مہاراجہ سے عرض کیا ہے کہ آپ کو شایاں نہیں ہے کہ انگریزوں کی مدد کریں اور سپاہیوں سے جو اپنے ایمان اور مذہب کے واسطے لڑتے ہیں برخلاف ہوں اور پہلے بھی آپ نے پنجاب کی لڑائی میں انگریزوں کو رسد دی ہے مگر اس کا عوض آپ کو کچھ نہیں ملا (بلکہ کلکتہ میں آپ کے مقدمے کی تجویز بھی ہوئی) شاہ دہلی نے سب عام اور خاص کے واسطے احکام جاری کیا کہ جس شخص کو درخواست یا عرضی حضور والا میں گزرائی ہو، معرفت حکیم احسن اللہ خان اور نواب محبوب علی خان کے داخل کرے۔ زور آور سنگھ اور گرد ہر لال ساہوان اعظم طلب ہوئے، حکم ہوا کہ تین لاکھ روپیہ داخل کرو اور در صورت عدم ادخال زر مذکورہ ان کے گھروں کی بربادی کی جاوے گی۔ ساہوکاران نے اقرار کیا کہ دو لاکھ کئی ہزار روپیہ کل حاضر کریں گے۔ حکم

۱۔ "غدر کی صبح و شام" اور "منکاف" میں تو سین میں دی گئی طور درج نہیں ہے۔

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۲۸ و "منکاف" صفحہ ۱۱۱ کے مطابق گرد اور سنگھ زور آور سنگھ

۳۔ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۱۲۸ و "منکاف" صفحہ ۱۱۱ کے مطابق گرد و صبح لال، صبح "گرد و صبح لال"۔

بربادی ہماری کا ملتوی رہے۔ خبر آئی کہ پچاس کشتیاں نمک اور شکر کی جو آگرہ سے آتی تھیں، دریا میں غرق ہوئیں اور چار رجنٹ گوروں کی مع توپ خانہ اپسی اور توپ خانہ کلاں کسولی اور انبالہ کے مقام سے کرنال میں پہنچی (اور وہاں سے بہ موجب حکم کے میرٹھ کو روانہ ہوئی) یہ سنا گیا تھا کہ انگریزوں نے مہاراجہ صاحب والی پٹیا لہ سے مدد خانگی طلب کی تھی۔ اس کے جواب میں مہاراجہ صاحب نے کہا کہ چھ آنے۔ جو بابت قسط ہم آپ کو دیتے ہیں، وہ موقوف ہو جاوے تو ہر طرح ہم حاضر ہیں۔ اس کے موافق مہاراجہ صاحب نے رجنٹ سواراں و پیارگان بھیجی اور دور جمنٹ انگریزوں کے ساتھ واسطے انتظام رہتک کے گئیں۔ تمام بٹیوں کو طلب کر حضور شاہ دہلی سے حکم ہوا کہ چار من آٹا اور بیس سیر دال اور نمک فی دوکان جمع کرو۔ بٹیوں نے حسب الارشاد کے سب سامان رسد کو توالی میں بھیج دیا۔ بادشاہ نے مرزا مغل اور مرزا ابوبکر اور مرزا عبداللہ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہاری صورت دیکھنا نہیں چاہتا کیونکہ تم مورچوں پر سپاہیوں کے ساتھ جاتے ہو اور تم یاد رکھو کہ انگریز فوجیاب ہونگے اور تم پھانسی پاؤ گے۔ ۳۔ باقی آئندہ از آفتاب عام

۱۔ غدر کی "صبح و شام اور منکاف" میں رجنٹ کے میرٹھ روانہ ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

۲۔ غدر کی "صبح و شام اور منکاف" میں آنے کی مقدار درج نہیں ہے۔

۳۔ اس جگہ پر غلط طور پر تاریخ ۱۱۳۳ میں یکم جون کی روداد ختم کردی گئی ہے اور آئندہ کے احوال ۲ جون کے تحت

درج کئے گئے ہیں جبکہ منکاف میں صفحہ ۱۱۱۔ ۱۱۲ پر یہ تفصیل یکم جون کے تحت ہی درج ہے۔

کی سرائے اچھوڑ آتے ہیں۔ حضور سے حکم ہوا کہ کچھ سوار واسطے حفاظت خزانہ مذکورہ بھیجی جاویں اسی وقت حکم ہوا کہ سوار جلد جاویں اور بوقت ۸ بجے شب کے دوپٹی محمولہ خزانہ و چند گاڑی پر از اسباب مع ۵ کمپنی اور ۳۰ میواتی کے قلعہ میں داخل کرو اور سپاہیوں کو حکم ہوا کہ جیل خانہ میں لاہوری دروازہ کے باہر ٹھہریں۔ اسی روز ایک چوبہ متھرا سے آیا اور اس نے بیان کیا کہ رجنٹ سپاہیان باغی متھرا کا خزانہ لوٹ کر دہلی کو آتے ہیں اور کمپنی کی عملداری میں تخلل دے بند بستی ہو گئی ہے۔ فقط

از آفتاب عالم تاب ۲۶ مئی ۱۸۵۸ء۔ ۵ جون ۱۸۵۷ء کو حکم ہوا کہ کچھ بنے اور حلوائی واسطے رسد رسانی سپاہیان مقیم جیل خانہ میں بھیجے جاویں اور گارد سپاہیوں کا مکھن لعل کے گھر متعین ہوا۔ ایک شقہ بنام نواب عبدالرحمن والی جھجر کے بدیں مضمون جاری ہوا کہ حضور نے لباس فقیرانہ زیب تن کیا۔ تم کو حکم ہوتا ہے کہ مع اپنی فوج کے دہلی میں حاضر ہو اور جس طرح ہو سکے حضور کو بخیریت تمام قطب صاحب پہنچا دو اور اپنا انتظام اور

۱۔ بادی کی سرائے دہلی سے شمالی سمت پانچ میل دور علی پور اور دہلی کے درمیان تقریباً وسط میں واقع تھی۔ اس جگہ کو بندیل کی سرائے یا جھڑول بھی کہا جاتا تھا۔

ملاحظہ ہو: ذکا، اللہ صفحہ ۳۷۸، "شیر الدین" (حصہ دوم) صفحہ ۵۰۱، رضوی صفحہ ۲۷۵، صفحہ ۳۵۱، جان کے ۱۳۳

۲۔ مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶

آتا ہے۔ تمام سپاہی شہر کے فصیل کی برج پر اتواپ رکھنے میں ہمہ تن مصروف تھے۔ باشندے شہر کے نہایت متفکر اور متردد اور اہل ہنود اپنے اپنے مکان کے چھت پر سے لڑائی کا تماشا مضطربانہ دیکھتے تھے۔ صرف اہل اسلام شمول اس لڑائی کے ہو کے مقتول و مجروح ہوئے۔ اسباب میگزین اور رسد سب قسم کے ڈھیر قلعہ سے میدان جنگ میں جاتے تھے۔ فقط باقی آئندہ۔

بقیہ سرگذشت شاہ دہلی ۱۶ جون ۱۸۵۸ء چوتھی بے قاعدہ کیومری کے سوار سپاہیوں کی نامردانگی پر گالیاں دیتے تھے اور سپاہی بھی دروازے کے سواروں کو اس طرح کہتے تھے۔ باشندگان قلعہ کے بہت خوفناک ہو رہے تھے۔ مرزا مغل بیگ نے تمام سپاہیوں کو حکم دیا کہ ہوشیار رہو اور میں بھی گشت میں رہوں گا۔ اس دن کی لڑائی میں تمام فوج کے جی چھوٹ گئے اور آدمیوں کو بڑا فسوس اس بات کا ہوا کہ انگریز لوگ سپاہیوں کا تعاقب کرتے ہوئے شہر میں کیوں نہ چلے آئے۔ اگر وہ چلے آتے تو بے شک آج ہی شہر قبضہ میں سرکار دولتدار کے آ گیا ہوتا۔ ۱۰ جون ۱۸۵۷ء شاہ دہلی نے سپاہیوں سے کہا کہ یہ باعث بند ہونے دکانیں شہر کے مردمان کو بڑی تکلیف ہے اور حکم دیا کہ تمام دکانیں کھلو اور ولی محمد سوداگر کا ایک ملازم لاہور سے آیا اور بیان کیا کہ ایک لڑائی افواج انگریزی اور ہندوستانی میں ہوئی اور ۲۲

دکانیں اولی محمد اور حسین بخش اور قطب الدین وغیرہ کی تباہ اور غارت ہو گئیں اور یہ فساد یہاں میر و انارکلی ۲ اور امرت سر اور راولپنڈی میں ہوا ہے اور اس نے یہ بھی اظہار کیا کہ راستہ بالکل خراب ہے۔ بمبئی سے یہ خبر آئی سر جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب نے گورنر جنرل بمبئی کو لکھا کہ ۵ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران نے مفسدہ پروازی کی اور تمام دہلی کے انگریزوں کو قتل کیا اور اب فوج کی بہت ضرورت ہے۔ بجواب اس کے گورنر بمبئی نے یہ لکھا ہم تمہارے پاس اخیر جون میں بھیجیں گے اور تم جب تک دشمنوں سے مقابلہ نہ کرنا۔ بر تقدیر اگر وہ حملہ آور بھی ہوں۔ جنرل سمند خاں ۳ حسب الحکیم بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میں انگریزوں کے ساتھ بہ امداد فوج شاہی لڑوں گا۔ بادشاہ نے قبول کیا اور واسطے لڑنے انگریزوں کے سمند خاں ۴ کو عہدہ جرنیلی اور خلعت فاخرہ عطا فرمایا اور جنرل مذکور نے ادائے شکر بادشاہ کا بہت سا کر کے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ نذر گزرائی اور تمام فوج کو حکم نافذ ہوا کہ بہ ہر ای سمند خاں جا کر انگریزوں پر فتح یاب ہو۔ اسی وقت سامان جنگ مہیا ہوا اور ایک بجے ۴ پر ایک ہزار تین سو سوار ایک ہزار

۱۔ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں دوکانوں کی تعداد درج نہیں۔
 ۲۔ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں میاں میر اور انارکلی کا تذکرہ نہیں۔
 ۳۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۳ اور مکاف صفحہ ۱۱۹ کے مطابق سمند خاں صحیح "معد خاں"
 ۴۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۱۳ اور مکاف صفحہ ۱۱۹ مطابق ۱۰ بجے۔

آٹھ سپاہی معہ ضرب اتواپ توپ خانہ اپسی کے لاہوری دروازہ پر کشمیری دروازہ کی جانب سے روانہ ہوئے جس دم کہ میدان جنگ میں پہنچے اسی وقت جنرل سمند خاں نے انگریزوں سے کہا کہ میں جنرل سمند خاں ہوں اور نواب صاحب والی جھجر نے یہاں مجھ کو انگریزوں کے غارت کرنے کے واسطے بھیجا ہے۔ انگریزوں نے جواب دیا کہ نواب صاحب والی جھجر تو رفیق شفیق سرکار کا ہے، وہ ایسا کام نہ کرے گا۔ اس پر سمند خاں نے اپنی فوج سے کہا کہ کشمیر برہنہ کر کے (انگریزوں کا قتل کرنا شروع کرو تو اس اثناء میں قریب ایک سو گورہ کے قتل ہوئے سب ۲) انگریزوں کی طرف سے ایک گراب چلا۔ جنرل سمند خاں اس کے صدے سے فرار ہو گیا اور اتواپ کو میدان جنگ میں چھوڑ گیا اور اپنی فوج کو کشمیری دروازہ پر لایا اور یہاں سے گولے انگریزوں کی طرف چلانے شروع کئے اور شام کو اپنی فوج میں آ گیا اور سپاہی بھی داخل ہوئے اور ان گوروں کے سر جن کو انھوں نے میدان جنگ میں قتل کیا تھا، ہمراہ لے آئے۔ چند گولے انگریزوں کی طرف سے شہر میں بھی آئے تو اس باعث سے سعادت خان کی نہر کے تھوڑے مکان

۱۔ ندر کی صبح و شام صفحہ ۱۱۳۶ اور مکاف صفحہ ۱۱۹ کے مطابق ۱۸ ہزار سپاہی اور بارہ ہزاری توپیں

۲۔ تو سین میں دی گئی عبارت اس روز تانچے میں چھوٹ گئی تھی اس سطر کو مخطوطہ روز تانچے (نمبر ۱۳۳) سے نقل کر کے

جملے کو مکمل کر دیا گیا ہے۔

غارت ہوئے اور آدمیوں کا بھی نقصان ہوا۔ پچاس سپاہی۔ اجیت سنگھ پٹیالہ والے کے مکان پر گئے اور اس کو مقید کر کے بحضور حاضر کیا۔ اور کہا کہ تو اپنے بھائی مسئی برنڈرا سنگھ کو لکھ کہ وہ انگریزوں کی طرف سے ہو کر ہم سے نہ لڑے۔ حکیم احسن اللہ خان نے کہا کہ اس مقدمہ میں تقصیر راجہ اجیت کی نہیں ہے اور ایک مدت سے باہم (راجہ اندر سنگھ ۲ اور راجہ اجیت سنگھ میں فساد اور نقیض ہے، اسی سبب سے ۳) راجہ اجیت سنگھ نے بودوباش پٹیالہ کی چھوڑ کر دہلی میں سکونت اختیار کی ہے۔ اسی وقت راجہ مذکور شاہ کے پاؤں پر گر پڑا اور کہا کہ سوائے حضور کے مجھ کو اور کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ شاہ مذکور نے اس کو بہت سی تشفی دے کر اس کی رہائی کے واسطے حکم صادر فرمایا۔

مطبوعہ ۲۳ جون ۱۸۵۸ء بقیہ سرگذشت شاہ دہلی ۱۱ جون ۱۸۵۷ء کالے خان گولہ انداز کہ جو سابق ملازم سرکار انگلشیہ اور تنخواہ اس کی ۲۸ روپیہ ماہواری تھی اس نے چار دن برابر افواج انگریزی پر آتش بازی کی اور تمام باشندہ شہر دہلی کے اس کے گولہ اندازی کی تعریف کرتے تھے۔ شاہ

۱۔ ”ندر کی صبح و شام“ اور مکاف اجیت سنگھ کے بھائی کا نام نہیں لکھا ہے۔ مخطوطہ روز تانچے (نمبر ۱۳۳) میں ان کا نام اندر سنگھ درج ہے۔ صحیح زیندر سنگھ۔

۲۔ صحیح زیندر سنگھ

۳۔ تو سین میں دی گئی عبارت اس روز تانچے میں چھوٹ گئی تھی۔ اسے مخطوطہ روز تانچے (نمبر ۱۳۳) کے صفحہ ۱۵ سے

نوٹ کیا گیا ہے۔

دہلی نے یہ سن کر حکم دیا کہ جلد ۱۰۰ من بارود تیار کی جاوے اور اسی وقت مشورہ اور کونکہ وغیرہ، حکیم احسن اللہ خاں نے خرید کر کے روانہ کیا اور یہ بھی شہر دہلی میں مشہور ہوا کہ لفتنٹ گورنر آگرہ نے جب سنا کہ شہر دہلی پر تین دن تک برابر غباری کی مار رہی ہے اور اس کو کچھ زیاں نہیں ہوا تو وہ فوراً بہ سواری ڈاک روانہ طرف دہلی ہوئے اور کمانڈر انچیف بہادر بھی کوہ شملہ سے اترے ہیں اور بہ سرعت تمام ۱۲ تاریخ تک علی پور میں آجائیں گے۔ اسی تاریخ کو یہ بھی سنا گیا کہ جس وقت ملکہ معظمہ انگلستان کو خبر پہونچی کہ افواج ہندوستانی نے فساد برپا کیا ہے تو انھوں نے ۲۲ ہزار سپاہ انگریزی ہندوستان کی جانب روانہ کی۔ اسی تاریخ کو بوقت دوپہر گوروں نے ایک مورچہ گنبد پر تیار کیا اور اس پر سے گولے اور گولیاں کشمیری دروازہ پر اس مراد سے کہ فصیل میں رخنہ ہو اور سرکاری فوج شہر کے اندر داخل ہو جاوے، چلانی شروع کیں۔ مگر بادشاہ کے گولہ انداز نے ان کو اس کام میں کامیاب نہ ہونے دیا اور اس سبب سے گورے بہت لاچار اور پس ہمت ہو گئے۔ شاہ دہلی نے حکم دیا کہ (۲ ہزار سپاہی کشمیری اور کابلی دروازے پر جائیں اور افواج انگریزی سے معرکہ آراء ہوں)۔ دو سو ارمدموں پر سے بحضور شاہ دہلی آئے اور عرض کی کہ کچھ فوج

۱ "غدر کی صبح و شام" اور منکاف میں حکیم احسن اللہ خاں کا ذکر نہیں ہے۔

۲ تو سین میں دی گئی عبارت اس روز نامے میں چھوٹی گئی تھی۔ اس سطر کو خطوطہ روزنامے (نمبر ۱۳۴) صفحہ ۱۶ سے

اور بلا توقف بھیجی جائے۔ اس پر فوراً حکم ہوا اور فوج روانہ ہوئی۔ مگر تا پہنچنے اس فوج کے انگریزی فوج اپنی مقام مزدگاہ پر لوٹ گئی تھی۔ دہلی میں یہ بھی خبر آئی کہ افواج انگریزی کا یہ ارادہ ہے کہ بمقام قدسیہ باغ فوج شاہی پر بوقت چھاپہ مارے لہذا ۲ ہزار سپاہی واسطے حفاظت اور نگہبانی کے تمام شب کمر بستہ رہے۔ بہت سے باشندہ شہر دہلی کے جو اپنی اپنی چھت اور بالا خانوں پر سوتے تھے۔ گولے اور گولیوں کی ضرب سے ہلاک ہوئے اور بہت سے خانہ دیران اور برباد ہو گئے۔ انگریز جو کہ کسی خانہ ماں کے گھر میں چھپے ہوئے تھے، ان کو سپاہیوں نے گرفتار کر کے تہ تیغ بیدر بلیغ کیا۔

۱۲ جون ۱۸۵۷ء پیارے لال کو معہ دیگر اشخاص سپاہیوں نے گرفتار کر کے بحضور شاہ دہلی حاضر کیا اور معروض کی کہ یہ شخص گندھک وغیرہ انگریزوں کو پہونچاتا ہے۔ اسی تاریخ چند سوار بادی کی سرائے سے دربار شاہ دہلی میں حاضر ہوئے اور کہا کہ پانچ کمپٹیاں سپاہیوں کی اور ۳۰۰ سوار مع ہزار روپیہ ادہلی داخل ہوئے ہیں۔ (اس پر ۵۰ سوار واسطے استقبال فوج اور لانے خزانہ کے روانہ ہوئے)۔ بعد تھوڑی دیر کے سپاہی اور سوار معہ چند ساکنان سرسہ شہر دہلی میں آئے اور روپیہ خزانہ شاہی میں داخل ہوا۔ یہ

۱ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۱۳۸ اور منکاف صفحہ ۱۳۱ کے مطابق "چھ ہزار روپے"

۲ تو سین میں دی گئی عبارت "غدر کی صبح و شام" اور "منکاف" میں درج نہیں۔

۳ "غدر کی صبح و شام" اور منکاف میں "ساکنان سرسہ" کا ذکر نہیں۔

فوج شہرو کی بیگم کے باغ میں مقیم ہو کر واسطے ادائے مجرئی کے قطعہ دہلی میں حاضر ہوئی۔ اسی تاریخ کو بادشاہ سپاہیوں سے بہت خفا ہوئے اور کہا کہ تم کسی روز انگریزوں پر فتیاب نہیں ہوئے (اب تم جاؤ اور انگریزوں کو سبزی منڈی سے نکال دو) اس پر باہمی مشورہ ہو کر یہ صلاح ٹھہری کہ کل صبح کو انگریزوں پر حملہ کریں گے۔ حسب الحکم شاہ دہلی حکیم احسن اللہ خاں نے تنخواہ سرشتہ پولس قطب تقسیم کردی گئی

۱۳ جون ۱۸۵۷ء حسب الحکم تاریخ گذشتہ کے تمام سپاہی اور سوار باغی و نیز خاص افواج شاہی مع پلٹن سفر مینا و ہمراہی چند اتواپ کشمیری اور لاہوری دروازہ ہو کر واسطے لڑنے انگریزوں کے باہر آئی۔ اسی تاریخ کی رات کو چند چوروں نے چھپی واڑہ ۲ کے محلہ میں ایک کاسٹھ ۲ (?) کا گھر لوٹ لیا اور چند مردمان خانہ کو مجروح کیا۔ تھانہ دار بغور اطلاع موقع واردات پر گیا اور چوروں میں سے ایک آدمی کو گرفتار کر لایا۔ ایک سوار مورچوں سے دربار شاہ دہلی میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ فوج گنبد تک پہنچ گئی تھی جب انگریزوں نے ایک گراب سر کیا کہ اس کے صدمہ سے بیس سپاہی

فوج شاہی کے اور ۶۰ جنگی رسالہ کے سپاہی مجروح ہوئے (اور تمام فوج بہ بہانہ لے جانے زخمیوں کے لوٹ آئی۔ اس روز پہر دہلی میں بحضور شاہ دہلی یہ بھی معروض ہوا کہ ۲ رجمنٹ پیادگان و سواران سکھر سے اور ایک رجمنٹ سپاہی انبالہ سے اور کئی رجمنٹیں مقامات مختلفہ سے باغی ہو کر دہلی کو چلی آتی ہیں۔) ۱

مطبوعہ ۳۰ جون ۱۸۵۸ء بقیہ سرگذشت دربار شاہی دہلی ۱۳ جون ۱۸۵۷ء سپاہیان بغاوت شعرا بلدیو سنگھ برادر پچھمن سنگھ تھانہ دار علی پور کو اس اتہام سے کہ وہ انگریزوں کو دہلی سے رسد پہنچاتا ہے۔ ماخوذ کر کے کوتوالی میں لائے اور گولی مار کر اس کی لاش ایک درخت پر لٹکا دی۔ علاوہ اس کے تیرہ اشخاص باشندگان کابلی دروازہ اور گنج رام چندر داس ۲ کو باشتباہ پہچانے روٹیوں کے باغیوں نے تہ تیغ کیا۔ ایک بنیا مسکی جمناداس کو سپاہیوں نے واسطے بیچنے آنا بقیمت گراں لوٹ لیا اور اکثر شہر دہلی میں باغیوں نے ظلم کرنا شروع کیا۔ قریب ۳ بجے چھ ہزار پیادہ و سوار معہ توپ ۳ اور اسباب میگزین کے واسطے لڑنے انگریزوں کے شہر سے باہر نکلنے طرفین سے لڑائی شروع

۱ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح و شام اور مکاف میں درج نہیں ہے۔ یہاں غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۳۸

مکاف صفحہ ۱۲ پر درج ہے۔ ”جن پلٹنوں نے پسائی کی مثال قائم کی وہ، وہ تھیں جو انبالہ سے آئی تھیں۔“

۲ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں گنج ”رام چندر داس“ کا ذکر نہیں۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۳۸ پر درج ہے۔ ”Two Guns in the...“

۱ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح و شام اور مکاف میں درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۳۸، چاؤڑی محلہ، مکاف صفحہ ۱۲، Chaora Mohalla، صبح چاؤڑی بازار (یہ بازار چونکہ بہت چوڑا تھا، اس لئے اس کا نام چوڑا بازار پڑ گیا تھا۔ کثرت استعمال سے یہ چاؤڑی بازار کے نام سے مشہور ہو گیا۔ ملاحظہ ہو۔ بشر الدین حصہ دوم صفحہ ۱۸۳۔

ہوئی اور اس میں چند تن طرفین کے مجروح اور مقتول ہوئے کچھ اور سپاہ واسطے مضبوط کرنے لشکر کے روانہ ہوئی اور اس روز تمام کو آواز گولوں کے برابر سنی گئی۔ انگریزوں کے مورچہ سے جو گولہ اور گولی آتی تھی، اس سے سعادت خان کی نہر پر بہت سے گھروں کا نقصان ہوا اور آدمیوں کو بھی بہت رنج اور تکلیف پہنچی۔ جو شخص دہلی سے واسطے پناہ لینے کے دوسرے شہر کو نقل کر جاتے تھے ان کو راستہ میں گوجر لوٹ لیتے تھے۔ اس واسطے باشندے نہایت متفکر اور متردد تھے کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ ایک فیل بان انگریزی کپیوں سے بھاگ کر مع ہاتھی کے حضور شاہ دہلی میں حاضر ہوا اور اس ہاتھی کو بطریق نذر گذرانا۔ اس پر بادشاہ نے حکم دیا کہ ہاتھی کو فیل خانہ میں بھیج دو۔ اسی تاریخ کی صبح کو نواب محبوب علی خاں بعارضہ بیماری راہی ملک عدم ہوئے۔ ایک ثمن بادشاہی فوج کا مع چند ہاتھیوں کے ہمراہ نقش نواب مذکور کے گیا اور نواب کو بطور تمام آرائش و زیبائش، شان و شوکت مسجد شاہ کریم اللہ کہ جو بازار خانم خلاف شہر دہلی میں واقع ہے، مدفون ہوا۔ ان کی نقش کے ساتھ تمام امرا یان عظام دہلی کے تھے۔

۱۵ جون ۱۸۵۷ء اس تاریخ سات گولے انگریزوں کے مورچہ کے محل بادشاہ میں آئے۔ اس پر بادشاہ دہلی نے سپاہیان باغیان سے کہا کہ

تم شہر سے باہر چلے جاؤ اور نہیں تو میں خود مع اپنی رعیت کے قطب صاحب میں چلا جاؤں گا۔ بموجب اس کے دس ہزار سپاہی مع میگزین کے آدھی رات کو واسطے لڑنے انگریزوں کے مستعد اور مسلح ہوئے۔ چند آدمی طرفین کے میدان لڑائی میں مارے گئے۔ آخر کار سپاہیوں کو انگریزی آتشبازی کی برداشت نہیں ہوئی اور میدان لڑائی میں مارے گئے اور میدان جنگ سے بھاگ کر اٹنے شہر میں داخل ہوئے۔ اس روز باشندگان شہر کو یہ بھی خیال گذرا کہ انگریز کیمپوں سے گولہ اور گولیاں شہر دہلی کے میگزین (کی طرف آتی ہیں تو شاید ان کا یہ عندیہ ہو کہ میگزین) سپاہیان باغی کا اڑادیں۔ چند بنے شہر کے سپاہیان باغی نے بجرم اس کے کہ وہ آٹا دال نہیں دیتے تھے، گرفتار کئے۔ پچاس قلی واسطے مکان مہاراجہ ہندو رائے کے بھیجے گئے اور تمام امیروں کو معرفت دربانوں کے پیغام بھیجا گیا کہ نواب محبوب علی خاں کے مرنے کے تیسرے روز سب امیر امراء دربار شاہی میں حاضر ہوں۔ ایک سوار نیچ کا دربار میں حاضر ہوا اور کہا کہ پانچ سو سوار کل کے روز قدم بوس حضور ہوں گے۔

۱ اس روز نائچے میں چند الفاظ چھوٹ گئے تھے۔ انہیں مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۴) صفحہ ۱۹ سے نقل کیا گیا ہے تاکہ جملہ مکمل ہو جائے۔

۲ غدڑ کی مع دشام صفحہ ۱۱۳۹ اور مکاف صفحہ ۱۲۲ کے مطابق مہاراجہ اندور صحیح۔ مہاراجہ ہندو رائے۔

۱۶ جون ۱۸۵۷ء حکیم احسن اللہ خاں اور میر فتح علی داروغہ تخت اور بوڈھن صاحب اور سردار جامع مسجد میں بہ تقریب تیجہ نواب محبوب علی خاں مرحوم شامل فاتحہ ہوئے اور بعد فراغت رسمیات اپنے اپنے دولت سرائے کو لوٹ گئے، اسی تاریخ ایک سوار مورچوں پر سے آیا اور معروض کی کہ ایک لڑائی فی مابین سپاہیان باغی اور فوج سرکار ہوئی اور دو سو آدمی طرفین کے مارے گئے۔ اور پانچ سو سوار نیچ سے آ کر مع خزانہ کے دہلی میں داخل ہوئے۔ سات بجرم پچانے خبر انگریزوں کے (جو سابق میں قید ہوئے تھے رہا ہوئے۔ مورچہ پر تین آدمی باشتباہ ہونے مخبر انگریزوں کے) سپاہیوں نے تہہ تیغ کئے۔ ایک عورت ساکن نہر سعادت خاں ۲ اور ایک آدمی باشندہ مالی واڑہ بضر غلولہ کہ جو انگریزی مورچہ سے سر ہوئے تھے ہلاک ہوئے فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۱ جولائی ۱۸۵۸ء بقیہ سرگذشت شاہ دہلی ۱۷ جون ۱۸۵۷ء ایک اشتہار متضمن نیلام افیون اور بھنگ چرس ۳ کے شہر دہلی میں مشتہر کیا گیا۔

۱۔ توہین میں درج جملے اس روز ناچے میں چھوٹ گئے تھے، انہیں مخلوط روز ناچے (نمبر ۱۳۳) صفحہ ۲۰ سے نقل کیا گیا ہے تاکہ جملہ مکمل ہو جائے۔

۲۔ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں "ساکن نہر سعادت خاں" درج نہیں ہے۔

۳۔ مخلوط روز ناچے ۱۳۳ میں "بھنگ" لکھا ہے جبکہ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۱۳ اور مکاف صفحہ ۱۲۲ پر "بیک باؤس" لکھا ہے۔

۱۸ جون ۱۸۵۷ء سنا گیا دوسری رجمنٹ دوادر مکدون (? نامی نے نصیر آباد میں بغاوت اختیار کر کے اپنے افسروں کو ہلاک کیا اور خزانہ اور میگزین اور شہر کو لوٹ کر دہلی میں داخل ہوئے۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ (مہاراجہ صاحب والی جے پور نے بہت لاچار ہو کر ان کو رسد دی تھی اور یہ فہمائش کی تھی کہ) وہ دہلی کو نہ جاویں۔ انھوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا۔ اسی تاریخ دہلی میں یہ بھی خبر پہنچی کہ لالہ جوتی پرشاد ۲ انگریزوں کے واسطے بھرتی فوج کی کر رہا ہے اور ہندوستانی رجمنٹوں نے کانپور کے مقام پر تمام انگریزوں کو قتل کیا اور اب وہ دہلی پر آتے ہیں۔ یہ بھی معروض ہوا کہ قریب ایک ہزار پانچ سو گورے نصیر آباد سے واسطے آنے آگرہ کے براہ جے پور روانہ ہوئے۔

۱۹ جون ۱۸۵۷ء افسران افواج باغی نصیر آباد بخدمت شاہ دہلی واسطے اداۓ تسلیمات حاضر ہوئے اور اقرار کیا کہ کل کے روز ہم انگریزوں پر حملہ کریں گے۔ ۳ چنانچہ درمیان انگریزوں اور فوج شاہی میں دوسرے روز معرکہ ہوا جس میں بہت سے آدمی مقتول اور مجروح ہوئے۔ ایک گولہ کسی

۱۔ توہین میں درج جملے اس روز ناچے میں نہیں تھی، اسے مخلوط روز ناچے (نمبر ۱۳۳) صفحہ ۲۱ سے نقل کیا گیا ہے۔

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۱۳ اور مکاف صفحہ ۱۲۲ میں لالہ پرشاد صحیح - لالہ جوتی پرشاد۔

۳۔ "غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۲۱ اور مکاف صفحہ ۱۲۲ میں ۱۹ جون کی روداد میں تک بیان کی گئی ہے۔ آگے کی تفصیل

۲۰ جون کے واقعات کے تحت دی گئی ہے۔"

طوائف کے گھر میں گرا اور وہ اس کے صدمہ سے جل گئی۔ ایک پروانہ بنام کو تو ال متضمن اس کے کہ وہ رسد واسطے فوج کے سنگرا میں بھیج دے، جاری ہوا۔ سپاہیوں نے پھر انگریزوں پر بعد دوپہر کے حملہ کیا اور شام تک لڑائی جاری رہی۔

۲۰ جون ۱۸۵۷ء اسی تاریخ کو ایک گولہ گنیش لال بقال کی دوکان پر گرا۔ اس کے صدمہ سے ایک اس کانو کر مارا گیا۔ ایک جاٹنی ساکن دھیرج کی پہاڑی نے شہر دہلی میں بلی ماروں کے محلہ میں گھر لیا۔ یہ سن کر قریب ساٹھ سپاہی ۲ نمبر ادلوٹنے مال و اسباب کے اس کے مکان پر گئے مگر ساکنان محلہ نے سپاہیوں کا مقابلہ کر کے چند سپاہیوں کو مجروح کیا اور سپاہی ان کی مدد کو آئے۔ انھوں نے امید سنگھ کے لڑکوں کا اور رام سہائے مل کا گھر بھی لوٹ لیا اور انگریزی فوج پر اس تاریخ کو بھی حملہ ہوا مگر کچھ کامیاب نہ ہوئے۔ گولہ اور گولیوں کی ضرب سے جو شہر میں گرے بہت سے آدمی ہلاک ہوئے۔

۲۱ جون ۱۸۵۷ء کو کئی ہزار سپاہیان نے انگریزی کیمپوں پر بھی حملہ کیا اور بہت دیر تک لڑائی رہی مگر معاملہ یکسو نہ ہوا اور رات کو بہت سے

گولے اور گولیاں قلعہ میں آئیں۔ ایک سوار بھنور شاہ دہلی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تین رجمنٹ ہندوستانی پیادگان اور سوار علی پور میں جالندھر سے آئی ہیں اور وہ حضور کے احکام کی خاطر اس جگہ مقیم ہیں۔ اس پر حکم ہوا کہ وہ شہر کے باہر کسی جگہ پر مقیم رہیں۔ نو گاڑی رسد کی جو انگریزی فوج کو جاتی تھی ان کو پکڑ کر حضور شاہ میں لے آئے۔ اس روز یہ بھی افواہ تھی کہ فوج بریلی اور کانپور کی دہلی کو آتی ہیں۔ اسی تاریخ کی شام کو سپاہی واسطے لڑنے کے باہر شہر نکلے۔

۲۲ جون ۱۸۵۷ء تین رجمنٹ پیادگان و سواران جالندھر سے آئیں اور قدسیہ باغ میں مقیم ہوئیں۔ ان کے افسر دربار میں حاضر ہوئے اور بادشاہ سے عرض کی کہ راستہ میں ہماری نوکا جھونکی راجہ پٹیالہ کی فوج سے ہوئی۔ چنانچہ ہم نے ان کو ہٹا دیا اور ایک توپ ان کی چھین لی۔ چونکہ ایک بڑا انگریزی لشکر فروکش ہے لہذا وہ گھوم کر اہ کھڑکی حاضر ہوئے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی عرض کی کہ ہم نے نصیر آباد کے کلکٹر کو قتل کیا اور اس کا ہاتھی لے آئے ہیں۔ اس پر بادشاہ دہلی نے فرمایا کہ تم بڑے بہادر سپاہی ہو۔ سوائے تمہارے ایسا کام کون کر سکتا ہے۔ قریب پچاس سپاہی کے تاریخ

مذکورہ بالا جنگل کشور ولد کنہیا لعل اخبار نویس حیدرآباد کے گھر پر گئے اور لوٹنا چاہتے تھے مگر مرزا مغل بیگ وہاں پہنچ گیا اور سپاہیوں کو فہمائش کر کے ان کے ارادہ سے باز رکھا پھر سپاہی میر عیاشق کے کوچہ میں گئے اور تمام محلہ کو لوٹ لیا۔ فقط۔

مطبوعہ ۲۸ جولائی ۱۸۵۸ء بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۳۳
جون ۱۸۵۷ء ایک بڑی بھاری توپ شاہنشاہ عالم کے وقت کی سپاہیوں نے نکالی۔ اس کی مرمت کی اور اس کو برج پر چڑھایا۔ اول سپاہیوں نے ایک بکرا توپ کے منہ سے باندھا اور ۲۵ سیر مٹھائی منگائی۔ ایک ہار پھولوں کا توپ کے گلے میں ڈالا اور برہمن اور نجومی طلب کئے۔ ان سے پوچھا کہ مہاراج اپنے پترہ میں دیکھو کہ ہم کب فتح یاب ہوں گے۔ کہا کہ ایک برس ل خلل عظیم ہندوستان میں رہے گا۔ چند ہزار آدمی مارے جائیں گے۔ امن و امان، چین جان کی صورت سمیت ۱۹۱۶ء مطابق اپریل مئی ۱۸۵۹ء ۲ میں ہوگی۔ اسی روز یہ بھی خبر آئی کہ دور جمنٹ پیادگان ہندوستانی جو کلکتہ میں مقیم تھی ان کو خوف پیدا ہوا کہ انگریز بہ جبر ہم سے چربی گائے کی کارتوس کٹو ادیں گے۔ اس واسطے وہ نیپال کی جانب چلے گئے۔ دہلی میں اسی تاریخ

یہ بھی خبر آئی کہ ایک برہمن کو علی گڑھ میں اس جرم سے کہ اس نے لوگوں سے کہا تھا کہ ایک لڑائی دہلی میں درمیان افواج سرکاری اور باغی کے ہوئی جس میں چند تن مارے گئے۔ بحکم صاحب کلکٹر بیرون شہر پھانسی دی گئی۔ یہ بھی خبر آئی کہ ۲۵ جمنٹ ل گورہ کی انگلستان سے ہندوستان کے واسطے روانہ ہوئی اور جمنٹیں گوروں کی بمبئی سے دہلی کو چلی آتی ہیں۔ ایک پروانہ بنام کوتوال شہر مضمین اس بات کے کہ وہ شہر میں اور سامان رسد سپاہیان کے واسطے جو انگریزوں پر حملہ کرنے گئے ہیں روانہ کرے جاری ہوا۔ اس روز تمام دن لڑائی ہوئی۔ آخر کو سپاہی جب آگ انگریزوں کی برداشت نہ کر سکے تب واپس شہر میں بوقت چار بجے شام کے آئے۔ اس روز یہ بھی منادی ہوئی کہ ایک بھاری توپ سر ہوگئی اور اس کی آواز ایسی ہیبت ناک ہوگی کہ پرانے اور کچے مکان گر پڑیں گے۔ لہذا چاہئے کہ ایسے مکانوں میں کوئی نہ سوئے۔

۲۳ تاریخ ۱۸۵۷ء سپاہیوں کے افسر دربار شاہ دہلی میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ کل صبح سے شام تک انگریزوں کے ساتھ لڑائی لڑے اور جب دونوں طرف سے بگل بجائی موقوف ہوگئی۔ جس وقت کہ فوج شہر کی جانب واپس آئی تھی، کالے خان گولہ انداز نے ایک چہرہ مارا جس کے صدمہ

سے تین سپاہی اور کتنے ہی شخص مجرد اور مقتول ہوئے۔ اس سبب سے گولہ انداز مذکور کو باغیوں نے قید کیا اور بحضور شاہ دہلی واسطے حکم کے لائے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ملازم قدیم سرکار شاہی کا ہے۔ افسروں نے کہا کہ یہ کچھ سازش، انگریزوں سے رکھتا ہے۔ اسی روز یہ بھی خبر آئی کہ لکشمی چند سیٹھ نے کئی ہزار سپاہی واسطے حفاظت شہر اور رکھنے امن و امان کے نوکر رکھے ہیں۔ اور کچھ فوج آگرہ میں بھیجی ہے۔ حکیم احسن اللہ خان نے حضور شاہ دہلی میں عرض کی کہ سپاہیان شہر کو خراب اور برباد کرتے ہیں اور ہیرج کی پہاڑی اور تیلی واڑہ انھوں نے بالکل ویران کر دیا۔ انھوں نے یہ بھی عرض کیا کہ خبر آئی ہے کہ کانپور کی فوج میرٹھ میں داخل ہوئی اور ایک لڑائی انگریزوں کے ساتھ کی جس میں چند نفر مارے گئے اور ایک ہزار پانچ سو گورہ براہ نصیر آباد آگرہ میں پہنچے۔

۲۵ جون ۱۸۵۷ء حکیم احسن اللہ خان نواب احمد علی خان ۲ ناظر

حسین مرزا مظفر الدولہ اور سردار شہر ۳ کے واسطے ادائے مجرادر بار شاہی میں

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۴۳ اور مکاف صفحہ ۱۲۷ کے مطابق دیپ، چاہ پہاڑی، صبح۔ دھرج کی پہاڑی (دھرج کی

پہاڑی شہر پناہ سے ڈیز کوکس کی دوری پر واقع تھی۔ ملاحظہ ہو۔ خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۳۲)

۲۔ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں احمد علی خان کا نام درج نہیں۔

۳۔ مکاف صفحہ ۱۲۷ پر محبوب علی خان ۲۰۲ م بھی لکھا ہے۔

حاضر ہوئے۔ سپاہیان کے سردار بھی واسطے ادائے تسلیمات دربار میں آئے اور وہاں تذکرہ سپاہیان کے ظلم کا ہوا۔ بسنت علی خاں اور خواجہ بخش ۲ خواجہ سراہاں جو اس وقت دربار میں حاضر تھے۔ انھوں نے عرض کیا کہ تمام بدمعاش اور لٹیروں جو بے علت لوٹنے مال باشندگان شہر کے ماخوذ ہوئے تھے، ان کو حکیم احسن اللہ خان کچھ رشوت لے کر چھوڑ دیا اور یہ بھی کہا کہ جب تک ان بدمعاشوں کو سزائے قرار واقعی نہ ہوگی تب تک امن شہر میں نہیں ہوگا اور دوکانیں نہیں کھلیں گی (بادشاہ نے کہا کہ بڑے خوف کا مقام ہے کہ درمیان لٹیروں کے شاہزادہ بھی ہیں ۳) ایک زمیندار باغیت کا بحضور شاہ دہلی حاضر ہوا بعد پیش کرنے نذرانہ ایک روپیہ کی عرض کی کہ ایک ہزار سپاہی اور سوار مہاراجہ سردپ سنگھ ۴ والی جنید کے باغیت میں آتے ہیں اور شہر کو لوٹ رہے ہیں اور پل جمننا کا تیار کرتے ہیں۔ لہذا امیدوار ہوں کہ کچھ فوج بادشاہی ان کی تنبیہ کے واسطے بھیجی جائے۔ بادشاہ صاحب نے حکم دیا کہ تم مرزا خضر سلطان کے پاس جاؤ اور یہ ماجرہ بیان کرو۔ بسنت علی خاں اور خواجہ بخش خواجہ سراہ جنھوں نے حکیم احسن اللہ خان کو ہتم لینے رشوت کا کیا تھا، قلعہ میں

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۴۳ اور مکاف صفحہ ۱۲۷ کے مطابق "علی خاں" صبح۔ بسنت علی خاں

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۴۳ اور مکاف صفحہ ۱۲۷ کے مطابق قادر بخش، صبح۔ خواجہ بخش

۳۔ قوسین میں درج عبارت "غدر کی صبح و شام" اور مکاف میں درج نہیں۔

۴۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۳۵ اور مکاف صفحہ ۱۲۷ کے مطابق سردپ سنگھ، صبح اور سردپ سنگھ

سے باہر نکالے گئے۔ اسی روز نواب عبداللطیف خاں کے نام حکم اس مضمون سے جاری ہوا کہ وہ نواب مصطفیٰ خان کو اپنے سواروں کی حفاظت میں دہلی کو روانہ کرے۔ ۴۰۰ جہادی گھوڑگانوہ اور ضلع کے دہلی میں آئے اور دربار میں حاضر ہوئے۔ بہت سی گولیاں قلعہ میں انگریزی مورچوں سے آئیں جس کے صدمہ سے ایک سائیس اور کئی آدمی جان بحق تسلیم ہوئے۔ مہاجنان ساکن محلہ چوڑی والا دربار میں حاضر ہو کر ملتمس ہوئے کہ شہر کی بیگم کے مکان میں بارود تیار ہوتی ہے اور وہ مکان ہمارے گھر سے متصل ہے۔ مبادا اس میں آگ لگے اور ہم سب اڑ جائیں۔ بادشاہ نے ان کو بہت تسلی دی اور کہا آئندہ وہاں بارود تیار نہ ہوگی۔ مکھن لعل زینت محل، حکیم احسن اللہ خاں اور نواب احمد قلی خاں مشورہ کرتے رہے۔ بادشاہ نے افسران سپاہی سے کہا کہ تم میری پانچ سو برس کی سلطنت کو غارت کرتے ہو۔ اور جس وقت سپاہی لڑنے کو انگریزوں سے جاتے ہیں اُلٹے چلے آتے ہیں۔ خیر خدا کی یہی مرضی ہے کہ میں اور میری سلطنت غارت ہو جائے۔ مگر میری یہ خوشی ہے کہ سپاہی شہر اور قلعہ سے باہر چلے جاویں۔ بخجور سے یہ خبر آئی کہ وہاں کے کلکٹر نے نواب محمود خان والی نجیب آباد کو وہ ضلع سپرد کیا اور اب روڑ کی کوچلا گیا اور بریلی کی فوج شاہ جہاں پور میں ہے۔ فقط باقی آئندہ۔

۱۔ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں "زینت محل" کا نام درج نہیں ہے۔

مطبوعہ ۴ اگست ۱۸۵۸ء بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۶ جون ۱۸۵۷ء ایک سو آدمی بھوپال سے اور دوسو دیگر مقامات سے دہلی میں داخل ہوئے۔ بحضور شاہ دہلی آداب بجالائے اور اسی تاریخ ایک سو آدمی اینارس سے بھی آئے۔ ان سب کو حکم ہوا کہ شہر سے باہر ٹھہریں۔ ۲۰۰ جہاد پیدگان ۲۰۰ سواران مع دو ضرب توپ واسطے تنبیہ افواج راجہ جنید کی جیند کی جانب باغیت بھیجی گئی۔ مرزا مغل دہلی دروازہ سے واپس آئے تھے۔ بسبب کودنے ان کے گھوڑے کے ایک خندق میں لگی سے گر پڑے اور کچھ خفیف سی چوٹ بھی لگی اور یہ بھی خبر آئی کہ گوالیار کینٹ کے سپاہیوں نے بغاوت اختیار کی اور بعد کرنے ہلاک اپنے افسران انگریزی کے سمت دہلی روانہ ہوئے اور یہ بھی عرض بحضور شاہ دہلی ہوئی کہ فوج جو باہر شہر سے لڑنے کو گئی ہے بہ باعث نا موافقت ہوا کے لوٹ آئی۔ احکامات بنام افسران فوج متضمن اس بات کے کہ تم مجھے غارت کرنے کو آئے ہو لہذا شہر دہلی سے کسی شہر کو چلے جاؤ۔ پیش گاہ دربار شاہی سے جاری ہوئی۔ (انواہنا گیا کہ ۵۰۰۰ گورہ اور ۵۰۰ سو پٹھان انگریزی فوج میں داخل ہوئے۔ ۳)

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۱۳ اور مکاف صفحہ ۱۲۸ کے مطابق "ایک آدمی"

۲۔ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں باغیت کا تذکرہ نہیں۔

۳۔ تو سین میں دی گئی عبارت "غدر کی صبح و شام" میں درج نہیں۔

۲۷ جون ۱۸۵۷ء اسی تاریخ کی صبح سے شام تک افواج انگریزی اور باغی سے بمقام قدسیہ باغ و عید گاہ معرکہ عظیم ہوا اور بہت سے آدمی مارے گئے۔ ایک عرضی باغیت کے مقام سے اس فوج کی جو واسطے تنبیہ سپاہیان راجہ جیند کے سپاہی بھاگ گئی اور ہم کل صبح کو یہاں سے مراجعت کریں گے۔ ایک حکم بنام حکیم احسن اللہ خاں اس مراد سے جاری ہوا کہ وہ میگزین بارود کاشمرو کی بیگم کے مکان واقعہ محلہ چوڑی والا سے کسی اور جگہ ہٹا دیں۔ ۴۰۰ سپاہی اور سوار کشمیری دروازہ کے باہر جمع ہوئے۔ انگریزوں نے گراب پیچھے سے مارا جس کے صدمہ سے بہت سے آدمی مجروح اور مقتول ہوئے۔ جا بجایہ بھی سنا گیا کہ یہ لڑائی آج صبح کو ہوئی تھی۔ اس میں کمانڈر انچیف انگریزی فوج کا مارا گیا اور اس کی نعش کشمیری دروازہ کے باہر فن کی گئی۔ اور یہ بھی سنا گیا کہ انگریزوں اور گورکھوں میں کچھ جھگڑا ہوا اور ۳۰ سوار گوالیار کنجٹ کے دہلی میں داخل ہوئے اور بیان کیا کہ تمام فوج گوالیار کنجٹ کی دہلی کو آتی ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ وہ شہر سے باہر ٹھہریں۔ شاہ دہلی نے مرزا مغل کو مطلع کیا کہ سرکاری خزانہ میں روپیہ نہیں ہے اور آئندہ کو اخراجات روزمرہ سپاہیوں کو نہیں دیے جائیں گے۔ لشکر کہ جو باغیت کو گیا تھا وہ واپس آیا اور بیان کیا کہ ہم تھانہ دار و متصدی باغیت کو بہ باعث رسد

رسانی افواج انگریزی کے گرفتار کر لائے ہیں۔ اس پر حکم ہوا کہ ان کو قید رکھو اور یہ بھی معلوم ہو کہ لشکر مذکورہ بالانے باغیت کو لوٹ لیا۔ انگریز پرمٹ کی کچھری پر سرنگ کی تیاریاں بمبر اڑانے فصیل شہر کی کر رہے تھے مگر اس بات کی اطلاع سپاہیوں کو ہو گئی اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔

۲۸ جون ۱۸۵۷ء تمام سرداران اور امرایان عظام دربار شاہ دہلی میں حاضر ہوئے اور آداب بجالائے۔ ایک عرضی مرزا مغل کی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ پچیس ہزار روپیہ جو سرکار سے عطا ہوا تھا سپاہ کو تقسیم ہو گیا اور دو ہزار پانچ سو روپیہ اور مطلوب ہے۔ بعد ملاحظہ عرضی کہ حکم صادر ہوا کہ روپیہ بھیج دیا جائے۔ ایک شخص متصل لاہوری دروازہ قلعہ کے ایک گھر میں سرنگ لگاتا ہوا انگریزوں کی طرف سے ممبر اڑانے دینے دیوار قلعہ کی گرفتار ہوا اور سلیم گڑھ پر توپ سے اڑا دیا گیا۔ دو آدمی قلعہ میں گولہ اور گولی کے گرنے سے ہلاک ہوئے۔ افسران فوج نے بیان کیا کہ باعث ہونے موسم برسات کے ہم کو باہر کے قیام سے کمال تکلیف ہے۔ لہذا حکم صادر ہو کہ تا القضاۃ ایام برسات ہم شہر میں رہیں۔ ان کی درخواست منظور ہوئی اور تمام سپاہی جو

اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۴۷ پر یہ روداد اس طرح درج ہے "آج انگریز شہر کے مدد کو اڑانے سے قاصر ہے۔ انھوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے کسم پازوں میں سرنگیں بچھادی تھیں۔" حاشیہ پر مرتب کا ایک نوٹ لکھا ہے کہ "یہ بیان محض خیالی اور فرضی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ انگریز شہر سے اتنے دور تھے کہ اس قسم کی کوئی

لاہوری دروازہ اور دہلی دروازہ اور ترکمان دروازہ پر پڑے ہوئے تھے وہ شہر میں آئے اور مدرسہ اور دیوانی کی کچھری اور باشندگان شہر کے گھروں اور دوکانوں میں سکونت پذیر ہوئے۔ مرزا مغل نے چیراسیوں پر نام شاہ دہلی کا کندہ کرا کر شہر دہلی کے تھانوں اور قطب صاحب اور اور جگہ کے برقدازوں کے واسطے بھیج دیں۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۱ اگست ۱۸۵۸ء بقیہ سرگذشت دربار دہلی ۲۹ جون ۱۸۵۷ء تمام سردار اور امیر واسطے مجراء کے دربار شاہی میں حاضر ہوئے اور بہت دیر تک عرض کیا کہ دور جمنٹ پیادگان ہندوستانی اور ۶ سوار اور ایک کمپنی توپ خانہ کی مع ایک لاکھ چند ہزار روپیہ بیچ سے دہلی کو روانہ ہوئی ہیں اور ۵ یا ۶ دن میں داخل شہر دہلی ہوں گی۔ بریلی کی فوج کے افسر بھی حاضر ہوئے اور گزارش کی ہمارا کیمپ آج ہاپڑ میں ہیں۔ ۳ دن کے عرصہ میں دہلی میں داخل ہوگا۔ ایک عرضی ولی داد خان مالا گڈھ ۳، الہ کی آئی۔ اس میں مندرج تھا کہ ایک رجمنٹ پیادگان اور کچھ توپ خانہ بریلی کے کیمپیوں سے میری مدد کے واسطے مرحمت ہو۔ اس کے جواب میں اس کو لکھا گیا کہ تم اپنی

۱۔ غدر کی صبح شام صفحہ ۱۱۲۸ اور مکاف صفحہ ۱۳۰ پر درج ہے کہ کوٹوالی، قطب صاحب اور دوسرے مقامات پر جو گارڈ مقرر تھے اس کے سپاہیوں کو آج بادشاہ کے نام کے تحفے دیے گئے۔

۲۔ غدر کی صبح شام صفحہ ۱۱۲۸ اور مکاف صفحہ ۱۳۰ کے مطابق ”۶۰۰ سوار“

۳۔ غدر کی صبح شام صفحہ ۱۱۲۸ اور مکاف صفحہ ۱۳۰ کے مطابق ”بالا گڑھ“۔

خاص فوج سے بندوبست اور امن و امان اپنے علاقہ کا رکھو۔ مٹھن لعل متصدی باغ بیگم صاحبہ شمر کو مطلع کیا کہ تمام مکان و دوکانیں اور باغ شمر و کا حضور میں ضبط ہوا۔ تم کو چاہئے کہ کرایہ ان کا خزانہ شاہی میں داخل کرو۔ ایک شقہ بنام افسران سپاہ شعر اس بات کے لکھا گیا کہ چند سپاہیوں نے لکشمی چند سیٹھ کی کوٹھی پر حملہ کیا۔ لہذا چاہئے کہ ایک گارڈ اس جگہ متعین کرو، اسی تاریخ یہ بھی شاہ دہلی کو خبر پہنچی کہ سپاہی تمام تختہ پلئی اور کڑیاں وغیرہ جو جمنٹا کے کنارے پر پڑی ہیں واسطے کھانا پکانے کے لئے جاے ہیں۔ اس واسطے بنام افسران فوج حکم ہوا کہ بلا توقف یہ زیادتی بند کی جائے۔ شاہ درہ کے تھانہ دار کی عرضی اس مضمون سے پہنچی کہ بریلی کی فوج کل صبح کو دہلی میں داخل ہوگی۔ اس کے جواب میں حکم ہوا کہ سب طرح کی اجناس رسد مہیا رکھو۔ افسران باغی رجمنٹ بنارس کے دربار شاہ دہلی میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہماری رجمنٹ صفدر جنگ کے مقبرہ میں واسطے حکم حضور کے ٹھہری ہوئی ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ وہ اس جگہ مقیم رہیں اور رسد اس جگہ پہنچ جائے گی۔ چار سو روپیہ چاندنی چوک کی دوکانوں کا کرایہ کی بابت خزانہ شاہی میں داخل ہوا۔ ایک آدمی اہلی کے محلہ ۲ میں بہ جرم رکھنے مال میگزین کے مقید کیا گیا۔

۱۔ غدر کی صبح شام صفحہ ۱۱۲۸ اور مکاف صفحہ ۱۳۰ کے مطابق ”لکشمی بت“ صحیح لکشمی چند۔

۲۔ غدر کی صبح شام اور مکاف میں اہلی کے محلہ کا ذکر نہیں۔

ایک عرضی راجہ ناہر سنگھ والی بلب گڑھ کی شعر اس بات کی کہ مجھ کو اگر حکم ہو تو میں اپنے چچا زاد بھائی مسی نول سنگھ کا مال بلب گڑھ کو بیچا دوں۔ اس پر حکم ہوا۔ اچھا۔ قریب ۲۰۰ سوار کانپور سے آئے اور عرض کیا کہ کانپور میں چند روز تک انگریز اور ہندوستانی فوج میں لڑائی رہی۔ آخر کو انگریز سب ہلاک ہوئے اور شہر سپاہیوں کے قبضہ میں ہے۔ تمام افسر فوج کے مرزا مغل کے مکان پر حاضر ہوئے اور کونسل ہوئی۔ یہ بھی افواہا سنا گیا کہ چار شخص لباس فقیری میں کمپو انگریزی میں گئے۔ چنانچہ ان کو گوروں نے پکڑ لیا اور اپنے افسروں کے پاس لے گئے اور سب حال دہلی کا ان سے پوچھا ان چاروں نے بیان کیا کہ جو آدمی سرنگ لگانے قلعہ میں گیا تھا اس کو سپاہیوں نے پکڑ کر مار ڈالا۔ اس خبر کے سننے سے انگریزی افسروں نے جانا کہ بے شک یہ مخبر ہیں اور حکم دیا کہ ان کو گولی سے مار دو۔ نواب جھجر کی فوج مذہبی مقدمہ میں شامل ہونا چاہتی ہے۔ دو گارو سپاہیوں کی ہر ایک تھانہ شہر دہلی میں متعین ہوئی۔

۳۰ جون ۱۸۵۷ء اس تاریخ کو انگریز اور ہندوستانی سپاہیوں سے سبزی منڈی ۲ کے مقام پر لڑائی ہوئی۔ سپاہیوں کے افسر دربار میں حاضر

ہوئے اور عرض کی کہ ہم حضور کے نوکر تابعدار ہیں اور جہاں تک ہم سے ہو سکے گا انگریزوں کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کریں گے۔ بعد ازاں بڑی دیر تک سپاہیوں کی بہادری کے مقدمہ میں تذکرہ ہوتا رہا۔ ۵۰۰ جہادی جو انگریزوں سے لڑنے گئے تھے واپس آئے اور ایک ہاتھی جو پکڑ لائے تھے بادشاہ کی نذر گزارنا۔ ایک شخص جو لاہوری دروازہ کے برج کے نیچے سرنگ کھود رہا تھا، سامنے کوتوالی کے ایک درخت پر پھانسی دیا گیا اور منادی ہوئی کہ جو کوئی انگریزوں سے شمولیت رکھے گا وہ اسی طرح سے سزا پائے گا۔ ایک آدمی کو فقیری بھیس میں سپاہیوں نے اجمیری دروازہ پر پکڑا اور اس اشتباہ سے کہ وہ انگریزوں کا مخبر ہے قتل کیا۔ یہ بھی افواہ ہوئی کہ ۲۰۰ گورہ نکلے اور انھوں نے تمام تیلی واڑہ اور دھیرج کی پہاڑی اور سیدی پورہ کو جلا کر خاکستر کیا۔ (ایک انگریز لاہوری دروازہ کے برج تک آیا اور اپنا پستول توپ خانہ کے آدمیوں پر سر کیا مگر کچھ اثر پذیر نہ ہوا۔ پھر کہا کہ تم میرے اوپر گولیاں مارو اور کہہ کر بھاگ گیا۔ جمننا کا پل طغیانی کے باعث بہ گیا۔ چند گاڑیاں محمولہ اسباب راجہ ناہر سنگھ جو بلب گڑھ کو جاتی تھی ان کو سپاہیوں نے احتمال سے کہ میگزین کا اسباب بھرا ہوا ہے، گرفتار کیا اور کوتوالی میں لائے مگر

جب تلاشی کی تو کوئی چیز اس قسم کی برآمد نہ ہوئی، تب چھوڑ دیا گیا۔ اسی دن یہ بھی خبر آئی کہ بریلی کی فوج غازی آباد تک پہنچی ہے۔ لہذا داروغہ میربحری کے نام حکم ہوا کہ پل کو بلا توقف تیار کرے۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۸ اگست ۱۸۵۸ء بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی، پہلی جولائی ۱۸۵۷ء حکیم احسن اللہ خان اور نواب حسن علی خان اور سردار دربار شاہی میں واسطے ادائے مجراء کے حاضر ہوئے۔ اسی روز دو ہرکارہ بیجا بائی صاحبہ کے بحضور شاہ دہلی حاضر آئے اور بعد گزارنے نذر ایک روپیہ کی عرض کیا کہ بیجا بائی صاحبہ نے واسطے حضور کے ایک عرضی بھیجی تھی مگر راستہ میں ہم سے گوجروں نے بمقام فرید آباد چھین کر چاک کر ڈالی۔ ایک روپیہ دونوں ہرکاروں کو بہ طریق انعام مرحمت ہوا اور یہ بھی سنا گیا کہ بریلی کی فوج دریائے جمن کے کنارے پر آ پہنچی ہے جو کہ پل دریا کا توڑ ڈالا ہے۔ اس سبب سے وہ شہر میں نہیں آ سکتی۔ ۴۰۰ قلیوں کو حکم ہوا کہ وہ جا کر بلا توقف پل تیار کریں اور ۳ کمپنی سفر سینا کی پلٹن کی بھی اس کام کے واسطے بھیجی گئی۔ میر فتح اللہ داروغہ تخت سپرنٹنڈنٹ مرمت پل کا مقرر ہوا۔ بادشاہ نے دو بین لگا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بریلی کی فوج میں ہاتھی گھوڑے اور کئی ہزار آدمی دکھائی

دیے۔ خان حسن علی خان نے عرض کیا کہ آج صبح کو چار ہوائی گولے سر ہوئے۔ انجملہ ان کے تین راستہ میں پھوٹ گئے اور ایک انگریزی کمپوں میں پڑا۔ اس وقت حکم ہوا کہ ۱۰۰ ہوائی گولے فوج میں بھیجی جاویں کہ وقت ضرورت کام آویں (حکیم احسن اللہ خاں کو حکم ہوا کہ پل جمن کا جلد بلا توقف تیار ہو) اسی تاریخ کو یہ بھی سنا گیا کہ بہت سے آدمی گولہ اور گولیوں کی ضرب سے شہر میں مارے گئے اور جس برج پر کالے خاں تھا اس پر انگریزوں نے بہت آتش فشان کی چنانچہ دو گولہ انداز اور ۷ آدمی مارے گئے اور توپیں بیکار ہو کر خاموش ہو گئیں اور اسی سبب سے خوف کا محل ہے کہ انگریز آج حملہ آور ہوں گے۔ جب استماع اس خبر کی شاہ دہلی کو ہوئی، مرزا مغل ۳ اور سرداروں کو طلب کر کے حکم دیا کہ واسطے مقابلہ انگریزوں کے شہر سے باہر جاؤ۔ حسب الحکم چند ہزار سپاہی پیادہ و سوار مع توپ خانہ کے بیرون شہر گئے اور عید گاہ پر دمدمہ اور سنگھر بانڈھی اور نصیر آباد کے توپ خانہ کی فوج نے بھاری توپوں کو دہلی دروازہ پر چڑھایا۔ منشی کشن لال چوکیداروں کا بخشی مقرر ہوا۔ بحضور شاہ دہلی معروض ہوا کہ پل جمن کا تیار ہو گیا اور بریلی کی فوج

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۱۵ اور مظاف صفحہ ۱۳۳ کے مطابق "چھ گولے"

۲۔ تو سین میں دی گئی عبارت مخطوطہ روزنامہ ۱۳۳ میں درج نہیں۔

۳۔ غدر کا صبح و شام اور مظاف میں مرزا مغل کا نام درج نہیں۔

۱۔ تو سین میں درج عبارتیں مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۳) میں درج نہیں ہیں۔

۲۔ غدر کا صبح و شام صفحہ ۱۱۵، مظاف ۱۳۲ کے مطابق ایک لاکھ روپے کی نذر پیش کی۔

کل صبح کوشہر میں داخل ہوگی۔ نواب احمد قلی خان واسطے پیشوائی فوج کی گیا اور یہ بھی سنا گیا کہ نواب بہادر جنگ خان نے والی جھجر سے ۶۰۰۰ روپیہ قرض لے کر اپنی فوج کی تنخواہ تقسیم کی (اور ۲۰۰ بیلداروں کو حکم ہوا کہ سبزی منڈی کے گھر مسمار کر دیں)۔

۲ جولائی ۱۸۵۷ء (نواب احمد قلی خان کو حکم ہوا کہ بریلی کی فوج کوشہر میں لے آویں) حکیم احسن اللہ خاں اور جنرل سمند خاں اور میر حامد علی خاں کے وایراہیم علی خاں وغلام علی خاں اور سردار دربار شاہی میں واسطے مجرا کے حاضر ہوئے (نواب احمد قلی خان مع محمد بخت خاں کمانیر اور

اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۱، مکلف صفحہ ۱۳۳۔ دو آدمیوں۔

۲ مکلف صفحہ ۱۳۳ Suneri Mandai صبح: سبزی منڈی

۳ تو سین میں دی گئی عبارت مخطوطہ روز تاجی ۱۳۳ میں درج نہیں۔

۴ مخطوطہ روز تاجی ۱۳۳ میں ۲ جولائی ۱۸۵۷ء کے واقعات کی پوری تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ بہت سے واقعات کو جذب کر کے انہیں صرف چند سطروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ مخطوطہ روز تاجی (نمبر ۱۳۳) صفحہ ۳۲-۳۳

۵ تو سین میں دی گئی عبارت مخطوطہ روز تاجی میں درج نہیں۔

۶ صبح جنرل سمند خاں

۷ بقدر کی صبح و شام اور مکلف میں "میر حامد علی خاں" کا نام درج نہیں۔

۸ اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲ اور مکلف ۱۳۳ پر حاشیے میں بخت خاں کے متعلق ایک نوٹ درج ہے۔ اندر کی صبح و شام میں لکھا ہے "بخت خاں تو پ خانہ کی میرانی بائری کا سب سے بڑا دیکھی افسر تھا۔ اس کے ماتحت تمام توپچی ہندوستانی تھے۔ یہ باندی ذرا مشہور تھی اس لئے کہ پہلی جنگ افغانستان میں وہ ہیل کے ماتحت اپنی کارگزاری دکھا چکی تھی۔ اعزاز کے طور پر اس کی توپوں پر پھولوں کا محراب نما تاج بھی رکھ دیا گیا تھا۔ بخت خاں ہلال آباد میں اس باتری میں کام کر چکے تھے۔ اندر کے بعد ان کی بہت تلاش کی گئی مگر کہیں پتہ نہ چلا۔ وہ جنگ میں کام نہیں آئے ورنہ ہمیں اس کی خبر ملتی۔ ایک دو توپیں بھی حاصل نہیں ہوئی۔ ممکن ہے کہ وہ کسی دن دستیاب ہو جائیں۔ (یادداشت نوشہ جی۔ ایچ۔ ایم۔ ریکس سی بی)

صوبہ دار بریلی کی فوج نے دربار سے مراجعت کی۔ محمد بخت خاں نے درمیان گفتگو شاہ سے یہ تذکرہ کیا کہ فوج کا بندوبست کیا جائے اور سپاہی باشندگان شہر کو نہ لوٹیں۔ اس پر شاہ دہلی نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ فوج نہیں ہے۔ فقط سپاہی ہیں سو میرے حکم کو نہیں مانتے اور میری یہ منشا ہے کہ انگریز نیست و نابود ہو جاویں اور شہر کی لوٹ موقوف کی جاوے۔ اس پر محمد بخت خاں نے عرض کی کہ اگر حضور میری دستگیری کریں اور مجھے اپنی حمایت میں لے لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ہر طور کا بندوبست کر سکتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ محمد بخت خاں دربار شاہی سے رخصت ہو کر پاس صوبہ داروں کے آیا اور کہا کہ بادشاہ نے مجھ کو اپنا غلام بنایا ہے۔ اب یہ کہو تم کس طرف ہو۔ صوبہ داروں نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور حسب الحکم تمہارے کام کریں گے۔ چنانچہ ایک سپر اور ایک تلوار اور خطاب جرنیلی محمد بخت خاں کو اور حکم اعلیٰ امورات جنگی میں حضور شاہ دہلی سے عطا ہوا۔ تمام صوبہ داران فوج کو حکم ہوا کہ تم محمد بخت خاں کے دربار میں واسطے لینے حکم کے حاضر ہو۔ مرزا مغل سپہ سالار مقرر ہوا۔ محمد بخت خاں نے شاہ دہلی سے عرض کی کہ اگر شہزادے شہر کو لوٹیں گے یا اور قسم کی بے بندوبستی کریں گے تو میں ان کے کان اور ناک کاٹ لوں گا۔ بادشاہ نے فرمایا کہ کل

اختیارات تم کو عطا ہوئے جو مناسب جانو عمل میں لاؤ اور حسب درخواست اس کی کوتوال شہر کے نام فرمان گیا کہ موت شہر میں بند ہو ورنہ تم کو پھانسی دی جائے گی اور یہ بھی حکم دیا کہ جو سپاہی رعیت کو لوٹے اس کو گرفتار کر لو۔ جنرل محمد بخت خاں نے عرض کی کہ فدوی حسب الحکم حضور کے دہلی دروازہ کے باہر مع اپنی فوج کے کہ جس میں ۴۲ رجمنٹیں پیادگان اور ۷۰۰ سوار اور ۶ گھڑ چڑھی تو ہیں، تین توپ کلاں اور ۱۴ ہاتھی اور چند صد کارتوس اور ۱۲۰۰، اعرابہ میگزین اور پھر کمپوں اور ۳۰۰ گھوڑے ہارڈ کی لوٹ کے ۱۰۰۰ جہادی ہیں، مقیم ہیں اور میں نے چھ مہینے کی تنخواہ فوج کو تقسیم کر دی ہے اور چار لاکھ روپیہ میرے پاس ہنوز باقی ہیں۔ یقین ہے کہ میری فوج واسطے اخراجات روزمرہ کے حضور سے کچھ طلب نہ کرے گی اور بعد آخر ہونے لڑائی کے جو کچھ باقی رہے گا، خزانہ سرکار میں داخل کروں گا۔ شاہ دہلی نے ۴۰۰۰ روپے واسطے ضیافت بریلی کمپوں کے مرحمت کئے (۲) اور بنام افسران رجمنٹ پیادگان اور سوار یہ حکم دیا کہ جنرل محمد بخت خاں کے دربار میں حاضر رہو اور اس کے صلاح اور مشورہ سے کام کرو۔ جو کمپنیاں آگرہ سے دہلی میں داخل ہوئیں

۱ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴ کے مطابق "ایک سو جاہدین"

۲ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۴) میں یہ ساری تفصیل نہیں بیان کی گئی ہے۔ چند سطروں میں مخطوطہ نگار نے واقعات

ان کو بھی یہ حکم ہوا کہ جنرل محمد بخت خاں نے یہ حکم بذریعہ منادی مشتہر کرادیا کہ تمام دوکاندار اور باشندہ مسلح رہیں اور کوئی شخص بلا ہتھیار اپنے گھر سے باہر نہ نکلے اور جس کے پاس ہتھیار نہ ہو وہ حضور میں درخواست دے کہ اس کو سرکار سے ہتھیار مل جائے گا اور جو سپاہی کسی کا ہتھیار چھینے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے اور جن کے پاس اسباب میگزین میں سے کوئی چیز ہو وہ جنرل کے سپرد کر دیں ورنہ متوجہ سزا ہوں گے۔ شہر کے تھانہ داروں کو حکم ہوا کہ کل صبح مع رئیسان عظام شہر کے دربار محمد بخت خاں میں حاضر ہوں فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۵ اگست ۱۸۵۸ء بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی باقی ماندہ دوسری جولائی ۱۸۵۷ء اسی تاریخ محمد بخت خاں واسطے ملاحظہ اسباب میگزین اور اسلحہ کے گئے اور انتظام شائستہ کیا (شاہ دہلی کے حضور میں یہ عرض ہوئی کہ چند سپاہیوں نے رائے رام سرن داس ڈپٹی کلکٹر سابق کا گھر دو گھنٹہ تک خوب لوٹایا) اور یہ بھی خبر آئی کہ چند ہزار سپاہ راجہ بیکانیر کی بہ سرداری ایک سردار کے ہانسی حصار پہنچی، باغی اور غارت گروں کو قتل کیا اور اب اس علاقہ میں چین جان اور امن و امان ہے۔ اب ان کا ارادہ واسطے جانے

۱ تو سین میں درج عبارت مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۴) میں نہیں ہے۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۴ چھ ہزار سپاہی۔

روہنگ کے مصمم ہے اور ڈاک حصار سے سرسہ تک بیٹھ گئی ہے۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر لکھنؤ سے پہنچی کہ سپاہ مقیمہ اس جگہ نے بغاوت کی اور تمام انگریزوں کا مچھی بھون میں محاصرہ کر لیا ہے اور یہ خبر آئی کہ گوالیار کا کنٹینٹ بگڑا چاہتا ہے۔ مہاراجہ جیا جی راؤ سندھیہا بہادر ان کو سمجھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ہمارے پاس رہو۔ انگریزوں کے پاس مت جاؤ۔ قریب آٹھ بجے رات کے جنرل بخت خان شاہ دہلی کے حضور میں حاضر ہوا اور بہت دیر تک شاہ دہلی اور حکیم احسن اللہ خاں اور نواب احمد قلی خان اور نواب زینت محل بیگم سے مشورہ ہوتا رہا۔

۳ جولائی ۱۸۵۷ء نواب حسن علی خان اور راجہ امید سنگھ کے لڑکے مع دیگر سرداران دہلی واسطے اداء مجراء دربار شاہ دہلی میں حاضر ہوئے۔ ایک عرضی حرافان لشہر کی بدیں مضمون گزری کہ ہم کو جنرل محمد بخت خان نے معرفت برقدازوں کے طلب کیا۔ اس میں ہماری کمال بے عزتی اور حقارت ہے لہذا امیدوار ہیں کہ محمد بخت خان کو لکھا جاوے کہ اگر آئندہ کو ہمیں طلب کرنا ہو تو بجائے زبانی پیام رقعہ بھیجا کریں اس کے جواب میں جنرل نے لکھا کہ میں نے ساہوان شہر کو نہیں بلایا تھا۔ یہ غلطی کو توالی کی ہے۔ میں نے تو فقط اتنا کہا تھا کہ ساہوان کو معرفت برقدازاں آگے دی جاوے کہ وہ مسلح

رہیں۔ تاریخ مذکورہ بالا کو محمد بخت خان کو لکھا گیا وہ انتظام اور بندوبست ادائے تنخواہ ملازمان شاہی کا کرے اور اس کو یہ بھی اختیار دیا گیا کہ وہ لوگ جو بہ علت بد رویہ اور لوٹ کے ماخوذ ہوئے ہیں ان سے تاوان اور مصادرہ لے اور نیز یہ بھی حکم ہوا کہ وہ علاقہ دہلی میں فوج بھیج کر تھانہ دار اور تحصیل بٹھاوے اور مہاجنوں سے معاملہ کر لے اور اس کو یہ بھی آگے دی گئی کہ شاہزادہ آج سے کرنیل فوج ہوں گے۔ ایک سوار ۴ بی نمبری رجمنٹ سواران کا محمد بخت خان کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ دو گوروں نے انگریزی کمپ سے میرا پیچھا کیا تھا۔ چنانچہ میں ایک کو ہلاک کر کے لاہوری دروازہ پر آیا۔ وہاں سپاہیان گارد نے میرا ہتھیار اور گھوڑا چھین لیا۔ امیدوار ہوں کہ دلایا جائے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ۲۰۰ گاڑی محمولہ اسباب میگزین و رسد راجہ پٹیالہ نے بھیجی ہیں اور وہ رائے کی سرائے آہو کہ انگریزی کمپ میں جاتی ہیں۔ پس دور جنٹ سپاہیان اور سواران کی مع ۴ ضرب توپ فی الفور واسطے روکنے رسد کے روانہ ہوئیں (جنرل محمد بخت خان نے ایک عرضی بدیں مضمون کہ میرے پاس خیمہ کم ہیں اور برسات شروع ہوئی ہے اس لئے امیدوار ہوں کہ اور خیمہ مرحمت ہوں۔ قریب بیس ہزار آدمی

حسب الحکم محمد بخت خان کے جامع مسجد اور لال ڈوگی پر جمع ہوئے۔ خدا بخش خان نائب کو تو ال وہاں آیا اور سبھوں سے کہا کہ تم ہتھیار باندھو۔ بعد ازاں محمد بخت سلیم گڑھ اور لاہوری اور کشمیری دروازہ سے ہو کر روانہ ہو گیا اور وہاں حکم دیا کہ سب طرح کی مضبوطی رہے۔ بعد ازاں (۱) دربار شاہی میں واسطے اداء مجراء کے گیا اور دو انگریزوں کو جن کا عہدہ سارجنٹ تھا، بادشاہ کے حضور حاضر کیا اور عرض کیا کہ یہ بریلی سے میرے ساتھ آئے ہیں اور انھوں نے بہت کار نمایاں کئے۔ یعنی انگریزوں نے بریلی میں چاہا تھا کہ فوج کو اڑادیں مگر ان کا ارادہ بہ باعث اطلاع دینے ان صاحبوں کے فوج کو موقوف رہا۔ دونوں پہرے سارجنٹ حسب الحکم سلیم گڑھ و لاہوری و کشمیری دروازہ پر واسطے دیکھنے مورچوں کے گئے (اور کالے خان گولہ انداز سے کہ جولاءہوری دروازہ پر تھا کہا کہ اپنا ہنر ہم کو دکھاؤ۔ ۵۰۰ گولے ہر ایک مورچوں پر یعنی لاہوری اور کشمیری دروازہ و سلیم گڑھ پر رکھے گئے) اس تاریخ دہلی میں یہ بھی مشہور ہوا کہ کلکٹر گورگانوہ کا (جو آگرہ میں پاس لفٹنٹ گورنر کے گیا تھا) اب اس نے مع ایک فوج راجہ بے پور کے مراجعت کی اور ۳ گاؤں دہقان

۱ تو سین میں درج عبارت مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۲) میں درج نہیں۔

۲ تو سین میں درج عبارت "غدر کی صبح و شام" اور مکاف میں درج نہیں۔

۳ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح و شام اور مکاف میں درج نہیں۔

بغاوت شعار بھورا وغیرہ پر خاکستر کر دیئے اور وہاں کے باشندوں کو قتل کیا۔ یہ بھی خبر آئی کہ ۹ ہزار گورے انگریزی کمپ میں موجود ہیں اور رسد سب قسم کی چلی آتی ہے اور لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی اور شمالی نے تیس لاکھ روپیہ لکشمی چند سیٹھ والی متھرا سے طلب کئے ہیں اور اس کے جواب میں لکشمی چند نے یہ کہا کہ تیس لاکھ روپیہ تو میرے پاس موجود نہیں مگر البتہ اشرفیاں اس قدر روپیہ کے عوض میں دے سکتا ہوں ۳۔ اور یہ بھی سنا گیا کہ افواج مقیمہ کالپی اور ادوے پور نے بغاوت اختیار کر کے اپنے انگریزی افسروں کو قتل کیا اور اب وہ دہلی کو آتے ہیں۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ یکم ستمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب۔ بقیہ سرگذشت دربار شاہی دہلی ۴ جولائی ۱۸۵۷ء مرزا خضر سلطان واسطے ادائے مجراء کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تمام شاہزادے آوارہ پھرتے ہیں اور باشندگان کو تکلیف دیتے ہیں۔ اس واسطے ان کو عہدہ کرنیلی سے موقوف کیا گیا۔ جنرل محمد بخت خاں بہ خطاب فرزند سرفراز ہوا اور پہلے یہ خطاب شاہ عالم نے راجہ پٹیل کو دیا تھا۔ (راجہ امید سنگھ کے لڑکے اور نواب حسن علی خان اور میر

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۱۵۶ اور مکاف صفحہ ۱۳۸ کے مطابق "تیس لاکھ"

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۶ اور مکاف صفحہ ۱۳۷ کے مطابق لکشمی پت صحیح لکشمی چند

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۱۵۶ اور مکاف صفحہ ۱۳۸ پر درج ہے۔ "میرے پاس سونا تو موجود ہے لیکن چاندی نہیں"

حامد علی خاں دربار شاہی میں واسطے ادائے مجرے کے حاضر ہوئے (۱) (تھانہ دار شاہ درہ کی عرضی اسی تاریخ آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ ۲۰ سوار واسطے رکھنے انتظام علاقہ کے تعینات ہوں، چنانچہ ۱۰ سوار بھیجے گئے (۲) ایک شفقہ بنام مولوی احمد علی وکیل راجہ بلب گڑھ جاری ہوا۔ اس میں لکھا تھا کہ ایک رتھ مرزا فخر الدین خان کا علاقہ بلب گڑھ میں لوٹا گیا ہے۔ اس کی کیفیت لکھو (اس تاریخ ایک منادی بہ حکم جنرل محمد بخت خان شہر دہلی میں ہوئی کہ سب لوگ چاندنی چوک میں حاضر ہوں اور وہاں ان کو کچھ حکم سنایا جائے گا (۳) دو رجنٹ کہ جو واسطے روکنے انگریزی رسد کے گئی تھیں انھوں نے تین گاڑیاں شکر ۳ کی پکڑیں اور ۹ سوار راجہ پٹیا لہ کے ہلاک کئے اور علی پور میں مورچہ لگا دیا ہے۔ (سپاہ انگریزی نے آدھی رات پر چھاپا مارا جس میں آٹھ سو سوار اور سپاہی مارے گئے اور تھوڑی دیر تک معرکہ رہا بعدہ انگریزی فوج اپنے کمپوں میں گئی اور سپاہی شام کو لوٹ کر شہر میں آ گئے۔ قریب بیس ہزار آدمی کے قلعہ لاہوری دروازہ سے چاندنی چوک تک واسطے سننے احکام جنرل محمد بخت خاں

۱ تو سین میں دی گئی عبارت مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۱۳۳) میں درج نہیں۔

۲ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح و شام میں درج نہیں۔

۳ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۱۳۳) میں یہ سطر درج نہیں۔

۴ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۶، مکاف صفحہ ۱۳۸ کے مطابق "دو گازیان"

کے فراہم ہوئے لیکن جس وقت وہ تشریف لائے تمام آدمی مایوسانہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے (۱) قریب ۲۰۰ آدمی رام پور اور گنیمہ سے دہلی میں داخل ہوئے اور فتح پوری مسجد میں قیام کیا۔

۵ جولائی ۱۸۵۷ء جس وقت شاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے۔ حکیم احسن اللہ خان اور نواب حسن علی خان واسطے اداء مجرا کے حاضر ہوئے۔ امانی بیگم زوجہ مرزا بلاتی ولد بہادر شاہ بادشاہ دہلی حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ کل کی شب کو مرزا ابوبکر بحالت نشہ شراب مع چند سوار میرے پکڑنے کو آئے تھے۔ انھوں نے طنطنہ اور بندوقیس چلائیں اور نیز ساکنان کو نچہ پر زد و کوب کی۔ برطبق اس کے خدا بخش نائب کو تو ال وہاں گیا مگر مرزا ابوبکر نے ۲۰۰ ہاتھ تلوار کے اس پر مارے اور اس کو قید کر کے قلعہ میں لے آیا اور کہا کہ سپاہیوں نے اس کو بے عزت کیا اور اس کے گھر کو لوٹا۔ اس پر شاہ دہلی بہت ناراض ہوئے اور تمام شاہزادوں کو عہدہ کرنیلی سے موقوف کیا اور حکم دیا کہ مرزا ابوبکر پابہ جولان پیدر ہے گا۔ وہ کافر ہو گیا (اور سوائے مرزا مغل کے سب شاہزادوں کو حکم ہوا کہ دربار میں نہ آیا کریں۔ ایک شفقہ جانب

۱ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۱۳۳) میں یہ واقعات درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۶، دھام پور، مکاف صفحہ ۱۳۸ "Nampur" صحیح۔ دھام پور (ملاحظہ ہوا پیریل

بنام محمد بخت خان و دیگر افسران فوج کے لکھی گئی کہ تمام شاہزادے عہدہ کرنیلی سے موقوف ہوئے۔ لہذا کوئی حکم نہ ماننا اور ایک حکم بنام کوتوال اس مضمون سے جاری ہوا کہ اگر کوئی شاہزادہ کسی کو لوٹے یا قتل کرے اس کو گرفتار و مقید کرو (شہر میں یہ منادی ہوئی کہ جو کوئی چوکیداری نہ دے گا وہ مجرم سرکار ہوگا)۔ ۵ کمپنیاں سپاہی اور سواروں کی سینا پور ۳ علاقہ لکھنؤ سے دہلی میں داخل ہوئیں اور بیان کیا کہ راجہ مان سنگھ نے پچاس ہزار آدمی سب قسم کے اسلحوں کے فراہم کیا ہے اور کہا ہے کہ تم زیر حکم جنرل محمد بخت خاں کے رہو (یہ بھی سنا گیا کہ انگریزوں نے ایک مورچہ بہ مقام چندراوی تیار کیا ہے اور جنرل محمد بخت خان نے چند ہزار سپاہی اور سوار واسطے روکنے رسد کے علی پور ۳ بھیجے ہیں چنانچہ ۲ گاڑیاں رسد کی سپاہیان نے پکڑیں اور وہ ضیاء الدین کے باغ تک ان کو لے آئے تھے۔ جب انگریز سپاہیوں نے ان پر حملہ کیا تو ان سے گاڑیاں چھین لیں اور اپنے کیمپوں میں لے گئے۔ ایک خبر نصیر آباد سے معلوم ہوا کہ کرنیل لارنس صاحب کوہ آبو سے نصیر آباد میں

۱۔ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۲) میں یہ واقعات درج نہیں۔

۲۔ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۲) میں یہ بات درج نہیں۔

۳۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۷ جو نا پور، مظاف صفحہ ۱۳۹ "Jutapur" صحیح سینا پور

۴۔ غدر کی صبح و شام اور مظاف میں علی پور درج نہیں۔

داخل ہوئے اور رعایا کو تسلی دی کہ ایک ہزار سوار اور سپاہی دھولپور کے راجہ پرتاپ سنگھ نے مقامات مختلفہ پر واسطے حفاظت شہر کے متعین کی ہیں اور اس نے ۵۰۰ سپاہیان ۲ راجہ بے پور سے مقابلہ کیا۔ فوج راجہ اندور کی اور نواب والی جادرہ کی جو مہد پور ۳ میں مقیم ہے بلا اصدار حکم خود بخود چلی گئی۔ کشوری لال لڑکا وکیل مہاراجہ ہندوراؤ کا جو بیکانیر میں تھا، بعارضہ ہیضہ راہی ملک عدم ہوا (۴) ملتان سے خبر آئی کہ انگریزوں نے فوج کے ہتھیار مانگے تھے۔ اس پر سپاہیان نے انکار کیا اور کہا کہ اگر تم ہتھیار مانگو گے تو ہم تم کو مثل اور رجمنٹوں کے قتل کریں گے۔ اس سبب انگریز لوگ بھاگ کر ملتان کے قلعہ میں پناہ گیر ہوئے۔ اور فوج لاہور کی جانب روانہ ہوئی۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۸ ستمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب۔ بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۶ جولائی ۱۸۵۷ء بہادر علی خان پٹھان ساکن بہادر گڑھ دربار شاہی میں حاضر ہوا اور گیارہ روپیہ نذر پیش کر کے عرض کی کہ بہادر گڑھ قدیم سے میرے بزرگوں کے قبضہ میں تھا چند روز گزرے کہ اس پر بہادر جنگ خاں متصرف ہو گیا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ اس امر کی تحقیقات کی جاوے گی۔

۱۔ غدر کی صبح و شام اور مظاف میں راجہ پرتاپ سنگھ کا نام درج نہیں۔

۲۔ غدر کی صبح و شام اور مظاف میں سپاہیوں کی تعداد درج نہیں۔

۳۔ غدر کی صبح و شام میں مہد پور درج نہیں۔ مظاف صفحہ ۱۳۱ Moridpur صحیح مہد پور

یعقوب علی اس کے ہمراہی نے بھی نذر پیش کی۔ سپاہیان باغی افسردہ بار میں آئے اور عرض کی کہ جنرل محمد بخت خان نے دو کمپنیاں واسطے حفاظت پل ہنڈن کے بھیجی تھیں مگر چونکہ رسد نہیں پہنچی اور ہیضہ بہت شدت سے نازل ہوا اس واسطے ہم لوٹ آئے۔ انھوں نے یہ بھی فریاد کی کہ جنرل محمد بخت خان اپنے فوج کی رسد رسانی خوب کرتا ہے مگر اور فوج کو رسد دینے میں اسے کچھ پرواہ نہیں۔ بادشاہ نے اس پر فرمایا کہ تم جنرل مذکور کے پاس جاؤ کیونکہ اس کو حکم ہوا ہے کہ وہ سب فوج کی رسد دے گا۔ بادشاہ نے مرزا عبد اللہ اور شہزادوں کو واسطے ان کے بدردیہ کی ملامت کی اور حکم دیا کہ جو روپیہ تم نے صرافان شہر سے بہ جبر لیا ہے اس کو داخل کر دو در صورت عدم ادائے روپیہ تمہاری تنخواہ سے مجرا ہوگا۔ حیدر حسن خاں توپ خانہ والا اور مرزا معین الدین خاں اٹھانہ دار سابق پہاڑ گنج طلب ہوئے اور حکم ہوا کہ جو اسباب باشندگان تم نے لوٹا ہے وہ حوالہ کر دو ورنہ تمہارے حق میں اچھانہ ہوگا۔ (دو عریضات مرسلہ جنرل محمد بخت خان کے محتوی بریں معنی کہ افواج کو بہ سبب ہونے موسم برسات کے بہت تکلیف ہے لہذا مکانات واسطے ان کی بود و باش کے مرحت ہوں اور دوئی بہ طلب ۵۰ چیرا سیوں کے آئیں۔ بعد ملاحظہ کے حکیم احسن اللہ خاں ۲ کو حکم ہوا کہ مکانات واسطے بود و باش سپاہیان

۱ "غدر کی صبح و شام" میں "معین الدین خاں" کا نام درج نہیں۔

کے دیے جاویں اور پرنٹاپ سنگھ کو حکم ہوا کہ وہ چیرا سی بھیج دے۔ ایک محمد بخت خان کو بھیجا گیا اس میں لکھا تھا کہ شہر دہلی میں کتنی فوج ہے کہ روزمرہ کا روپیہ خزانہ شاہی سے ان کو دیا جائے اور جہاں تک بنے اس بات کی روک رہے۔ اسی تاریخ یہ بھی مشہور ہوا کہ ایک سپاہی سلیم گڑھ پر گولے کے صدمے سے ہلاک ہوا اور دربانان کے نام حکم جاری ہوا کہ دیوان عام میں معہ ہتھیار کے کوئی آنے نہ پائے اور جس کسی کے سر پر خواہ وہ لڑکا ہی ہو پگڑی نہ ہو اسے مت آنے دو۔ احمد بخت خاں ۱ رسالہ دار ۴ رجمنٹ سواران نظامت و چند سوار معہ چند روپے لیکر کمپوں سے بھاگ کر اسی تاریخ کی شام کو جب کہ مینہ خوب برس رہا تھا شہر دہلی میں داخل ہوئے۔ بادشاہ نے جنرل محمد بخت خاں کو طلب کیا مگر بہ باعث کار ضروری اس نے آنے سے عذر کیا پھر بادشاہ نے نواب احمد قلی خاں کو مع ایک لقبوند کے اس کے پاس بھیجا اور زبانی کہلا بھیجا کہ اس کو لوہے کے حلقہ میں بند کر کے اپنے بازو پر باندھ لو اور تم غنیم پر فتیاب ہو گے۔ اس تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ کمپنیاں ۲ گوروں کی مع ضرب توپ آگرہ سے آئی ہیں اور وہ آج شب کو صفدر جنگ خاں کے مقبرہ میں قیام کریں گے اور کل صبح کو علی پور کی طرف روانہ ہوں گی۔ بادشاہ اسد ۳

۱ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۱۵۹، مکاف صفحہ ۱۱۳، احمد خاں۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۹، اور مکاف صفحہ ۱۳۱ کے مطابق تین کمپنیاں۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۵۹، آسوز کی باتری۔ صبح اسد برج (اسد برج قلعہ کے جنوب مشرق کونے میں ایک بہت بڑا برج تھا، ملاحظہ ہو بشیر الدین (حصہ دوم) صفحہ ۸۲)

برج پر تشریف لے گئے اور مورچوں کا ملاحظہ کیا۔ جنرل محمد بخت خاں نے دو ہرکارے بے پور کو واسطے لانے خبر فوج بمبئی روانہ کئے اور سب فوج کو حکم دیا کہ کل کے روز واسطے پریٹ کے سب حاضر ہوں (۱) ۳ آدمی بہ لباس فقیرانہ جو انگریزوں نے واسطے لانے خبر کے شہر دہلی میں بھیجے تھے وہ محمد بخت خاں کے کیمپوں میں گرفتار ہوئے اور قتل کئے گئے۔ دو آدمی جو چھپی ہوئی ایک میلی تھیلی میں بند کئے ہوئے دو بوتل برانڈی کی لئے جاتے تھے وہ بھی گرفتار ہوئے۔ ایک ہاتھی انگریزی کیمپوں کا پکڑ کر شہر دہلی میں لے آئے۔ پروانہ جات بنام تھانہ داران شہر مشعر اس بات کی کہ شاہ دہلی نے احمد قلی خاں کو عہدہ مجسٹریٹ مرحت کیا لہذا چاہئے سب بجا آوری اس کے احکام کی کریں۔ فقط۔

۷ جولائی ۱۸۵۷ء نواب امین الدین خاں اور مرزا ضیاء الدین خاں اور میر حامد علی خاں اور دیگر سرداران شہر دہلی واسطے ادائے تسلیمات دربار میں حاضر ہوئے۔ نواب ولی داد خاں رئیس مالا گڑھ نے ایک عرضی بھیجی۔ اس میں لکھا تھا کہ بلند شہر کا کلکٹر مع چند سوگوروں کے لڑنے کو آیا۔ چنانچہ میں بھی مع اپنی فوج کے روانہ ہوا اور مین پور پر کہ چھ کوس مالا گڑھ ۳

سے ہے، ایک لڑائی ہوئی۔ میں نے کلکٹر مذکور کو شکست دی اور تین توپیں اس کی چھین لیں۔ لاچار وہ قلعہ میں چلا گیا اور اگر کچھ میری مدد کے واسطے اور فوج بھیجی جائے تو میں کلکٹر مذکور کو ہلاک کر دوں۔ بعد ملاحظہ عرض جنرل محمد بخت خاں کو حکم ہوا کہ ایک رجمنٹ سپاہیوں کی اور دو توپ اور واسطے مدد نواب مذکور بالا کے بھیج دے اور کو تو ال شہر کو حکم ہوا کہ بہ موجب ہدایت جنرل محمد بخت خان فوج کی رسد کا انصرام کرے۔ راجہ ناہر سنگھ بلب گڑھ والے نے بذریعہ عرضی شاہ دہلی کو اطلاع دی کہ افسران افواج نیچے نے مجھ کو لکھا تھا کہ ۷۰۰ من آنا و دیگر اجناس رسد مثل دانہ ہو و گاہ وغیرہ فوج کے واسطے جو دو دن بلب گڑھ میں مقام کریں گے، تیار رہے۔ اس واسطے عرض رسا ہوں کہ جو کچھ اس مقدمہ میں ارشاد ہوا اس کی تعمیل کروں۔ قریب ۷۰ سوار ۴ رجمنٹ سواران لکھنؤ کی دہلی میں داخل ہوئی۔ ان کو حکم ہوا کہ وہ نزدیک فوج جنرل محمد بخت خان کے قیام پذیر ہوں۔ چند افسران رجمنٹ کارٹر اور لوگ ۲ نے بادشاہ کو عرضی دی اور سب جنرل محمد بخت خان کے مستغیث ہوئے کہ جنرل مذکور ہماری احتیاج رفع نہیں کرتا اور اس سبب بجا آوری احکام سے ہم ناراض ہیں۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ وہلی تتمہ اخبار نمبر ۳ انھوں نے یہ بھی بادشاہ سے عرض کیا کہ ہم جو روپیہ لائے تھے وہ ہم کو واپس ملے یا مرزا مغل کے حکم میں رہے۔ بعد ملاحظہ کے ان کو تسلی اور تشفی دی اور ارشاد کیا کہ جنرل محمد بخت خاں آئندہ کو تم سے بہت سلوک ہوگا اور تمہارے اخراجات کی اس کو فکر رہے گی اور تم کو بھی لازم ہے کہ بجا آوری اس کے احکام میں کبھی قصور نہ کرو۔ ایک شقہ جنرل محمد بخت خاں کو بھیجا گیا۔ اس میں لکھا تھا کہ فوج کو تشفی دینی واجب ہے۔ ایک پروانہ بنام لکشی نرائن وکیل بہادر جنگ خاں رقم ہوا۔ اس میں لکھا تھا کہ تم اپنے آقا کو اطلاع دو کہ دو من افیون بلا توقف شہر دہلی میں بھیج دے اور روپیہ اس کا خزانہ شاہی سے مرحمت ہوگا۔ تمام فوج کی پریڈ شہر کے باہر دہلی دروازہ سے اجمیری دروازہ تک ہوئی۔ جنرل محمد بخت خاں نے سب کو تسلی دی اور ہر ایک رجمنٹ کو شقہ بادشاہ کی طرف سے دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جو سپاہی اور افسر میدان جنگ میں کام آئیں گے ان کی پینشن مقرر ہو جاوے گی اور جو میدان جنگ میں بہادری دکھائیں گے ان کو ۵۰ بیگہ زمین مرحمت ہوگی اور نیز عہدہ جلیلہ ان کو مرحمت ہوں گے۔ اس کے بعد جنرل مذکور سوار ہو کر میگزین کی طرف گیا۔ وہاں توپ خانہ کا ملاحظہ کیا۔ چونکہ وہ سب تیار تھے

اس واسطے واپس آیا۔ دو قطعہ عریضات جنرل محمد بخت خاں دربار شاہی میں آئی۔ ایک میں لکھا تھا کہ میں نے مشورہ صوبہ داران فوج سے درباب بھیجنے فوج بمقام مالا گڑھ کیا تھا اور جس وقت میں حاضر ہوں گا اس کا حال بیان کروں گا اور دوسری عرضی میں تحریر تھا کہ میں بندوبست واسطے تقسیم تنخواہ ملازمان شاہی کروں گا۔ ایک عرضی افسران نیچ کی آئی۔ اس میں مرقوم تھا کہ حضور کے اقبال سے ہم نے فتح بمقام ہوڈل ۲ بجے پور کی فوج سے حاصل کی اور بے پور کی فوج بھاگ گئی۔ اب امیدوار ہیں کہ ۶ اتو اپ کلاں اور ایک کمپنی سفرینا کی بھیجی جائے تاکہ ہم قلعہ آگرہ کو سر کریں۔ بعد ملاحظہ کے وہ عرضی جنرل محمد بخت خاں کے پاس بھیج دی گئی۔ حسب درخواست نواب زینت محل ۳ بیگم حکیم بنام کوتوال جاری ہوا کہ وہ تمام تھانہ داروں کو اطلاع دے کہ روزمرہ کی رپورٹ نواب احمد قلی خان کو کیا کریں۔ یہ سن کر حکیم احسن اللہ خاں دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں رات دن کاروبار شاہی میں مصروف رہتا ہوں اور عہدہ جلیلہ مجسٹریٹی کا نواب احمد قلی خان کو دیا گیا۔ یہ سن کر بادشاہ نے حکیم موصوف کو بہت تشفی دی اور حسب احکامات سابقہ

۱۔ غدر کی صبح دشام صفحہ ۱۱۶ اور منکاف صفحہ ۱۳۲ کے مطابق "بلب گڑھ" صحیح مالا گڑھ

۲۔ غدر کی صبح دشام میں "ہوڈل" درج نہیں۔

۳۔ غدر کی صبح دشام اور منکاف میں زینت محل کا نام درج نہیں۔

کو تو ال کو حکم دیا کہ وہ روزمرہ رپورٹ حکیم احسن اللہ خان کو کیا کرے۔ شہر میں افواہا سنا گیا کہ چند گوروں نے ۳ مارواڑی اور ایک مسلمان کو بھولی بھٹیاری کے محل سے گرفتار کیا اور کمپوں میں لے گئے۔ چنانچہ تینوں مارواڑیوں کو تو رہا کیا مگر مسلمان کو گولی مار دی۔ پانچ لاکھ روپیہ مہاراجہ برندر سنگھ والی پٹیا لہ نے جو بھیجے تھے وہ انگریزی کمپوں میں پہنچے۔

۸ جولائی ۱۸۵۷ء شاہ دہلی حسب معمول دیوان عام میں تشریف لائے اور تمام امیران عظام مجراء بجالائے۔ ۹ ہزار روپیہ پاس مرزا مغل کے بابت چار دن روزیہ فوج بھیجا گیا۔ عرضی نواب خان بہادر خان ولد نواب حافظ رحمت اللہ خان ۳ رئیس بریلی کی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ بریلی اور شاہجہان پور پر میں نے قبضہ کر لیا۔ اس کے جواب میں شاہ دہلی نے لکھا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں۔ ایک عرضی افواج پیشاور کی مشعر اس بات کی کہ قریب تیس ہزار آدمی ہم سب ہیں، جلدی حاضر حضور ہوتے ہیں۔ تمام سوار جو مہتاب باغ میں مقیم تھے، ان کو حکم ہوا کہ لال ڈگی اور خان علی خان

۱۔ غدر کی صبح دشام صفحہ ۱۶۲ اور مشکاف صفحہ ۱۴۳ کے مطابق ۲۴۰۰
۲۔ بنوایا تھا جو مگر بھولی یا بھولی بھٹیاری کے محل کا ذکر نہیں (کہا جاتا ہے کہ یہ محل بھولی بھٹیاری نام کے ایک بزرگ نے
۳۔ غدر کی صبح دشام صفحہ ۱۶۱ مشکاف صفحہ ۱۴۳ کے مطابق زبیر سنگھ۔ صبح زبیر سنگھ۔

۴۔ خان بہادر خان، حافظ رحمت خاں کے پوتے تھے، ملاحظہ ہو، قائدین تحریک آزادی صفحہ ۱۳
۵۔ غدر کی صبح دشام صفحہ ۱۶۲، دو سوار سہائی، مشکاف صفحہ ۱۴۳ 20,000 men

کے مکان پر جاویں اور رام چند داس گڑ والا اور دوکاندار کٹرہ گھی و پٹری نہر سعادت خان کو گرفتار کر کے پاس شاہ دہلی کے لائے اور جب انھوں نے تین ہزار چھ سو روپیہ انڈرمانہ داخل کیا اس وقت ان کو چھوڑ دیا۔ محمد عظیم خان ولد شاہزادہ جہاں اختر نے درخواست کی کہ مجھ کو کچھ فوج مرحمت ہو کہ میں اپنے گھر والوں کو سرد سے لے آؤں کیونکہ میں نے سنا ہے کہ انگریزی فوج وہاں آنے والی ہے۔ برطبق اس کے جنرل محمد بخت خان کے نام شقہ جاری ہوا کہ محمد عظیم خاں کو وہ مدد دے۔ ۵ رقصاب جو گوشت انگریزی کمپوں میں ایک چارپائی پر لئے جاتے تھے ان کو سپاہیوں نے پکڑ کر ہلاک کیا اور اسی سبب سے تمام مسلمان شہر دہلی کے ناراض ہوئے۔ ۴۰ خلاصی مع چند توپوں کے کہ جو کپتان لوئیس صاحب بہادر کشنری آف آرڈنس نے فیروز پور سے روانہ کئے تھے۔ انگریزی کمپوں میں پہنچے۔ دس ان میں سے علیحدہ ہو کر دربار شاہ دہلی میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ قریب ۴۰۰ انگریزوں کے کوہ نینی تال پر ہیں اور نواب رام پور نے مراد آباد اور امر وہہ کا انتظام کر لیا اور

۱۔ غدر کی صبح دشام صفحہ ۱۶۲ اور مشکاف صفحہ ۱۴۳ کے مطابق ۲۴۰۰

۲۔ جن کے آخر میں نواب رام پور نے انگریزوں کی طرف سے مراد آباد کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا تھا لیکن جزوی طور پر لیکن اصل انتظام ایک باغی رہنما جو خاں کے ہاتھ میں تھا۔ یہ انتظام اس کے پاس ۲۵ مارچ ۱۸۵۷ تک رہا جب تک کہ جنرل جونز کی بریگڈ وہاں نہیں پہنچ گئی۔ ملاحظہ ہو امیر مل گزبیر جلد ۱ صفحہ ۵۰۷-۵۰۶

نواب محمد خان والی نجیب آباد کے قبضہ میں بجنور آدم پور، نگینہ اور دھام پور وغیرہ ہے اور کرنیل لارنس صاحب بہادر کوہ آبو سے نصیر آباد میں آگئے۔ سب راجاؤں کے وکیل دربار صاحب عدوم میں حاضر ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک ہزار آدمی راجہ پرتاپ گڑھ سے طلب کیے۔ نواب والی جادہ نے واسطے حفاظت نیچ کے انہیں مقیم کیا اور پانچ ہزار سوار اور سپاہی جو دہ پور سے طلب کئے۔ اسی تاریخ سنا گیا کہ راول تھارام نے بیس گوجروں کا بہ جرم ڈکیتی سرکاتا اور (ریواڑی کے دروازہ پر آویزاں کیا۔ ۲)۔ یہ خبر آئی کہ انگریز ہنوز لکھنؤ میں ہیں اور چھی بھون میں انھوں نے سنگھ باندھا ہے اور بہت سی سرنگیں تیار کی ہیں مگر (گومتی کے طرف کی سرنگیں خراب ہو گئیں۔ ۳) اور وہ بلی گارد میں دمدمہ تیار کرتے ہیں اور انگریزوں نے فیروز پور کے قلعہ پر بھی توپیں چڑھا دی ہیں۔ بغاوت اور سرکشی بنارس اور الہ آباد میں بھی ہوئی مگر انگریز خیریت سے رہے اور الہ آباد کے انگریز قلعہ کے اندر جا گئے۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۲ ستمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار

شاہ دہلی ۹ جولائی ۱۸۵۷ء حسب معمول شاہ دہلی دربار میں رونق افروز ہوئے۔ چند رشتہ داران نواب محبوب علی خان نے چار روپیہ نذر گزارانی قصابان شہر مستغیث ہوئے کہ پانچ ہمارے ہمراہوں کو سپاہیان نے ہلاک کیا اور ہم کو حکم ہے کہ دوکانیں مت کھولو۔ مرزا مغل کو حکم ہوا کہ اس مقدمہ کی تحقیقات کرو اور مرزا مغل نے شہر میں منادی کرائی کہ جو کوئی شخص گاؤ ذبح کرے گا وہ سزا پائے گا۔ انواہا سنا گیا کہ جنرل محمد بخت خاں بہ جمیعت ۱۵ ہزار پیادگان اور سواران انگریزوں پر حملہ کرنے گیا تھا چنانچہ ایک لڑائی کشن گنج ۲ کے برج پر ہو رہی ہے اور انگریزوں کا سنگھ جو بیرون ٹکا ہزاری پر تھا اس کو سپاہیان نے لیا۔ جنرل محمد بخت خاں اچانک مع چند سواران کے انگریزی کمپوں میں گیا۔ بہت سے افسر اور سپاہی انگریزی کمپوں میں مارے گئے۔ توپ خانہ کی توپوں کے آدمیوں نے انگریزی کمپوں میں محمد بخت خاں کو پہچان لیا اور جہادیوں نے اس روز بہت سخت لڑائی لڑی اور سپاہیوں نے انگریزی کمپوں میں غارت گری شروع کی لیکن انگریزوں نے ایک گراب کا گولہ مارا جس کے صدمہ سے مجبور ہو کر سپاہی لوٹ آئے۔ اس دن کی فتح

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۲ اور مکاف صفحہ ۱۳۵ کے مطابق "دس ہزار"
 ۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۲ اور مکاف صفحہ ۱۳۵ کے مطابق چھادی صبح۔ کشن گنج (کشن گنج سبزی منڈی کے قریب
 ایک محلہ تھا جہاں ۱۸۵۷ء کے دوران مورچہ بندی رہی اور مقابلے ہوئے) ملاحظہ ہو رضوی صفحہ ۲۵۸

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۲ اور مکاف صفحہ ۱۳۲ کے مطابق ۵۰۰ سوار اور پیدل سپاہی۔

۲۔ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں یہ بات درج نہیں۔

۳۔ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۳) میں یہ بات درج نہیں۔

میں بیس گھوڑے ستر اونٹ بیش قیمتی چیزیں ہاتھ آئیں اور تیرہ سوار و بارہ سپاہی مقید کر کے لائے۔ محبوب علی خان کی سرانے میں چند گورے جو چھپے تھے ان کو بھی مارا اور ان کے سر بطور نشان فتح کے بادشاہ کو پیش کئے۔ شاہ دہلی ان کو دیکھ خوش بہت ہوئے اور ایک سو روپیہ انعام دیا۔ دو گولہ انداز کالے خان کے توپ خانہ کے اس جرم سے کہ انھوں نے اور توپ خانہ کے آدمی میدان جنگ میں نہیں بھیجے گولی ماردی گئی۔

۱۰ جولائی ۱۸۵۷ء شاہ دہلی واسطے ملاحظہ مورچہ جات کے سلیم گڑھ تشریف لے گئے۔ نواب محمد ولی داد خان رئیس مالا گڑھ نے درخواست کی کہ کچھ مدد سپاہیان کی مجھ کو جلدی ملے ورنہ انگریز مجھے مار ڈالیں گے۔ اس پر حکم ہوا کہ جنرل محمد بخت خان بلا توقف کچھ فوج اس کی مدد کے واسطے بھیج دے۔ بادشاہ کے حضور عرض ہوئی کہ ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ خزانہ میں باقی ہے۔ مہدی علی خاں اور ناظر حسن علی خاں رئیس لکھنؤ کی عرضی آئی اس میں لکھا تھا کہ ہم نے تمام انگریزوں کو اس جگہ کے قتل کیا اور چند ضلع جات پر ہمارا قبضہ ہو گیا۔ بعد ملاحظہ کے ایک شفقہ رضا مندی کا ان کے نام لکھا گیا۔ انو اہا یہ بھی سنا گیا کہ انگریزی فوج فصیل شہر تک واسطے حملہ آوری کے پہنچ گئی ہے۔ یہ سن کر چند ہزار سپاہی اور سوار واسطے ان کے مقابلہ کے تیار

ہوئے۔ مگر بعد ازاں دریافت ہوا کہ چند سو گورے واسطے لانے نقش کے جو میدان جنگ میں پڑی ہوئی تھی، تیلی واڑہ آگئے۔ جنرل محمد بخت خان نے ایک گھوڑا واسطے سپاہیان مجروں کے طلب کیا۔ حکیم احسن اللہ خان کو حکم ہوا کہ گھوڑا دیا جائے۔ جنرل محمد بخت خاں کے نام حکم جاری ہوا کہ کچھ فوج چند راوی پر جہاں انگریز پل تیار کیا چاہتے ہیں روانہ کی جائے۔

۱۱ جولائی ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے اور تمام امیران شہر کا جو دربار میں حاضر تھے تسلیمات لیا۔ بعد ازاں مرزا مغل بیگ کے مکان پر تشریف لے گئے اور ایک گھنٹہ تک باہم مشورہ رہا جس وقت مراجعت فرما کر دیوان عام میں تشریف لائے جنرل محمد بخت خاں مع پچاس افسران و سپاہیان حاضر دربار ہوا اور عرض کیا کہ شفقہ جو میرے پاس گیا تھا اور وہ شخص جنھوں نے برخلاف اس کے حضور میں عرض کیا ہے وہ جھوٹے ہیں۔ اس پر بادشاہ نے کہا کہ میں نے کوئی شفقہ اس مضمون کا نہیں بھیجا۔ تب جنرل محمد بخت خان نے عرض کی کہ آئندہ کو شفقہ میرے نام بہمہر حضور جاری ہوا کرے۔ جنرل محمد بخت خان کی سفارش سے بادشاہ نے قبول کیا کہ وہ شخص جو میدان جنگ میں مارے جائیں گے ان کے وارثین کو پیشین دی جائے گی اور جب تمام افسر آداب تسلیمات بجالا کر رخصت ہوئے، جنرل محمد بخت

خاں نے شاہ دہلی سے عرض کی کہ میں رئیس سلطان پور علاقہ لکھنؤ اور قدیم بادشاہی عالی خاندان کے لواحقوں میں سے ہوں۔ حضور اس کی اپنے خاندان میں تحقیق کر لیں۔ بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ فی الحقیقت تم بڑے بہادر ہو۔ جنرل نے عرض کیا کہ میں اس عزت کا اس وقت مستحق ہوں گا کہ جب انگریزوں کو دہلی اور میرٹھ اور آگرہ سے بھگا دوں گا۔ داروغہ املاک نواب عبدالرحمن رئیس جھجر کو جنرل محمد بخت خاں نے حکم دیا کہ کالا محل انواب صاحب کا خالی کر دو۔ اس نے اس حکم کی تعمیل کی۔ جنرل محمد بخت خاں مرزا مغل کے گھر گئے اور اس سے ذکر اذکار کچھ دیر تک رہا۔ بعد ازاں کمپوں کو لوٹ گئے۔ ایک شفقہ راؤ تلارام رئیس ریواڑی مشعر اس بات کے کہ بادشاہ کے موضع جو اس ضلع میں ہیں ان کی مالکداری خزانہ سرکاری میں داخل کرے۔ حکیم عبدالحق خاں کے نام حکم جاری ہوا کہ دس سواری شاہ درہ کے تھانہ دار کے پاس بھیج دے۔ شہر میں اس بات کی منادی ہو گئی کہ جو کوئی کلداری یا ڈبل روپیہ لینے سے انکار کرے گا وہ گنہگار شاہ ہوگا۔

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۵ کلاں محل۔

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۵ اور صفحہ ۱۳۶ پر نواب عبدالرحمن خاں درج ہے۔

۳۔ غدر کی صبح و شام اور صفحہ میں راؤ تلارام کا نام درج نہیں۔

۴۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۵ اور صفحہ ۱۳۷ کے مطابق جو کوئی شخص انگریزی سکے قبول کرے گا اسے اسے سزا دی جائے گی۔

پانچ سواری کانپور سے آئے اور مرزا مغل کے پاس جا کر بیان کیا کہ پانچ ہزار سپاہی راستہ میں ہیں اور وہ دہلی کو آنا چاہتے ہیں۔ کو تو ال شہر کے نام حکم جاری ہوا کہ وہ خیمہ تیار کر کے جنرل محمد بخت خاں کے پاس واسطے آسائش اور آرام فوج کے بھیج دے اور امیر احمد علی وکیل راجہ ناہر سنگھ رئیس بلب گڑھ دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ تیس ہزار آدمیوں کو کیمپ کے واسطے بلب گڑھ میں رسد تیار ہو گئی۔ جنرل محمد بخت خاں نے فوج کو اطلاع دی کہ اگر ہوا موافق ہوگی تو کل دس بجے میں لڑنے چلوں گا۔ افواہ یہ بھی سنا گیا کہ سوخا کیوں نے تین انگریزی افسروں کو کہ انھوں نے خاکیوں کو بادشاہ دہلی کی ملازمت میں آنے نہ دیا، قتل کیا اور تھوڑے انگریز مہدی پور علاقہ بلب گڑھ میں داخل ہوئے اور زیناروں سے کہا تم اس جگہ کو خالی کر دو۔ یہاں چند روز میں ایک لڑائی ہوگی۔ دہلی میں یہ بھی سنا گیا کہ بارہ ہزار گورے بمبئی سے دہلی میرٹھ اور آگرہ کے واسطے آتے ہیں۔ سنکھری کے گوجر علاقہ ٹیکم میں باغیوں میں شامل ہو گئے اور وہاں کے گاؤں کو لوٹا تب جاٹ میرٹھ میں

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۶ تکاف صفحہ ۱۳۷ کے مطابق تیس ہزار آدمی۔

۲۔ "غدر کے بعد جب انگریز پنجاب سے فوج لے کر دہلی پر چڑھے تو ان کی فوج کی وردی خاکی تھی اس طرح

واسطے شہر میں خاکی کا لفظ ایک اصطلاح بن گیا تھا۔ خاکی کا ذکر درحقیقت انگریز کا ذکر سمجھا جاتا تھا۔" ملاحظہ ہو۔

غالب کار و زنا پچھ صفحہ ۳۵

۳۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۶ اور صفحہ ۱۳۷ کے مطابق "۳ ہزار گوجر"

گئے اور انگریزوں سے مستغیث ہوئے اور انگریزوں نے ایک کمپنی گوروں کی اور دو توپ انہیں دی۔ وہاں ایک لڑائی ہوئی جس میں تین ہزار گوجر تھے۔ باغیوں کو شکست ہوئی۔ سو آدمی ان کے مارے گئے۔ دوسرے جنٹ اور سولہ سپاہی سرکار انگریزی کے کام آئے اور سنکھری گاؤں کو آگ لگا دی۔
لفظ باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۹ ستمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء اس تاریخ کو بادشاہ دہلی مہتاب باغ میں تشریف لے گئے جس وقت وہاں سے مراجعت کی تو نواب حامد علی خان اور نواب حسن علی خان مع اپنے فرزند سعادت علی خان کے اور حسین مرزا ناظر اور مظفر الدولہ دربار میں حاضر ہوئے، اور مجرا بجلائے۔ نواب حسن علی خان نے پانچ روپیہ نذر گزرائی اور مظفر الدولہ نے ایک عرضی مرسلہ مہدی علی خان اور باقر علی خان فرزند ان آغا میر رئیس لکھنؤ پیش کی۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم نے کانپور میں سب انگریزوں کو قتل کیا اور بعد بندوبست کرنے اس جگہ کے ہم لکھنؤ کی جانب گئے اور بعد بندوبست کرنے لکھنؤ کے ہم بنارس کو جائیں گے اور بعد ازاں حضور کی فوج میں مقام دہلی شامل ہوں گے۔ لہذا امیدوار ہوں کہ ایک شقہ حضور سے مرحمت ہو بعد ملاحظہ کے وہ عرضی حکیم احسن اللہ

خان نے دربار شاہی میں حاضر کیا۔ عرالتیہات مرسلہ احمد علی خان والی کرناٹ اور فیض اللہ خاں رئیس کپور اور مولوی احمد علی ساکن بلب گڑھ دربار شاہی میں گزری ان میں لکھا تھا کہ ہم خیر خواہ اور بندگان شاہی ہیں۔ اس کے جواب میں بذریعہ شقہ ان کو حکم دیا گیا کہ تم اپنی فوج لے کر حاضر ہو۔ ایک عرضی یوسف علی خان والی رام پور کی بھی مشعر اس بات کے کہ چند ضلع جات کو میں نے اپنے قبضہ میں کر لیا اور حضور کے حکم ثانی کا منتظر ہوں۔ اس پر بھی حکم ہوا کہ تم مع اپنی فوج کے حاضر ہو۔ کو تو ال کی عرضی دربار بھیجئے ۳۰ خیموں کے جنرل محمد بخت خاں کے کپوں میں پہنچی۔ تھانہ دار کشمیری دروازہ نے ہمراہ عرضی کے اسباب چند اشخاص کا کہ جو لا وارث مر گئے تھے دربار شاہی میں ارسال کیا۔ جنرل محمد بخت خان نے ایک عرضی بھیجی اس میں لکھا تھا کہ ۵ لاکھ روپے ان نواب جہر کو اس مقدمہ میں لکھا گیا۔ ۹ سائیس انگریزی کپوں سے بھاگ کر مرزا مغل کے پاس آئے اور بیان کیا کہ انگریزوں کے پاس فقط دو ہزار سپاہی ہیں اور بہ باعث قلت رسد کے وکے مرتے ہیں اور ان کے پاس میگزین بھی نہیں ہے اور چند روز سے راجہ پٹیا لہ نے رسد بند کر دی ہے۔ ۳۰۰ سوار گرد و نواح کے ضلع سے جنرل محمد بخت خان کے پاس آئے۔ ایک سوار کانپور سے اسی تاریخ دہلی میں آیا اور عرض کی کہ تین

رجنٹ پیادگان اور دو رجمنٹ سوارانِ دہلی کو چلی آتی ہیں۔ احمد خاں رسالہ دار انگریزی کمپوں سے بھاگ کر اپنے گھر کہ جو کوچہ چیلان ۲ محلات دہلی واقع تھا، آیا لیکن محمد بخت خان نے اس شبہ سے کہ شاید وہ انگریزوں کا جاسوس ہو، گرفتار کیا اور کوتوالی کی حوالات میں رکھا۔ دو انگریز سرجن ۳ جو بریلی کے کمپوں کے ساتھ آئے تھے وہ بھی کوتوالی میں بھیجے گئے۔ دو گورے جو پہاڑ گنج میں پوشیدہ تھے ان کے سرسوارانِ باغی نے کاٹ لئے۔ ۵ اونٹ رسد کے جو انگریزی کمپوں میں جاتے تھے متصل باغیت ۴ ان کو پکڑ کر بحضور شاہ دہلی لائے۔ اس روز یہ بھی شہر میں افواہ ہوئی کہ راجہ الوری کی فوج نے نیچ کے کمپیوں کا مقابلہ کیا تھا مگر شکست کھائی اور دو تین توپیں باغیوں نے چھین لیں اور سپاہیان فوج نصیر آباد کا ارادہ ہے کہ مرزا تیمور ۵ کو اپنا جنرل بنائیں تھوڑے جاٹوں نے نواب ولی دادخان کی ۳ توپیں چھین لیں تھیں لیکن اب یہ باعث اس کے کہ ولی دادخان شاہ دہلی کا رشتہ دار ہے وہ پھر ناچاہتے ہیں اور تمام فوج کا ارادہ ہے کہ انگریزوں پر حملہ آور ہوں اور حسبِ الحکم شاہ دہلی

۱۔ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۱۶۸، مکاف صفحہ ۱۳۹ کے مطابق "چار پلٹنیں"

۲۔ غدڑکی صبح و شام اور مکاف میں محلے کا نام درج نہیں۔

۳۔ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۱۶۸ اور مکاف صفحہ ۱۳۹ کے مطابق سارجنٹ۔

۴۔ غدڑکی صبح و شام اور مکاف میں باغیت درج نہیں۔

۵۔ صفحہ ۱۵۰، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲،

مجرا کیا اور متضمن فتح آگرہ کے بہت دیر تک ذکر اذکار ہوتا رہا۔ ایک رجسٹ سپاہی نے فتح آگرہ مژدہ میں سامنے بادشاہ دہلی باجا بجوایا اور بادشاہ نے خوش ہو کر دو اشرفیاں انعام دیں۔ بادشاہ نے حکیم عبدالحق خاں سے کہا کہ سوار بلب گڑھ کے جو تمہاری سازش سے چھٹیاں انگریزی کمپوں میں لے جاتے تھے۔ گرفتار ہوئے حکیم احسن اللہ خان جو اس وقت دربار میں موجود تھے۔ اس نے واسطے بریت حکیم عبدالحق خاں کے کہا کہ دو برس! سے حکیم عبدالحق خاں نے ریاست بلب گڑھ کی چھوڑ دی ہے اور راجہ بلب گڑھ کا ارادہ ہے کہ اس کو گرفتار کرے اور اس وجہ سے ثابت ہے کہ اس کی سازش سواران بلب گڑھ سے خضص ناممکن ہے۔ مرزا نوشہ اور مکرم علی خاں نے ایک قصیدہ من تصنیف خود بادشاہ کی مدح میں پڑھا۔ شام کے وقت بادشاہ دہلی نے تین خوان کھانے کے رشتہ داران شاہ شجاع الملک کے پاس بھیجے (نواب حسن علی خان) کے چھوٹے بیٹے نے چار روپیہ نذر گزاری (۳) تھانہ دارنگم مودی ۴ ہمراہ اپنے عرضی کے ایک دور بین ۵ اور بکس وغیرہ

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۹ تک ۱۵۰ کے مطابق تین سال

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۶۹ تک ۱۵۰ کے مطابق "امیر کامل کے اعزاز"

۳۔ غدر کی صبح و شام میں یہ بات درج نہیں۔

۴۔ غدر کی صبح و شام اور تکلف میں تھانہ دار کا نام نہیں۔

۵۔ غدر کی صبح و شام اور تکلف میں دور بین درج نہیں۔

میگزین کہ جو خانہ تلاشی کے وقت خلاصیوں کے گھروں میں سے نکلے تھے، بحضور شاہ دہلی ارسال کئے۔ نواب عبدالرحمن خاں والی جھجر کو لکھا گیا کہ اگر تم پانچ لاکھ روپیہ (نہ بھیج سکو تو تین لاکھ) ضرور بھیج دو۔ در صورت انکار کے افواج جرار واسطے خبر گیری تمہاری کے بھیجی جائے گی۔ ۳۱ توپیں سلیم گڑھ کی برج سے متضمن فتح آگرہ سر ہوئیں ہیں اور اس قدر اتواپ جنرل محمد خان کے کمپوں سے چلیں۔ چار ہزار روپیہ ۲ و تختہ شہتیر بانس بلی وغیرہ میر مہدی سوداگر کی دوکان پر سے کہ جو دریا جمن کے کنارے پر واقع تھی، سپاہیان نے واسطے پکانے روٹی کے لوٹ لئے۔ محمد بخت خان جنرل نے شہر میں منادی کروائی کہ جو کوئی سپاہی باشندگان شہر کی تختہ وغیرہ لوٹے گا وہ سخت سزا دیا جائے گا۔ اسی روز یہ بھی خبر آئی کہ فتح گڑھ میں ایک لڑائی فی مابین انگریزوں اور سپاہیان ہندوستانی کے ہوئی اور اس میں ہندوستانی فتح یاب ہوئے۔ جنرل محمد بخت خاں نے پانچ سو روپیہ ۳ در باب فتح آگرہ کے توپ خانہ کے آدمیوں کو تقسیم کئے۔ جنرل بحضور شاہ حاضر ہوا۔ ایک آدمی انگریزی

۱۔ اس روز نامے میں یہ جملہ نامکمل تھا۔ تو سین میں درج الفاظ غدر کی صبح و شام کے صفحہ ۱۶۹ سے نقل کئے گئے ہیں

تا کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

۲۔ غدر کی صبح و شام اور تکلف میں روپیوں کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

۳۔ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۳) چار روپیہ بھیج پانچ سو روپیہ۔

کپوں سے آیا اور اطلاع دی کہ انگریزوں کی رسد عرب سرائے پر ہے۔ جنرل نے یہ سن کر چاہا کہ اس کو روکیں۔ پانچ ہزار سیڑھیاں اجزل محمد بخت خان نے واسطے اس مطلب کے کہ انگریزی فوج شہر پر حملہ کرے تو فوج کے سپاہی ان کے ذریعہ سے شہر کی دیواروں سے اتر جائیں۔

۱۴ جولائی ۱۸۵۷ء کو بادشاہ خاص پورہ دروازہ سے ہو کر دیوان عام میں جلوس فرما ہوئے۔ مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیاء الدین خان اور نواب حسن علی خان مع دیگر چند سرداران دربار میں حاضر ہوئے اور آداب مجرا بجالائے۔ مرزا احمد حسین خان بیگ برادر زادے مولوی صدر الدین خان نے پانچ روپیہ اور منصف کریم علی خان نے دو روپیہ اور جواہر لال وکیل فضل حسین خان برادر محمد خان نے اشرفی اپنے آقا کی طرف سے نذر گزرائی بادشاہ نے کریم علی خان منصف سے کہ اوپر عہدہ مجسٹریٹ شہر کے تم برقرار ہوئے لہذا چاہئے کہ بندوبست قرار واقعی کرو۔ تین عرضیاں جنرل محمد بخت خان کی طرف سے ایک مشعر عطاءئے پانچ ہزار روپیہ واسطے جہادیوں کے اور دوسری درباب بھیجئے رسید رقم مذکورہ بالا اور تیسری درباب

کرنے سفارش امیران عظام دہلی کے کہ وہ جہاد پر خلاف انگریزوں کے شامل ہوں، بحضور شاہ دہلی آئیں۔ حسن درخواست زبانی حکم معرفت دربانوں کے تمام امیروں کے پاس اس مراد سے بھیجا گیا کہ جہاں فوج لڑنے کو جائے وہ بھی ساتھ جایا کریں۔ کوتوالی شہر نے ہمراہ اپنی عرضی کے دو گاڑیاں کارتوس صندوق اور اسباب میگزین کی روانہ کیں۔ بعد ملاحظہ کے وہ رجب علی داروغہ میگزین کے حوالہ کی گئی۔ احکام بنام راجہ تھلا رام رئیس ریواڑی کے اس مضمون سے جاری ہوا کہ روپیہ مالگذاری بادشاہ کے دو موضع کا جو اس کے علاقہ میں واقع ہیں بھیج دیں۔ (اور ایک فردہ مخارج اور خرچ اپنے پرگنہ کا ارسال حضور کرے) بادشاہ نے نواب زینت محل بیگم اور مکند لال داروغہ سے کہا کہ ملازمان قدیم شاہی کی تنخواہ تم اپنی رقم میں سے تقسیم کر دو۔ پانچ سوار کانپور سے آئے اور مرزا مغل کے پاس گئے اور عرض کی کہ پچاس ہزار سپاہ نیچ اور دیگر مقامات سے دہلی کو براہ لکھنؤ چلی آتی ہیں۔ تمام سپاہی جو زیر جھرو کہ مقیم تھے اور کبھی لڑنے کو نہیں گئے تھے ان کو حکم واسطے لڑنے کے صادر ہوا اور در صورت نہ ماننے حکم کے ان کی تنخواہ بند کی جائے گی (میر فتح علی داروغہ جمعیت دو سو آدمیوں کے نئی بھرتی کے انگریزوں پر حملہ

۱ تو سین میں دی گئی عبارت مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۳) میں درج نہیں۔

۲ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۳) میں براہ لکھنؤ درج نہیں۔

۱ مخطوطہ روزنامہ (نمبر ۱۳۳) صفحہ ۵۳۹ ہزار سپاہی صحیح "۵ ہزار سپاہیاں"۔

۲ غدر کی صبح دشام اور منکاف نے منصف کریم علی خان کی نذر گزارنے کا ذکر کرنے کے بعد ۱۴ جولائی کی روداد ختم

کردی سے جبکہ اس روز نامے میں ۱۴ جولائی کے واقعات کافی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

کرنے گیا) یہ بھی سنا گیا کہ جنرل محمد بخت خاں نے اپنی سپاہ کو پانچ بریگیڈ میں تقسیم کیا۔ ہر ایک بریگیڈ میں تین ہزار آدمی اور تین توپیں تھیں اور یہ بریگیڈ بمقابلہ مورچہ جات افواج انگریزی کے قائم کی گئی۔ جگہ بریگیڈ کی ایک کابلی دروازہ، دوسرا عید گاہ، تیسرا کشن گنج چوتھا مٹکا ہزاری کا پھانک مقرر ہوئی اور ایک لڑائی صبح سے شروع ہوئی۔ افواج باغی نے انگریزوں کو دو مورچے سے ہٹا دیا لیکن تیسرے مورچے سے انگریزوں نے ایسی گراب مارنی شروع کی کہ سپاہی مجبور ہو کر بھاگ نکلے اور انگریز بدستور اپنے کھوئے ہوئے مورچے پر قابض ہوئے۔ دھیرج کی پہاڑی کی بریگیڈ کو بھی شکست ہوئی اور وہ بھی لاچار ہو کر بھاگ گئی لیکن سوار بریگیڈ کے کابلی دروازہ پر پہنچے اور بہت دیر تک انگریزوں سے لڑتے رہے۔ چند گورے بھیرو کے مندر میں جا چھپے تھے۔ بہت گولے گراب کے شہر کے دروازہ سے اس مراد سے سر ہوئے کہ وہ اپنے کپوں کو لوٹ آئیں۔ جہادی لوگ چار سرگوروں کے کاٹ کر فتح کے مژدہ میں قلعہ کو لے گئے۔ شاہ وہلی نے عہدہ پر مٹ کی کلکٹری کا نواب احمد قلی خان کو دیا اور اس نے موتی لال کی مدد سے انتظام شائستہ واسطے جمع کرنے محصول کے کیا اور وہ اس طرح پر تھا کہ ۱۲ رنی من چینی اور ۸ رنی من شکر اور ۴ رنی من قند سیاہ اور عنصرنی من نمک اور ۴ رنی من کھاری نمک ایک

۱۔ تو سین میں دی گئی عبارت مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳ میں درج نہیں۔

منشی اور ایک گارڈ ہر ایک دروازہ شہر پر واسطے جمع کرنے زر محصول کے متعین کیا گیا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ وہلی ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء۔ مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیاء الدین خان اور نواب حسن علی خاں اور میر حامد علی خاں اور ناظر حسین مرزا اور دیگر امرایان عظام شہر کے واسطے اداء مجراء کے دربار شاہی میں حاضر ہوئے۔ ان کو چٹھی افسران افواج پنج مٹھرا کی مقام سے مورچہ ۱۶ رزی قعدہ ۳۷۲۷ھ ملاحظہ حضور میں گزری۔ اس میں لکھا تھا کہ جس وقت ہم آگرہ کو جاتے تھے راجہ الور کی فوج سے ہماری ایک لڑائی ہوئی۔ ہم نے راجہ کی فوج کو شکست دی اور وہ مجبور ہو کر بھاگ گئے اور جب ہم آگرہ کو پہنچے تو ایک ہزار گورے ہمارا مقابلہ کرنے کے لئے آئے مگر حضور کے اقبال سے ہم نے ان کو شکست دی اور وہ قلعہ میں گھس گئے اور باعث نہ موجود ہونے اتواپ کلاں کے ہم قلعہ کو فتح نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا ہم مٹھرا کو لوٹ آئے اور یہاں ہم حضور کے جواب کے منتظر ہیں۔ اس پر حکم ہوا کہ وہ اپنے تئیں ملازم شاہی سمجھیں۔

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۰ تا صفحہ ۱۷۲، مکاف صفحہ ۱۵۱ تا صفحہ ۱۵۳ پر ۱۵ جولائی کی جو روداد بیان کی گئی ہے وہ اس روز تا چھپے میں ۱۷ جولائی کی روداد کے تحت بیان کی گئی ہے۔ اس روز تا چھپے میں ۱۵ اور ۱۶ جولائی کے تحت جو واقعات بیان کئے گئے ان کا ذکر غدر کی صبح و شام اور مکاف میں نہیں کیا گیا ہے۔

چند سواران نے گوزگانوہ سے بذریعہ عرضی خبر دی کہ انگریزی کیمپوں سے ایک انگریز یہاں آیا تھا لیکن پیشتر ہم کو خبر ہونے کے وہ چلا گیا۔ مگر ہم نے تین گوروں کو جو پیچھے رہ گئے تھے گرفتار کیا۔ شاہ دہلی نے زبانی پیغام جنرل محمد بخت خان کو بھیجا اور کہا حسب اقرار دربار میں تمہارے نہ حاضر ہونے کا کیا سبب ہے اور طبیعت کس طرح سے ہے۔ کسی مغل نے دو روپیہ نذرانہ معرفت حکیم احسن اللہ خان کے گزرائی انواب زینت محل بیگم نے ہمراہ محمد علی خان ولد نواب محمود علی خان مغفور کے تین فعل بند صندوق اپنے گھر واقع محلہ لال کونیں میں بھیجے۔ صبح کو چند سپاہی کشن گنج کو واسطے لانے نقش اپنے دوستوں کی جو پہلے دن کی لڑائی میں مرے تھے گئے اور نیز گورے بھی اسی طلب کو گئے اس میں ایک نوکا جھونکی ہوئی اور دونوں طرف سے گولیاں چلتی رہیں۔ مگر نقصان کسی طرف نہیں پہونچا اور اپنے اپنے کی نغش سپاہی لے گئے۔ بعد دوپہر کے محمد بخت خاں واسطے اداء مجراء کے دربار میں حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ انگریزوں پر کب تک فتح یاب ہو گے۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ جب خدا کی مرضی ہوگی (بڑی دیر تک جنرل محمد بخت خان اور شاہ دہلی کی گفتگو ہوتی رہی۔) غلام نبی خان حسب الحکم جھجر کو

گیا۔ خبر آئی قریب دو سو آدمی کے جھانسی سے غازی آباد میں پہونچے اور کل دہلی میں حاضر ہوں گے۔ محمد بخت خان نے تمام افسران فوج کو کہلا بھیجا کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ لڑائی میں سپاہی پیٹھ دکھا جاتے ہیں اور بعد مشورہ کے یہ بات قرار پائی ہے کہ سب سپاہی (اپنا اپنا روپیہ جنرل محمد بخت خان کے حوالہ کریں اور جو سپاہی) میدان جنگ میں مارا جائے گا اس کا روپیہ بچتہ اس کے گھر بھیج دیا جائے گا اور انگریزی طریق فوج کے بندوبست کے واسطہ عمل میں لایا جائے گا۔ جب یہ حکم سنایا گیا تو سپاہیان نے روپیہ دینے سے انکار کیا۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ سچ کی فوج نے بمقام مٹھرا گماشتہ سیٹھ لکشمی چند سے کئی لاکھ روپیہ طلب کیا ہے اور انگریز آگرہ میں مسلمانوں پر بہت ظلم کرتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک سو شتر اور ستر چھٹڑے اور چالیس ہاتھی اسباب لڑائی اور اسلحہ کے مع ایک انگریزی افسر اور ایک ہزار گورے اور ایک سو سوار باغپت کے پل کو عبور کر کے انگریزی کیمپوں میں براہ تونی (?) شامل ہوئے۔

۱۶ جولائی ۱۸۵۷ء کو شاہ دہلی سلیم گڑھ میں تشریف فرما ہوئے۔

اور حکم دیا کہ افواج دوسری طرف پل کے واسطے استقبال جھانسی کی فوج کے

جس میں پانچ کمپنیاں پیادگان اور قریب دو سو سواران مع تین ضرب توپ اور دو ہاتھی اور چار سو جہادی اور ایک پیٹی روپیہ کے ہے جائے۔ جس وقت کہ وہ سلیم گڑھ میں پہنچے بادشاہ کو آداب بجالائے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ وہ اجمیری دروازہ کے باہر قیام پذیر ہوں۔ بعدہ بادشاہ قلعہ میں گئے اور دیوان عام میں داخل ہوئے۔ تمام امیران اور سرداران نے مجرا کیا۔ افسر تمام رجمنٹوں کے سوائے رجمنٹ بریلی کے بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ ہم کو فرماں برداری جنرل محمد بخت خان کی منظور نہیں۔ بادشاہ نے فرمایا کہ ایک جنرل تمام فوج پر مقرر کیا جاوے۔ مگر افسران نے یہ بھی بیان کیا کہ محمد بخت خان کی تابعداری نہیں کریں گے۔ وہ بریلی کی برگڈ کا جنرل ہے اور تین جنرل واسطے نصیر آباد اور ہانسی اور میرٹھ کی فوج کے واسطے ضرورت ہیں اور دہلی کی فوج کے واسطے لڑائی کے وقت باری باری ہر ایک جنرل اپنی سپاہ کے ساتھ چلا کرے۔ اس بندوبست سے واضح ہوگا کہ کون کون سی فوج خوب لڑی اور کون کونسی بھاگ آئی۔ بادشاہ نے اس کو منظور کیا اور حکم دیا کہ تم اپنے جنرل مقرر کر لو۔ حکم جاری ہوا کہ غلام علی خان اور غلام رسول خان مع اپنے بھائیوں کے حاضر ہو کر ملازم شاہی ہوں۔ ایک عرضی اسی تاریخ اس مضمون کی آئی کہ واسطے توڑنے قلعہ آگرہ کے بھاری

توپ مرحمت ہوں۔ اس پر حکم ہوا کہ یہاں بھاری توپ نہیں ہیں اور تم حاضر حضور جلد ہو۔ ۳۸۰۰۰ روپیہ واسطے تقسیم چار روزہ سپاہیان کے مرزا مغل کے پاس بھیجا گیا۔ شیخ امیر علی امر وہہ والہ کی عرضی اس مضمون سے کہ میں نے امر وہہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اب مجھ کو حکم ہو کہ میں حکمرانی کروں، پہنچی۔ بعد ملاحظہ کے حکم ہوا کہ تمام گھوڑے جو ہاپڑ کے اصبیل سے زمیندار قرب و جوار کے لے گئے ہیں ان کو جمع کر کے روانہ کرو۔ ایک عرضی بسنت علی خاں خواجہ سرائی کی بدیں مضمون کہ میرا قصور معاف ہو اور مجھ کو اجازت قلعہ میں آنے کی ہو بملاحظہ شاہ دہلی گزری۔ بعد ملاحظہ کے پارہ پارہ کی گئی۔ بادشاہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کوئی گنہگار میرا نوکر ہو۔ تمام فوج حسب الحکم جنرل محمد بخت خان کے دربار میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہم نے اپنے تمام افسران کو ہلاک کیا۔ اس پر بادشاہ نے آفریں کی اور کہا کہ تم انگریزوں سے بہت جواں مردی اور دلیری سے لڑو اور پانچ سو روپیہ واسطے دعوت کی عنایت فرمائے۔ یہ بھی دریافت ہوا کہ کئی لاکھ روپیہ ان کے پاس ہے۔ مگر انھوں نے آپس میں چھپا رکھا ہے۔ بعد دو پہر کے شاہ دہلی سلیم گڑھ میں تشریف لے گئے اور ملاحظہ کیا۔ قریب دو سو سواروں نے متصل بسی ضلع گڑگانوہ میں ایک کراچی جس میں ایک توپ اور کچھ چینی کے برتن

تھے معہ چھ شتران محمولہ خیمہ ہاگرفتار کر کے بحضور شاہ دہلی لائے۔ اس پر حکم ہوا کہ میر رجب علی داروغہ میگزین کے سپرد کیے جاویں۔ جنرل محمد بخت خان کے پاس ایک بڑی توپ ہے وہ اس نے قلعہ میں بھیج دی۔ قلندر بخش رسالہ دار راجہ والی بلب گڑھ کا جو پرانے قلعہ میں رہتا تھا گرفتار ہوا اور تمام اس کے مال کو قرق کر کے پہرہ سپاہیان کا اس کے گھر پر بٹھا دیا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۳ اکتوبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت در بادشاہ دہلی ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء بادشاہ بعبودہ دربار میں رونق افروز ہوئے۔ میر حامد علی خان ۲ و دیگر رؤسا شہر مجرا بجالائے۔ ایک عرضی برکت علی رسالہ دار لکھنؤ کی مشعر اس بات کی کہ میں نے ۷۰۰ پیادہ اور سوار فراہم کر کے تمام انگریزوں کی بلی گارڈ کو قتل اور آپ کی دہائی پھیر دی۔ اچھو دھیا پر شاد اور ٹھا کر اس سوداگر ان نے عرضی گزرائی اس میں لکھا تھا کہ ہماری دوکان میں شراب بہت ہے مگر کو تو اس شہر کا اس کو ضبط کیا چاہتا ہے۔ زمیندار بسئی علاقہ گوڑگانوہ بہ دربار شاہ دہلی مستغیث ہوئے کہ ۲۰۰ سوار ان نے ایک کراچی اور ۶ عدد اونٹ ہمارے لوٹ لئے۔ بعد غور کے بادشاہ نے کہا

۱۔ غدر کی صبح و شام اور مظاف میں یہ واقعات ۱۵ جولائی کے تحت بیان ہوئے ہیں۔ ۱۵ جولائی کے بعد ۱۸ جولائی کی

کہ زمیندار چھوٹے ہیں اور مقدمہ کو ڈمس کیا۔ نیچ کی کمپوں سے ایک عرضی درباب طلب اتواپ کلاں آئی۔ اس پر حکم ہوا کہ جب تک انگریزوں کو پہاڑی پر شکست نہ ہو جائے گی توپ نہیں ملے گی۔ جنرل محمد بخت خان دربار میں حاضر ہوا اور بعد اداء مجراء کے عرض کیا کہ شکر اور نمک پر محصول لگانا آئندہ کو مناسب نہیں اور اگر ایسا نہ ہوگا تو کوئی شخص بیچنے نہ آوے گا اور اس سبب سے فوج کو بہت تکلیف ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے کہا کہ ہم کو اس سے بہت لاعلمی تھی۔ اب شہر میں مشتہر کرادو کہ شکر اور نمک کا محصول چھوڑ دیا جائے۔ بادشاہ نے جنرل محمد بخت خاں سے فرمایا کہ افسران فوج نے چاہا تھا کہ تین جنرل مقرر کریں۔ اس پر محمد بخت خان نے عرض کی کہ وہ لوگ جن کا حسب و نسب درست ہے احکامات حضور کے مطیع رہیں گے۔ مگر نمک حرام کینے عدول حکمی کریں گے۔ دو کمپنی گرانڈیل رجمنٹ کے انبالہ سے دہلی میں آئیں اور بیان کیا کہ راجہ پٹیا لہ نے کئی ہزار سپاہی جو اس کے حدود میں ہو کر جانب دہلی آتے تھے ان کو توپوں سے اڑا دیا دو گولہ انداز اور دو سپاہی سفر بینا کی پلٹن کے انگریزی کمپوں سے بھاگ کر افواج شاہ دہلی میں مشمول ہوئے اور وہ حیدر حسن داروغہ کی سفارش کرنے سے نوکر ہو گئے۔ کوئی شخص انگریزی کمپوں کو دور بین سے دیکھ رہا تھا اور سپاہیان نے گرفتار کر لیا۔ مرزا

مغل نے ایک بہت اچھی دور بین بادشاہ کے نذر گزرائی۔ نواب زینت محل بیگم اپنے مکان پر واقع لال کنواں واسطے بندوبست اداء طلب سپاہیان تشریف لے گئیں۔ مرزا مغل اور دیگر افسران نے مشورہ کیا اور یہ ٹھہرا کہ تین جنرل مقرر کئے جائیں ہر ایک جنرل کے زیر حکومت ۸ رجمنٹ پیادگان اور ۲ رجمنٹ سواران مقرر کئے جائیں۔ پس اس صورت میں جنرل محمد بخت خان کی حکومت کا فقط بریلی کے بریکڈ پر حضر ہو جائیگا اور انگریزوں سے بلاناغہ لڑائی ہوتی رہے گی۔ ولی داد خان مالا گڑھ کی عرضی آئی اس میں لکھا تھا کہ میرا جاٹوں نے پھر محاصرہ کر لیا ہے۔ کچھ فوج سرکار سے مرحمت ہو بعد ملاحظہ کے وہ عرضی حکیم احسن اللہ خان کو دے دی گئی۔ بادشاہ کو یہ بھی خبر پہونچی کہ جنرل محمد بخت خان نے سالک رام خزانچی کو طلب کیا اور کہا کہ بھیجات اپنی حاضر کرو۔ اس پر خزانچی نے کہا کہ سب بھی جات اور کاغذات اور کئی ہزار روپیہ میرا لٹ گیا اور میں برباد ہو گیا۔ اس پر محمد بخت خان نے اسے رخصت کیا مگر اس کے مکان پر پہرہ سپاہیان کا بٹھا دیا۔ اسی تاریخ خبر آئی کہ انگریزوں نے ایک دم متصل مسجد میر غالب اتیار کیا ہے اور اس پر توپیں لگائی ہیں۔ یہ بھی خبر آئی کہ پکتان روبرٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ سرسہ نے مع فوج نواب بھاولپور اور راجہ بیکانیر کے ہانسی اور حصار کا تسلط کر لیا اور

اب وہ سائیلہ میں آئی ہیں اور کچھ فوج انگریزی علی پور سے کرنال میں واسطے انتظام راستہ کے متعین ہوئی ہے۔ جھجر کی خبر سے دریافت ہوا کہ نواب بہادر جنگ خان نے کچھ جواہرات اپنا بعوض سولہ ہزار روپیہ کے پاس نواب جھجر کے گرد رکھا اور روپے کو لے کر اپنے تصرف میں لئے مگر دوسری بار کچھ اور جواہرات بعوض یعنی تیرہ ہزار روپیہ کے پاس نواب جھجر کے بھیجا تک انھوں نے زیور اپنے پہلے قرضہ میں چھین لیا۔ بہادر جنگ خاں نے اس بے اعتباری اور بے ایمانی پر بہت سی دلیلیں کیں اور کہا ہم کو فوج کے دینے کے واسطے یہ روپیہ نہایت مطلوب ہے۔ مگر کہنا کچھ سود مند نہ ہوا۔ جھجر میں یہ بھی افواہ ہوئی کہ ۱۱ رجمنٹ سپاہیان پیادگان اور ۸ رجمنٹ پیادہ اور ۹ کمپنیاں توپ خانہ کی لشکر اور سنگاپور سے ۶ تاریخ ماہ ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ کو نارنول میں پہونچے گی اور راجہ بلب گڑھ نے ۱۲۰۰ سوار کہ جو پہلے انگریزوں کے نوکر تھے، ملازم رکھے اور سب طرح کے بڑھاوے ان کو دیتا ہے اور یہ بھی سنا گیا کہ چندوسی کے گوجروں نے باشندگان شہر کولوٹ لیا اور ۵۰۰ آدمیوں کو تہ تیغ کیا اور نواب محمد خان والی نجیب آباد نے بجنور کے خزانہ پر اپنا قبضہ کر لیا۔

۱۸ جولائی ۱۸۵۷ء بادشاہ دہلی خاص پورہ کے دروازے سے

دیوان عام میں تشریف لائے اور تسلیمات اور مجرا امریان کا جو وہاں حاضر تھے قبول کیا۔ اور محل میں داخل ہوئے۔ ایک شقہ بنام مدن سنگھ زمیندار ساکن ان روے دریاء جمن جاری کیا۔ اس میں مندرج تھا کہ حسب اقرار اپنی لوٹ اور بربادی کو موقوف کرو۔ دو توپ خانہ کے آدمیوں کو حیدر حسن علی خان داروغہ توپ خانہ نے حاضر کیا۔ انھوں نے عرض کی کہ ۶۰۰۰ آدمی اور انگریزی کمپوں میں ہیں۔ بادشاہ نے حکیم احسن اللہ خان کو حکم دیا کہ نواب جھجر کو لکھا جائے کہ وہ بلا توقف ۳۰۰۰۰۰ (تین لاکھ روپے) بھیج دے۔ دہلی اور نصیر آباد کی فوج اس تاریخ کو انگریزوں سے لڑنے لگی اور ایک جنگ عظیم بہت دیر تک ہوئی۔ آخر کار انگریز مجبور ہو کر بھاگے اور اپنی اتواپ میدان جنگ میں چھوڑ گئے۔ جھانسی کی فوج نے بہت بہادری سے انگریزوں کا محاصرہ کیا اور ۵۰ تن ان میں ۳ کے مارے۔ سپاہیان کا ارادہ تھا کہ اتواپ کو لے جائیں مگر وہ ایسی مضبوطی سے زمین میں گڑی ہوئی تھیں کہ ایک دوسرے سے بذریعہ زنجیر پیوند تھیں کہ وہ ہرگز ان کو سرکانہ سکے۔ پھر ایک ہزار انگریزی سپاہیوں نے ہندوستانی سپاہیوں پر حملہ کیا۔ اپنی جگہ بدستور حصول کی اور

سپاہی مجبور ہو کر بھاگ آئے۔ قریب ۷۰ گوروں نے اپنے تئیں محبوب علی خان کی سرانے میں چھپایا۔ کئی سو پیادہ اور سواران نے ان کا محاصرہ کیا جب گوروں نے دیکھا کہ کوئی صورت بچنے کی نہیں تب وہ اس میں سے نکلے اور آگے بڑھے لیکن وہ سب مارے گئے اور قریب ۴۰۰ آدمیوں کے سپاہیوں کی طرف سے مرے۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۷ اکتوبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۱۹ جولائی ۱۸۵۷ء بادشاہ سلیم گڑھ کو گئے بعد ازاں دربار میں تشریف لائے۔ حسب معمول سمجھوں نے مجرا کیا۔ انور محل کے ایک رشتہ دار نے دوروپہ پنڈ رگزرانی اور وزیر علی خان فوجدار کے بھائی ۳ نے بھی دوروپہ پیشکش کئے۔ پچاس آدمی توپ خانہ ملازم راجہ جے پور حاضر ہوئے اور عرض کی کہ جے پور والے راجہ نے چند انگریزوں کو پناہ دی ہے۔ پنڈت شیو دین ۴ ہمیشہ راجہ کو روغلاتا ہے کہ تم انگریزوں کی طرف رہو لیکن راول شیو سنگھ اور تمام فوج راجہ کی آپ کی فوج میں شمول ہونا چاہتی ہے اور جس وقت موقع

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵ کے مطابق دوسرے۔

۲ غدر کی صبح و شام کے مرتب نے یہاں ایک نوٹ لگایا ہے "بھاگتے ہوئے گوروں نے دوسرا دیوں کو مار ڈالا۔"

یہ بہت ہی عجیب اور ناقابل قبول ہے ملاحظہ ہو غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۳

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵ کے مطابق ۱۵۴ پر فیض علی علی خاں

۴ غدر کی صبح و شام اور مظاہر میں پنڈت شیو دین کا نام درج نہیں۔

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵ کے مطابق ۱۵۴ چھ ہزار

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴ کے مطابق حسن علی خاں۔ صبح احسن اللہ خاں۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴ کے مطابق تین اونٹ

ملاوہ راجہ کو پکڑ کر حضور کی خدمت میں حاضر کریں گے۔ سواران کو حکم ہوا کہ محمد بخت خان کے پاس حاضر ہوں۔ بیس سوار گوالیار سے دہلی میں داخل ہوئے۔ ان کو حکم ہوا کہ مرزا مغل کے پاس جائیں۔ جنرل محمد بخت خان نے عرض کیا کہ فوج جو افسران انگریزان کے سردار نیز دو گوروں کالائی تھی ان کو دریا میں ڈبوادیا۔ بادشاہ نے بطور وحی کے کہا کہ بالکل فتح چودھویں ذی الحجہ کو ہوگی اور بعد فتح کے میں آگرہ کو جاؤں گا اور اجمیر کی میں درگاہ کی زیارت کروں گا اور درگاہ سلیم چشتی کو دیکھوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ میری مرادات پوری ہوں گی۔ نواب احمد قلی خان کو حکم ہوا کہ ہمیشہ دربار میں حاضر ہوا کریں۔ بہت دیر تک ذکر درباب بہادری سپاہیان دہلی اور میرٹھ کے رہا۔ (بادشاہ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک بے گناہ قتل متصل مکان مرزا یاد بخت مرحوم کے واقع ہوا) علی محمد خان وکیل اور فیض محمد خان کالڑکا دربار میں حاضر ہوا۔ اور بعد پیش کرنے دواشرنی کے اپنے آقا کی طرف سے عرض کی کہ میرا آقا پرانا نوکر حضور کا ہے۔ مع چار سو آدمی کے جلدی حاضر ہوگا۔ برطبق اس کے شفقہ بنام اس کے جاری ہوا کہ وہ جلد بلا توقف حاضر ہو۔ یہ بھی افواہنا گیا

کہ سرٹی منکاف صاحب بہادر مع دو سو سواروں اور دو توپوں کے رائے کے سرانے میں مقیم ہیں اور دو سو سکھ مع دو توپوں کے اعلیٰ پور میں ہیں اور زمیندار اور مہاجن سونی پت ۲ کے انگریزی فوج کو ہر ایک قسم کے رسد پہنچاتے ہیں اور انگریزوں نے سبزی منڈی کے پاس دمدمہ باندھا ہے اور دو سو گورے مع دو توپوں کے واسطے وصول مالگنداری کے میرٹھ کے علاقہ میں گئے ہیں۔ ریواڑی ۳ کی خبر سے دریافت ہوا کہ راؤ تلارام مع ہزار سپاہیان واسطے تحصیل مالگنداری بہوڑہ کو گیا تھا مگر پانچ ہزار آدمیوں نے اس کا مقابلہ کیا اور کہا کہ ہم روپیہ مال گنداری کا نواب احمد علی والی فرخ نگر کو دیں گے اور وہ نواب کے پاس بھی گئے اور کہا کہ آپ کچھ ہماری مدد کیجئے۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میرے پاس فوج نہیں ہے جو تم کو دوں۔ اس پر انھوں نے کہا کہ فقط ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار ہوں۔ ہم لڑنے کو تیار ہیں۔ نواب نے یہ قبول کیا اور کچھ سامان جنگ جو نواب مظفر خان کے عہد کار رکھا ہوا تھا اپنے ساتھ لیا۔ مگر راؤ تلارام بھاگ گیا۔ جب نواب نے یہ سنا تو اس نے اپنے علاقہ میں تھانہ بٹھا دیا۔ جنرل محمد بخت خاں کے

۱۔ غدر کی صبح و شام اور منکاف میں توپوں کا ذکر نہیں۔

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۷۷ اور منکاف صفحہ ۱۵۵ کے مطابق۔ پانی پت

۳۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۷۷ اور منکاف صفحہ ۱۵۵ کے مطابق نیواڑی صبح۔ ریواڑی

۱۔ تو سین میں درج عبارت غدر کی صبح و شام اور منکاف میں درج نہیں۔

نام حکم جاری ہوا کہ وہ پانچ لاکھ روپیہ مٹھرا کی کوٹھی سے قرض لے اور جلدی معرہ روپیہ کے حاضر ہو اور سپاہیان کو تنخواہ دے۔ تحصیلداری ضلع گورگانوہ کی عبدالحق کو مرحمت ہوئی اور اس نے تھانہ داروں کو مقرر کیا۔ عظیم علی خان رسالہ دار بذریعہ شقہ جھجھر کو واسطے طلب زر کے بھیجا گیا۔ بادشاہ کو یہ بھی خبر پہنچی کہ فوج لڑنے کو گئی ہے مگر انگریزوں نے نہیں چاہا۔ تھوڑی دیر تک دونوں طرف گولہ اندازی رہی۔ ایک گولہ کے گرنے سے ایک گولہ انداز اڑ گیا اور تین توپ خانہ کے آدمی زخمی ہوئے اور ایک بیل مر گیا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۳ نومبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۰ جولائی ۱۸۵۷ء نواب حسن علی خان اور میر حامد علی خان اور فرزندان امید سنگھ امتونی و دیگر برادران دربار میں حاضر ہوئے اور آداب تسلیمات بجالائے۔ زمیندار باغیت نے ایک عرضی بدیں مضمون گزرائی کہ ۲۰۰ گورے مع ۲ ضرب توپ اور ۵۰۰ ہندوستانی سپاہی کے باغیت میں واسطے تیار کرنے پل کے داخل ہوئے ہیں اور اس علاقہ میں مال گزاری کی تحصیل کرتے ہیں۔ بعد ملاحظہ کے عرضی جنرل محمد بخت خان کے پاس

بدیں حکم کہ جو مناسب جانو واسطے رد کرنے تدبیرات مخالفین کے عمل میں لاؤ۔ سپاہی سفرینا کی پلٹن کے انگریزی کیمپوں سے علاحدہ ہو کر دہلی میں گئے اور معرفت اپنے سرداروں کے دربار میں داخل ہوئے۔ انھوں نے بیان کیا کہ بالفعل انگریزی کیمپوں میں ۲۰۰۰ آدمی لڑنے والے موجود ہیں۔ اگر اس وقت تمام ہندوستانی پلٹنیں اکٹھا ہو کر اور تیز حملہ کریں تو یہ یقین واثق ہے کہ فتح ہو اور جو اس میں توقف ہوگا تو گوروں کی فوج انگلستان سے آجائے گی۔ پھر ہندوستانی فوج ان پر کبھی غالب نہ ہو سکے گی۔ چند سواران نے واسطے نوکری کے درخواستیں دیں اس پر شاہ دہلی نے حکم دیا کہ میرے پاس روپیہ تنخواہ دینے کو نہیں ہے۔ چند سپاہیان نے واسطے لینے بندوقوں کی عرض کی اس پر شاہ مذکور نے فرمایا کہ اب میرے پاس بندوق نہیں ہے جو کچھ تھیں وہ سب فوج میں تقسیم کر دیں۔ مٹھرا اس خزانچی بجنور کو چند سپاہیوں نے گرفتار کر کے بحضور شاہ دہلی حاضر کیا۔ اس نے پانچ روپیہ نذر گزرائی۔ ایک اور آدمی نے ایک عرضی اور پانچ روپیہ نذر محمود خاں ۲ فرزند نواب نجیب آباد کی طرف سے گزرائی۔ عرضی میں مندرجہ تھا کہ محمود خاں نے

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۵، مکلف صفحہ ۱۵۶ کے مطابق۔ چھ ہزار۔

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۶، مکلف صفحہ ۱۵۷ کے مطابق محمد خاں، صمیم، محمود خاں

نجیب آباد اور رامپور اور بجنور دھنور اور گنینا پر قبضہ اپنا کر لیا ہے اور امیدوار ہے کہ ایک فرمان آفریں کا حضور سے اس کو مرحمت ہو۔ بعد ملاحظہ کے وہ عرضی جنرل محمد بخت خان کے پاس بھیج دی گئی اور حکم ہوا کہ اس کا جواب لکھ بھیجو۔ غلام نبی خان معہ ایک عرضی نواب جھجر کے دہلی میں داخل ہوا۔ اس عرض میں لکھا تھا کہ بسبب فتنہ و فساد کے روپیہ تحصیل نہیں ہوتا اور اسی سبب سے روپیہ کی بہت قلت ہے۔ مگر جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا ۳ لاکھ روپیہ کہ جو حضور نے مجھ سے طلب کیا ہے، داخل کروں گا۔ نگم بودہ کے تھانہ دار نے اسباب چند انگریزوں کا جس کو اس نے رام گوپال کے گھر سے برآمد کیا تھا بادشاہ کے حضور روانہ کیا۔ بعد ملاحظہ کے وہ اسباب نواب زینت محل کے حوالے کیا۔ شاہ درہ کے تھانہ دار نے ۵ زمینداروں کو جنھوں نے آدمی مارے تھے تھے، بخد مت شاہ دہلی روانہ کیا۔ ان کی نسبت حکم ہوا کہ وہ پابجولای مقید رہیں۔ ۴ سپاہی فوج میں سے علاحدہ ہوا چاہتے تھے۔ سو جنرل محمد بخت نے ان کے ہتھیار چھین لئے اور ان کو بحراست شاہ دہلی کے پاس بھیج دیا۔ اس پر حکم ہوا مقید کئے جائیں۔ ۵۰ سپاہی نئی بھرتی کے نواب ولی داد خان والی مالا گڑھ کی مدد کے واسطے بھیجے گئے مگر کلکتہ دروازہ کی گارد نے شک کیا اور جانا کہ یہ اس بہانے سے اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔ اسی

سبب سے بندو قہائے ساخت انگریزی ان سے چھین لیں۔ ایک رسالہ دار نے مع چند سواروں کے اپنے گھر علاقہ گوالیار میں ارادہ جانے کا کیا ان کو بھی گارد مذکور نے معہ ہتھیاروں کے جانے نہ دیا اور اسی سبب سے رسالہ مذکور بجنوری لوٹ آیا۔ اس تاریخ یہ بھی مشہور ہوا کہ پہلے دن کی لڑائی میں ایک عورت نے بڑی بہادری کی یعنی جس وقت سب فوج بھاگ آئی تو وہ تنہا ۴۰ گوروں سے لڑتی رہی اور نیز ایک گورہ کو مار ڈالا۔ دور جمنٹ پیادگان اور ۵۰۰ سوار مع ۴ ضرب توپ ۲ اور اسباب میگنیزین بہ بار برداری فیلان جنگم جنرل محمد بخت خان جانب باغپت اس مراد سے کہ انگریز پل باندھنے نہ پائیں۔ روانہ ہوئی اور ۴ جمنٹ پیادگان اور ۱۰۰۰ سوار مع ضرب ۳ اسباب میگنیزین علی پور کو واسطے قطعہ کرنے رسد انگریزی فوج کے روانہ ہوئی۔ کچھ فوج بیرون شہر دہلی کے اس تاریخ کی صبح کو واسطے لڑنے کے گئی اور دو پہر تک طرفین سے گولے چلتے رہے۔ بعد دو پہر کے شہر میں افواہ ہوئی کہ افواج ہندوستانی انگریزوں پر بالکل فتیاب ہوئی اور پہاڑی پر سے علی پور کی جانب بھگا دیا۔ یہ سن کر قریب تین ہزار سوار پیادہ ایک دم شہر سے اس فتیابی کا حصہ

۱۔ غدر کی صبح و شام اور سکاف میں گوروں کی تعداد درج نہیں۔

۲۔ ۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۷ سکاف صفحہ ۱۵۸ کے مطابق چھ تو ہیں۔

۳۔ مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳ صفحہ ۶۳ "تیس ہزار"

لینے کو نکلے اور قریب ۲۰۰۰ مسلمان امیر و غریب اور ۴۰۰ جہادی مع لاشیوں اور گڑانہ اور تلواریں اور توڑہ دار بندو قوں کے بہت خوش ہوشہر سے باہر نکلے اور یہ پکارنے لگے کہ انگریز بھاگ گئے۔ ہم ان کے کپوں کو افراط سے لوٹیں گے۔ جب انھوں نے انگریزوں کو اپنے کپوں میں بدستور مقیم دیکھا تو بہت مایوس ہوئے اور مجبور ہو کر شہر میں لوٹ آئے اور فوج شام تک لڑتی رہی۔ میرٹھ سے خبر آئی کہ انگریزوں نے اس جگہ اچھا بندوبست کر لیا ہے اور مرزا حیدر شکوہ ولد مرزا سلیمان شکوہ کو انگریزوں نے گرفتار کر کے قتل کیا۔ جنرل محمد بخت خان نے سنا کہ کچھ ہندوستانی فوج آئی ہے لہذا ایک شتر سوار اور ایک ہرکار لوہار کی جانب واسطے لانے خبر کے آیا۔ فوج انگریزی ہے یا ہندوستانی روانہ کیا۔ خبر آئی کہ دو انگریزی رجمنٹ سواران و پیادگان کی گوالیار میں پہنچ گئے۔ غلام محمد خان معہ ایک سو سواران و پیادگان کے دہلی میں داخل ہوا اور یہ بھی دریافت ہوا کہ زمینداران بہوڑہ نے رادو تلام رئیس ریواڑی کو مال گزاری کا روپیہ دینے سے انکار کیا اور چونکہ زمینداران دیہہ مذکور غلام محمد خان کی طرف تھے لہذا وہ دہلی میں واسطے حاصل کرنے اختیار بنا بر قبضہ موضع مذکور غلام محمد خان کی طرف تھے لہذا وہ دہلی میں واسطے حاصل کرنے اختیار بنا بر قبضہ موضع مذکور کے آیا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۸ نومبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۱ جولائی ۱۸۵۷ء شاہ دہلی سلیم گڑھ کو تشریف لے گئے اور نئی بھرتی کی فوج ماپٹ کی پلٹن ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا ملاحظہ کیا اور پھر وہاں سے مراجعت کر کے محل میں ہو کر دیوان عام میں داخل ہوئے۔ میر حامد علی خان ۲ مرزا ضیاء الدین و مرزا امین الدین خان اور دیگر سرداران نے ادائے مجرا کیا۔ چند زمینداران علاقہ راجہ ناہر سنگھ والی بلب گڑھ نے عرضی نالاش کی نسبت راجہ مذکور بحضور شاہ دہلی گزرانی۔ بعد ملاحظہ کے شاہ نے عرضی مذکورہ بالا کو حکیم احسن اللہ خاں کے ہاتھ میں دی اور فرمایا کہ راجہ نمک حرام ہے۔ ایک شتر سوار غازی آباد سے دہلی میں آیا اور بیان کیا کہ ۶۰۰ سوار اور تین کمپنیاں سپاہیان کی بنارس سے آتی ہیں۔ سو وہ کل کی صبح دہلی میں داخل ہوں گی۔ اٹھارہ سوار انگریزی کپوں سے بھاگ کر دہلی میں داخل ہوئے۔ ایک رسالہ دار جھانسی کی فوج کا بحضور شاہ دہلی آیا اور استغاثہ کیا کہ نہ تو مجھ کو تنخواہ ملی اور نہ کچھ انعام۔ بجواب اس کے شاہ دہلی نے فرمایا کہ جھانسی کی فوج کے پاس تین لاکھ روپیہ تھا اور انھوں نے اس کو آپس میں تقسیم کر لیا۔

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۷۸ اپیل فوج نمبری ۳۶، ۲۔ مکاف صفحہ ۱۵۹ 561

۳۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۷۸ اور مکاف صفحہ ۱۵۹ کے مطابق میر سعید علی خاں صحیح۔ میر حامد علی خاں

۴۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۷۸ مکاف صفحہ ۱۵۹ کے مطابق ۲۰۰ سوار۔

اب ہمارے پاس کہاں سے آیا کہ ہم تم کو انعام دیں۔ مگر اس کو حکم دیا کہ وہ مرزا مغل کے پاس جائے۔ میر حامد علی خاں نے حسب الطلب ایک تلی واسطہ کمر بندی حاضر کی۔ اس میں سے بادشاہ نے آدھی کاٹ کر محمد بخت خان کے پاس بھیج دی اور آدھی اپنے پاس رکھی۔ قریب چھ سو جہادی ٹونک سے دربار شاہ دہلی میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ ۲۰۰۰ آدی آنے والے ہیں۔ اس کے جواب میں بادشاہ نے کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں کہ جو میں ان کو دوں گا۔ ایک کمپنی سپاہی کی سہارنپور سے دہلی میں آئی۔ اس کو حکم ہوا کہ وہ جنرل محمد بخت خان کے پاس جائے (بادشاہ نے جنرل محمد بخت خان کے پاس شاہی مطبخ سے ۱۷ اخوان بھیجے)۔ محمود خان والی نجیب آباد کو حکم گیا کہ خزانہ اور گھوڑے حضور کے واسطے بھیج دو۔ یہ بھی افواہا سنا گیا کہ مرزا مغل دو چار دن میں بعد صحت بیماری کے تمام فوج کا ملاحظہ کریں گے۔ ایک شقہ بنام جنرل محمد بخت خان کے جاری ہوا۔ اس میں لکھا تھا کہ اب تک تم نے اپنے بند و بست سے لڑائی لڑی اور اب آئندہ کو حضور سے صلاح کیا کرو اور ہر ایک برگیڈ میں دو رجمنٹ پیادگان اور آٹھ سو سوار مقرر کرو اور ہر برگیڈ انگریزوں پر ایک وقت میں مختلف مقامات پل سبزی منڈی علی پور اور مبارک

باغ وغیرہ پر حملہ آور ہو۔ اور اس تدبیر سے بہت جلد انگریزوں پر فتیاب ہو گے۔ نواب والی جھجر کو پھر لکھا گیا کہ جو روپیہ تم سے طلب ہوا تھا وہ بھیج دو ورنہ کوئی صورت عمل میں آوے گی۔ تحصیلدار کوٹ قاسم نے تین ہزار نو سو روپیہ بابت مال گذاری کے وصول کر کے روانہ کئے۔ ۱۰۰ سوار انگریزی کمپوں سے بھاگ کر دہلی میں داخل ہوئے۔ ان کو حکم ہوا کہ زیر فصیل قلعہ قیام پذیر ہوں۔ فوج کہ جو باغیت کو حسب معروضہ زمینداران گئی تھی واپس آئی اور کہا کہ ہم کو انگریزوں کا کوئی کھوج نہیں ملا۔ اس واسطے ہم زمینداروں کو گرفتار کر لائے ہیں کہ انھوں نے کیوں جھوٹی خبر دی تھی۔ اس تاریخ کو شہر میں یہ بھی افواہ ہوئی کہ چند ہزار گورے کانپور میں داخل ہوئے اور پیشوا کا لڑکا تیتھ کیا۔ اب شہر کان پور انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۷ نومبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۲ جولائی ۱۸۵۷ء شاہ دہلی خاص پورہ اور دروازہ ہو کر دیوان عام میں داخل ہوئے۔ تمام سردار مجرا بجالائے۔ جنرل محمد بخت خاں بھی حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے ایسا سنا ہے کہ چند مدعا ش کہتے ہیں کہ جب فوج

انگریزوں سے لڑنے کو جاتی ہے بھاگ آتی ہے اور ان کی بھی کچھ سازش انگریزوں سے معلوم ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں بادشاہ نے فرمایا کہ میں تو رضائے ایزدی پر راضی ہوں۔ کچھ انگریزوں سے بھی کدو عداوت نہیں رکھتا۔ مگر جو فوج کہ میری جماعت میں آئی ہے بجزواری ان کا ساعی ہوں۔ مرزا ابوبکر اور مرزا قواش اور مرزا عبداللہ دربار میں موجود تھے۔ اس وقت جنرل مذکورہ بالا شاہ کے پیچھے گیا اور کچھ کان میں کہنے لگا۔ شاہزادگان مذکورہ بالا کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی۔ انھوں نے جنرل سے کہا کہ تم ادب کو کام فرماؤ اور جس وقت شہزادہ موجود ہوں اس طور کان میں باتیں نہ کیا کرو۔ جنرل نے پوچھا کہ آپ کے اسم مبارک کیا ہیں، جس پر انھوں نے فرمایا کہ ہم حضور کے لڑکے ہیں۔ یہ سن کر جنرل نے دُعا ترقی دولت و حشمت دی۔ جنرل نے بادشاہ سے درخواست کی کہ ایک حکم بدیں مضمون جاری ہو کہ لڑائی ہر روز ہوا کرے اور یہ بھی عرض کیا کہ میں نے فوج کچھ واسطے حفاظت تیار کشتی پل بھیج دی ہے اور صبح کو انگریزوں سے میں معہ اپنی تمام فوج کے لڑوں گا۔ بعد اس کے اس نے التماس کی کہ مجھے کچھ حضور سے خلوت میں کہنا ہے۔ اس کو بادشاہ نے قبول کیا اور جنرل مذکور نے ہمراہی دو مولویوں کے ایک عرضی پیش کی اور اس پر بادشاہ نے دستخط کر دیئے۔ بعد اس کے جنرل

مذکورہ رخصت ہو کر سلیم گڑھ کو چلا گیا اور وہاں دندمہ اور مور چال کا ملاحظہ کر کے مرزا مغل کے پاس گیا اور کہا کہ چار بجے شام کے سب فوج کی پریڈ کی جائے اور سپاہیوں سے قرآن اور شاسترا اٹھوایا جائے کہ وہ آخر تک انگریزوں سے لڑیں گے اور وہ سپاہی جو ایسا نہ کریں ان کو حکم ہو کہ وہ بلا توقف اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں اور اگر تم کھانے کے بعد کوئی سپاہی میدان جنگ میں پشت دکھائے گا اس کو سزائے سخت ہوگی اور اس مضمون کے پروانہ تمام افسران فوج کے نام لکھے گئے ہیں۔ (مرزا مغل نے کہا کہ ہم بھی پریڈ پر آئیں گے) بادشاہ کو اسی تاریخ پہ بھی خبر ہوئی کہ کل کی تاریخ صبح کو سواران بنارس شہر دہلی میں داخل ہوں گے اور گولے اور گولیاں انگریزی مورچوں سے برابر شہر میں آتی ہیں اور چند آدمی اس کے صدموں سے ہلاک ہوتے ہیں۔ یہ بھی سنا گیا کہ انگریزوں نے تمام درخت میر حامد علی کے باغ کے کاٹ دیے اور وہاں ایک سنگھر بنایا اور قریب ۲ ہزار گورے اور آٹھ ہزار خاکی اور سکھ کرنال میں جمع ہوتے اور ۲۰۰ گاڑیاں محمولہ اسباب میگزین فیروز پور سے انگریزی کیمپوں میں داخل ہوئیں۔ اسی روز دہلی میں یہ افواہ ہوئی کہ انگریزوں نے آگرہ میں تین منڈیاں ۳۰ شہر اڑادیں ہیں اور

اب حکم ہے کہ سب شہر کو اڑادو۔ لالہ جوتی پرشاد نے التماس کیا کہ وہ لوگ جو بغاوت میں شامل ہیں البتہ ان لوگوں کو سزا دی جائے اور ظاہر ہے کہ ہندو کسی طرح سے شامل مفسدہ نہیں۔ یہ بات نہایت نامناسب ہے کہ بے گناہ کو گنہگار کے ساتھ سزا دی جائے لہذا وہ حکم اڑادینے کا ملتوی رہا۔ پھر بھی صدہا آدمی روزمرہ پھانسی دیے جاتے ہیں اور لالہ جوتی پرشاد نے لفٹنٹ گورنر غربی و شمالی سے اقرار کیا ہے کہ جتنا روپیہ ضرورت ہوگا دوں گا۔ یہ بھی خبر اڑی کہ ایک سو گورے ہر روزہ کیپوں میں سواری چو پہیہ آتے ہیں۔ اسی تاریخ یہ بھی شہر میں چرچا ہوا کہ حکام انگریزی نے غلام محمد خان تحصیلدار کوٹ قاسم اور اکبر علی خان نواب پانودی اور نواب جھجر کو لکھا ہے کہ روپیہ مال گاری علاقہ تاجات شاہ دہلی کا تم ہرگز مت دوور نہ تم گنہگار گورنمنٹ انگلشیہ کے تصور کئے جاؤ گے۔ امکان لعل کو حکم ہوا کہ وہ فرد تخمینہ ملک نواب محبوب علی خان متونی کا تیار کر کے حضور میں گزارے (۳) حکیم احسن اللہ خان حاضر ہوئے اور واسطہ ملاحظہ شاہ دہلی کے کاغذات کاروبار ملکی پیش کئے۔ اس میں ایک عرضی ولی دادخان کی بھی تھی اور اس میں درج تھا کہ عبداللطیف خان مجھ سے

اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۸۲ اور مکاف صفحہ ۱۶۲ کے مطالعہ کوئی مہاجن روزانہ ذخائر لے کر انگریزی کی کپ میں پہنچا کرتا ہے۔

اندر کی صبح و شام اور مکاف میں "غلام محمد خان" کا نام درج نہیں۔

بگاڑ کیا چاہتا ہے۔ لہذا امیدوار ہوں کہ اس معاملہ میں اس کو کچھ لکھا جائے اور آئندہ کو جب تک کہ اطلاع یا بی شقہ کی نہ ہوگی اور کوئی شقہ نہ لکھا جائے۔ عظیم علی رسالدار کی عرضی مشعر اس بات کی کہ نواب جھجر نے بدھ کے روز تین لاکھ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے دربار میں آئی اور ایک عرضی راؤ تلارام رئیس ریواڑی کی آئی۔ متضمن اس کے کہ میرا بھائی ریواڑی سے واسطے ملازمت حضور کی روانہ ہوا ہے اور امیدوار ہوں کہ جو کچھ حضور سے درخواست کرے۔ حضور اس کو قبول فرما کر مجھ کو معزز اور ممتاز فرمائیں۔ دربار میں گزری۔ محمد اکبر علی پانودی والہ کو بذریعہ شقہ حکم ہوا کہ شاہی مواضعات ارنابور اور شاہ پور وغیرہ کی مال گزاری کا روپیہ بھیج دے۔ سوسوار کے قریب گوالیار سے آئے بعد دوپہر کے مرزا مغل اور دیگر شاہزادگان شاہ دہلی نے تمام فوج کی پریڈ بیرون شہر کی اور احکامات جنرل محمد بخت خان نے سب کو سنائے۔ فوج نے متفق اللفظ کہا کہ ہم آخر تک انگریزوں سے لڑیں گے۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ شاہ پور کے راجہ نے وفات پائی اور راجہ کا مختار جو رانی سے ناراض تھا اب اس کا اور رانی کا ملاپ ہو گیا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۳ نومبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب سرگزشت دربار شاہ

دہلی ۲۳ جولائی ۱۸۵۷ء بادشاہ خود سلیم گڑھ تشریف لے گئے اور ملازمان

شاہی کو حکم دیا کہ چھ سو سوار بنا اس سے جو آئے ہیں ان کا استقبال کر کے حاضر حضور کریں۔ حسب الحکم وہ لوگ وہاں دہلی قلعہ میں گئے اور محل میں داخل ہوئے۔ میر حامد علی خان اور نواب حسن علی خان دربار میں حاضر ہوئے۔ کلانور کے زمینداروں نے ایک ہاتھی جو انگریزی کیمپوں میں سے ان کے ہاتھ لگا تھا۔ نذر شاہ دہلی کیا بعد ملاحظہ حکم ہوا کہ وہ فیل خانہ میں بھیجا جائے۔ اور تلامرام رئیس ریواڑی کا مختار حاضر ہوا اور بعد پیش کرنے نذر ایک اشرفی اور پانچ روپیہ کے معاملات ملکی (در باب موضع بہوڑہ کی عرض کی ۲) اور نسبت نواب حامد علی خان ۳ خان فرخ نگر کے مستغیث ہوا۔ ٹھا کر گوپال سنگھ نیبرہ دھونکل سنگھ ڈاکو کا حاضر ہوا۔ پانچ روپیہ نذر گزرائی اس کو حکم ہوا کہ جنرل محمد بخت خان کے پاس جائے۔ حکم نامہ بنام تحصیلدار کوٹ قاسم کے بدیں مضمون کہ تمام کاغذات متعلقہ حساب کوٹ مذکور واسطے ملاحظہ شاہ دہلی کے بھیج دے۔ ایک عرضی انواج نیچ کی پہنچی۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم پول میں داخل ہوئے اور جلدی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر پہاڑی کے انگریزی دمدموں کا قبضہ کریں گے۔

۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء میر حامد علی خان ۴ اور سردار دربار میں حاضر

ہوئے اور آداب بجالائے۔ بہت دیر تک درباب بہادری سپاہیان تذکرہ رہا۔ کو تو ال شہر کی عرضی بدیں مضمون کہ ۱۰۰ من مٹھائی واسطے سپاہیوں کے بھیج دی ہے۔ بادشاہ کی نظر سے گزری۔ مرزا ابوبکر حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ اگر مجھ کو حکم ہو تو میں معہ دو ہزار سپاہی گوزگانوہ جانب واسطے تحصیل کرنے زر مال گذاری کے روانہ ہوؤں۔ اس پر حکم ہوا کہ سمجھ کر اس کا جواب دیا جائیگا۔ افسران فوج نے عرض کیا کہ باعث عدم حصول تنخواہ بہت تکلیف ہے۔ مرزا خضر سلطان نے تمام مہاجن شہر دہلی کے طلب کئے اور آٹھ ہزار روپیہ ان سے بطریق نذرانہ بخر لئے۔ اس مقدمہ میں فی مابین نواب زینت محل و حکیم احسن اللہ خان و دیوان مکند لعل ۲ مشورہ ہوا۔ مرزا الہی بخش شاہ کے حضور حاضر ہوئے۔ مصلحتاً بادشاہ سے کہا کہ انگریزوں سے صلح کر لو ورنہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ اس کے جواب میں بادشاہ نے کہا کہ میری طاقت نہیں کہ کچھ کر سکوں۔ قریب ۲۰۰ جہادی نجیب آباد سے دہلی میں داخل ہوئے اور شہر کے باہر ٹھہرے۔ مرزا مغل دربار میں حاضر ہوئے اور بہ جمعیت ۱۰۰ سوار شہر میں گئے اور ایک سو روپیہ فقیروں کو تقسیم کیا۔ شام کے وقت شاہ دہلی مسلح خانہ

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۸۳ مکاف صفحہ ۱۶۳ کے مطابق مرزا اکبر سلطان، صحیح مرزا خضر سلطان۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۸۳ مکاف صفحہ ۱۶۳ کے مطابق محمود لال، صحیح مکند لال۔

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۸۳ اور مکاف صفحہ ۱۶۳ میر سعید علی خاں، صحیح میر حامد علی خاں

۲ تو سین میں دی گئی عبارت مخطوطہ روزنامے (نمبر ۱۳۳) میں درج نہیں۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۸۳ مکاف صفحہ ۱۶۳۔ میر سعید علی خاں۔ صحیح نواب احمد علی خاں

میں تشریف لے گئے اور حکیم احسن اللہ خان سے بڑی دیر تک مشورہ کرتے رہے۔ کچھ کھانا اور ایک تھان ملل کا پاس مولوی حسن عسکری کہ جو ان کے مرشد ہیں بھیجا۔

۲۵ جولائی ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے اور جو سردار وہاں حاضر تھے۔ ان کا مجرا قبول کیا۔ غلام محمد خان تحصیلدار کوٹ قاسم کو حکم ہوا کہ بیس ہزار روپیہ جو باعث مال گزاری اس موضع کی واجب الطلب ہے۔ اسے داخل کرے۔ اس کے جواب میں اس نے انکار کیا۔ برطبق اس کے گنگا رام ہرکارہ و حافظ عبد الحکیم اور جیون کو حکم ہوا کہ مع چند سواران کے اس جگہ جائیں اور روپیہ زمینداران سے وصول کر لائیں۔ سمند خان رسالدار بحضور شاہ دہلی حاضر ہوا اور بعد پیش کرنے ایک روپیہ نذر کے ملکی حالات اور وغیرہ کے بیان کئے۔ ایک عرضی سپاہیانہ بیچ کمپ کی متضمن اس کے کہ ہم عرب کی سرانے میں داخل ہوئے۔ اب ہم کو جگہ بتائیں کہ وہاں ہم مقیم ہوں، آئی۔ اس پر حکم ہوا کہ یہ عرضی محمد بخت خان کے پاس بھیج دی جائے۔ اعظم علی رسالدار جھجر سے آیا اور شاہ دہلی کو آداب بجا لایا اور عرض کی نواب جھجر کی التماس ہے کہ جو روپیہ اس سے طلب کیا گیا ہے

معاف فرمائیں اور یہ بھی عرض کی چند ہزار روپیہ بالفصل داخل ہوگا اور چند ہزار روپیہ کا اقرار بعد تھوڑے دن کے ہے۔ بادشاہ نے عرضی کو ملاحظہ فرما کر حکیم احسن اللہ خاں کو دے دیا۔ ایک سو پچاس سوار گوالیار کنٹینٹ کے جو باغیان بیچ کے شامل ہو گئے ہیں بحضور شاہ دہلی حاضر ہوئے اور التماس کی کہ جگہ واسطے سکونت کے عنایت ہو مگر اس اثناء میں بادشاہ محل میں داخل ہوئے۔ یہ بھی خبر آئی کہ کوئی تحصیلدار مع اسناد مرتحتی افسران انگریز چند روز سے الوپی پر شاد وکیل اسابق نواب جھجر والے کے گھر مہمان تھا۔ اور وہ بسواری بہلی متھر کو جاتا ہے۔ جس وقت سپاہیانہ گارو دہلی دروازہ نے اس کی تلاش کی اور اس کے پاس سے کاغذات مذکورہ بالا برآمد ہوئے تو اس کی گاڑی کو پکڑ لیا اور اسے خوب مارا اور پھر ۴۰ سپاہی اکٹھے ہوئے اور الوپی پر شاد کے گھر گئے اور اس کو تہمت لگائی کہ تیرے یہاں انگریز چھپے ہوئے ہیں اور اسی سبب سے اس کا گھر اور منشی روڈ مل ۲ کا اور ۷ اور گھر لوٹ لئے اور قریب پچاس ہزار کے لوٹ لے گئے (۳) جنرل محمد بخت خان باستماع اس خبر کے چند سو سپاہی واسطے امداد کے بھیجے مگر لوٹنے والے سپاہیوں نے نہ

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸

مانا۔ گوردھن داس ساکن لٹو کا کوچہ متصل دریہہ کا ایک رشتہ دار باہر جاتا تھا اور گاڑی میں توڑے دار بندوق اور گولیاں اور کچھ بارود رکھی تھی۔ اس کو سپاہیوں نے دہلی دروازہ پر گرفتار کیا اور (پاس مرزا منغل کے لائے اور الزام لگایا کہ یہ شخص شہر دہلی سے اسباب میگزین انگریزوں کے واسطے لے جاتا ہے۔) (برطبق اس کے چند سپاہی مجتمع ہو کر گوردھن داس کے گھر گئے اور اسے گرفتار کیا۔ جب اس نے دو ہزار روپیہ مصادرہ دیا تب سپاہیوں نے اسے چھوڑا اور وہ روپیہ آپس میں تقسیم کر لیا۔ اس جنگ میں ایک سپاہی زخمی بھی ہو گیا۔) (خبر آئی کہ نیچ کے کپوں میں ۴۲ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور ۱۷ سوار ۳ مع کئی لاکھ روپیہ اور اتواپ اور چالیس ہاتھیوں کے ہیں اور افسر اس سب کپوں کے ہیرا سنگھ اور غوث محمد خان اور سدھاری لال ہیں۔ اور کل صبح کو فیصل کے نیچے مقیم ہوں گے۔ اسی تاریخ کی رات کو چند باشندگان شہر و قلعہ بضر بگولہ و گولی جو انگریزی مورچوں سے آئے ہلاک ہوئے۔ غلام محمد جنرل محمد بخت خان کے پاس گئے۔ فقط آئندہ۔

مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۵۸ء مرزا ضیاء الدین خان و مرزا امین الدین

خان اور نواب حسن علی خان ادر بار میں حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے۔ شاہ لکھنؤ کے کرایہ وصول کرنے والے نے شاہ دہلی کو عرضی دی کہ تدبیرات واسطے وصول کرنے زر کرایہ کی کر رہا ہوں۔ جس وقت کرایہ وصول ہو جائے گا خزانہ شاہی میں داخل کروں گا۔ فقط (منتظر صدور حکم ثانی ہوں بعد ملاحظہ کے وہ عرضی نواب حامد علی خان کو دی گئی ۲) امانت علی تھانہ دار سابق ملازم گورنمنٹ انگریزی دربار میں حاضر ہوا اور بعد پیش کرنے نذر معمولی کے نواب حسن علی خان کی طرف سے عرضی دی کہ اس میں لکھا تھا کہ باعث مجتمع کرنے ۱۵ ہزار آدمیوں ۳ ہر قوم کے واسطے انتظام اس ضلع میں حاضر دربار نہ ہو سکا۔ ایک عرضی کسی سردار کی لاہور سے آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ سر جان لارنس صاحب بہادر نے پنجاب میں مشتہر کیا ہے کہ شاہ دہلی نے دس روپیہ انعام اس شخص کے واسطے کہ جو سکھ کا سر کاٹ کے لائے مقرر کیا ہے اور منادی اس کی کروائی ہے۔ چند سردار جہادی ٹونک معرفت سمند خان کے دربار میں حاضر ہوئے اور ہر ایک نے دو روپیہ نذر میں گزرائی رام سنگھ اور تلال رام رئیس ریواڑی کا چچا دربار میں حاضر ہوا اور شاہ دہلی سے کچھ عرض کی۔ کئی سوار آئے

۱۔ غدر کی صبح دشام اور مظاف میں نواب حسن علی خان کا نام درج نہیں۔

۲۔ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح دشام اور مظاف میں درج نہیں۔

۳۔ غدر کی صبح دشام صفحہ ۱۸۶ اور مظاف صفحہ ۱۶۷ کے مطابق "دس ہزار"

۱۔ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح دشام اور مظاف میں درج نہیں۔

۲۔ تو سین میں دی گئی تفصیل مخطوطہ روزنامے (نمبر ۱۳۴) میں درج نہیں۔

۳۔ غدر کی صبح دشام صفحہ ۱۸۶ اور مظاف صفحہ ۱۶۶ کے مطابق ۱۷۰۰ سوار۔

اور بیان کیا کہ ہم نے انگریزی کمپوں سے کئی گھوڑے لئے ہیں۔ مرزا مغل بہ جمعیت ۵۰۰ سوارا شہر سے باہر نیچ کمپوں کا ملاحظہ کرنے گئے۔ افسروں نے مرزا مذکور کا استقبال کیا اور اشرافی ہائے اور اسپ زنجیر فیل نذر گزرائی مگر مرزا مذکور نے انکار کیا۔ حسب درخواست جنرل محمد بخت خان کو خطاب بطول گورنر کا ہوا اور بادشاہ نے کہا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں جس کے عوض اس نے بہت شکر کیا اور دس مہر نذر گزرائی اور کہا کہ جواں بخت ولی عہد مقرر ہوں گے۔ ٹھا کر گوپال سنگھ ولد دھول سنگھ ڈاکو دربار میں آیا اور بعد گزرائی معمولی نذر کے کچھ درخواست کی۔ مرزا ابوبکر و مرزا عبداللہ و مرزا قویاش دربار میں داخل ہوئے اور بادشاہ کو اطلاع دی کہ نومن تیل ۲ ہر روز انگریزوں کے کیمپوں میں ایک خیمہ میں جلتا ہے اور یہ تیل شہر سے جاتا ہے (افواہ یہ بھی سنا گیا کہ ایک سوار نے اتفاقاً جامع مسجد میں خود کو گولی سے ہلاک کیا ۳) بادشاہ کو یہ بھی خبر پہنچی کہ جب نیچ کا کمپو بلب گڑھ پر آنے والا تھا راؤ ۴ پانچ کوس آگے اس کے استقبال کو گیا اور اس نے بہت سلوک اور مدارت کر کے فرید آباد تک ان کے کہنے سے دیوان سمپت راؤ کو چھوڑ دیا۔ بادشاہ کو یہ خبر پہنچی

۱ اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۸۷ اور مذکاف صفحہ ۱۶۷ کے مطابق "۸۰۰ سوار"

۲ اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۸۷ اور مذکاف صفحہ ۱۲۶ میر تیل مذکاف صفحہ ۱۶۸ "252 Ltrs. of Oil"

۳ تو سن میں دی گئی عبارت مخطوطہ رانا بچے (نمبر ۱۳۳) میں درج نہیں۔

کہ انگریزوں نے میرٹھ میں مشتہر کیا ہے کہ یکم اگست کو سرکار باغیان دہلی کی سزا کے باب میں تجویز کرے گی۔

۲۷ جولائی ۱۸۵۷ء الوپا پر شاد ۶۶ نئی روٹل ۷ دربار میں حاضر ہو کر مستغیث ہوئے کہ ہمارے گھر کا اسباب تعدادی ایک لاکھ ۸ روپیہ کا سپاہیان نے باہتمام باطلہ درباب پوشیدہ رکھنے انگریزوں کے لوٹ لیا۔ مرزا مغل کو اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے حکم ہوا کہ ان کا مال سپاہیوں سے واپس دلادو۔ تھانہ دار نجف گڑھ ۹ کی عرضی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ قریب دو ہزار آدمی متصل نجف گڑھ کے فراہم ہوئے ہیں اور ان کا ارادہ اس شہر کو لوٹنے کا ہے۔ امیدوار ہوں کہ کچھ سرکار سے مدد ملے۔ بعد ملاحظہ عرضی جنرل محمد بخت خاں کے نام حکم ہوا کہ واسطے مدد کے حسب درخواست تھانہ دار جلد فوج بھیجی جائے۔ مولوی صدر الدین خان کو حکم ہوا کہ تم عدالت فوجداری کی پکھری کیا کرو۔ لیکن انھوں نے منظور نہیں کیا اور کہا کہ جب تک پہاڑی فتح نہ ہوگی میں عہدہ قبول نہیں کروں گا۔ دو سگھ کسی سردار لاہور کی طرف سے دربار میں حاضر ہوئے اور بادشاہ کو اطلاع کی۔ ۲ لاکھ کار توں سپاہیان کمپ نیچ کو تقسیم ہو گئی اور حکم دیا گیا کہ ان کو بیجا خرچ نہ کرو کیونکہ میگزین ختم ہو جاتا ہے۔ کئی سوار انگریزی کمپوں سے بھاگ کر دربار میں

آئے۔ جنرل محمد بخت خاں نے پریڈ پر سپاہیوں سے کہا کہ باشندگان شہر کو تکلیف مت دو اور نہ لوٹو جو ایسا کرے گا فتح یابی میں شریک نہ ہوگا۔ دو گولہ انداز انگریزی کپوں سے بھاگ کر دربار میں آئے اور بیان کیا کہ لڑنے والے آدمی انگریزی کپوں میں بہت تھوڑے ہیں مگر ان کے پاس توپ خانہ بہت ہے۔ افسران نیچے کمپ کے نام حکم جاری ہوا کہ جلد دربار میں حاضر ہوں۔ مگر اس جواب میں انہوں نے کہا بھجوا یا کہ ہم کل حاضر ہوں گے۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ قریب بیس ہزار گورے ولایت سے خشکی کے راہ پر اترے اور کانپور اور بنارس فتح گڑھ اور الہ آباد کو انہوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا اور مہاراجہ پٹیالہ کی فوج میں کچھ فساد ہوا اور کئی سو بیچے محمولہ اسباب میگزین معہ چند اتوپا وغیرہ مرسلہ راجہ پٹیالہ انگریزی کپوں میں داخل ہوئے۔ شاہ دہلی کو یہ بھی رپورٹ گزری کہ انگریزوں نے ایک مورچہ اٹھارہ توپ کا بمقابلہ پر سولی اور ایک ویسا ہی مورچہ بمقابلہ پر م پارٹی اور علی پور اور باغ نواب حامد علی خان پر تیار کیا ہے اور خندق آدھی کوس الہی متصل باغ محلدار خان واسطے روکنے سپاہیانہ نمک حرام کے تیار کی ہے تاکہ کپوں میں حملہ نہ کر سکیں اور انگریزوں نے آٹھ سو سوار اور کچھ توپیں بسٹی پر اس مراد سے کہ باغی نہر کا پل نہ باندھ سکیں بھیجی ہیں اور انگریزوں نے ایسی جگہ تلاش

کی ہے کہ جہاں باغیوں کو لڑ کر غارت کریں۔ فقط باقی آئندہ۔
مطبوعہ ۸ دسمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء اس تاریخ کو شاہ دہلی سلیم گڑھ کے ملاحظہ کو تشریف فرما ہوئے اور وہاں سے مراجعت کر کے دیوان عام میں روشن بخش ہوئے۔ میر حامد علی اخان و حکیم عبدالحق خان و صاحب زادگان راجہ امید سنگھ ۲ متوفی و نواب حسن علی خان و دیگر امرا یان حاضر دربار ہو کر مجرا بجالائے۔ ایک زمیندار نے معمولی نذر پیش کر کے عرضی گذرانی۔ جنرل محمد بخت خان حاضر دربار ہوا اور سرداران کمپ نیچے سدھاری لال و غوث محمد و ہیرا سنگھ نے نذر معمولی گذرانی اور حال لڑائی کا جو انگریزوں سے بمقام آگرہ ہوا تھا بیان کیا۔ مکند لعل کی عرض آئی اس میں لکھا تھا کہ اس کی ماں نے بعارضہ ہیضہ وفات پائی لہذا امیدوار ہوں کہ مجھے اجازت ہو تو کلکتہ دروازہ اس کی نعش لے جائیں۔ درخواست اس کی منظور ہوئی۔ راول تلام رام رئیس ریواڑی کی عرضی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ مجھ کو فرمان واسطے موضع بھوڑہ کے عنایت ہو بعد ملاحظہ وہ عرضی حکیم احسن اللہ خان کو دی گئی۔ شاہ دہلی نے حکم دیا کہ دو شقہ ایک بنام جنرل محمد بخت خان اور دوسرا بنام افسران فوج بھیجا جائے اور اس

میں لکھا جائے کہ بابت تیوہار عید الاضحیٰ کے کوئی شخص شہر میں گائے ذبح نہ کرنے پائے اور جو کوئی مسلمان ایسا کرے گا وہ توپ سے اڑا دیا جائے گا اور کوئی شخص نسبت کسی مسلمان کے اتہام باطلہ گاؤ کشی کا کرنے گا اس کو بھی سزا ہوگی۔ اس پر حکیم احسن اللہ خان نے کہا کہ اس معاملہ میں مولویوں سے فتویٰ لیا جائے مگر بادشاہ رخ پھیر کر داخل محل ہوئے۔ (۶ بابو محمودہ کرانہ کو چند سوار بکھور شاہ پکڑ لائے) ۵۰ سوار کانپور کے دربار میں حاضر ہوئے اور زنجیر فیل نذر گزرانی اور عرض کیا کہ انگریزی فوج شہر کانپور میں داخل ہوئی اور نانا صاحب نیرہ پیشوا بھاگ گیا۔ افسران کمپ نیچ نے ۲۶ ہاتھی نذر گزرانی اس پر حکم ہوا کہ جنرل محمد بخت خان کے پاس بھیج دے۔ خبر آئی کہ چند گراسکٹ بریلی کمپ کو گوروں نے پکڑا اور ان سے حال سپاہیان باغی کا پوچھا اور یہ بھی کہا کہ جنرل محمد بخت خان لڑائی کیوں نہیں لڑتا ہے اور پھر ان کے کان اور ناک کاٹ لئے اور چھوڑ دیا۔ حسب ممانعت شاہ دہلی کے جنرل بخت خان نے باواز دہلی شہر میں مشتہر کرایا کہ کوئی شخص گائے کی قربانی کرنے نہ پائے۔ مرزا مغل کے مکان پر ایک مجلس درباب شورہ لڑائی کے ہوئی۔ مرزا مغل جمعیت ۲۰۰ سوار واسطے قدم بوسی اپنی والدہ کے متصل اجمیری دروازہ گئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ غلام نبی خان وکیل جھجر دربار میں نہ آنے پائے

کیونکہ جو روپیہ اس کے آقا سے طلب کیا تھا۔ اس نے اب تک نہیں بھیجا۔ غلام محمد خان رئیس فرخ نگر نے سارٹیفکٹ اور وثیقہ اپنے بابت بہوڑہ ملاحظہ کرائے اور تحصیلدار بہوڑہ کے مقرر ہوئے۔ اسی روز یہ بھی معلوم ہوا کہ رائے رام سنگھ عمومی راؤ تلارام رئیس ریواڑی شہر میں آیا تھا مگر جنرل محمد بخت خان نے اس کی گرفتاری کا حکم دیا کیونکہ باشندہ دیواڑی کے نسبت اس کے مستغیث ہوئے تھے اس واسطہ وہ چلا گیا اور بمبئی کی فوج ریواڑی میں آگئی۔ فقط۔

۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء مرزا امین الدین خان و مرزا ضیاء الدین خان

و دیگر سرداران شہر کے دربار شاہ دہلی میں آئے۔ جنرل محمد بخت خان بھی بکھور شاہ واسطے چند معروضات کے حاضر ہوا۔ قادر بخش صوبہ دار پلٹن سفر مینا نے کہا کہ بہت دن ہوئے جنرل محمد بخت خان شہر سے باہر لڑنے کو نہیں جاتے اور بہ باعث اس تغافل کے انگریزوں کے پاس سب چیز مہیا ہو جائے گی۔ اس پر جنرل محمد بخت خان بہت چڑچڑائے۔ مگر شاہ دہلی نے روکا اور فرمایا کہ بھائی صوبہ دار جو کہتا ہے وہ سچ ہے۔ ایک عرضی افسران بجنوری ۲ کی آئی اس میں خیموں کی درخواست ہے۔ بعد ملاحظہ عرضی مذکور

حوالہ جنرل محمد بخت خان کے ہوئی۔ ایک زمیندار باغیت نے ایک روپیہ نذرانہ گزارا۔ ملازمان شاہی کا وظیفہ بہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کے تقسیم ہوا۔ شاہ دہلی نے ۴ خوان کھانے کے اپنے دسترخوان سے جنرل محمد بخت خان کے واسطے بھیجے۔ اسی تاریخ پر بھی بادشاہ کو خبر آئی کہ چند ہزار سپاہیان باغی لاہور سے آئے اور پٹیالہ کا محاصرہ کیا۔ تھوڑے سے سکھ ملازم راجہ نرندر سنگھ کے انگریزی کپوں سے بھاگ کر دربار میں آئے اور عرض کی کہ انگریزوں کے پاس بہت کم گورے ۲ ہیں مگر توپ خانہ بہت ہے۔ ۵۰۰ پیادہ و سوار فتح پور علاقہ لکھنؤ سے آئے۔ ان کو حکم ہوا کہ جنرل محمد بخت خان کے پاس جائیں۔ نواب حسن علی خان کو جنرل محمد بخت خان نے حکم دیا کہ تم نواب جھجر سے ۳ لاکھ روپیہ نذرانہ وصول کرو ورنہ فوج جھجر کو بھیجی جائے۔ یہ بھی خبر آئی کہ بمبئی کی فوج چلی آتی ہے اور مادھونگج میں ٹھہرے گی۔ رام جی مل گوٹہ والے اور جٹا مل مہاجنن کو حکم ہوا کہ ۵ لاکھ روپیہ داخل کریں ورنہ ان کے واسطے بہتر نہیں ہوگا۔ پلٹن دو اور مکڈون (?) نصیر آباد کی نیچ کے کیمپوں میں شامل ہوگئی۔ فقط باقی آئندہ۔

اغدر کی صبح و شام اور مکاف میں "باغیت" درج نہیں۔

۲ اغدر کی صبح و شام ۱۹۱۱ء مکاف صفحہ ۱۷۲ کے مطابق "گھوڑے" صبح گھوڑے۔

مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء شاہ دہلی واسطے ملاقات ایک فقیر کے مہتاب باغ کو تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر تک درباب لڑائی کے گفتگو رہی۔ میر حامد علی خان اد حکیم عبدالحق خان و دیگر سرداران نے مجرا ادا کیا۔ بعدہ شاہ دہلی محل میں داخل ہوئے بڈھن صاحب ولد نواب محمد میر خان مرحوم دربار میں بیٹھے تھے اس پر نواب میر حامد علی خان ۲ نے کہا کہ یہ بات نہایت نامناسب ہے کہ اور سب سردار شاہ حضور کھڑے ہیں اور تم بیٹھ جاؤ۔ آئندہ کو آپ بھی کھڑے رہا کیجئے ورنہ آپ کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ جہادیوں نے اس مضمون سے عرضی گذرانی کہ ہمارے پاس کھانے پینے کو نہیں ہے لہذا کچھ خرچ مرحمت ہو۔ اس پر حکم ہوا کہ سرکاری خزانہ میں روپیہ نہیں۔ ایک عرضی ولی داد خان نواب مالا گڑھ ۳ کی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ دو سو گوروں نے معہ چند ضرب اتواپ میرا محاصرہ کر لیا ہے۔ امیدوار ہوں کہ کچھ فوج میری مدد کو بھیجی جائے ۳۔ برطبق اس کے جنرل محمد بخت خان کے نام حکم

۲ اغدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۲-۱۹۱ء مکاف صفحہ ۱۷۲ "میر سعید علی خاں" صبح "میر حامد علی خاں"

۳ اغدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۲ء مکاف صفحہ ۱۷۲ کے مطابق بلب گڑھ۔

۴ اغدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۲ء مکاف صفحہ ۱۷۲ پر دی گئی تفصیل اس سے مختلف ہیں۔ ان میں درج ہے کہ "میں نے چند میدانی توپیں اور ۲۰۰ گھوڑے جو میرے ہاتھ لگ سکے جمع کر لئے ہیں لیکن پیدل فوج موجود نہیں ہے۔ جو انہیں بحفاظت تیار لے جائے۔"

جاری ہوا کہ ایک رجمنٹ پیادگان و ۳۰۰ سوار اور دو ضرب توپ مالا گڑھ کو بھیجی جائے۔ جنرل محمد بخت خان نے ولی داد خان کو ایک خط لکھا کہ اگر ایک ہزار روپیہ بھیج دو تو فوج تمہاری مدد کو یہاں سے روانہ کی جائے گی۔ گو بند سرن ناظر دربار میں مستغیث ہوا کہ جنرل محمد بخت خان فرماتے ہیں کہ اپنا گھر واسطے سپاہیان مجروحین کے خالی کر دو۔ ۱۔ اس پر جنرل محمد بخت خان کے نام حکم جاری ہوا کہ ایسا نہ کرنا چاہئے۔ ایک آدمی بے پور سے دربار میں آیا۔ بعد پیش کرنے ایک روپیہ نذر کے گزارش کی کہ فوج راجہ بے پور کی راجہ سے منحرف ہے۔ اس واسطے کہ راجہ نے ۱۱ فرنگیوں کو اپنے زنانہ میں پوشیدہ کیا ہے اور فوج کا ارادہ ہے کہ راجہ جس وقت محل سے باہر نکلے بادشاہ کے حضور کریں۔ راجہ نے ۲۰۰ راجپوت ۱۲ اپنی حفاظت کے واسطے مقرر کئے ہیں اور راجہ نے اپنے گھر پر توپیں چڑھادی ہیں اور فوج کی درخواست ہے کہ حضور سے ایک شفقہ مرحمت ہو۔ حسب درخواست ایک خط بنام اس کے لکھا گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ ان دنوں میں جو کوئی شخص شاہ دہلی سے نمک

۱ ندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۲ پر درج ہے "جنرل بخت خان نے مجھ سے میرا گھوڑا لے لیا ہے اور سپاہیوں کے حوالے کر دیا ہے۔ جبکہ مکاف نے ۱۷۳ صفحہ پر لکھا ہے General Bakht Khan had ordered him

to give up his house for the use of soldiers."

۲ ندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۳ مکاف صفحہ ۱۷۳ کے مطابق "دو ہزار راجپوت"۔

حلالی کرے گا مورد عطاء انعام ہوگا۔ ناہر سنگھ راجہ بلب گڑھ کی عرضی معرفت جنرل محمد بخت خان کے آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ جو قصور مجھ سے سرزد ہوئے ہوں حضور معاف فرمائیں۔ دو سو سوار انگریزی کمپوں سے بھاگ کر دربار شاہ دہلی میں آئے کہ ہم میرٹھ سے براہ سہارنپور رسد واسطے انگریزی کمپوں کی پہاڑی کو لے جاتے تھے۔ چنانچہ گوجروں نے راستہ میں ہم پر حملہ کیا اور رسد لٹ گئی۔ اب ہم حضور کی نوکری کیا چاہتے ہیں۔ تین دو سالہ اور پچاس روپیہ ادیوان مکند لعل کے پاس بابت وفات اس کی اماں کے بھیجی جائیں۔ چار بجے شام کو رام جی مل ۲ نے اپنی پگڑی بادشاہ کے قدموں پر رکھی اور عرض کی کہ میرے پاس ایک پیسہ نہیں ہے۔ میری کٹھی لکھنؤ میں بالکل لٹ گئی۔ بادشاہ نے اس کے جواب میں کہا کہ روپیہ تم سے بطور قرض مانگتا ہوں۔ کچھ نیکیں کی راہ سے لینا نہیں چاہتا۔ دیکھو جیوتی پرشاد نے انگریزوں کو تیس ہزار روپیہ دیا پھر تم لوگ مجھے قرض دینے سے کیوں انکار کرتے ہو۔ پنال ۳ کو حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ فوراً داخل کرو۔ نیچ کی فوج کل صبح کو جانب علی پور جائے گی۔ اس تاریخ چند باشندگان دہلی گولوں کی ضرب سے جو انگریزی

۱ ندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۳ مکاف صفحہ ۱۷۳ کے مطابق "دو ہزار راجپوت"

۲ ندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۳ مکاف صفحہ ۱۷۳ پر پنیل سوداگر کا نام بھی درج ہے۔ صبح "پنال"

۳ ندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۳ مکاف صفحہ ۱۷۳ کے مطابق "پنیل" صبح "پنال"

مورچوں سے آئے تھے ہلاک ہوئے۔ نیچ اور بریلی کی فوج میں کچھ جھگڑا ہوا۔ مگر جنرل محمد بخت خان نے افسران فوج نیچ کے پاس جا کر صفائی کروائی۔

۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء (حکیم احسن اللہ خان اور لڑکے راجہ امید سنگھ مرحوم و حکیم عبدالحق خان و دیگر سرداران دربار شاہی میں حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے۔ غلام محمد خان رئیس فرخ نگر نے چار اشرفی اپنی طرف سے اور پانچ روپیہ اپنے رشتہ داروں کی طرف سے شاہ دہلی کو نذر گزرائی) نواب احمد علی خان رئیس فرخ نگر نے ایک عرضی دی اس میں رقم تھا کہ میں قدیم سے خانہ زاد حضور کا ہوں اور شاہان دہلی نے دو کروڑ روپیہ سالانہ کی جاگیر میرے بزرگوں کو عطا کی تھی۔ اب (راؤ تلارام رئیس ریواڑی میرے اوپر حملہ کرنا چاہتا ہے جو ایک خط ۲) راؤ تلارام نے غلام محمد خان کو بھیجا تھا وہ شاہ دہلی کو ملاحظہ کرایا۔ اس میں لکھا تھا کہ یہ تم جانو کہ انگریز ہندوستان سے جاتے رہے وہ پھر آئیں گے اور تم کو غارت کریں گے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ راؤ تلارام نے پانچ روپیہ گھر ساکنان ریواڑی حاصل کئے اور زمینداران دیہات مملوکہ نواب زینت محل بیگم پر بہت زیادتی اور ظلم گزاری کا خزانہ شاہی میں

داخل کری اور ایک خط بنام راؤ تلارام اس مقدمہ میں جاری ہوا۔ بادشاہ نے یہ درخواست منظور کی۔ راجہ امید سنگھ کے لڑکوں نے عرضی دی کہ سات گاؤں جو حضور سے ہمارے باپ کو مرحمت ہوئے تھے ان کو انگریزوں نے چھین لیا۔ اب امیدوار ہیں کہ ہم کو واپس ملیں (حکم ہوا کہ حکیم احسن اللہ خان عید الاضحیٰ کے بابت تمام اشخاص کو جو حضور حاضر ہوتے ہیں ان کے گھر بکری پہنچادیں۔ ۲) ایک سردار جہادیان ٹونک کا دربار میں حاضر ہوا اور پانچ روپیہ نذر گزرائی کہنیا لال ۳ داروغہ جواہر خانہ نے سات کشتی پوشاک عید کی بابت پیش کش کی۔ مولوی سرفراز علی ۴ نے عرض دی کہ تمام جہادی بھوکے مرتے ہیں اور جب دریافت ہوا کہ خزانہ شاہی میں ایک حصہ نہیں تو اس نے عرض کیا کہ تمام امیران شہر جہادیوں کو روپیہ وغیرہ سے پرورش کریں۔ بادشاہ نے اس اصلاح کو بہت پسند کیا۔ عوض محمد خان نیچ کی فوج کا افسر ۵ دربار میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بھاری اسباب کو ہم نے کو توالی میں رکھا اور کچھ اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں پہنچا کر دو بجے رات کو علی پور گئے اور

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۳ "راجہ مہر سنگھ" مکاف "Rajah Mahid Singh" صبح راجہ امید سنگھ

۲ تو سین میں درج عبارت غدر کی صبح و شام اور مکاف میں نہیں ہے۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۳ جو ہر لال مکاف صفحہ ۱۷۵ Juhir Lal صبح۔ کہنیا لال

۴ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۳ "میر فیاض علی" مکاف صفحہ ۱۷۵ Mir Feraz Ali صبح "سرفراز علی"

۵ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۳ مکاف صفحہ ۱۷۵ کے مطابق "نیچ فوج کے بہت سے افسر"

گیارہ بجے بسائی کے پل پر پہنچے۔ یہاں گراب گولہ انگریزوں کے بکٹ کا ہمارے پاس آیا۔ ہم نے جلدی مورچہ ان کے مجازی تیار کر کے لوہے کا پل باندھ کر اس طرف نہر کے اور غنیم سے ایک لڑائی ہوئی جس میں دو سو سپاہی طرفین کے مارے گئے۔ بادشاہ نے افسروں کو بہت آفرین کی اور کہا کہ تم سب آپس میں ملے ہوئے رہو۔ یہ بھی افواہا سنا گیا کہ جس وقت نیچ کی فوج دریا کے پل سے عبور کرتی تھی انگریزوں نے کچھ مدد بھیجی مگر جنرل محمد بخت خان کی فوج نے روکا اور مقابلہ کیا۔ پھر وہ علی پور کی طرف چلے گئے۔ تحصیلدار غازی آباد کی ایک عرضی آئی اس میں لکھا تھا کہ گورنمنٹ انگریزی کا ایک تحصیلدار مع سو سپاہی کے منجملہ اس کے خاص نوکر بھی تھے۔ واسطہ تحصیل مالکذاری مرادنگر کے آیا تھا مگر میں جمعیت پچاس سوار وہاں گیا۔ ٹنارہ برقدازوں کو پکڑ لایا اور پانچ شال اور پانچ گھوڑے میرے ہاتھ تھے۔ حد ملاحظہ عرضی کے حکم ہوا کہ اجناس مذکورہ بالا کو پہرہ قوی میں بحضور شاہ ارسال رو۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ دو دن گزشتہ میں چونٹھ آدمی کو میرھ میں انگریزوں نے پھانسی دی اور ایک ہزار پانچ سو گورے جو کانپور میں آئے تھے ان کو نانا صاحب نے ہلاک کیا اور نانا صاحب شہر کانپور پر قابض

اور متصرف ہیں۔ چند باشندگان باعث تعدی انگریزوں کے دہلی میں پناہ گیر ہوتے ہیں۔ یہ بھی سنا گیا کہ نیچ کی فوج مع دو ضرب توپ اور چار سو شتر پہاڑی اور علی پور کو گئی تھی مگر جب دیکھا کہ توپ وہاں نہیں جاتی ہے۔ تب لوٹ آئی۔ ایک مولوی نے بادشاہ سے کہا کہ ایک بکری کی دورانیں منگوائی جائیں تو انگریزوں کی توپیں بیکار ہو جائیں گی ۲۔ زمینداران بڑی ہستی ۳ نے عرضی اس مضمون کی گزرانی کہ انگریزی تحصیلدار ہم سے زر مالکذاری مانگتا ہے اگر حضور کا حکم ہو تو ہم ان کو ایک پیسہ نہ دیں بلکہ انگریزوں کو قتل کریں فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب سرگذشت دربار شاہ دہلی اگست ۱۸۵۷ء حکیم احسن اللہ خان و دیگر سرداران شہر دہلی دربار میں حاضر ہوئے۔ شاہ دہلی نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی۔ چھ چھ پارچہ کا خلعت مع ۳ رقم جواہر و شمشیر و سپرنگی مسجد و چھوٹی مسجد اور عید گاہ کے امام کو مرحمت کیا اور خلعت ۴ پارچہ کا مع ۳ رقم جواہر مرزا احمد سلطان و مرزا جہاں

اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۵ تکاف ۱۷۶ کے مطابق "۲۰۰-پاہوں"

۲ اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۵ تکاف ۱۷۶ پر دیا گیا بیان اس سے مختلف ہے۔ اس میں درج ہے "ایک مولوی بادشاہ کے پاس آیا اور کہا کہ اگر آپ مجھے بکرے کی اور جھڑی پر قرآن شریف کی چند آیات پڑھنے کی اجازت دیں

تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ انگریزی توپیں بیکار ہو جائیں گی"۔ (اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۵)

۳ اندر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۵ تکاف ۱۷۶ کے مطابق "بوری بھاری" صحیح "بوری ہستی"

داد خاں در بایان عید گاہ و جامع مسجد کو عطا کیا۔ ایک دن بہ بادشاہ نے عید گاہ میں قربانی کیا۔ مرزا جوان بخت و حکیم احسن اللہ خاں و راجہ اجیت سنگھ رئیس پیالہ و ناظر حسین مراد مظفر الدولہ و پکتان و ولد راجہ علی خاں اود دیگر سرداران نے حسب درجہ نذریں گذرائیں کہ جس کی سب رقم ایک سو بیس روپیہ اور آٹھ اشرفیاں ہوئیں۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ ایک لڑائی افواج نیچ اور انگریزوں سے بمقام بسئی ہوئی اور بہت سے آدمی مجروح و مقتول ہوئے اور بارش کے سبب فوج کو بہت تکلیف اور دقت ہوئی۔ بعد ازاں شاہ دہلی محل میں تشریف لے گئے۔ نواب زینت محل بیگم و دیگر بیگموں نے عید کی نذریں پیش کیں۔ انوہا سنا گیا کہ صبح کو کمپوں نیچ کا بسئی مراجعت کرتا تھا کہ چند انگریز معہ چار ۲ ضرب توپ ان پر حملہ آور ہوئے اور وہاں معرکہ عظیم پیش آیا

۳ فقط۔

غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۶ تک ۱۷۶ کے مطابق "دلاور علی خاں" صبح "ولد راجہ علی خاں"

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۶ تک ۱۷۶ کے مطابق "پھ توپوں"

۳ سرگذشت دہلی میں ۲۸ اگست کی روداد ہمیں ختم ہو جاتی ہے جبکہ غدر کی صبح و شام اور تکلف میں تھوڑی تفصیل اور دی گئی ہے جو اس طرح ہے "بادشاہ کے فرستادہ اشرفی سلطان سنگھ کے پاس گئے اور ان سے ۵۰ ہزار روپے طلب کئے۔ اس کے بعد میرے پاس آئے اور ۲۵ ہزار روپے مانگے۔ ہاتھوں سے معمولی رقمیں حاصل کی گئیں۔ وہ بہت بے ہمت تھے اور ان کا طرز عمل بھی گستاخانہ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپس میں بہت بھگڑا ہو گیا۔ بلا آخر لالہ سنت لال نے انہیں چلے جانے کے لئے کہا۔ انہوں نے ہماری سفارش حیدر حسن خاں (کمانڈر توپخانہ) سے کی۔ ہم نے حکیم احسن اللہ خاں، لالہ بھولا ناتھ اور دوسرے اشخاص سے بہت منت سماجت کی۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ معاملہ جنرل محمد بخت خاں کے ہاتھ میں ہے اور میں مداخلت کرنے سے معذور ہوں لیکن رہائی حاصل کرنے کی غرض سے ضروری ہے کہ کچھ روپیہ ادا کیا جائے۔ لالہ شام لال (وکیل و لیبھد) نے ہماری طرف سے بہت کوشش کی۔ مرزا الہی بخش نے یقین دلایا کہ ان کے پاس بالکل روپیہ نہیں رہا اور اس لئے ان سے روپیہ حاصل کرنے کی

کوشش کی۔ (نہ کہ روپیہ ۱۹۶ ۱۹۶)

۲ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دیوان عام میں رونق افروز ہوئے۔ مرزا امین الدین خان سعاد الدین خان اوکیل فضل حسن خان و ابراہیم علی خان اور وکیل اکبر علی خان نے اشرفیاں نذر گذرائیں۔ جنرل و سمنڈ خان ارسالدار و غلام نبی خان وکیل نواب حسن خان نے ایک پیش قبض پیش کی۔ تمام روپیہ اس تاریخ کی نذر کا نو اشرفیاں اور دو سو چھبیس روپیہ ۲ ہوا۔ بہت دیر تک لڑائی کی باب گفتگو رہی بعد ازاں شاہ دہلی نے فی البدیہہ ایک قطعہ تصنیف کر کے جنرل محمد بخت خان کو بھیجا۔ قطعہ

لشکر اعدا الہی آج سارا قتل ہو گورکھا گوجر سے لے کر تانصاری قتل ہو آج کا دن عید قربان کا جیسی جائیں گے ہم اے ظفر تہ تیغ گردشمن ہمارا قتل ۳ ہو عرضی راؤ تلارام مع پانچ اشرفی بابت نذر عید آئی۔ جنرل محمد بخت

خان دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کی بہ سبب کثرت بارش کے چاروں طرف بسئی کے پانی پانی ہو گیا اور جو فوج کہ وہاں گئی تھی۔ اسے بہت تکلیف ہوئی اسی باعث سے لوٹ آئی۔ یہ سن کر شاہ دہلی بہت خفا ہوئے فرمایا کہ تم سے پہاڑی کبھی نہ لی جائیگی اور رات کو تمام افسر فوج دیوان عام میں بلائے

غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۷ تک ۱۷۷ کے مطابق "سعادت علی خاں" صبح سعادت علی خاں

۲ غدر کی صبح و شام ۱۹۷ تک ۱۷۷ کے مطابق ۱۲۶ روپے۔

۳ غدر کی صبح و شام میں قطعہ درج نہیں کیا گیا ہے بلکہ قطعہ کا ترجمہ دیا گیا ہے جو اس طرح ہے۔

خدا کرے کہ دین کے دشمن تباہ و برباد ہو جائیں! قربانیاں کرے عید کے قربان کے تہوار کو مناؤ!

اور دشمنوں کو تیغ کردہ اور کوئی بچنے نہ پائے! (غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۷)

گئے اور بادشاہ نے ان سب سے کہا کہ جو روپیہ تم اپنے ہمراہ لائے تھے۔ تم نے سب خرچ کر دیا اور خزانہ شاہی میں ایک پیسہ نہیں اور اب سنتا ہوں کہ فوج ہر روز یہاں سے بھاگتی جاتی ہے مجھے کچھ امید فتح یابی کی نہیں۔ اس واسطے چاہتا ہوں کہ تم سب لوگ شہر دہلی کو چھوڑ کر کسی اور طرف چلے جاؤ ورنہ جو میں مناسب جانوں گا اپنے واسطے تدبیر کروں گا۔ بجواب اس کے افسروں نے بادشاہ کی دل جمعی کی انشاء اللہ تعالیٰ اب پہاڑی کو لیتے ہیں۔ سلیم گڑھ میں ایک سپاہی بضر بگولہ جو انگریزی مورچہ سے آیا تھا، ہلاک ہوا فقط۔

۳ اگست ۱۸۵۷ء غوث محمد خان افرنیچ کپو کا دربار میں حاضر ہوا۔ مگر بادشاہ نے فرمایا کہ اس وقت فرصت نہیں۔ افران نظامت نے بحکم شاہ دہلی نواب علی خان کونذریں گزرائیں وکیل محمد اکبر علی خان رئیس پاٹودی نے ایک اشرفی اپنے آقا کی طرف سے نواب زینت محل بیگم کو پیش کش کی۔

تمام افران فوج اور مرزا مغل حسب الحکم دربار میں حاضر ہوئے اور آداب بجالائے۔ تھوڑی دیر تک بہ مقدمہ جنگ گفتگو ہوتی رہی۔ ۱۵ سوار ۲ فتح

۱ سرگزشت دہلی میں یہاں ۲ اگست کی روداد ختم ہو جاتی ہے۔ جبکہ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں تھوڑی تفصیل اور دی گئی ہے۔ یہ تفصیل غدر کی صبح و شام سے ملاحظہ ہو۔ "میرے نام ایک طویل حکم بھیجا گیا جس میں تاکید کی گئی تھی کہ ۵۰ ہزار روپیہ لے کر حاضر ہو جاؤ۔ اس پر بے ساختہ میری زبان سے یہ شعر نکل گیا:

"خدا بچا اس مصیبت سے بھکو کہ تو میری حالت سے آگاہ ہے

احمد مرزا نے ادوں کو بھی مجھ سے بدظن کر دیا اور میرے مکان پر دن رات پہرہ رہنے لگا۔ حیدر حسن خاں ۷ پیدل سپاہی اور سوار مجھے دن کرنے کے لئے بھیجے بلا خرست لال ان سب کو گل میں لے گئے" (غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۸)

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۸ اور مکاف صفحہ ۱۷۸ کے مطابق "دس سوار"

گڑھ سے آئے اور باغیوں میں شامل ہو گئے۔ ایک عرضی افواج مرارا متصلہ گوالیار کی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم ۶۰۰ پیادہ ۱ سوار ہیں۔ اگر حکم ہو تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں ان کو لکھا گیا کہ خزانہ شاہی میں روپیہ نہیں ہے۔ نصیر آباد کے جہادیوں کی بھی عرضی آئی اس میں درج تھا کہ ہم ۶۰۰ آدمی ۲ مجتمع ہوئے ہیں اور انگریزوں نے پھر شہر کا قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے جواب میں یہ لکھا گیا کہ یہاں چھ ہزار ۳ آدمی دہلی میں ہیں اور ان سے اب تک پہاڑی نہیں لی گئی پھر تم چھ ہزار سے کیا ہونے والا ہے۔ جنرل محمد بخت خان دربار میں حاضر ہوا اور عرضی کی کہ فوج میرے حکم کو نہیں مانتی۔ اس پر حکم ہوا کہ فوج سے کہو کہ دہلی سے نکل جائے۔ ایک شخص نے بادشاہ کو ایک شمشیر نذر گزارا نہیں اور کہا کہ یہ شمشیر پیغمبر کے باندھنے کی ہے۔ کسی شخص نے شہر دہلی میں منادی کرائی کہ اخون میواتی بحمیت ۱۲ ہزار جہادیوں کے بخدمت شاہ آتے ہیں۔ کوئی شخص اس کو نہ روکے۔ مرزا مغل معہ ۲۰۰ سوار کے ہوا کھانے کو بے سنگھ پورہ تک گئے۔ ایک زلزلہ اسی شام کی تاریخ کو جب ایک گھنٹہ دن باقی رہا تھا آیا۔ افواہا سنا گیا کہ محمد اکبر خان

غدر کی صبح و شام اور مکاف میں "مرزا" درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۹، مکاف صفحہ ۱۷۹ کے مطابق "۳ ہزار"

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۹، مکاف صفحہ ۱۷۹ کے مطابق "چھ ہزار"

۴ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۹۹، مکاف صفحہ ۱۷۹ کے مطابق "۶۰ ہزار"

رئیس پاٹودی بھیس بدل کر داخل شہر دہلی ہوا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۹ دسمبر ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت شاہ
دہلی ۳ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی ۳ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی محل میں تھے۔
اس وقت چند افسر سپاہی دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حکیم احسن اللہ
خان انگریزوں سے سازش رکھتا ہے۔ اسی سبب سے اس نے شہر دہلی میں
مشہر کیا تھا کہ ۱۴۰۰۰ جہادی بہرہی اخون جی ۲ سوات کی رائے کی سرانے
میں داخل ہوئے ہیں اور وہ کل کی صبح کو شہر میں داخل ہوں گے۔ افسران
سپاہی نے بیان کیا کہ ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ جہادی
نہیں بلکہ کابل کے پٹھان ہیں۔ جو انگریزوں کی طرف سے ہم سے لڑتے

۱ سرگذشت دہلی میں یہاں ۳ اگست کی روداد ختم ہو جاتی ہے۔ جبکہ غدر کی صبح دشام اور مکلف میں تھوڑی تفصیل
اور دی گئی ہے جو اس طرح ہے۔

”مرزا مثل لالہ کی اجازت لے کر میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے انہیں اپنے حالات بتا دیے اور کہا کہ
میرے پاس روپیہ کہاں۔ میری تنخواہ معمولی ضروریات زندگی کے پورا کرنے میں صرف ہو جاتی ہے۔ میں نے
عام زندگی سخت وایمانداری کے ساتھ کام کیا ہے اور دولت جمع نہیں کی۔ جب تک مجھے تنخواہ نہ ملے گی میرے پاس
روپیہ نہیں آئے گا۔ بادشاہ کو تمام اختیارات حاصل ہیں جو چاہے کر سکتے ہیں۔ مرزا نے مجھ پر اصرار لگایا کہ تم
انگریزوں کے پاس قبریں بھیجتے ہو اور برہمنوں سے انگریزی راج کے از سر نو قیام کی دعائیں منگواتے ہو اور بادشاہ
کی شکست کے امیدوار رہتے ہو اور سپاہیوں کو ”باغی“ کے نام سے یاد کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ”میں صرف اتنا
کر سکتا ہوں کہ مطلوبہ رقم میں کسی قدر کمی کر دوں۔ (غدر کی صبح دشام ص ۲۰۰-۱۹۹)

۲ غدر کی صبح دشام اور مکلف میں ”اخون بی“ درج نہیں۔

ہیں اور اس جھوٹی منادی کرانے میں حکیم صاحب کا یہ مطلب ہے کہ انگریز بہ
آسانی تمام شہر میں داخل ہو جائیں اور ہم سب سپاہیوں کو قتل کریں۔ بجواب
اس کے بادشاہ نے فرمایا کہ حکیم احسن اللہ خان کو اس مقدمہ میں کچھ آگہی
نہیں ہے اور مجھ کو بھی خبر نہیں کہ کس شخص نے ایسی منادی کرائی ہے اب تم کو
لازم ہے کہ تحقیقات اس مقدمہ کی جس طرح چاہو کرو۔ بادشاہ نے یہ بھی
فرمایا کہ ایک شخص ساکن محلہ کاڈی نے بحضور میرے عرض کیا کہ رسول اللہ
نے اخون جی سوات کو اپنا نائب کر کے اس کو ایک تلوار دی ہے اور فرمایا ہے
کہ تمام انگریزوں کو قتل کرو۔ چند سپاہیوں کو اعتماد کلی تھا کہ حکیم احسن اللہ خان
کی اس مقدمہ میں شرارت ہے لہذا وہ اس کے مکان پر اس کے قتل کرنے کو
گئے۔ مگر چونکہ فضل الہی شامل حال تھا، حکیم صاحب اس وقت مکان پر موجود
نہ تھے اور ان سے ملاقات نہ ہوئی۔ بادشاہ نے افسران فوج اور مرزا مغل کو
طلب کیا اور بعد تعریف کرنے ان کی بڑی بہادری کے فرمایا کہ اس شہر میں وہ
جو منادی ہوئی تھی اس میں کچھ انگریزوں کے طرف کا فریب تھا۔ اب میں
نے محمد بخت خان اور مرزا مغل کو تمہارا اگلیا مقرر کیا ہے۔ اگر تمہاری مرضی نہ
ہو تو تمہیں اختیار ہے چاہو جس کو اپنے سے پسند کر لو۔ مگر یہ کہ باشندگان شہر کو
فوج سے بہت تکلیف ہے کیونکہ مردمان افواج اس بہانہ سے کہ ہم انگریزی

فوج کو غارت کریں گے شہر سے باہر جاتے ہیں اور پھر بلا کامیابی کے شہر میں چلے آتے ہیں اور مجھ کو بخوبی معلوم ہے کہ ایک روز انگریز دہلی فتح کر کے مجھ کو قتل کریں گے۔ افسروں نے بادشاہ کی تشفی اور دلجمعی کی اور کہا کہ حضور کبھی یہ بات ظہور میں نہیں آئے گی اور التماس کی کہ حضور اپنا ہاتھ ہمارے سروں پر رکھیں ہم بے شک فتح کریں گے۔ برطبق اس کے بادشاہ نے اپنا دایاں ہاتھ ہر ایک حاضرین افسر کے سر پر کہ جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی رکھا اور ہر ایک موقعوں پر بھی وہ اپنا ہاتھ افسران سپاہی کے سر پر رکھ کر یہ دُعا دیتے تھے جاؤ جلدی سے پہاڑی پر قابض ہو۔ بعد ازاں بادشاہ سلیم گڑھ کو گئے اور حکم دیا کہ ہوائی گولے چھوڑے جائیں پھر وہاں سے مراجعت کر کے محل میں داخل ہوئے ایک شفقہ بنام مرزا مغل اس مضمون سے لکھا گیا کہ حکیم احسن اللہ خان کو کسی طرح سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ساہوان شہر کو طلب کر کے واسطہ خرچ فوج کے روپیہ لو۔ محمد بخت خان کو حکم ہوا کہ سب افسران فوج سے کہہ دو کہ دربار میں حاضر ہوں۔ محمد بخت خان حسب الحکم دربار میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ ۴۰۰ سواروں کو مع زمینداران زریلہ واسطے تلاش راہ راست کے روانہ کیا ہے اور اب میں فتح یاب ہوں گا۔ اور خدا کرے کہ وہ اس مقدمہ میں کامیاب ہوں اور میں انگریزوں پر بمقام علی پور حملہ کروں گا۔ ایک عرضی

مرار کے کمپوں سے کہ جو متصل گوالیار کے تھی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ ۶۰۰ پیادہ و سوار حضور کے حکم کے منتظر ہیں۔ بعد ملاحظہ کے اس پر وہی حکم سابق کا چڑھا گیا کہ خزانہ شاہی میں روپیہ نہیں ہے اور ساٹھ ہزار سپاہی شہر دہلی میں موجود ہیں مگر ایک سٹیٹی پر بھی فتح ان سے انگریزوں پر نہیں ہو سکتی۔ حسن علی رسالدار حاضر ہوا اور درخواست کی کہ اگر مجھ کو اجازت ہو تو میں ملکی زمین کا خراج کہ جو دہلی کے شہر سے ہر دو ار ۳ تک ہے جمع کروں اور یہ مالکذاری پانچ لاکھ سے کم نہیں ہے۔ چنانچہ درخواست اس کی منظور ہوئی۔ چار بجے شام کے اسی دن چند باشندگان شہر بضر بگولہ و گولے جو انگریزوں کے مورچہ سے شہر دہلی میں آئے ہلاک ہوئے۔ دہلی دروازہ اور اجمیری دروازہ کے باہر فوج کی پریڈ ہوئی۔ مرزا مغل اور غوث محمد خان اور محمد بخت خان نے فوج کے آدمیوں کو اطلاع دی کہ وہ شخص جو رائے کی سرانے میں مقیم ہے۔ وہ جہادی نہیں ہے۔ وہ لوگ فقط خاکی اور دڑانی کو ہاٹ کے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ اس جھوٹے بہانہ سے شہر میں داخل ہوں۔ اس واسطے تم سب لوگوں کو چاہئے کہ تم بہت ہوشیار اور خبردار رہو اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ تم

اندریک صبح و شام اور مکلف میں "مرار" درج نہیں۔

اندریک صبح و شام صفحہ ۲۰۱، "ہم سب" مکلف صفحہ ۱۸۱، "Whole army"

۳ مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳ کے صفحہ نمبر ۸۸ میں "دور دور تک"

سب ایک دل ہو کر پہاڑی کہ انگریزوں پر حملہ کر کے ان کو قتل کروا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ہفتم جنوری ۱۸۵۸ء از آفتاب عالم تاب بقیہ ہرگزشت شاہ
دہلی ۱۵ اگست ۱۸۵۷ء اس تاریخ کی صبح کو شاہ دہلی انور محل کے باہر آئے اور
دیوان عام میں داخل ہوئے۔ حکیم احسن اللہ خان اور دیگر رئیس دربار میں
حاضر ہوئے۔ ایک عرضی لکھنؤ سے دستخطی قدرت اللہ خان ۲ و راجہ ہیر سنگھ
وغیرہ کی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ تمام انگریزوں کو ہم نے یہاں قتل کیا اور
قریب ۱۶ سو انگریز کے کانپور میں مارے گئے۔ اب ہم نے معشوق بیگم کے
صاحب زادہ کو تخت پر بٹھایا ہے اور اس میں یہ لکھا تھا کہ لکھنؤ کے واسطے سکہ

اسرگشت دہلی میں یہاں ۱۳ اگست کی رودا ختم ہو جاتی ہے جبکہ غدر کی صبح و شام درمکاف میں تھوڑی تفصیل اور
دی گئی ہے جو اس طرح ہے۔

”لالہ گوپی ناتھ کی وساطت سے میں نے نواب حسن علی خاں بہادر سے درخواست کی کہ وہ احمد مرزا سے کہہ دیں کہ
مجھ پر سختی بند کر دی جائے۔ حیدر حسن خاں اسنو پہچانے پھر روپیہ کی ادائیگی کا تقاضہ کیا۔ اب کی دفعہ اردلی سوار
بھی آیا تھا۔ جو اب سنت لال نے دیا۔ بدری مصر میرے پاس آیا اور کہا کہ سر جان مکاف چند سواروں کے ساتھ
تکوارہ میں بانگیوں کی سرکوبی کر رہے ہیں۔ اور انہیں آپ کی تکلیف دہ حالت اور دیگر وفادار شہریوں کی تکلیف کا
بے حد رنج ہے۔ انھوں نے یہ کہا بھیجا ہے کہ گھبراؤ نہیں۔ اس لئے کہ انگریز معترض دہلی پر قبضہ کر لیں گے۔ اس
خبر سے جو خوشی مجھے حاصل ہوئی وہ اس تازگی کے مترادف تھی جو باغ میں بارش کے چھیننے کے بعد پیدا ہو جاتی
ہے۔ چونکہ سپاہی جو روپیہ لینے کی غرض سے آیا کرتے تھے سخت دق کرتے تھے اس لئے لالہ جیون چند اور دوسرے
رشتہ داروں نے میرا ساتھ دیا اور مصلحت اسی میں سمجھی کہ مجھ سے کنارہ کش ہو جائیں۔ حکیم غلام نقاش بند خاں مجھ
سے ملنے کے لئے آئے۔ مجھے سلی دی اور کہا کہ تمہاری طرف سے حکیم احسن اللہ خاں کو سمجھا دوں گا۔ (غدر کی صبح و

شام صفحہ ۲۰۳-۲۰۴)

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۰۳ مکاف صفحہ ۱۸۲ قدرت علی خاں۔ صبح قدرت اللہ خاں۔

اور گزمرحت ہو) بعد ملاحظہ کے یہ عرضی جنرل محمد بخت خان کے سپرد
ہوئی۔ ایک اور عرضی فتح گڑھ سے سید علی کی بھیجی ہوئی آئی۔ اس میں لکھا تھا
کہ تمام انگریزوں کو ہم نے یہاں تہ تیغ بیدریغ کیا اور قریب ۸۰۰۰ آدمی
فراہم ہو گئے ہیں جو کچھ کہ میں نے کیا ہے اس کی منظوری کے بابت بھی
ارشاد ہو۔ چند فوج کے سکھوں نے ایک عرضی گذرانی اس میں مندرج تھا کہ
ہم اکثر انگریزوں کے مورچہ پر پہاڑی میں لڑنے گئے مگر پریوں نے ہماری
مدد نہیں کی اور ہم وہاں سے لاچار ہو کر لوٹ آئے۔ اب ہماری یہ استدعا ہے
کہ سکھوں کی رجمنٹ اب علاحدہ کر دیں اور دو توپ ہم کو دے دیں کہ ہم
انگریزوں پر حملہ کریں اور فتح یاب ہوں۔ اس پر ان کو دل جمعی دی گئی کہ بہت
اچھا۔ سفر مینا کی پلٹن بھجور شاہ نسبت فوج مستغیث ہوئی کہ ہم لوگ پہلے
میدان میں جاتے ہیں اور بمشکل تمام مورچہ تیار کرتے ہیں جس میں تمام دن
فوج لڑتی ہے اور شام کو شہر میں لوٹ آتی ہے اور مورچہ کو بلا حفاظت چھوڑ
دیتے ہیں اور اسی سبب سے انگریزی فوج رات کو آ کر اس کو غارت کر دیتی
ہے۔ اس پر شاہ دہلی سے محمد بخت خان کو حکم دیا کہ دیکھو یہ کیا لکھا ہے۔
جہادیوں نے بھی اس مضمون کی ایک عرضی گذرانی انھوں نے یہ بھی بیان کیا

۱ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح و شام میں درج نہیں۔

کہ فقط ہم ہی لوگ انگریزی فوج کے مقابلہ میں ڈٹے رہتے ہیں اور باقی سب لڑائی و گہما گہمی پر پیٹھ دکھلاتے ہیں۔ اس پر حکم ہوا کہ تم فریاد اپنی مرزا مغل کے روبرو پیش کرو اور راجہ دیسی سنگھ اور سالک رام اور رائے گنگارام کو معرفت قاضل بیگ کے حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ واسطے خرچ فوج کے داخل کریں۔ محمد بخت خاں نے رپورٹ کی کہ کل فوج لڑنے کو جائے گی۔ راجہ بھولانا تھ حضور میں حاضر ہوئے اور بعبادت معہودہ نواز بتقریب بندہ بن سلونو اس حسب رسمیات ہندوان بادشاہ کے واسطے لائے۔ دو سوار ۲ واسطے لانے تین لاکھ روپیہ کے جھجر کو روانہ ہوئے۔ پچاس سوار قطب صاحب کو اور پچاس سوار کوٹ قاسم کو واسطے لانے زر مال گذاری مقامات مذکورہ بالا کے بھیجے گئے۔ یہ بھی مشہور ہوا کہ انگریزی کمپوں میں گولہ بارود کم رہا ہے اور اسی

اسلونو ہندوؤں کا ایک تہوار ہے۔ بہادر شاہ کے عہد میں یہ تہوار بہت دھوم دھام سے منایا جاتا تھا۔ اس تہوار کو مغل بادشاہوں کے ذریعے منانے جانے کی وجہ یہ تھی کہ شاہ عالم کے والد عزیز الدین عالمگیر ثانی کو ان کے وزیر غازی الدین خاں نے دھوکے سے خنجر سے مار کر مردہ سمجھ کر جنگل میں پھینک دیا۔ اتفاق سے وہاں سے ایک برہمن عورت رام کور کا گذر ہوا جس نے اسے پہچان کر اس کی لاش کی حفاظت کی۔ شاہ عالم نے تخت نشین ہونے کے بعد اپنے والد کی لاش کی حفاظت کے صلے میں سردار رام کور کو خلعت فاخرہ عطا کیا۔ اور اسے بہن کا درجہ دیا۔ سلونو کے روز رام کور شاہ عالم کے ہاتھ میں سچے موتیوں کی راکھی جس میں سونے کی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں باندھتی اور شاہ عالم اسے حقیقی بہن کی طرح زرد جواہر سے مالا مال کر کے رخصت کرتے۔ شاہ عالم کے بعد اکبر ثانی اور پھر بہادر شاہ نے اس روایت کو قائم رکھا اور اس تہوار کو خاص اہتمام اور انتظام سے منایا۔ (ملاحظہ ہو انوبت شیخ روزہ از راشد الخیری صفحہ ۶۵ بحوالہ رئیس احمد جعفری صفحہ ۹۵ تا ۹۷)

سب سے سنگ تراش پتھر کے گولے ان کے کمپوں میں تیار کرتے ہیں۔ چند سوار ان نے اپنے تئیں مہاراجہ گلاب سنگھ والی جموں کا ملازم قرار دے کر محمد بخت خان کے پاس حاضر کیا اور بیان کیا کہ مسٹر و برٹن صاحب جمعیت ایک ہزار سوار و پیادہ کے کوہانہ میں زر تحصیل کر رہا ہے۔ ایک فرانسیسی بحضور شاہ دہلی حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے گولے اس قسم کے بنائے ہیں کہ دو گراب کے گولے کے مانند ہیں۔ شاہ دہلی برج کے توپ خانہ کے آدمیوں کو حکم ہوا کہ انگریزی کمپوں میں برابر گولی بارود اور آگ کو تیز کر دو اور توپیں انگریزی مورچہ کی کہ جن سے گولے شہر میں آتے ہیں، ان کو خاموش کر دو۔ فقط۔

۶ اگست ۱۸۵۷ء بادشاہ انور محل کے محل سے برآمد ہو کر دیوان

عام میں رونق افروز ہوئے۔ ایک شفقہ بنام راجہ پیالہ اس مضمون سے جاری ہوا کہ ۶ لاکھ روپیہ حضور میں ارسال کرو اور وہ سمند خان کو دیا اور کہا کہ ہمراہی ۱۰۰ سوار شفقہ کو روانہ کرو۔ محمد عظیم ولد شاہزادہ اکبر کو حکم ہوا کہ ہانسی ا حصار میں جا کر روپیہ مالگذاری کا تحصیل کرے۔ ایک عرضی بہادر علی خان نبیرہ کا دیخاں مکونہ کی آئی۔ اس میں مندرج تھا کہ فدوی جمعیت ایک ہزار آدمیوں کے اس پار جمنا کے مقیم ہے لہذا گزارش کرتا ہوں کہ جہاں حکم ہو قیام پذیر ہوں۔ اس پر حکم ہوا کہ کل صبح کو تم شہر میں آؤ اور اجمیری دروازہ کے

باہر ٹھہرو۔ جو پنجابی سعادت خان کے نہر پر رہتے ہیں انھوں نے اقرار کیا کہ اکتالیس ہزار روپیہ ہم داخل کریں گے۔ یہ بھی سنا گیا کہ سدھادی لال اور محمد بخت خان کمانیر نیچ اور بریلی کے فوج کے ہمراہ اپنے سپاہیانہ کپوں انگریزوں پر گئے تھے۔ حملہ کرنے کو علی پور اور پہاڑی اور مٹھائی کے پل پر گئے تھے اور وہ فوج جو کشمیری دروازہ سے گئی تھی اس کو انگریزی سپاہیوں نے آن دبا یا اور رزینڈی کی کوشی تک دابے چلے آئے۔ اس میں ۲۰۰ سوار ۳ مارے گئے (ماہی جھنڈے تک پہنچ گئے اور اس کا قبضہ کر لیا)۔ ۱۰۰ آدمی اور دو سالدار مارے گئے۔ مگر پھر مجبور ہو کر لوٹ آئے۔ لڑائی تمام دن رہی جبکہ بہادر علی خان کلونہ والا جتنا کو معا اپنے ۱۰۰ آدمیوں کے عبور کرتا تھا۔ اس کی مرزا مغل سے ملاقات ہوئی اور ایک اشرفی نذر گزرائی۔ لکھنؤ سے خبر آئی کہ ۲۲ تاریخ کو چند ہزار گورے لکھنؤ میں پہنچے اور بعد سخت لڑائی کے شہران کے تصرف میں آ گیا۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ بنارس پر پھر انگریز متصرف ہو گئے۔ فقط باقی آئندہ۔

۱ مکلف صفحہ ۱۸۳ Mutali Bridge اور بہت قدیم تھا۔ ملاحظہ ہو۔ بشیر الدین حصہ دوم صفحہ ۴۷۳

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۰۵ مکلف ۱۸۳ کے مطابق "۶۰ سوار"

۳ تو سین میں دی گئی عبارت "غدر کی صبح و شام" اور "مکلف" میں درج نہیں۔

۴ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۰۵ مکلف ۱۸۳ کے مطابق "ایک ہزار"

مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب۔ بقیہ سرگذشت دربار دہلی منقلم ماہ اگست ۱۸۵۷ء بادشاہ سلیم گڑھ کو تشریف لے گئے اور بعد ملاحظہ کرنے مقام مذکور کے دیوان عام میں تشریف لائے۔ میرزا امین الدین خان و مرزا ضیاء الدین خان و نواب حسن علی خان و رحمت علی خان و میر حامد علی خان اور بارہا میں حاضر ہوئے اور تسلیمات بجالائے۔ ایک آدمی نے دو اشرفی بادشاہ کو اپنے آقا یعنی نواب علی والی گجرات کی طرف سے پیش کش کی۔ بہادر علی خان کماؤں والہ دربار میں حاضر ہوا اور اشرفیاں ۲ نذر گزرائی اور اس کے سرداروں نے ۱۳ روپیہ پیش کئے۔ احمد مرزا نے مرزا مغل سے کہا کہ تم ضیاء الدین خان سے دریافت کرو کہ کل حسب الحکم وہ کیوں نہ حاضر ہوئے۔ اس میں مرزا امین الدین خان مرزا احمد کے طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ تم بعد معاش ہو اور شاہزادہ کو مغالطہ دیتے ہو اور تب مرزا امین الدین خان نے بادشاہ سے فریاد کی کہ مرزا احمد مجھے ذلیل اور خوار کیا چاہتا ہے۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ تم بڑے سردار قابل عزت کے ہو اور مرزا احمد کے طریقہ اور چلن سے میں خوب واقف ہوں۔ زمیندار بروڈہ علاقہ میرٹھ نے ایک عرضی گزرائی اس میں لکھا تھا کہ ہم کو یہ منظور ہے کہ

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۰۵ مکلف ۱۸۵ صفحہ ۱۸۵ "میر سعید علی کان" صحیح "میر حامد علی خان"

۲ مخطوطہ دروز نامہ نمبر ۱۳۳ صفحہ ۹۵ "سات اشرفیاں"

روپیہ مالگذاری اس ضلع کا تحصیل کیا جائے لہذا کچھ مدت ملے۔ بعد ملاحظہ کے وہ عرضی مرزا مغل کے سپرد کی۔ غوث محمد خان افسر فوج نیچ کا حاضر ہوا اور پہلے دن کی لڑائی کا حال جو انگریزوں کے ساتھ وقوع میں آیا تھا۔ بیان کرتا رہا۔ مرزا مغل و مرزا خضر سلطان و سالک رام و رام جی و اس گڑ والا و راجہ دیبی سنگھ و سالک رام خزانچی و رائے گنگا رام و رائے دیبی سنگھ قلعہ کے گارد میں جمع ہوئے اور ایک صوبہ دار سفر مینا کی پلٹن کا وہاں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ اگر جلدی سے بندوبست فوج کے خرچ کا نہ ہوگا تو تمام شہر کو ہم لوٹ لیں گے۔ ساہوان و امیران مندرجہ بالا نے بعد مشورہ کے اقرار کیا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہم داخل کریں گے۔ اسی تاریخ کی شام کو ۵ بجے بارود خانہ جو شہر کی بیگم کے مکان میں بحملہ چوڑی والاں تھا اڑا اور ۵۰ آدمی جو وہاں کام کرتے تھے سوائے ۱۳ آدمیوں کے وہ سب اڑ گئے۔ بادشاہ سلیم لڑھ میں تھے، یہ سنتے ہی قلعہ کو لوٹ آئے۔ حکیم احسن اللہ خاں ابادشاہ کے پاس نقارہ خانہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ فوج والوں کو شک ہے کہ یہ بارود کا اڑنا میری مدد سے ہوا۔ لہذا ان کا ارادہ ہے کہ میرا گھر لوٹ لیں اور مجھے قتل کریں۔ وہ یہ کہنے نہ پایا تھا کہ ایک سوار اور سپاہی شمشیر برہنہ لئے ہوئے حکیم مذکور کو گھر اس کے قتل کے واسطے گئے۔ بادشاہ نے حکیم مذکور کو اپنے تخت

کے پیچھے چھپایا اور تمام بادشاہی نوکر جو اکٹھے ہو گئے۔ پھر بادشاہ دیوان عام میں تشریف لے گئے اور حکم دیا کہ دروازہ بند کر دو اور حکیم کو محل کے عبادت خانہ میں بھیج دیا۔ اس وقت سمند خان رسالدار نے سوار اور سپاہیوں کو سمجھایا کہ بادشاہ ایک لمحہ بھی نہ جنیں گے۔ اگر حکیم موصوف مارا گیا۔ جس وقت بادشاہ نے سنا کہ حکیم کا گھر لٹ رہا ہے اور ایک ہزار سپاہی جو کچھ چیز اس کے گھر میں پاتے ہیں لئے جاتے ہیں۔ مرزا بختاور خان اکو حکم دیا کہ تم جاؤ اور سپاہیوں کو لوٹنے سے ممانعت کرو۔ حسب الحکم مرزا مذکور عمل میں لایا اور جہاں تک کہ ممکن تھا سپاہیوں کو دھمکایا۔ مگر وہ فہمائش محض بے فائدہ ہوئی۔ زنانہ میں حکیم صاحب موصوف روپوش ہو گئے اور دست تنظیم سپاہیان مذکورہ بالا سے محفوظ رہا۔ آخر کو مرزا مغل حسب الحکم شاہ دہلی معہ چند سوار و ایک ضرب توپ موقع واردات پر آئے اور بد معاشان شہر اور سپاہیوں کو متفرق کر دیا اور بقیہ اسباب حکیم صاحب کا ۱۴ اونٹ اور ۲ گاڑی اور تین بیل ۲ پر لاد کر دیوان خاص میں لائے اور یہ تمام اسباب حسب الحکم شاہ دہلی ایک کوٹھے میں بند کیا۔ رات کو سپاہیوں نے کئی بار عبادت خانہ پر حملہ کیا اور کہا کہ حکیم کو ہمارے حوالہ کرو۔ آخر کو بادشاہ نے مجبور ہو کر اقرار کیا۔ لیکن اس

۱۔ ندر کی صبح و شام صفحہ ۲۰۷، مکلف صفحہ ۱۸۶، "مرزا مغل" صبح۔ مرزا مغل

۲۔ ندر کی صبح و شام صفحہ ۲۰۷، مکلف صفحہ ۱۸۶ کے مطابق "تین ٹیلوں"

شرط پر کہ تم اس کو مار نہ ڈالو۔ سپاہیوں نے حکیم کو جو اہر خانہ میں قید کیا۔ بادشاہ نے اپنے لڑکے ابوبکر اور مرزا خضر سلطان اور مرزا امہدی اور مرزا عبداللہ کو طلب کیا اور حکم دیا کہ تم میرے پاس حاضر رہو اور خبردار ہوشیار ایسا نہ ہو کہ سپاہی مجھے قتل کریں۔ تمام بازار شہر دہلی اک بند ہو گیا اور مسلمان لوگ بہت غمگین ہوئے کہ اس طرح حکیم سے یہ فوج بدسلوکی کرتی ہے اور ان کو یقین تھا کہ وزیر شاہ دہلی سپاہیوں کے ہاتھ مارا جائے گا لیکن ان مسلمانوں نے کہا کہ ہم فوج کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ اس دن تمام روزنی مابین افواج انگریزی اور سپاہیان ہندوستانی میں لڑائی ہوئی ۱۔ فقط۔ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۵۹ از

سرگزشت دہلی میں یہاں ۱۸ اگست کی روداد ختم ہو جاتی ہے جبکہ ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں اور تفصیل بیان کی گئی ہے جو اس طرح ہے۔

”نذر علی جو پہلے مسز سائن فریزر کی ملازمت میں تھے اور اب تھانہ کے منتظم تھے، مبارک شاہ کو تو ال کی چٹھی لے کر مجھے گرفتار کرنے کے لئے آئے۔ ان کے ساتھ سو سپاہی لنگی تواریں لے ہوئے تھے۔ چونکہ دروازہ مشوں کے لئے کھولا گیا تھا اس لئے دروازہ کو کھلا پاتے ہی وہ نہایت تیزی کے ساتھ داخل ہو گئے۔ گھر کی مستورات بیٹھی ہوئی مہاراج لال کی تیمارداری میں مصروف تھیں۔ جن کی بذریعہ آپریشن پتھری نکالی گئی تھی اور جو بے حد کرب و تکلیف کی حالت میں پڑے تھے۔ سپاہیوں کو دیکھتے ہی وہ جان بچانے کے خیال سے ادھر ادھر بھاگیں اور زیورات اور پاندان اپنے ساتھ لے لی گئیں۔ مجھے گرفتار کر لیا گیا اور پاکی میں بٹھا دیا گیا اور لنگی تواریں کے گارو کے حفاظت میں مجھے کوٹوالی پہنچا دیا گیا۔ مبارک شاہ سے وہیں ملاقات ہوئی۔ انھوں نے بہت احترام سے مجھے بٹھایا۔ پہلے وہ چنگی کے افر تھے اور پھر وہ بادشاہ کی ملازمت میں منسلک ہو گئے۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ تمہارے دوسرے اور اندیشے بے بنیاد ہیں اور کھڑا رو نہیں اس لئے کہ میں خود بھی انگریزوں کا ملازم ہوں۔ اس کے بعد انھوں نے میری گرفتاری کے متعلق مرزا خضر کا دستخطی حکم دکھایا۔ میرے علاوہ منشی سلطان گکھ، چٹن لال اور سنت لال کی گرفتاری بھی عمل میں آئی۔ ہمیں دھوکے میں رکھنے کی خاطر حکم میں یہ الفاظ درج تھے کہ ہمیں مشورے (باقی حاشا گلے صفحہ پر)

افتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ہشتم ۸ اگست ۱۸۵۷ء۔ تمام امیران شہر دہلی دربار میں بجاوت معبودہ حاضر ہوئے۔ مگر بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ میں آج دربار میں نہیں آؤں گا اور میں بہت خفا ہوں۔ لوگوں کی زبانی یہ سنا کہ بادشاہ نے کہا کہ گردش جہاں تیری آئی ہے اور یہ وہی وقت

کی غرض سے طلب کیا جا رہا ہے۔ پھر مجھے اور منشی سلطان کو مرزا منٹل کے رو برو پیش کیا گیا۔ پہنچتے ہی ایک صوبیدار مجھے خنجر سے یہ کہہ کر ہلاک کرنا چاہتا تھا کہ ”یہی وہ شخص ہے جو انگریزوں کو خبریں بھیجتا ہے“۔ مجھے منجھ نے (اور در حقیقت خدا نے بچالیا اور کہا کہ انہیں روپیہ لینے کی غرض سے بلایا گیا ہے۔ اس سے مجھے ایک گونا طینان ہوا۔ بعد ازاں مجھے ادھر مرزا منٹل کی پیشانی میں لے گئے۔ وہاں میں نے عجیب و غریب قطع کے آدمیوں کی کثیر جماعت دیکھی۔ ایک جانب مرزا منٹل کیوں سے سہارا لگائے بیٹھے تھے۔ راجہ سالک رام، حامد علی خاں، حکیم عبدالحی اور بادشاہی دربار کے چند دیگر افسر بھی موجود تھے۔ ان کے بالمقابل باقی فوج کا ریگنڈ افسر کڑے گکھ بیٹھا ہوا تھا۔ شاہی افسر بلا حکم ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ لالہ سالک رام (خزانی) رام جی داس گوڑ والہ لالہ گدھر لال، زور آور چند اور تقریباً ۲۵ دیگر مہاجن بھی گرفتار شدہ حالات میں وہاں بیٹھے تھے۔ مجھے بھی ان کے ساتھ قطار میں بیٹھنے کا حکم ملا۔ میرے دوست لالہ گمان لال، لالہ کاشی لال، لالہ سنت لال میری رہائی کی کوشش کرنے کی غرض سے وہاں آئے۔ تھوڑی دیر میں مرزا احمد جان مرزا منٹل کے پاس گئے اور کان میں کچھ کہا جس پر مرزا منٹل نے لالہ سنت لال کو بلایا اور نہایت شفقت و نرمی سے فرمایا کہ اس سے ۵ ہزار روپے لئے جائیں گے جسے فی الفور ادا کرنا چاہئے ورنہ اسے قید کر دیا جائیگا۔ دوسروں سے بھی اسی طرح روپوں کا مطالبہ کیا گیا اور بالآخر ہم غریب نشیوں کو دھمکایا گیا اور توپوں کو ہمارے کندھوں پر رکھ کر چھوڑا گیا مگر ہم خدا کے کرم سے نہایت ثابت قدم رہے۔ ہم نے ارادہ کر لیا تھا کہ ہم مرتاپند کریں گے اور ان غیبیوں کی دھمکیوں کی کچھ پروا نہ کریں گے۔ ہمیں انجام کی کچھ خبر نہ تھی۔ باغیوں نے صبح سے لے کر ۴ بجے سہ پہر تک مشورہ کیا۔ اسی حالت میں مرزا الہی بخش بھی خلاف توقع حضرت خضر کی طرح آبراجے۔ عینہ جس طرح سے کہ سوکھے ہوئے پتوں میں جان ڈالنے کے لئے ابر رحمت یکا یک برس جاتا ہے، انھوں نے مجھے ولسادیا اور مرزا منٹل سے درخواست کی کہ فوج کی ملاقات کے لئے وقت دیا جائے۔ میرا گمان ہے کہ انھوں نے دوران ملاقات میں ہمارے متعلق یہی دلائل استعمال کئے ہوں

میرے واسطے ہے۔ بعد ازاں کھانا نوش کیا اور شاہزادوں کو حکم دیا کہ جس طرح بن سکے حکیم احسن اللہ خاں کو رہا کرادو۔ آخر کو یہ صلاح ٹھہری کہ حکیم کو چھوڑ دینا چاہئے اور یہ نامناسب ہے کہ ان سے اس طرح پیش آؤ۔ نواب زینت محل بیگم صاحبہ نے عرض کیا کہ سپاہیوں کو شک ہے کہ میں انگریزوں

کے کہ یہ غریب محروم ہیں اور صرف اپنی آمدنی پر گزاران کرتے ہیں اور یہ کہ انگریزی راج ابھی ختم نہیں ہوا۔ ممکن ہے کہ انگریز شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیں اور جب آپ انگریزوں کے ہاتھ میں اسیر ہو جائیں گے تو ممکن ہے کہ یہ غریب کلرک اس وقت آپ کے لئے مفید ثابت ہوں۔ مرزا مغل نے جواب دیا کہ یہ انگریزوں کو خبریں بھیجتا ہے اور ان کی کامیابی کے لئے دست بدعا رہتا ہے۔ مرزا الہی بخش نے کہا کہ یہ ان کے وفادار جن کا تمک انھوں نے کھایا ہے۔ احمد مرزا نے کہا کہ ان سے کثیر رقم وصول کرنی چاہئے۔ ان کے مکانات پر قبضہ کر لینا چاہئے۔ غالباً مشورہ دینے والے کو یہ امید ہوگی کہ قتل کر دئے جانے پر میرا مکان اسے مل جائے گا۔ یہ گفتگو شام تک ہوتی رہی۔ جو زیورات سپاہیوں نے میرے مکان سے ضبط کئے تھے انہیں مرزا مغل کی خدمت میں پیش کیا گیا اور تولنے کے بعد ان کی مالیت کا اندازہ دو ہزار روپے کیا گیا۔ حکم ہوا کہ یہ رقم اس مطالبہ میں سے منہا کر دی جائے جو مجھ سے کیا جا رہا تھا۔ اس کے بعد پستول منگائے گئے اور ہمیں ڈرانے کے لئے بندوقیں بھی منگوائی گئیں۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ میرا ارادہ مستقل ہے، اور مرزا الہی بخش میری مدد پر ہیں، مجھے بلاخر ان کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی گئی۔ مرزا صاحب مجھے کمال تعلق اور مہربانی کے ساتھ سیدھے میرے مکان پر لے گئے اور مجھے مشورہ دیا کہ تبدیل مکان کر لو اور کہیں چھپ جاؤ ورنہ باغی پھر تمہارا پتہ ڈھونڈ نکالیں گے۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں تمہارا ضامن ہوں اور انشاء اللہ باغی تمہارا بال بیکانہ کر سکیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کر کے میری جان بچائی۔ مرزا الہی بخش نے اس آرزوے وقت میں جو ہمدردی مجھ سے کی اس کا معاوضہ مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا اور نہ مناسب الفاظ میں ان کا شکر یہی ادا کر سکتا ہوں۔ صرف زبان سے ان کا شکر یہ ادا کرنے کی کوشش کر سکتا ہوں۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ میرے گرفتار ہوجانے پر لالہ شام لال نے مرزا الہی بخش کو لکھا کہ اب امداد کا وقت ہے اس لیے کہ وہ انگریزی ملازم ہیں اور آپ بھی انگریزوں کے ہی خواہ ہیں۔ مرزا کے صاحبزادے کا آج صبح انتقال ہو گیا تھا اور وہ جلدی سے تجسیم و عقیقین کر کے میری مدد کرنے کے لئے آگئے۔ ان سے بڑھ کر سچا دوست کبھی میر نہیں آ سکتا۔

سے کچھ سازش رکھتی ہوں لہذا سپاہیوں کا ارادہ ہے کہ میرا گھر لوٹیں۔ یہ سن کر بادشاہ نے ۲۰۰ سوار واسطے حفاظت مکان بیگم صاحبہ و حکیم احسن اللہ خاں بھیج دیے۔ یہ بھی سنا گیا کہ سپاہیوں نے جو چیز حکیم احسن اللہ خاں کے گھر سے لوٹی تھی ان سب کا انبار کر کے اس میں آگ دے دی۔ بادشاہ نے بہتری حکم آگ بجھانے کے واسطہ دیے کوئی سود مند نہ ہوا۔ مرزا عبد اللہ کو حکم ہوا کہ وہ جا کر حکیم سے کہے کہ تم کھانا کھاؤ۔ ہر کارہ واسطہ طلب متصدیان قلعہ کے بھیجے گئے ہیں لیکن مارے خوف کے کوئی اپنے گھر سے نہیں نکلتا تھا۔ سارے شہر میں سنسان اور چپ چاپ ہو رہا تھا اور اس تاریخ دانت پیس پیس کر انگریزوں سے لڑائی ہوئی۔

۹ اگست ۱۸۵۷ء کو شاہ دہلی عبادت خانہ میں داخل ہوئے۔ شاہ نظام الدین ولد میاں کالے صاحب مرشد شاہ دہلی دربار میں آئے۔ سلام علیک والسلام کی۔ ایک عرضی محمد اکبر خان نے پیش کی۔ اس میں مندرج تھا کہ ۵۰ سوار پاٹودی میں پہنچے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کو شاہ دہلی نے بھیجا

امر گذشت دہلی میں یہاں ۸ اگست کی روداد ختم ہو جاتی ہے جبکہ ”غدر کی صبح و شام“ اور مکاف میں ایک سطر اور درج ہے جو اس طرح ہے۔

”مجھ پر اور نئی سلطان سنگھ پر بھایا دو ہزار روپے کی ادا ہوگی کے لئے پھر بے حد زور ڈالا گیا لیکن ہم نے ایک پیسہ بھی نہ دیا۔“ (غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۱۱)

ہے اور کہا ہے کہ تمیں لاکھ روپیہ پاٹودی سے وصول کرو اور اسی باعث سے اس کے لڑکے کہ جوان کے استقبال کو گئے تھے، مقید کیا ہے۔ اس کے جواب میں بادشاہ دہلی نے فرمایا کہ ہم نے ۳ لاکھ روپیہ تم سے طلب نہیں کیا اور سوار مستوجب سزا ہوں گے۔ راجہ ناہر سنگھ رئیس بلب گڑھ نے ایک عرضی اور ۱۵ اشرنی بابت نذر شاہ دہلی ارسال کی۔ سیو بادشاہ نے نذر اس کی قبول کی اور عرضی کی پشت پر لکھ دیا کہ تمہاری بدنامی کی باعث سے ہم نے نذر قبول کیا۔ مرزا مغل کے نام حکم جاری ہوا کہ احسن اللہ خان کے مکان سے پہرا اٹھایا جائے۔ تمام افسر قلعہ کے صحن میں مجتمع ہوئے اور متفق اللفظ کہا کہ حکیم صاحب کا کچھ قصور باعث بارود خانہ کے اڑانے میں نہیں تھا۔ ۶ پارچہ کا خلعت مکند لعل کو بابت وفات اس کی ماں سرکار شاہ دہلی سے مرحمت ہوا۔ جنرل محمد بخت خان نے بذریعہ عرضی شاہ دہلی کو رپورٹ کی کہ ایک گورکھا انگریزی فوج کا گرفتار ہوا ہے۔ ۵۰ سپاہی مولوی محمد صدر الدین خان کے مکان کو لوٹنے گئے ہیں۔ مگر انھوں نے کہا کہ ۷۰ جہادی ان کے مقابلہ کو وہاں موجود تھے پھر وہی سپاہی حسن علی خان کے دو گھوڑے بچر لے گئے اور کئی سو آدمی بارود اڑنے کے سبب ہلاک ہوئے اور زخمی اور بیماروں کو بہرام کی سرائے کے امام باڑہ میں رکھا ہے۔ ۴ گورکھے ۲ سپاہی اسی تاریخ کو گرفتار

ہو کر تہ تیغ ہوئے۔ شہر میں یہ مشہور ہوا کہ انگریزوں نے ۲ رجمنٹ سفر مینا کی لاہور میں بھرتی کیں اور اب وہ ان کو دہلی میں بمقام پہاڑی لائے ہیں اور بارود بمقام مکان مسٹر مینس چھاؤنی تیار ہوتی ہے۔ فقط

۱۰ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی عبادت خانہ کے دروازہ پر رونق افروز تھے۔ حسب عادت معبودہ حافظ داؤد الدین صاحب اور ناظر مرزا حسین حضور میں حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ فوج جو زیادتی کرتی ہے اس کا مجھے بڑا رنج ہے۔ پھر مرزا مغل سے فرمایا کہ حکیم کو رہا کر او دو قریب دو سو سوار و پیادہ واسطے گرفتاری منشی چھٹن لال اور منشی سلطان سنگھ کے بایں اتہام کہ وہ انگریزوں کو خبر پہنچاتے ہیں گئے۔ مگر منشیان مذکورہ بالا روپوش ہو گئے۔ مرزا مغل نے حکیم کو رہا کرایا۔ مرزا عبداللہ ولد مرزا شاہ رخ دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیاء الدین خان کے پاس چند لاکھ روپیہ نقد موجود ہے۔ مگر وہ ایک جہ واسطے اخراجات فوج کے نہیں دیتے۔ یہ سن کر بادشاہ چپ ہو رہے لیکن مرزا عبداللہ نے قریب دو سو سوار و پیادہ اپنے ہمراہ لئے اور مرزا امین الدین خان کے مکان پر گئے اور کہا کہ کچھ روپیہ دلوائے۔ امین الدین خان نے کہا کہ میرے پاس کوڑی نہیں ہے اور اگر آپ مجھ سے فوج کشی کیا چاہتے ہیں تو بسم اللہ

حاضر ہوں۔ یہ کہہ کر اپنے آدمیوں کو کہا کہ مسلح ہو جاؤ۔ آخر کار مرزا عبداللہ مجبور ہو کر لوٹ آئے۔ مرزا ابوبکر نے تمام مہاجن شہر کے گرفتار کئے اور ان سے روپیہ واسطے خرچہ ذات کے طلب کیا۔ تھارام رئیس ریواڑی کی عرضی آئی اور اس میں استغاثہ نسبت غلام محمد خان اور نواب احمد علی خان رئیسان فرخ نگر مندرجہ تھا۔ حکیم احسن اللہ خان دربار میں حاضر ہوا اور ایک اشرفی نذر گزاران کر عرض کی کہ فقط حضور کے سبب سے میری جان بچی۔ الاسب مال میرا لٹ گیا۔ لہذا امیدوار ہوں کہ سپاہیوں کو حکم ہو کہ میرا مال مجھ کو واپس کریں۔ اس پر بادشاہ نے فرمایا کہ صبر کرو ایسی تدبیر کی جائے گی کہ تمہارا مال تم کو مل جائے گا۔ مکندلال کے نام جاری ہوا کہ بلا توقف پانچ ہزار روپیہ لے کر اپنے تئیں حاضر حضور کرے۔ مرزا خضر سلطان دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ پرانے انگریزی نوکر انگریزوں کو خبر پہونچاتے ہیں لہذا چاہئے کہ سب ایک دم سے قید کئے جائیں۔ فقط۔

مطبوعہ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۹ء از آفتاب عام تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی یازدہم ماہ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دربار عام میں رونق افروز ہوئے اور تمام سرداران کا مجرا لیا۔ مرزا مغل اور مرزا خضر سلطان و مرزا عبد اللہ کے نام حکم جاری ہوا کہ حکیم احسن اللہ خان کو اپنے گھر جانا ہے لہذا تم کو

لازم ہے کہ اس کے ساتھ اس کے گھر تک جاؤ۔ چنانچہ حسب الحکم حکیم احسن اللہ خان قریب ۴ بجے بعد دوپہر معہ شاہزادگان مذکورہ بالا بہت کڑو فر سے اپنے مکان پر کہ جو چاندنی چوک کے راستہ سے متصل لال کوئیں کے ہے، گئے۔ انہوں نے ایک اشرفی مرزا مغل کو اور پانچ پانچ روپیہ مرزا خضر سلطان اور مرزا عبداللہ کو پیش کش کئے اور اپنے گھر کا معائنہ کرایا اور کہا کہ دیکھئے صاحب عالم میرے گھر کو سپاہیان نے بالکل جلا دیا اور ہر ایک چیز میری لوٹ لی۔ مرزا عبداللہ اور مرزا خضر سلطان نے مراجعت کی اور مرزا مغل شہر کے باہر فوج کی پریڈ پر گئے۔ غوث محمد خان جنرل افواج نیچے حاضر ہوا اور کہا کہ مرزا امین الدین خان و مرزا ضیاء الدین خان دربار میں حاضر ہوئے۔ شاہ دہلی نے ان کو طلب کیا۔ جنرل محمد بخت خان دربار میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جو لوگ بارود کے صدمہ سے اڑ گئے ہیں ان کے بال بچے کی پرورش کی جائے۔ بادشاہ نے اس کے جواب میں کہا کہ جیسا تم مناسب جانو۔ اس تاریخ کو صبح سے شام تک لڑائی رہی۔ میدان انگریزوں کے ہاتھ رہا۔ فقط۔

۱۲ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی مسلح خانہ میں تشریف لے گئے اور حاضرین دربار کی سلامی لی۔ مولوی صدر الدین خان سے کہا کہ جب تک حکیم احسن اللہ خان کا مال سپاہیوں سے وصول نہیں ہوگا۔ میں دیوان عام

میں تخت پر نہیں بیٹھوں گا۔ افسران سپاہی نیچ اور بریلی دربار میں حاضر ہوئے اور بادشاہ سے خلوت میں کچھ گفتگو ہوئی اور بعد ازاں شاہ دہلی سلیم گڑھ کو تشریف لے گئے اور جب وہاں سے مراجعت کی تب مرزا امین الدین خان و مرزا ضیاء الدین خان سے راستہ میں ملاقات ہوئی اور مجرا ادا کیا۔ بادشاہ نے کہا کہ ہر روز حاضر ہوا کرو۔ انھوں نے کچھ عذر ضرورت کام کا عرض کیا اسی رات کو انگریزی فوج دہلی پر کہ جو متصل باڑہ ہندورا ڈاکھا چھاپہ مارنے کو آئی۔ مگر جب دیکھا کہ فوج ہوشیار ہے تو وہاں سے اُلٹے پھر گئے۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ مہاراجہ اندور کی فوج نے بغاوت اختیار کی اور راجہ معہ تمام انگریزوں کے باڑہ میں پناہ گیر ہے اور تیرہ ہزار آدمی اندور سے دہلی کو روانہ ہوئے ہیں۔ یہ بھی سنا کہ لڑکاراجہ بینی سنگھ کا الور ۲ کی گدی پر بیٹھا اور سرکار انگریزی سے اس کو خلعت مرحمت ہوا۔ فقط۔

۱۳۔ اگست ۱۸۵۷ء کو شاہ دہلی نے عبادت خانہ میں دربار کیا

اہندورا کی کوئی ایک بڑی عمارت تھی جس کی فصیل اور دروازے تھے۔ اس کے جنوب مغرب میں ایک لمبی پہاڑی تھی۔ جو دہلی سے اوپر ڈھائی میل کے قریب تھی۔ اور دہلی سے ساٹھ فیٹ اونچی تھی۔ یہ کوئی ایسی جگہ بنائی گئی تھی جہاں سے سارا شہر دکھائی دیتا تھا۔ یہ جگہ حملہ کرنے کے لئے گوشہ عافیت تھی۔ انگریزوں نے یہاں پر پکٹ بٹھایا تھا جس کے معنی ہیں کہ سپاہی لشکر گاہ سے تھوڑے فاصلے پر پہرہ پوکی کے لئے بٹھائے جائیں تاکہ وہ دشمنوں پر نظر رکھ سکیں۔ (ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۵۷۸-۵۷۷، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۷۷، بشیر الدین حصہ دوم صفحہ ۳۹۲)

۲ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں "الور" درج نہیں۔

(نواب حسن علی خان اور حکیم احسن اللہ خان اور دیگر امرایان شہر حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے) اعتراضات مرسلہ نواب فرخہ آباد و بریلی و رام پور ۲ بدیں مضمون آئیں کہ ہم نے مقامات مذکورہ بالا کو اچھی طرح سے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اب امیدوار ہیں کہ فرمان شاہی متضمن ہماری حسن خدمات ہم کو مرحمت ہو۔ چنانچہ درخواست ان کی منظور ہوئی۔ تمام شاہزادہ دربار میں حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے ان سے فرمایا کہ پستول نہ باندھا کرو فقط تلوار کا باندھنا ہی کافی ہے۔ نواب حسن علی خان نسبت سپاہیوں کے مستغیث ہوئے کہا انھوں نے اجیر دروازہ پر میرا بیٹو اور دو تلواریں اور دو برچھیاں چھین لیں۔ لہذا امیدوار ہوں کہ وہ مجھ کو واپس دلوائیں جائیں۔ مرزا مغل کو حکم ہوا تم اشیائے مذکورہ کو تلاش کر کے مالک کو دلواؤ۔ ۱۰۰ سوار مع ۲ کراچی ہائے اسباب محمولہ میگزین لکھنؤ سے آئے۔ ان کو حکم ہوا کہ محمد بخت خان کے پاس جائیں۔ (جنرل محمد بخت خان نے ۲ کراچی کی درخواست کی۔ اس پر حکم ہوا کہ اس کے پاس بھیج دی جائیں۔ ۳) مرزا مغل اور سردار قلعہ گارد کے مکان پر جمع ہوئے اور تھوڑی دیر تک لڑائی کی بابت میں گفتگو رہی۔ عرضی محمد

۱ تو سین میں دی گئی عبارت "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۱۵ اور مکاف صفحہ ۱۹۳ "امین پور" صحیح "رام پور"

۳ تو سین میں دی گئی عبارت "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں درج نہیں۔

اکبر علی کی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ سوار مجھ کو تنگ بہت کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں اس کو لکھا گیا کہ یہ محض نامناسب ہے کہ تم سواروں کو قتل کرو مگر یہ تم کو اختیار ہے کہ تم اپنے ملک کا انتظام اور بندوبست کرو۔ اسی تاریخ کو رات کو انگریزی فوج تیلی واڑہ مورچہ پر چھاپا مارنے آئی مگر جب انھوں نے دیکھا کہ فوج ہوشیار ہے تب وہ سب چلی گئی۔ جو کچھ مال حکیم احسن اللہ خاں کا اگلے دن سپاہی لے آئے تھے وہ سب ان کو واپس کیا۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ بیجا بانی صاحبہ ۲ نے لفٹنٹ گورنر ممالک غربی و شمالی کو بمقام آگرہ ۳ اطلاع دی تھی کہ ہماری فوج ہمارے اختیار میں نہیں اور وہ اندور کے کپوں سے شامل ہو کر آگرہ پر حملہ کیا چاہتی ہے۔ یہ سن کر نواب لفٹنٹ گورنر نے ۱۰۰ گورے ۴ آگرہ سے ۶ میل پر واسطے تیاری مورچہ کے روانہ کئے ہیں اور باشندگان شہر آگرہ کو اتنا خوف پیدا ہوا ہے کہ صد ہا آدمی روز مرہ شہر سے نکلے جاتے ہیں اور انگریزوں نے ساہوکاروں سے چند لاکھ روپیہ قرض لیا ہے۔ فقط۔

مطبوعہ دوئم ماہ فروری ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت

۱ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۱۵، مکاف صفحہ ۱۹۴، حسن علی خاں، صبح احسن اللہ خاں

۲ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۱۵، مکاف صفحہ ۱۹۴، بیجا بانی، صبح "بیجا بانی"

۳ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں "آگرہ" درج نہیں۔

۴ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۱۶ اور مکاف صفحہ ۱۹۴ کے مطابق "۱۰۰ گورے اور چار ہاتھی"

دربار شاہ دہلی ۱۴ ماہ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دربار عام میں تشریف لائے۔ حکیم احسن اللہ خاں و حکیم عبدالحق خان اور غوث محمد خان اور بار شاہی میں حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے۔ غوث محمد خان نے کچھ خلوت میں بادشاہ سے کہا کہ نیچ اور اندرو سے فوج آنے والی ہے ورنہ نصیر حملہ کرنے کے انگریزوں پر بمقام علی پور پہاڑی فتح نہیں ہوگی۔ شاہ دہلی نے اپنے دسترخوان سے دو خوان محمد بخت خان کے پاس بھیجے۔ ایک عرضی نجیب الدین کی آگرہ سے آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ انگریزوں کا ارادہ ہے کہ جامع مسجد اور روضہ کو اڑادیں۔ لہذا امیدوار ہوں کہ حضور ایسی تدبیر کریں کہ یہ مقامات عالی شان بچ جائیں۔

۱۵ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دیوان عام میں داخل ہوئے۔ تمام سرداران شہر کہ جس میں حکیم احسن اللہ خاں اور ناظر حسین مرزا اور بڈھن صاحب تھے، تسلیمات بجالائے۔ بڈھن صاحب نے کہا کہ درمیان مختار اور شاہزادوں کے بد مزگی معلوم ہوتی ہے لہذا ان کا ملاپ ہو جائے تو بہتر ہے۔ کسی رسالدار کی عرضی آئی۔ اس نے لکھا تھا کہ میں (بہ ہمراہی ۱۰۰ سوار کے) دہلی کو آیا ہوں مگر مجھ کو راولتلا رام نے روک رکھا ہے۔ اس میں لکھا تھا

۱ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں "حکیم عبدالحق خاں" اور "غوث محمد خاں" درج نہیں۔

۲ تو سین میں دیے گئے الفاظ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں درج نہیں۔

کہ راؤ تلارام نے مہاجنن و ساکنان ریواڑی سے چند ہزار روپیہ واسطہ خرچہ فوج شاہی کے بھجرا لیا ہے۔ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ روپیہ حضور میں نہیں داخل کرے گا۔ اسی لئے میرا یہ منشاء ہے کہ حضور مجھ کو اجازت دیں کہ وہ روپیہ اپنے ساتھ لاؤ اور حضور میں خود پیش کش کروں۔ برطبق اس کے شقہ اس کے نام لکھا گیا کہ تم روپیہ راؤ تلارام سے لے کر حاضر حضور کرو اور اسی وقت ایک شقہ راؤ تلارام کے نام درباب سپردگی روپیہ کے لکھا گیا۔ زمینداران ریواڑی نے نسبت تلارام اور محمد اعظم خان کے متضمن جبر اور ظلم کے بحضور شاہ دہلی نالش دائر کی۔ یہ بھی خبر آئی کہ محمد اعظم خان نے آٹھ ہزار روپیہ گوڑگانوہ میں تحصیل کیا اور پاٹودی کو گیا اور بعد لوٹنے مقام مذکورہ بالا جھجر کا راستہ لیا اور وہاں نواب سے کئی ہزار روپیہ لے کر روہتک کو روانہ ہوا اور وہاں سب روپیہ اکٹھا کر کے اب حصار کی جانب گیا ہے۔ باستماع اس خبر کے بادشاہ دہلی محمد اعظم خان سے بہت ناراض ہوئے اور ایک شقہ اس کے نام بھیجا کہ جو روپیہ تم نے جمع کیا ہے بلا توقف اس کو ارسال کرو اور آئندہ کسی شخص پر ظلم روانہ رکھو۔ ایک شقہ بنام مہاراجہ گوالیار بھیجا گیا۔ اس میں لکھا تھا کہ بلا توقف معہ اپنی فوج اور خزانہ کے حاضر حضور ہو اور نیز ایک شقہ اسی مضمون کا بیجا بانی کے نام بھیجا گیا۔ قریب ۳۰۰ سپاہی کے بغاوت

سے ناراض ہو کر اور یہ جان کر کہ یہاں کوئی اُمید تنخواہ پانے کی نہیں ہے، اپنے ہتھیار بادشاہ کے سپرد کر کے کلکتہ دروازہ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اسی تاریخ منالال ڈپٹی کلکٹر انگریزی کمپ میں شامل ہوا۔ ایک سوار نے دہلی دروازہ کے برابر ایک سپاہی کو مار ڈالا جس پر مرزا مغل اور اشخاص نے جن کی مجلس میں بمقام گارد قلعہ اس کی تجویز کی، اسی روز یہ بھی خبر آئی کہ نواب عبدالرحمن خان رئیس جھجر نے دو سو سوار ۲ معہ دو ضرب توپ واسطے بندوبست پاٹودی کے روانہ کئے ہیں۔ فقط باقی آئندہ۔

۱۶ ماہ اگست ۱۸۵۷ء (شاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے۔) مرزا امین الدین خان مرزا ضیاء الدین خان و نواب حسن علی خان و رحمت علی خان اور دیگر امیر جو اس وقت حاضر تھے سبھوں نے بجا ادا کیا اور ۳) مولوی فضل حق دربار میں حاضر ہوئے۔ ایک اشرفی پیش کش کی اور معاملات ذاتی میں گفتگو کرتے رہے۔ ان کے نائب نے پانچ روپیہ نذر گذرانی۔ راجہ ناہر ۳ سنگھ والی بلب گڑھ کی طرف سے دو عرضیاں ایک متضمن گذرانے تین اشرفی کے بطور نذر نواب زینت محل بیگم کو اور دوسری مشعراو پر اس بات کے کہ

۱ "اندری صبح و شام" اور "مکاف" میں "عبدالرحمن خان" درج نہیں۔

۲ "اندری صبح و شام" اور "مکاف" میں سواروں کی تعداد درج نہیں۔

۳ تو سین میں دی گئی عبارت "اندری صبح و شام" اور "مکاف" میں درج نہیں۔

۴ "اندری صبح و شام" اور "مکاف" میں "راجہ ناہر سنگھ" کا نام درج نہیں۔

میرے قصورات معاف کئے جائیں، کے دربار میں آئیں۔ برطبق اس کے ایک شفقہ معافی نامہ کا بنام راجہ مذکور بھیجا گیا۔ نواب احمد علی خان والی فرخ نگر کی عرضی محتوی اس بات کے کہ فدوی موضع بہوڑہ کی مالکذاری حسب الحکم حضور کے تحصیل نہیں کر سکتا اور باعث اس کا یہ بھی ہے کہ راولپنڈی ریواڑی والا موضع مذکور کے تحصیل میں مداخلت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ گاؤں حضور نے مجھے مرحمت فرمایا ہے۔ بعد ملاحظہ کے وہ عرضی جنرل محمد بخت خان کے سپرد کی گئی۔ نواب عبدالرحمن خان رئیس جھجھرنے ۷ ہزار روپے ۱۰ مع ایک عرضی کے ارسال کیا۔ اس عرضی میں لکھا تھا کہ بہ باعث بے انتظامی اس علاقہ کے تین لاکھ روپیہ جو حضور نے واسطے خرچ فوج کے طلب فرمائے ہیں بالفصل ارسال نہیں کر سکتا مگر ایک لاکھ روپیہ کا بندوبست کر لیا ہے جس میں سے ساٹھ ہزار روپیہ (تو حضور میں حاضر کیا اور ۲) ۴۰ ہزار روپیہ پندرہ دن میں ارسال کروں گا۔ باقی روپیہ پیچھے سے بھیج دوں گا اور اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ وہ جو ۳ لاکھ روپیہ مجھ سے طلب ہوا تھا، اس کے منسوخی کے نسبت ایک

۱۔ اندر کی صبح و شام صفحہ ۲۱۸، "مکاف" صفحہ ۱۹۶ پر یہاں "۷ ہزار" درج ہے جبکہ مخطوطہ روزنامہ ۱۳۳۲ء کے صفحہ ۰۴ پر "ساتھ ہزار" درج ہے جو صحیح ہے کیونکہ نواب جھجھرنے ساٹھ ہزار روپے پیچھے تھے اس کا اعجازہ آ کے عبارت کو پڑھنے سے ہوتا ہے۔

۲ "سرگذشت دہلی" میں یہاں جملہ نامکمل تھا۔ تو میں اس میں درج الفاظ کو مخطوطہ روزنامہ ۱۳۳۲ء صفحہ ۱۰۰ سے نقل کیا گیا ہے تاکہ جملہ نامکمل ہو جائے۔

حکم بذریعہ شفقہ کے مجھ کو مرحمت ہو اور یہ بھی معروض تھا کہ جو فدوی کے مکانات دہلی میں ہیں اور اس میں سپاہیان فوج فروکش ہیں، خالی کر دیے جائیں اور شاہزادہ محمد عظیم نے جو میرے علاقہ میں آ کر بہت سے گاؤں کو لوٹا، لہذا اس کی نسبت حکم ہو کہ وہ فوراً چلا آئے اور آئندہ کو کوئی شخص بدون میری اجازت کے میرے علاقہ میں نہ آسکے اور ایک فرمان شاہی متضمن بحالی و برقرار رہنے اس ضلع کے میرے نام پر سرکار سے مجھے عطا ہو۔ بعد ملاحظہ کے یہ بھی عرضی جنرل محمد بخت خان کے سپرد ہوئی۔ مرزا مغل نے سنا کہ انگریزوں کے مورچہ کا جھنڈا بہ باعث اس کے کہ ایک فوج کثیر انگریزوں کے واسطے سدراہ ہوئی، افواج باغی کی جو وہاں گئی ہیں بلا حفاظت پڑا ہے۔ لہذا حکم دیا کہ تمام فوج حملہ کرے۔ حسب الحکم کئی ہزار سوار اور پیادے مع توپ خانے کے روانہ ہوئے اور امید تھی کہ بلا مزاحمت جھنڈے مذکور کا قبضہ کر لیں گے۔ مگر بعد ازاں ان کو معلوم ہوا کہ یہ ان کی غلط فہمی تھی کیونکہ جب وہ وہاں پہنچے تو افواج انگریزی نے ان کا گولیوں سے استقبال کیا۔ اسی تاریخ کو یہ بھی سنا گیا کہ قریب دو ہزار گورے حصار کو واسطے مقابلہ محمد عظیم خان کے گئے ہیں۔ فقط۔

مطبوعہ ۹/ ماہ فروری ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت

کی فوج کل علی پور کو واسطہ حملہ کرنے فوج انگریزی روانہ ہو گئی۔ ۱۔ مرزا الہی بخش ۱۲ اور نواب احمد قلی خان نے واسطے آنے جانے کے میر حامد علی خان کے اندرون قلعہ کے درخواست کی اور وہ منظور ہوئی۔ مولوی فضل حق نے بیان کیا کہ انگریزوں نے اخبار میں چھاپا ہے کہ جس وقت دہلی فتح ہوگی شہر میں قتل عام کیا جائے گا اور شہر خوب غارت ہوگا اور بادشاہی خاندان میں سے کوئی نام لینے والا پانی دینے والا نہ رہے گا اور کمال تاسف کی بات ہے کہ سپاہیانے لڑائی کے قاعدے چھوڑ دیئے ہیں لہذا کوئی صورت انگریزوں پر فتح ہونے کی معلوم نہیں ہوتی۔ اس پر بادشاہ نے فرمایا کہ تم اپنا فوج میں بندوبست کرو اور آپ ان کو خود لڑانے لے جایا کرو۔ اس کے جواب میں اس نے عرض کیا کہ فوج بھوکے مر رہی ہے اور جب تک ان کو خورچہ نہیں دیا جائے گا۔ یہ ہرگز کسی سردار کا کہنا نہیں مانیں گے۔ اس پر حکم ہوا کہ تم اپنے ساتھ فوج کو اور مال گذاری تحصیل کرو۔ مرزا ضیاء الدین ۳ و مرزا امین الدین خان مرزا مغل کے مکان پر گئے اور عرض کی کہ ہمارے پاس روپیہ واسطے دینے اخراجات فوج کے نہیں ہے (مگر ہم ہتھیاروں کو کام میں لا سکتے ہیں لیکن ہر

۳ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۰ "غوث محمد خاں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ بریلی کی فوج کی پیش قدمی کے ساتھ ساتھ کل انگریزی لشکر پر حملہ کروں۔"

۳ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۰ "مرزا بخش" صبح "مرزا الہی بخش"

۵ "غدڑکی صبح و شام" اور "مکاف" میں "مرزا ضیاء الدین خاں" کا نام نہیں۔

چند انگریزوں کی ہمسری اور برابری نہیں کر سکتے) مرزا مغل نے کہا کہ ہم کم روپیہ دینا ہوگا۔ مگر انھوں نے پھر وہی انکار کیا اس پر گوری شکر چوہدار نے مرزا مغل سے کہا کہ ان کو آپ میرے حوالے کر دیجئے دیکھئے میں ان سے روپیہ لیتا ہوں۔ مرزا امین الدین خان یہ بات گستاخانہ سن کر بہت خفا ہوئے فوراً تلوار میان سے باہر نکالی اور چوہدار سے کہا کہ دیکھیں تو کس طرح ہم کو پکڑتا ہے اور یہ بھی کہا کہ جو لوگ میرے مکان پر واسطے لانے اسباب کے جائیں گے، کم سے کم دو سو آدمیوں کو ہلاک کروں گا اور مرزا مغل کو وہیں چھوڑ بادشاہ کے حضور ہونے اور عرض کی کہ مرزا مغل کو ہماری بربادی منظور نظر ہے وہ ہم سے بار بار روپیہ طلب کرتے ہیں اور ہمارے پاس روپیہ دینے کو نہیں ہے۔ ہم سپاہی ہیں کچھ سا ہو کار نہیں ہیں اور اگر آئندہ کو کوئی چوہدار بہ طلب زر ہمارے پاس جائے گا۔ ہم اسے مار ڈالیں گے۔ بادشاہ نے انہیں ٹھنڈا کیا اور کہا کہ تم سے کوئی روپیہ نہیں مانگے گا۔ جنرل محمد بخت خان جو وہاں اس وقت موجود تھے انھوں نے بھی کہا کہ تم سے کوئی روپیہ نہیں مانگے گا۔ فی الحقیقت یہ بیجا ہے کہ واسطے اخراجات فوج کے ہی آدمیوں سے روپیہ طلب کیا جائے۔ برطبق اس کے بادشاہ نے جنرل محمد بخت خان کو حکم دیا کہ سوائے

۱ غدڑکی صبح و شام اور مکاف میں تو سین میں دی ہوئی عبارت درج نہیں۔

ساہوان اشہر کے اور کسی سے روپیہ مت لو اور مرزا خضر سلطان کو ہدایت کی کہ روپیہ کے معاملہ میں اپنا دخل مت دو اور مہاجنان شہر کے نام حکم جاری ہوئے کہ جنرل محمد بخت خان کے پاس حاضر ہوں۔ اس روز یہ بھی خبر آئی کہ باشندگان سبزی منڈی نے حال اپنی تباہی کا سرجی ٹی مشکلف صاحب بہادر کو لکھا تھا۔ اس پر صاحب ممدوح نے ان کی خاطر جمع کی ہے کہ بہت جلدی تمہاری مدد ہوگی۔ بھوانی شکر کے لڑکوں کے نام حکم بدیں مضمون جاری ہوا کہ تم جو دربار میں نہیں آتے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم انگریزوں سے ملے ہوئے ہو۔ اب بلا توقف حاضر ہو۔ مرزا خضر سلطان نے بادشاہ سے کہا کہ جاگیر دار لوہارو کے یعنی مرزا ضیاء الدین ۲ خاں انگریزوں سے میل ملاپ رکھتے ہیں اسی باعث سے روپیہ نہیں دیتے۔ فقط۔

مطبوعہ ۱۶ فروری ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۱۹ اگست ۱۸۵۷ء (شاہ دہلی محل میں تشریف فرما ہوئے۔ حکیم احسن اللہ خاں اور سردار حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے ۳) انوہا ہانگیا کہ ۲۰۰ سوار ۱۴ انگریزوں کے خوف سے چلے گئے۔ عبدالحق خان ولد مولوی

۱ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۲ "مکاف صفحہ ۲۰۰ کے مطابق" مولوی فیض احمد "صبح مولوی فیض احمد

۲ "غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۲ "مکاف صفحہ ۲۰۰ کے مطابق" احسان بخش "صبح حسین بخش"

۳ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۲ "مکاف صفحہ ۲۰۰ کے مطابق" علی پور

۴ "غدڑکی صبح و شام" صفحہ ۲۲۲ "مکاف" صفحہ ۲۰۰ کے مطابق "خسر"

۵ "غدڑکی صبح و شام" صفحہ ۲۲۲ "مکاف" صفحہ ۲۰۰ مخطوطہ روز نامہ نمبر ۱۳۲ کے صفحہ ۱۰۹ کے مطابق "سپاہیوں"

۶ "غدڑکی صبح و شام" اور "مکاف" میں "شاہزادگان" کے نام درج نہیں۔

فضل حق خان اور مولوی فضل احمد گورگانوہ میں واسطے مالگذاری تحصیل اس علاقہ کی بحیثیت کچھ فوج کے روانہ ہوئے اور حسین بخش ۲ بہرہی کچھ فوج اس مطلب کے واسطے جانب علی گڑھ ۳ روانہ ہوئے۔ بریلی کی فوج اپنے جنرل سے بہت ناراض ہوئی اور باعث اس کا یہ تھا کہ جنرل محمد بخت خان نے اپنے داماد ۴ کو دو گھوڑے کمپوں سے دے دیے۔ اس پر سپاہیوں نے کھلم کھلا کہا کہ سوائے بادشاہ کے کسی کو اختیار نہیں کہ کوئی مال کسی کو دے دے اور فوج نے یہ بھی کہا کہ ایک لاکھ کئی ہزار روپیہ جو تمہارے تحویل میں ہے اس کو تم فوج میں کیوں تقسیم کرتے ہو۔ تین سائیدوں ۵ کو گوروں نے باہر شہر کے قتل کیا۔ مرزا مغل خضر سلطان و مرزا بختاورد ۶ اور اور شاہزادے بادشاہ کے پاس حاضر ہوئے اور بعض معاملات میں گفتگو کرتے رہے۔ مرزا خضر سلطان سوار ہو کر بریلی کے فوج میں گئے۔ جنرل محمد بخت خان ان کے استقبال کو آئے اور ایک اشرفی اور پانچ روپیہ نقد اور گھوڑے ہاتھی مذکور نذر گزرانی۔ میرزا مغل نے ایک ہزار روپیہ جو مہاجنوں سے لیا تھا حوالہ جنرل

محمد بخت خان کے کیا اور یہ بھی کہا کہ دربار میں تدبیرات شائستہ واسطہ انصرام از بنا بر اخراجات فوج کے ہو رہے ہیں۔ جنرل مذکور نے راجدہ بی سنگھ اور سالک رام کو بلایا اور فوج کے واسطے روپیہ ان سے طلب کیا اور جب انھوں نے انکار کیا تو ان کو قید کیا (بعد رہنے ۱۵ گھنٹہ) قید میں چھ ہزار روپیہ دے کر رہا ہوئے (۲) مرزا خضر سلطان ۳ نے ۲۵ ہزار روپیہ مہاجنات شہر سے وصول کر کے مرزا مغل کے حوالہ کیا۔ چند سواران جو الانا تھ ۴ کے گھر پر حملہ آور ہوئے اور کہا کہ کئی ہزار روپیہ تم نے مہاجنات شہر سے فوج کے نام سے وصول کیا اور ہم کو ایک حصہ نہیں دیا اور ان کا ارادہ تھا کہ ان کو مار ڈالیں مگر اس عرصہ میں مرزا مغل پہنچ گئے اور سواروں کو انھوں نے متفرق کر دیا۔ فقط۔

۲۰ اگست ۱۸۵۷ء جنرل گوری شنکر اور جنرل طالع یار خاں معہ ایک سپاہی کہ جس کو انھوں نے میدان جنگ میں گرفتار کیا تھا دربار میں لائے۔ خاکی نے بیان کیا کہ جنرل محمد بخت خان انگریزوں سے ملتفت ہے اور جنرل مذکور کی انگریزوں سے برابر خط و کتابت ہے اور باہم یہ صلاح

۱ غدڑکی ص ۷ شام صفحہ ۲۲۲ "مطابق" صفحہ ۲۰۰ کے مطابق "دس گھنٹے"

۲ تو سین میں درج واقع کا ذکر "مطابق" نے ۲۰ اگست کے واقعات کے تحت کیا ہے۔

۳ "غدڑکی ص ۷ شام" صفحہ ۲۲۲ "مطابق" صفحہ ۲۰۰ کے مطابق "مرزا سلطان" صحیح "مرزا خضر سلطان"

۴ غدڑکی ص ۷ شام صفحہ ۲۲۲ "مطابق" صفحہ ۲۰۰ کے مطابق "الانا تھ" صحیح "جو الانا تھ"

۵ غدڑکی ص ۷ شام صفحہ ۲۲۲ "مطابق" صفحہ ۲۰۰ کے مطابق "ایک ہزار"

ٹھہری کہ جس وقت (جنرل محمد بخت خان معہ اپنی فوج کے علی پور کو روانہ ہو اس وقت) انگریز حملہ کر کے شہر پر قابض و متصرف ہو جائیں۔ یہ بات سن کر شاہ دہلی نے کہا یہ شخص انگریزوں کا جاسوس معلوم ہوتا ہے اور فوج میں فساد ڈلوانے کو یہاں آتا ہے لہذا حکم دیا کہ اس سے پوچھو کہ کون سی رجمنٹ کا سپاہی ہے اور کتنے دنوں سے یہ نوکر ہے۔ اس کے کمانیر اور جنرل کا کیا نام ہے؟ ان سوالوں کے جواب دینے میں خاکی دیوانہ بن گیا اور کہا کہ میں مرزا مغل اور حامد علی خان ۲ کے پاس آیا تھا ایک اشرفی نذر گزرائی اور کہا کہ میں جو دربار میں آیا سو میری انھوں نے بے عزتی کی۔ بادشاہ نے فرمایا کہ وہ خود بد معاشان سے ملا ہوا ہے۔ اسی روز یہ بھی خبر آئی کہ انگریزوں نے مشکاف صاحب کے حاطہ میں مورچہ تیار کیا ہے اور فوج کے واسطے جو رسد پل سے آتی تھی اس کی راہ ہوئے ہیں اور اس مورچہ سے سلیم گڑھ پر بہت سی آتش فشانے کی مگر کچھ نقصان نہیں ہوا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس مورچہ کو بند کرو چنانچہ تو خانہ پل کا خاموش ہو گیا ۳۔ مگر توپ خانہ کشن گڑھ ۴ کا برابر جاری

۱ یہاں جملہ نامکمل تھا۔ چھوٹے ہوئے الفاظ کی "مخطوطہ روزنامہ" ۱۳۴ کے صفحہ ۱۱۰ سے نقل کر کے جملہ مکمل کیا گیا ہے

۲ "غدڑکی ص ۷ شام صفحہ ۲۲۲" مطابق "سید علی خاں" صحیح "حامد علی خاں"

۳ غدڑکی ص ۷ شام میں یہاں ایک نوٹ لکھا گیا ہے جو اس طرح ہے۔

"یہ بیان کچھ مبہم سا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سے پتہ نہیں چلتا کہ آیا انگریزوں نے خود بخود گولہ باری بند کر دی تھی یا

یہ کہ ان کی باتری خاموش کر دی گئی تھی۔" غدڑکی ص ۷ شام "صفحہ ۲۲۲"

۴ "غدڑکی ص ۷ شام صفحہ ۲۲۲" مطابق "مطابق" صفحہ ۲۰۱ "شمیری دروازہ"

رہا۔ رات کو کچھ لڑائی ہوئی۔ افسران فوج دربار میں آئے اور عرض کی کہ فوج بھوکے مرتی ہے۔ بادشاہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اس کا بہت جلدی بندوبست کیا جائے گا۔ صوبہ داری کا عہدہ میر قاسم علی ساکن الہ آباد کو دیا گیا مگر جب مرزا الہی بخش نے کہا کہ یہ نادرست ہے کہ جب تک دلیری اور مردانگی ثابت نہ ہوئے کسی کو ایسا عہدہ کلاں نہ دیا جائے۔ وہ تقرری منسوخ ہوئی۔ جنرل محمد بخت خان دربار میں آئے اور بیان کیا کہ کل انگریزوں پر حملہ کیا جائے گا۔ بڈھن صاحب اور مرزا محمد میر خان ۲ نے دو ہزار روپیہ جہادیوں کو دیا اور کہا سپاہیوں تم اپنی اپنی پشت میدان جنگ میں مت دکھانا اور دم آخر تک لڑے جانا۔ اور یہ بھی خبر آئی کہ بہادر جنگ خان داری میں پہنچے اور اس شہر پر اپنا قبضہ کر لیا (مگر چونکہ سالو سنگھ وہاں پہنچ گیا تھا اس سے مانا جاتا ہے کہ برہمن لڑیں گے ۳) قریب دو سو اشخاص راج الور نے ۳۵۰ من شکر خریدی اور وہ اٹلے الور کو جاتے تھے چنانچہ راؤ تلارام نے جس وقت یہ سنانا کو گرفتار کیا اور ایک ہزار چار سو روپیہ ان سے لے کر چھوڑ دیا۔ مرزا امین الدین خان و مرزا ضیاء الدین خان نے ایک محضرتیار کیا اور کہا کہ جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں مرجانا قبول ہے مگر اپنا مال سپاہیوں کو نہیں دیں

۱ غدر کی صبح و شام "صفحہ ۲۲۲" "مطابق" "میر کاظم علی" صحیح "میر قاسم علی"
 ۲ غدر کی صبح و شام "صفحہ ۲۲۲" "مطابق" "میر کاظم علی" صحیح "میر قاسم علی"
 ۳ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح و شام اور مطکاف میں درج نہیں۔

گے وہ اس پر دستخط کریں۔ چنانچہ لال کنواں اور چاندنی چوک اور بلی ماراں کے محلہ نے اس پر اپنی اپنی مہر کر دی۔ اس پر سپاہیوں نے چاہا کہ ہم ان کو مار ڈالیں۔ مگر چونکہ وہ بھی اس پر مستعد تھے اس واسطے وہ اپنے ارادہ سے باز رہے۔ شہر میں مشتہر کروایا چند شتر بریلی کی فوج کے متصل عید گاہ ۴ کے کھو گئے ہیں لہذا جو کوئی ان کا سراغ لائے گا خوب سا انعام پائے گا۔ اکبر علی خان رئیس پاٹودی جھجر سے جمعیت دو سو سوار ۳ اور دو توپوں کے پاٹودی کو واپس آیا اور شہر پر اپنا قبضہ کر لیا (اور مہاجنن کٹرہ نیل اور مجید شہر سے چلے گئے ۴) شہر میں یہ بھی افواہ ہوا کہ انگریزوں نے لکھنؤ بدستور واپس دے دیا اور نواب نے اپنا بندوبست اس میں کر لیا اور وہاں سب طرح سے امن و امان ہو گیا ہے۔ یہ بھی سنا گیا کہ گڑھ مکلیشتر کے علاقہ میں گوجروں نے دو دو سو آدمیوں کی ٹولی بنائی ہے۔ اب وہ جا بجا لوٹ مچاتے ہیں اور ملک خراب کرتے ہیں۔ فقط۔

مطبوعہ ۲۳ فروری ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت

۱ غدر کی صبح و شام اور مطکاف میں بلی ماراں کے محلہ کا ذکر نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام اور مطکاف میں متصل عید گاہ درج نہیں۔

۳ غدر کی صبح و شام اور مطکاف میں سواروں کی تعداد درج نہیں۔

۴ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح و شام اور مطکاف میں درج نہیں۔

۵ غدر کی صبح و شام اور مطکاف میں یہ خبر اس طرح درج ہے: خبر ملی کہ اطراف و جوانب کے گوجروں و بنگالیوں میں تقسیم ہو گئے ہیں اور لوٹ مار میں مصروف ہیں۔ (غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۵)

دربار شاہ دہلی ۲۱ اگست ۱۸۵۷ء بادشاہ محل میں رونق افروز تھے کہ جنرل محمد بخت خان دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں اپنے کمپوں سے حضور کے نذر کے واسطے ۸ ہاتھی اور بیس گھوڑے الایا ہوں۔ برطبق اس کے بادشاہ دہلی نقار خانہ کی چھت پر تشریف لے گئے اور ایک گھوڑا ۲۱ منجملہ اس کے پسند کیا اور باقی ہاتھی اور گھوڑوں کو واپس بھیج دیا۔ حسب الحکم شاہ دہلی کے دو مورچے ایک عثمان پور ۳ اور دوسرا گھر وندا ۴ پر تیار ہوئے۔ ۵ کمپنی سپاہی اور ۱۰۰ سوار جھانسی کی فوج میں سے واسطے امداد دہلی اور دہلی داد خاں والی مالاکڑھ ۵ مع ۳ توپ روانہ ہوئے۔ ۳۰ سوار و پیادہ جاوہ ۶ سے شہر دہلی میں آئے اور بیان کیا کہ افواج مہاراجہ جے پور نے بغاوت اختیار کی اور اب وہ دہلی کو آتے ہیں۔ احمد علی رسالدار جھجر سے واپس آیا اور مستغیث ہوا کہ میں جو واسطے وصول زر کے پاس نواب جھجر کے گیا تھا جب میں وہاں پہنچا تو ایک شقہ حضور کا اس مضمون سے بنام نواب جھجر پہنچا کہ رسالدار مذکور کو ایک پیسہ مت دینا۔ اس کے جواب میں بادشاہ نے فرمایا کہ ہم کو اس شقہ سے آگہی

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۵ تک صفحہ ۲۰۲ کے مطابق "۷ ہاتھی اور دو گھوڑے"

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۵ تک صفحہ ۲۰۲ کے مطابق "۷ گھوڑوں"

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۵ تک صفحہ ۲۰۲ کے مطابق "۷ ہاتھی اور دو گھوڑے"

۴ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۵ تک صفحہ ۲۰۲ کے مطابق "اگر دوا" صبح گھر وندا

۵ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۵ تک صفحہ ۲۰۲ کے مطابق "مالاکڑھ" صبح "مالاکڑھ"

۶ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۵ تک صفحہ ۲۰۲ کے مطابق "جاوری" صبح "جاوہ" ملاحظہ (امپیریل گزٹیر جلد ہفتم)

نہیں ہے مگر ہاں ایک شقہ اسی مضمون کا بنام پاٹودی جاری ہوا ہے۔ فوراً یہ بھی سنا گیا کہ مہاراجہ زیندر سنگھ رئیس پٹیلہ کا ارادہ ہے کہ انگریز کمپوں سے بمقام پہاڑی اشامل ہو جائیں۔ فقط۔

۲۲ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی محل سے برآمد ہوئے اور سب سرداروں کا مجرالیہ بعدہ سلیم گڑھ کو ہوادار میں سوار ہو کر تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر حکم دیا کہ چند گولے دشمنوں کے مورچہ پر سرکے جائیں اور گولہ اندازوں سے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بجائے خاموش کرنے اتو اپ غنیم کے میں دیکھتا ہوں کہ روز بروز دشمن اپنے مورچے آگے بڑھاتے چلے آتے ہیں۔ اس کے جواب میں گولہ اندازوں نے کہا دیکھئے حضور اب فتح ہوتی ہے۔ وہاں سے مراجعت کر کے شاہ دہلی دیوان عام میں داخل ہوئے (میر حامد علی خان اور حکیم احسن اللہ خان و حکیم عبدالحق خان و مولوی صدر الدین خان و مرزا خضر سلطان و مرزا عبد اللہ حاضر ہوئے اور آداب بجالائے ۲) احمد علی خان رسالدار نے عرضی کی کہ اقرار نامہ نواب جھجر نے کیا ہے اگر حکم ہو تو ان سے وصول کروں۔ چنانچہ اس کی درخواست منظور ہوئی اور حکم ہوا کہ تم نواب جھجر سے روپیہ وصول کرو۔ (۱۵۰ سوار اور ایک کمپنی

۱ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۲۵ تک صفحہ ۲۰۲ کے مطابق "دہلی کے قریب"

۸ قوسین میں دی گئی عبارت "غدر کی صبح و شام" اور "تک" میں درج نہیں۔

سپاہیوں کی اور چند شتر اور دو فیل مع ایک شقہ بنام نواب جھجر بدیں مضمون کہ تم روپیہ بلا توقف سپرد حاصل شقہ کے کر دو اور در صورت عدم تعمیل حکم کے تمہارے علاقہ پر حملہ کیا جائے گا، لکھا گیا۔ (۱) لالہ زور آور چند اور لالہ سالک رام معرفت بڈھن صاحب ۲ ولد نواب محمد میر خان دربار میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے چار روپیہ نذر کی اور مستغیث ہوئے کہ دو دفعہ سپاہیوں نے ہم پر حملہ کیا اور پھر ہم سے روپیہ لیا اور ابھی ہم کو یہ تیسری بار ہے کہ وہ تنگ کرتے ہیں (اور ہمارے پاس دینے کو نہیں ہے اور چونکہ اربنجشی نے ہماری بہت بے عزتی کی ۳) بجواب اس کے شاہ دہلی نے کہا کہ اگر سب ساہوان شہر متفق ہو کر خرچ افواج داخل کریں تو سب مالکداری ان کو ادا کروں گا اور ان کی جان و مال کا حافظہ رہوں گا ۴۔ ساہوان مذکورہ بالانے کہا کہ یہ تو خرچ کئے لاکھ روپیہ کا ہے اور ہم میں اتنی وسعت نہیں۔ بعد غور و تامل کے شاہ دہلی نے ان کو مرزا مغل کے پاس بھیج دیا۔ گنگا پرشاد کو تو الی تیلی واڑہ معرفت سمند خان رسالدار کے دربار میں حاضر ہوا اور دو روپیہ پیش کش کئے ۵۔ خار جاتیہ بھی سنا

۱ تو سین میں دی گئی عبارت ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں درج نہیں۔

۲ ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں لالہ زور آور و لالہ سالک رام اور بڈھن صاحب کے نام درج نہیں۔

۳ تو سین میں دی گئی عبارت ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں درج نہیں۔

۴ ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں یہ بیان اس طرح درج ہے ”اگر سیاہی شہر سے باہر محض حاصل زمین وصول کرنے لگ جائیں تو میں ان کو تڑواہ دینے کے قابل ہو سکوں گا۔“ (غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۶)

۵ ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں یہاں بیان مختلف ہے، یہاں درج ہے:

”شہر کی پولس کے سپرنٹنڈنٹ گنگا پرشاد نے سمند خان کو گارد کی محافظت میں بادشاہ کے حضور میں پیش کیا“ (غدر کی

گیا کہ بریلی کی فوج کل علی پور کی جانب کوچ کرے گی۔ بادشاہ سوار ہو کر سلیم گڑھ کو تشریف لے گئے اور وہاں کچھ دیکھ بھال کر محل کو روانہ ہو گئے۔ فقط۔
مطبوعہ ۲ مارچ ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۳ اگست ۱۸۵۷ء بادشاہ سلیم گڑھ میں گئے اور حکم دیا کہ چند گولے انگریزوں کے کمپو پر چھوڑے جائیں اور وہاں سے مراجعت کر کے محل میں داخل ہوئے اور بموجب احکام کے مرزا نادر شاہ ۲ بہ جمعیت ۱۵۰ سواران ۳ اور ایک کمپنی سپاہیوں کے بمراد وصول کرنے زر کے پاس نواب جھجر کے گیا۔ قریب ۵۰ سوار جاوہ سے آئے اور ۵۰ سرانگریزوں کے جو انھوں نے اندور میں قتل کئے تھے شاہ دہلی کو دکھلائے اور عرض کی ۵۰۰۰ آدمیوں کے اندور میں قتل کئے گئے ۳ اور بھاری توپوں کو قلعہ پر سے اتار دیا اور انھوں نے دریا عبور کیا ہے اور دہلی کو آتے ہیں اور انھوں نے التماس کی دو قطعہ شقہ ایک بنام فوج متضمن پرورش اور دوسرا بنام رانا بھگونت سنگھ ۴ رئیس دھولپور کے

۱ سرگذشت دہلی میں یہاں ۲۲ اگست کی روایت مرقوم ہو جاتی ہے۔ ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں یہاں ایک سطر اور درج کی گئی ہے جو اس طرح ہے ”میں نے رادھک شتوالا (؟) میں نقل مکان کر لیا ہے۔“ (غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۶)

۲ ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں ”مرزا نادر شاہ“ کا نام درج نہیں۔

۳ ”غدر کی صبح و شام“ صفحہ ۲۲۷ اور ”مکاف“ صفحہ ۲۰۳ کے مطابق ”ایک سو سوار“

۴ ”غدر کی صبح و شام“ اور ”مکاف“ میں مختلف بیان درج ہے ”انھوں نے اطلاع دی کہ پانچ ہزار سپاہیوں نے

اندور کے تمام انگریزوں کو قتل کر دیا ہے۔“ (غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۷)

۵ ”غدر کی صبح و شام“ میں ”رانا بھگونت سنگھ“ کا نام درج نہیں۔

درباب دینے رسد کے حسب درخواست جاری ہوویں۔ شاہ دہلی جنرل محمد بخت خان پر بہت خفا ہوئے کہ وہ علی پور اب تک نہیں گیا۔ افسران نیچ کیمپ نے بھی کہا کہ جنرل محمد بخت خان انگریزوں سے سازش رکھتا ہے اور اسی سبب سے اس نے اس فساد کو ملتوی کر رکھا ہے تاوقت کہ انگریزوں کی فوج ولایت سے کافی اور وافی نہ آجائے۔ برطبق اس کے شاہ دہلی نے حکم دیا کہ جنرل اور اس کا مولوی قلعہ میں نہ آنے پائے۔ اس پر نیچ کیمپ نے عرض کی کہ حضور کا حکم ہو تو چار رجمنٹ پیادگان اور ایک رجمنٹ سواران ہمراہ لے شاکر بریلی کی فوج کے ہتھیار چھین لیں۔ مگر بادشاہ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور تمام افسر فوج کے نام حکم بھیجا کہ کوئی مرزا مغل یا اور کسی جنرل کی متابعت نہ کرو اور ایک کورٹ بارہ آدمیوں کا جس میں چھ بادشاہ کی طرف سے منتخب کئے جائیں اور چھ سپاہ کی جانب سے چنے جائیں، مقرر ہو اور سب سپاہی حسب الحکم اور ہدایت اور کورٹ کے کام کیا کریں۔ مان سنگھ محافظ دفتر اجنٹی کا گرفتار ہو کر مقید ہوا اور اس کے نسبت جرم یہ تھا کہ ایک اس کی چٹھی جو اس نے انگریزوں کو بریق خبر لکھی تھی پکڑی گئی۔ تمام اسباب اس کا حسب الحکم قلعہ میں داخل ہو کر دیوان عام کی دلان پر رکھا گیا۔ مرزا امین الدین خان و مرزا ضیاء الدین خان نے ۱۰۰ سوار واسطے حفاظت اپنے مکان کے

ملازم کئے۔ کشن گنج کے مورچہ کی توپیں تمام دن برابر چلتی رہیں۔ جنرل محمد بخت خان نے روبرو مرزا مغل اور تمام افسران فوج کے قرآن اٹھا کر قسم کھائی کہ میں انگریزوں سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا ہوں۔ شاہ دہلی اور مرزا مغل کا نوکر ہوں اور جو کچھ حکم ہوں گے اس کی تعمیل کرتا رہوں گا۔ اسی روز یہ بھی خبر آئی کہ شاہزادہ محمد عظیم کہ جو جمعہ فوج حصار کو گیا تھا، اس کی لڑائی انگریزوں سے بقام ہم اہوئی چنانچہ شاہزادہ مذکور کو شکست فاش ہوئی ۱۲ اور یہ بھی سنا گیا کہ مرزا ابلاقی ۳ خسر شاہ دہلی جو سونی پت گیا تھا اس کو انگریزوں نے گرفتار کیا۔ چند سپاہی دربار میں حاضر ہو کر مستغیث ہوئے کہ ایفون بازار میں نہیں ملتی اور اس سے فوج کو بہت تکلیف ہے۔ چنانچہ کئی آدمی اس کے بغیر مرتے ہیں۔ اس پر حکم ہوا، ایفون فوج کے واسطے جلدی بھیج دی جائے گی۔ فقط۔

۲۳ ماہ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی سلیم گڑھ میں واسطے دیکھنے اس جگہ کے کہ جو نشانہ ہی چند اشخاص پر واسطے نکالنے خزانہ کے کھودے تھے، گئے لیکن بجائے روپیہ کے چند توپیں اس جگہ تھیں۔ چنانچہ بادشاہ نے ان کو

۱ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں "مہم" درج نہیں۔

۲ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں یہاں ایک سطر اور درج ہے "اور یہ کہ وہ قید کر لئے گئے ہیں اور انہیں

پھانسی دے دی گئی ہے۔" (غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۸)

۳ "مکاف" صفحہ ۲۰۵ "مرزا اہل" صحیح "مرزا ابلاقی"

برآمد کرنے کا حکم دیا اور بعد سر ہونے دو چار گولوں کے انگریزی فوج پر
معاودت کر کے دیوان عام میں داخل ہوئے۔ ساہوان شہر نسبت شاہ
زادگان مستغیث ہوئے اور کہا کہ دو دفعہ ہم سے بجز روپیہ لے چکے ہیں اور
اب تیسری دفعہ پھر طلب کرتے ہیں۔ جنرل محمد بخت خاں (معہ مولوی
سرفراز علی اور چند سواران) دربار میں حاضر ہوئے اور رپورٹ کی کہ میں
نے فوج علی پور ۲ کو بھیج دی اور میں خود جانے کو تیار ہوں۔ فقط رخصت ہونے
آیا ہوں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اللہ حافظ ہے اور اپنی نمک حلالی میدان لڑائی
میں دکھلانا اور چند سواروں کے پیشانی پر آیت قرآن کی لکھ دی اور چلتے وقت
کہا کہ انگریزوں کو غارت کر کے اور فتح حاصل کر کے مراجعت کرو۔ ایک
پروانہ بنام راجہ تھارا رام رئیس ریواڑی مشعر بھیجے جانے انیون واسطے خرچ فوج
کے جاری ہوا۔ یہ بھی خبر آئی کہ انگریزوں نے باشندگان سونی پت کو حکم دیا
کہ وہ اس شہر کو خالی کر دیں مگر انھوں نے نہ مانا۔ کچھ انگریزی فوج وہاں گئی
اور ایک لڑائی ہوئی۔ چند آدمی دونوں طرف کے مارے گئے اور فضل حسین
تحصیلدار سونی پت کو انگریزوں نے پھانسی دی اور گلاب سنگھ صرف ۳ نے

رسد رسائی کی اور سردار کاندہ سنگھ کو مہاراجہ بیٹالہ نے جمعیت پیادگان و
سواران واسطے تحصیل زر مالگذاری روہتک کو بھیجا تھا۔ (مگر زمینداروں نے
ایک کوڑی نہیں دی اور کاندہ سنگھ کا سر کاٹ لیا) انوہا یہ بھی سنا گیا کہ ۴۰۰۰
گورے (۲) جو پہاڑی پر زخمی ہوئے ہیں وہ انبالہ میں بے کار ۳ پڑے ہوئے
ہیں۔ فقط۔

مطبوعہ ۹ مارچ ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار
شاہ دہلی ۲۵ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی معہ چند سپاہیان سفر مینا کشتی پر سوار
ہو کر دربار میں گئے اور حکم دیا آنے دو۔ ایک شخص دربار میں حاضر ہوا اور
بیان کیا کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ باغیت کے راستہ سے انگریزی کمپ میں جاتا
ہے لہذا ۲۰۰ سوار ۴ معہ دو ضرب توپ کے واسطے گرفتاری زر مذکور روانہ
ہوئے۔ مرزا مغل کسی باعث سے بہت ناراض ہوئے اور گھر سے باہر نہ
نکلے۔ افسران فوج دربار میں حاضر ہو کر مستغیث ہوئے کہ ہمارے پاس
ایک پیسہ نہیں اور تمام فوج بھوکے مرتی ہے۔ یہ سن کر بادشاہ محل میں سے دو
جواہر لائے اور افسران کو دے کر کہا اس کو گورکھ کر قوت بسری کرو۔ افسران

۱ تو سین میں دیے گئے الفاظ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں درج نہیں۔

۲ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۲۹ "مکاف" صفحہ ۲۰۶ کے مطابق "۳۰۰"

۳ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۲۹ "مکاف" صفحہ ۲۰۶ کے مطابق "بیاروزخمی"

۴ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۲۹ "مکاف" صفحہ ۲۰۶ کے مطابق "چھ سوار"

۱ تو سین میں دیے گئے الفاظ "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں علی پور درج نہیں۔

۳ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۲۹ "مکاف" صفحہ ۲۰۶ کے مطابق "کسریت کلکتہ"

مذکورہ بالا نے جواہروں کو واپس دیا اور عرض کی کہ یہ کبھی نہ ہوگا کہ ہم واسطے اپنی خوراک کے حضور کے جواہرات کو رہن رکھیں گے اور اب ہم کو یقین ہوا کہ آپ ہماری پرورش جان و دل سے چاہتے ہیں بلکہ آپ کو اپنے جواہر ہماری پرورش سے زیادہ عزیز نہیں ہیں۔ اسی تاریخ نیچ کا کمپوں علی پور کو روانہ ہوا اور افسر بادشاہ کے پاس حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ سپاہی تو سب علی پور کو روانہ ہوئے اور ہم بھی جانا چاہتے ہیں اور ہم کو امید ہے کہ ہم فتح یاب ہوں گے۔ نواب زینت محل اپنے دولت سرا کے بمقام کوئیں اشرف لے گئیں۔ مرزا قوپاش اور فیروز شاہ نے عرض کی کہ ہم نے ایک ساہوکار سے بندوبست روپیہ کا کیا ہے اور فوج کی تنخواہ تقسیم کر دیں گے۔ بادشاہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ ایک شخص ساکن دروازہ اجمیری نے سپاہیوں سے پوچھا کہ دروازہ کس وقت کھلتا ہے اور کب بند ہوتا ہے، وہ اس شبہ میں کہ یہ انگریزی فوج کا سپاہی ہے، گرفتار ہوا اور دینے پچیس ۲ روپیہ مصادروہ کے رہا ہوا۔ ایک آدمی ساکن چھوٹی دریہ انگریزی کمپ میں گیا تھا، چنانچہ انگریزوں نے اسے گرفتار کیا اور بعد دریافت حالات دہلی کے اسے رہائی ہوئی۔ فقط۔

۲۶ اگست ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے (مرزا

ضیاء الدین خان و مرزا امین الدین خان اور نواب حسن علی خان اور دیگر سرداران شہر حاضر ہوئے اور آداب بجالائے (۱) ایک سوار مسکنی اشرف دربار میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ بریلی کا کمپو، جویلی پالم میں مقیم تھا۔ محمد بخت خان نے کمپونچ کے جنرل سے کہا کہ تم وہاں ٹھہرو کیونکہ انگریزی فوج کا بکٹ پہرہ تھوڑے فاصلہ پر ہے اور مناسب ہے کہ پہلے اس کی جگہ پر فوج مجتمع کرو اور بعد ازاں دونوں کمپوں مشتمل ہو کر کل روانہ ہونا۔ مگر اس بات کو گورنر جنرل نے کچھ خیال نہ کیا اور اپنی فوج کو آگے بڑھا کر نجف گڑھ ۲ میں داخل ہوا۔ جس وقت خیمے گڑے ہوئے تھے، چند ہزار گورے اور خاکی اور گور کھ معہ چند ضرب توپ آئے اور چاروں طرف سے ٹھاسرہ کر لیا اور ایک دم سے گولے اور گولیاں برسائی شروع کیں۔ نیچ کی فوج نے اس وقت کچھ بھی مقابلہ نہ کیا اور بھاگ نکلی۔ بارہ توپیں اور اسباب بہت سا اس تاریخ کو انگریزی فوج کے ہاتھ لگا اور ہزار آدمی کے قریب میدان جنگ میں مارے گئے۔ بادشاہ یہ سن کر بہت غمگین ہوئے مگر سردار وہاں حاضر تھے انھوں نے بادشاہ کو تسلی دی اور عرض کیا کہ یہ بات غلط ہے۔ کسی شخص کی زبانی بادشاہ کو یہ دریافت ہوا کہ انگریزی فوج علی پور کو گئے ہیں اور وہاں فوج بے اندازہ ہے لہذا

اتوہین میں دی گئی عبارت "غدر کی صبح و شام" اور "مکاف" میں درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۰ اور "مکاف" صفحہ ۲۰۷ کے مطابق "بخت گڑھ" صحیح: "نجف گڑھ"

۱ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۳۰ اور "مکاف" صفحہ ۲۰۷ کے مطابق "لال کوئیں" صحیح "لال کوئیں"

۲ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۳۰ اور "مکاف" صفحہ ۲۰۷ کے مطابق "۵۰ روپے"

بادشاہ نے اپنے پرانے اور نئے نوکروں کو معہ مرزا مغل و مرزا قوپاش و مرزا خضر سلطان و مرزا ابوبکر و مرزا عبداللہ و مرزا ابونصر اور پکتان دلداری علی خان اکو حکم دیا کہ فوراً روانہ ہو کر مقیمہ کمپ انگریزی کا قبضہ کرو۔ چنانچہ حسب الحکم سب لوگ مرقومہ بالا تیار ہوئے۔ غوث محمد خان نیچ کی فوج کا جنرل دربار میں حاضر ہوا اور بادشاہ سے عرض کی کہ مجھے کچھ خبر نجف گڑھ ۲ کی لڑائی کے معلوم نہیں اور وہاں کی شکست لوگ بیان کرتے ہیں۔ مجھ کو اس کی صداقت میں شک معلوم ہوتا ہے لہذا اگر ان کو کچھ معلوم ہو تو ارشاد کیجئے اور اس وقت یہ بھی درخواست کی کہ کچھ فوج مجھے ملے چنانچہ رجمنٹ سکھ اور ۴ رسالہ نظامت اس کے سپرد کئے معہ اسباب ضروری جنگ کے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ سب لوٹ آئے کیونکہ خبر جو شکست کی بمقام نجف گڑھ ۳ سنی گئی تھی، وہ سچ نکلی۔ بریلی کا کمپو بھی واپس آ گیا۔ ۲۳ بیٹیاں بارود ۵ کی توپ خانہ کشن گنج میں اڑ گئیں۔ مرزا مغل معہ اپنی فوج انگریزی کی فوج پر حملہ کرنے کو گئے۔ مگر مجبور ہو کر لوٹ آئے۔ سترہ آدمی ان کی فوج کے مارے گئے۔ توپیں کہ جو مرزا مغل چند برج کو لگائی تھی وہ سارے دن چلتی رہیں اور مٹھائی کے پل ۶

۱ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں بریلی کا کمپورن نہیں۔

۲ ۳ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں نجف گڑھ درج نہیں۔

۳ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں بریلی کا کمپو درج نہیں۔

۵ "غدر کی صبح و شام" صفحہ ۲۳۱، "۵۰ پیمان" مکاف صفحہ ۲۰۸، "۲۳ پیمان"

۶ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۱، مکاف صفحہ ۲۰۹ کے مطابق "ملا ہی پل" صحیح "مٹھائی کا پل"

پر مرزا قوپاش کی توپیں اور کشن گنج میں مرزا عبداللہ کی توپیں سر ہوتی رہیں۔ نواب مکونانے درخواست دی کہ مجھ کو کچھ خطاب مرحمت ہو۔ بادشاہ کے سپاہی جو پہاڑی پر قبضہ کرنے گئے تھے۔ منجملہ ان کے ۱۱ آدمی مارے گئے اور چھ مجروح ۲ ہوئے اور افواج باغی میں ۱۰۰ آدمی راہشی ملک عدم ہوئے۔ شہر میں بیماری ۳ کی شدت زیادہ ہوئی۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۷ اگست ۱۸۵۷ء ایک دو سالہ بلد یونگھ کو جس نے تنخواہ بانٹنے کا فوج کو اقرار کیا تھا، دربار شاہ دہلی سے مرحمت ہوا۔ ۴ اور اس کے عوض میں اس نے چار روپیہ نذر گزرانی۔ مرزا قوپاش دربار میں حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے بہت عز و تپاک کیا اور عہدہ کمانیر رسالہ کا اس کو دیا۔ مردمان شاہی نے متصل انگریزی کمپ کے دو اونٹ ایک سائیس ۵ آٹھ ٹوا اور چالیس بکریاں گرفتار کیں اور ان کو پیش گاہ شاہ دہلی (لائے تمام جو ہریانی شہر نے شاہ دہلی ۶) کی خدمت میں عرضی گزرانی اس میں مندرج تھا کہ سابق سے ہم ۳

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۱، مکاف صفحہ ۲۰۹ کے مطابق "۱۰۰"

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۱، مکاف صفحہ ۲۰۹ کے مطابق "۳۰"

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۲، مکاف صفحہ ۲۰۹ کے مطابق "سراسر اسکی اور پریشانی"

۴ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں "بلد یونگھ کو دو سالہ مرحمت ہونے کا ذکر نہیں"

۵ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۶، مکاف صفحہ ۲۰۹، مکاف صفحہ ۲۰۹، Grass Cutter

۶ "سرگذشت دہلی" میں کچھ الفاظ چھوٹ گئے تھے جس کی وجہ سے یہ جملہ نامکمل تھا، چھوٹے ہوئے الفاظ کو مخطوط

روز نامہ نمبر ۱۳۳ کے صفحہ ۱۲۱ سے نقل کر کے یہاں جملہ کیا گیا ہے۔

دفعہ روپیہ مرزا خضر سلطان کو دے چکے ہیں اور اب چوتھی بار ہم سے روپیہ کی طلب ہے۔ اس عرضی پر حکم ہوا کہ اب سے کوئی روپیہ نہ لے گا۔ ہیرا سنگھ پنچا کے کمپ والے نے نجف گڑھ ۲ کے مقام سے اطلاع دی کہ پہلے اس سے دو توپیں ہماری انگریز لے گئے تھے مگر ایک ہزار ۳ زمینداروں کی مدد سے ہم نے پھر انگریزوں پر حملہ کر کے توپیں اپنی پھیر لیں اور بریلی کی فوج نے ہم سے دعا کی کہ وہ اٹے دہلی کو چلی گئی لہذا امیدوار ہوں کہ کچھ فوج اور مجھے مرحمت ہو۔ اس پر بادشاہ نے ۵۰۰ سوار اور دو دو چار چار کمپنیاں ہر ایک رجمنٹ کی مع ضروری اسباب لڑائی کے اس کے پاس روانہ کیں۔ بادشاہ نے زبانی پیغام جنرل محمد بخت خان کے پاس بھیجا کہ تم نمک حرام ہو کیونکہ میدان جنگ سے پشت دکھائی۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ مصدق لکھتری ساکن دہلی نے بادشاہ سے درخواست کی کہ اگر سب روپیہ مالگذاری کا میرے نام ہو جائے تو میں تنخواہ سپاہ کی تقسیم کر دوں۔ احمد خان صاحب زادہ چھوٹی بیگم نے حسب الحکم جنرل محمد بخت خاں ۱۰۰ سوار نو کر رکھے اور یہ بھی سنا گیا کہ راجہ برنڈر سنگھ ۴ پٹیلہ والا انگریزی کمپ میں شامل ہوا۔ فقط باقی

۱ غدر کی صبح دشام میں "ہیرا سنگھ" درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح دشام اور سکاف میں "نجف گڑھ" درج نہیں۔

۳ غدر کی صبح دشام صفحہ ۲۳۲ سکاف صفحہ ۲۰۹ کے مطابق "چند زمیندار"

۴ مہاراجہ پٹیلہ کا نام "زیر سنگھ" تھا، غدر کی صبح دشام اور سکاف میں مہاراجہ پٹیلہ کا نام درج نہیں۔

آئندہ۔

۲۸ اگست ۱۸۵۷ء حکیم محمد علی خان ولد حکیم ناصر اللہ خان دربار میں حاضر ہوئے اور چار روپیہ نذر گذرانی اور عرض کی کہ رسالدار جو واسطے لانے روپیوں کے جھجر گیا تھا وہ اپنے ساتھ قلندر بخش نامی ایک بدمعاش کو لے گیا ہے اور وہ برا بھلا زبان سے نواب کو کہتا ہے۔ اس واسطے رنجیدہ ہو کر روپیوں کے دینے سے نواب جھجر نے انکار کیا۔ اگر کوئی آدمی قابل ادب کے نواب کے پاس بھیجا جائے تو یقین ہے کہ روپیہ کے دینے میں نواب جھجر انکار نہ کرے گا۔ بادشاہ نے اس واسطے مرزا خدا بخش کو معہ ایک شقہ کے اس کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم قلندر بخش سے مت کہنا مگر روپیہ خدا بخش کو سونپ دینا۔ ایک آدمی نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک ایسا علاج ہے کہ اگر پستول یا بندوق کا زخم کسی کو لگا ہو تو اچھا ہو جاتا ہے۔ بادشاہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مہتاب باغ میں ایک (بکری ۱) پر یہ دوا آزمائی جائے مگر گولی لگی۔ بکری مر گئی۔ امین الرحمن خان دربار میں حاضر ہوئے اور ایک چین گا بکس نذر گزارا۔ مرزا خضر سلطان کو ایک گھڑی دی۔ عبداللطیف خان کانپور کا وکیل حاضر ہوا اور دو روپیہ اپنی طرف سے اور چار مہریں اپنے آقا کے طرف سے معہ ایک عرضی متضمن اس بات کی کہ میں ۵۰۰ سوار لے کر ۵۰۰

۱ سرگزشت دہلی میں یہاں "بکری" درج نہیں تھا۔ مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳ کے صفحہ ۱۲۲ میں یہاں "بکری" درج ہے۔

پیادہ حاضر ہوتا ہوں گزرائی۔ ایک عرضی راجہ ناہرنگھ ابلب گڑھ والے کی معہ ایک گھوڑے کے بطریق پیش کش دربار شاہ دہلی میں آئی۔ دو رجمنٹ پیادگان یعنی دو مگدون ۲ اور چوتھی نظامت رسالہ کی کمانیر مرزا تو باش مقرر ہوئے اور یہ بھی ان کو حکم ہوا کہ حسب اقرار اپنی ننخواہ بانٹ دو۔ نصیر آباد کا کپو جو نیچ کے کپو کی مدد کو گیا تھا واپس آیا اور بیان کیا کہ نیچ کا کپو ہم کو نہیں ملا۔ چار سوار انگریزی کپو سے آئے اور کہا کہ ہم وہاں سے بھاگ آئے ہیں مگر اس شبہ سے کہ شاید انگریزوں کے جاسوس ہوں، قلعہ ۳ میں جانے نہیں پائے۔ انگریزی فوج نے رات کو کوشن گڑھ کے توپ خانہ پر حملہ کیا یہ سن کر تمام فوج آراستہ ہوئی اور توپیں بندوق لے کر توپ خانہ کی مدد کی۔ چار زمیندار دربار میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ افواج نیچ نے انگریزوں کو شکست دی اور اپنے دمدمے پھر آگے گڑھی پر تیار کئے ہیں مگر افسوس ہے کہ ان کے پاس سامان جنگ نہیں۔ بادشاہ نے خیال کیا کہ یہ جھوٹے ہیں۔ لہذا ۳ کو قید میں بھیج دیا اور چوتھے کو ۵ سوار ۴ دے کر کہا کہ جلد صحیح خبر لاؤ اور یہ بھی

اندر کی صحیح و شام اور مکاف میں "ناہرنگھ" کا نام درج نہیں۔

۲ مکاف صفحہ ۲۱۰ کے مطابق Second Grenadiers

۳ اندر کی صحیح و شام صفحہ ۲۳۳ مکاف صفحہ ۲۱۱ کے مطابق "شہر میں"

۴ اندر کی صحیح و شام صفحہ ۲۳۳ مکاف صفحہ ۲۱۱ کے مطابق "کچھ سوار"

کہا کہ اگر یہ درست ہوگا تو تم کو بہت انعام ملے گا ورنہ تم مارے جاؤ گے۔ حسب الحکم کچھری کے منشی آغا جان و منشی سعادت علی اور رام سہائے مل اور جہانگیر چند مقید ہوئے اور روپیہ ان سے طلب ہوا۔ مرزا قویاش نے بنو مل ہزار کو قید کیا اور روپیہ طلب کیا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲۹ اگست ۱۸۵۷ء بادشاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے۔ حکیم احسن اللہ خان اور میر حامد علی خان ۲ اور ناظر حسین مرزا و مظفر الدولہ ۳ اور سردار دربار میں حاضر ہوئے اور آداب بجالائے۔ ایک عرضی افواج گوالیار کی بدیں مضمون آئی کہ جلد حضور میں حاضر ہوں گے۔ اسی تاریخ کو یہ بھی مشہور ہوا کہ شب گذشتہ کو جو حملہ بمقام دمدمہ کوشن گنج ہوا تھا اس میں قریب ایک ہزار آدمی کے مارے گئے اور منجملہ ان کے ایک انگریزی افسر کی بھی نعش تھی۔ سپاہیان باغی نے چاہا کہ افسر مذکورہ کا سر کاٹ کر شہر کو بطریق نشان فتح کے لے چلیں مگر جس وقت یہ کام کرتے تھے ایسی گولے اور گولیوں کی انگریزی دمدموں کی بوچھاڑ ہوئی کہ ہو مجبور ہو کر بھاگ گئے اور توپیں بندوق سارے دن چلتی رہیں۔ اسی باعث سے نہ تو انگریز اپنی

۱ اندر کی صحیح و شام صفحہ ۲۳۳ "ہرکال" مکاف صفحہ ۲۱۱ "Parka Mall"

۲ اندر کی صحیح و شام صفحہ ۲۳۳ مکاف صفحہ ۲۱۱ کے مطابق "سعید علی خان" صحیح "حامد علی خان"

اندر کی صحیح و شام اور مکاف صفحہ ۲۱۱ کے مطابق "مظفر اللہ" صحیح "مظفر الدولہ"

نعثوں کو لے جا سکے اور نہ سپاہیان افسر کا سر کاٹ سکے۔ راؤ تلارام ساکن ریواڑی کی ایک عرضی معہ ۳ اونٹ محمولہ گولہ ہائے بحضور شاہ دہلی آئی اور اس کے جواب میں لکھا گیا کہ جلد روپیہ بھیج دو۔ مرزا مغل کے نام ایک شقہ بدیں مضمون لکھا گیا کہ رام جی داس گڑوالے سے روپیہ اب مت طلب کرو۔ اس واسطے کہ اس نے کئی دفعہ روپیہ دیا۔ کچھ آدمی بہادر جنگ خان کے ۱۴ اونٹ انگریزی کمپوں کے پیچھے سے لے گئے کہ از آں کمپ نچ تھے۔ اپنے گھروں کو لے گئے۔ لہذا ایک شقہ بہادر جنگ خان کے نام واسطے واپس کرنے مہاراشٹران جاری ہوا۔ نواب فرخ نگر کو حکم ہوا دہنراتوڑی دار بند و قیں تیار کرا کے ارسال کرے۔ مرزا عبداللہ ولد مرزا شاہ رخ مرحوم نے بیان کیا کہ ایک کمپنی سفر مینا اور چار کمپنیاں سپاہیوں کی انگریزوں سے علیحدہ ہو کر نچ کے کمپوں میں آن ملی ہیں۔ جنرل محمد بخت خان کی ایک عرضی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ ہر ایک شخص لڑائی کے امور ات میں اپنی رائے دیتا ہے حالانکہ اسے کچھ بھی معلوم نہیں اور بہ باعث مستغیث ہونے کسی شخص کے حضور مجھ سے ناراض ہیں۔ لہذا آئندہ کو میں فقط بریلی کی فوج کا فرماں بردار ہوں گا۔ اس کے جواب میں بادشاہ نے کہا کہ ہم کو تمہاری نسبت کچھ شکایت نہیں اور تمہارے چال چلن سے ہم بہت خوش ہیں۔ ایک عورت جو بارود خانہ میں

کام کر رہی تھی وہ پکڑی گئی اور قید ہوئی باعث اس کا یہ تھا کہ ایک دوسری عورت سے کہ جو اس کارخانہ میں تھی کہا تھا کہ اگر تو بارود اڑا دے تو دو سو روپیہ تجھے انعام ملیں گے۔ ایک بھنگی ۲ انگریزی کمپ کا اتفاقا سپاہیوں کے ہاتھ لگا۔ انھوں نے سب حال انگریزی کمپوں کا اس سے پوچھا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ تم ہرگز انگریزوں پر فتح یاب نہ ہو گے اور فرض کیا اگر تم اس جگہ فتح یاب ہو جاؤ گے تو آگرہ کا قلعہ ہرگز تسخیر نہ کر سکو گے۔ یہ سن کر سپاہی اتنے خفا ہوئے کہ انھوں نے حکم اس کے قتل کا دیا۔ دربانوں کو حکم ہوا کہ مرزا خورشید عالم کو محل میں مت جانے دو۔ فقط دربار میں آنے کی اجازت ہے۔ بادشاہ نے دیوانی مل ۳ کارندہ خاں سامانی کو حکم دیا کہ ایک سیر آٹا اور آدھ پاؤ دال اور آدھی چھٹانک گھی اور ایک تولہ نمک اور ایک پیسہ فی سپاہی فوج کو دیا کرو۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں۔ لہذا تعمیل حکم سے معقر ہوں۔ وکیل نواب رام پور کا دربار میں (حاضر ہوا، اسی روز یہ بھی خبر آئی کہ فرخ نگر کے متصل ایک موضع میں ۴) نیما بین زمینداران اور گوجروں کے خوب فساد ہوا۔ قریب ۱۰۰ آدمی ہلاک

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۵ تک صفحہ ۲۱۲ کے مطابق "۶۰۰ روپے"
 ۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۵ تک صفحہ ۲۱۲ کے مطابق "ہر کارہ"
 ۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۵ تک صفحہ ۲۱۲ کے مطابق "دولانی مل" صحیح "دیوانی مل"
 ۴ تو سین میں درج عبارت منطوطہ روز پنج (نمبر ۱۳۴) میں نہیں ہے۔

ہوئے۔ فقط۔

۳۰ اگست ۱۸۵۷ء ایک عرضی وکیل نواب رام پور کی متضمن اس بات کی کہ فدوی شہر میں واسطے گزرانے نذر کے شاہ کو داخل ہوا ہے اور گزارش ہے کہ جس وقت حضور کو فرصت ہو حاضر ہوں۔ اس پر حکم ہوا کہ بعد دوپہر کے آؤ۔ (قدرت اللہ خان ولد مینڈو خان رسالہ سابق نے عرضی کی کہ میں جمعیت ۳۰۰ آدمیوں کے شاہد رہ میں آیا ہوں۔ امین الرحمن خان ولد نوازش خان مرحوم حسب الحکم شاہ دہلی جمعیت ۵۰۰ سوار اس کے استقبال کو گیا اور اس کو ہمراہ لے کر بادشاہ کے حضور حاضر ہوا) اس نے بیس روپیہ (نذر اپنے طرف اور ایک اشرفی اور پانچ روپیہ) صوبہ دار لکھنؤ کی طرف سے معہ ایک عرضی شاہ دہلی کو پیش کش کیا۔ عرضی میں لکھا تھا کہ تمام انگریزوں کو قتل کیا۔ قریب ایک لاکھ آدمی ۳ میں نے جمع کر لئے ہیں اور عنقریب روپیہ اور سپاہ سے بادشاہ کی مدد کروں گا۔ جو لوگ قدرت اللہ خان ۴ کے

۱ تو سین میں درج عبارت غدر کی صبح و شام میں درج نہیں ہے۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۶ پر درج ہے کہ "رضن خان نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ میں نے ۵۰۰ سوار بھرتی کئے ہیں۔"

۲ سرگندہ دہلی میں تو سین میں دیے ہوئے الفاظ چھوٹ گئے تھے، چھوٹے ہوئے الفاظ کو خطوط روزنامہ نمبر ۱۳۳ کے صفحہ ۱۷۵ سے نقل کر کے جملہ مکمل کیا گیا ہے۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۶ اور مظاہر صفحہ ۲۱۳ کے مطابق "دس ہزار"

۴ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۶ مظاہر صفحہ ۲۱۳ کے مطابق "قدرت علی خاں" صبح "قدرت اللہ خاں"

ساتھ گئے تھے سبھوں نے دو دو روپیہ نذر گزرائی اور اس نے دو روپیہ کہ جس میں سکہ شاہ دہلی کے نام کا تھا وہ بھی نذر کئے اور عرضی کہ لکھنؤ میں اسی سکہ کا چلن ہو گیا ہے۔ بعد اس کے تمام آدمی دربار سے رخصت ہوئے۔ شاہ دہلی کچھ باتیں خلوت میں قدرت اللہ خان اسے کرتے رہے۔ مرزا خضر سلطان جمعیت ۴۰۰ سوار کے واسطے تحصیل مالکداری قطب صاحب کے گئے۔ خدا بخشی جیسن پورہ کو شاہ دہلی کا حکم ہوا کہ بہر اہی ۵۰۰ سوار ان کے نواب صاحب سے روانہ ہو۔ دیوانی مل ۳ کارندہ خانسامانی نے اس تاریخ کو پھر عرضی کی کہ مجھ میں طاقت تقسیم خوراک سپاہیان کی نہیں ہے۔ منشی سعادت علی خان اور منشی آغا جان نے بیس روپیہ ۴ بابت مصادروہ داخل کر کے رہائی پائی۔ (رام سہائے مل نے بھی چھ ہزار روپیہ دے کر خلاصی پائی ۵) بعد دوپہر شاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے اور سرداروں کا مجر لیا۔ خان بہادر خان رئیس بریلی کا وکیل دربار میں حاضر ہوا اور ایک اشرفی اپنی طرف سے اور ۱۰۱ رمشہ ۵ فی اپنے آقا کی طرف سے معہ ایک ہاتھی چاندی کا ہودہ اور ایک گھوڑہ

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۶ مظاہر صفحہ ۲۱۳ کے مطابق "قدرت علی خاں" صبح "قدرت اللہ خاں"

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۶ پر درج ہے "خدا بخش کو سات ہزار روپے لانے کے لئے مجھ بھیجا گیا۔"

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۶ مظاہر صفحہ ۲۱۳ اور خطوط روزنامہ نمبر ۱۳۳ کے مطابق ۱۲۶ کے مطابق ۲۰ ہزار روپے

۴ غدر کی صبح و شام میں اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

۵ "غدر کی صبح و شام" اور "مظاہر" میں اشرفیوں کی تعداد درج نہیں۔

مع سازنقرہ اور ایک قرآن پیش کش کیا۔ نواب رام پور کا بھی وکیل دربار میں حاضر ہوا اور ۱۰ اشرنی معہ ایک عرضی نذر گزرائی فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۳۰ مارچ ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم بقیہ سرگذشت دربار شاہ
دہلی ۳۱ اگست ۱۸۵۷ء (شاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے اور
امیر ان عظام و رئیس ان کرام شہر کا مجرا لیا) اقطب الدین جامع مسجد سے
پارچہ وجوتہ وغیرہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالائے اور ان کے ساتھ
(تین ٹمن باکینیاں سپاہیوں کی اور چار ہاتھی تھے، بادشاہ نے ان کا بڑا ادب
کیا اور ایک اشرنی اور پانچ روپیہ پیش کش کئے پھر ان دونوں چیزوں کو محل
میں بھیج دیا اور ایک خلعت چھ پارچہ کا معہ ۲) تین رقوم جواہر قطب الدین کو
برسمیات محرم عطا کیا اور خلعت تین پارچہ کا معہ ایک رقوم جواہر اور قبائلی نواب
اور دو شالہ اور گوشوارہ دربان جامع مسجد کو دیا۔ دونوں اشخاص مذکورہ بالانے
بطور شکر گزاری چار روپیہ اور دو روپیہ نذر گزرائی (شاہ دہلی نے چھ جوڑے ۳
کپڑوں کے معہ ایک ایک روپیہ ان لڑکوں کو کہ جو ساتھ اس کے آئے تھے
مرحمت کے ۴) ایک شخص نے بیان کیا کہ انگریز کالے پہاڑ پر مورچہ بنانا

۱ غدر کی صبح دشام اور منکاف میں یہ سطر درج نہیں۔

۲ مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳ میں تو سین میں دی گئی عبارت درج نہیں۔

۳ "منکاف" صفحہ ۲۱۳ "چار جوڑے"

چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہوا تو تمام باشندہ شہر کے غارت ہو جائیں گے اور نیز
فوج جو باہر شہر کے ہے اس پر بھی جوکھوں آئے گی۔ اس پر بادشاہ نے حکم دیا
کہ اس بات میں کورٹ کی جائے گی تاکہ ان کے اس ارادہ کو فسق کر دیں۔
سپاہی مستغیث ہوئے کہ ہم بھوکے مرتے ہیں اور تمام کار میگوں نے کام
کرنا بند کر دیا۔ اس واسطے کہ کوئی ان سے جنس لے کر قیمت ادا نہیں کرتا۔
مٹھن لال متھدی نے عرض کی گندھک نہیں ملتی۔ اس باعث سے بارود کا
تیار ہونا غیر ممکن ہے لہذا امیدوار ہوں کہ نواب فرخ نگر اور جھجر اور بھوالی کو حکم
ہو کہ اس کا انصرام کر کے جلد روانہ کریں۔ اس پر حکم ہوا کہ افسران کورٹ کی
خدمت میں عرض کرو کہ وہ بندوبست اس کا کر دیں گے۔ مرزا خضر سلطان
نے تمام پنساریان شہر کو طلب کیا اور کہا کہ یا تو گندھک دوور نہ تم سے اس
کے عوض روپیہ خرید گندھک کے لیا جائے گا۔ اس کے جواب میں انھوں نے
متفق اللفظ کہا کہ صاحب نہ تو ہمارے پاس روپیہ اور نہ گندھک ہے۔ شہر
میں بہ آواز دہل مشہور ہوا کہ بسبب بلند ہونے پیڑوں کے قد سیہ باغ میں
اتواپ سلیم گڑھ کا گولہ موثر نہیں ہوتا۔ اس واسطے منادی ہے کہ جس کا جی
چاہے کاٹ لائے۔ افسران کورٹ نے مہاجنجان شہر دہلی سے واسطے روپیہ
کے درخواست کی اس پر انھوں نے کہا کہ شہزادگان نے ابھی تین لاکھ ستر

ہزار روپیہ ہم سے لیا ہے اور اب ہم زیادہ نہیں دے سکتے۔ افسریہ سن کر بہت ناراض ہوئے اور شہر میں مشتہر کرادیا کہ آئندہ کوئی روپیہ شاہزادگان کو نہ دیا کرو۔ مرزا مغل واسطے دیکھنے تماشا کے بجلوس دو سو سواران کے تشریف لے گئے جس وقت کہ دریا گنج کے قریب پہنچے، سپاہیوں نے تین باڑ بندوقوں کی سرکیں۔ یہ سن کر باشندگان نے خیال کیا کہ انگریز شہر میں داخل ہوئے اور اسی سبب سے آدھی دوکانیں شہر کی مسدود ہو گئیں (اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ مہاراجہ گلاب سنگھ والی جموں، سرک لوک کوچ کر گئے ۲) فقط،

یکم ستمبر ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دربار میں تشریف لائے۔ حکیم احسن اللہ کان اور مرزا امین الدین خان ۴ اور مرزا ضیاء الدین خان معہ دیگر سرداران شہر حاضر ہوئے اور آداب بجالائے۔ افسران کورٹ اور سوار فوج تعداد ۵۰۰ تن دربار میں حاضر ہوئے اور استغاثہ کیا کہ مرزا خضر سلطان ۵ نے کئی لاکھ روپیہ باشندگان شہر سے لے کر فراہم کیا ہے اور اس میں سے کچھ فوج کو نہیں دیا۔ لہذا امیدوار ہیں کہ یا تو روپیہ ان سے دلایا جائے اور نہیں تو ہم ان کو قید کریں گے۔ برطبق اس کے شاہ دہلی نے ہر دو شاہزادگان کو طلب

۱ مشکاف صفحہ ۲۱۵ پر "یکراؤٹ"

۲ غدر کی صبح و شام اور مشکاف میں یہ سطر درج نہیں۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۸ مشکاف صفحہ ۲۱۵ پر یکم ستمبر کی روداد "انجام کا آغاز" کے عنوان کے تحت درج کی گئی ہیں

۴ مشکاف صفحہ ۲۱۵ "مرزا امین الدین خان" صبح "مرزا امین الدین خان"

۵ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۲۲۸ اور مشکاف صفحہ ۲۱۵ پر مرزا مغل کا نام بھی درج ہے۔

کیا اور سمجھایا کہ جو روپیہ تم نے مہاجنان شہر سے لیا ہے وہ ان کے سپرد کر دو۔ شاہزادگان نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم نے صرف چالیس ہزار (روپیہ مہاجنان شہر سے وصول کیا ہے اور وہ جو تین لاکھا) روپیہ بیان کرتے ہیں وہ سب غلط ہے افسران فوج اور شاہزادگان کے فی مابین نوبت دشتام دہی کے پہونچی۔ افسران نے بادشاہ سے التماس کی واسطے تنخواہ فوج کے کچھ بندوبست کیا جائے ورنہ شہر لٹ کر غارت ہو جائے گا۔ اس پر بادشاہ نے کہا کہ شہر کے لوٹنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ میرے گھوڑے ہاتھی اور چاندی کے اسباب بیچ کر فوج کی تنخواہ دو اور نہیں تو یہاں سے ایک دم چلے جاؤ کیونکہ میں نے تمہیں نہیں بلایا تھا۔ اگر تم کو باشندگان شہر کا غارت کرنا منظور ہے تو اول مجھ کو ہلاک کرو بعد ازاں جو تمہارے جی میں آئے سو کرنا یہ کہہ کر بادشاہ کی چھاتی بھر آئی اور آنسو نکل پڑے اور وہ محل میں چلے گئے۔ افسر دیوان عام میں چھ گھنٹہ تک غل مچاتے رہے۔ آخر کار حکیم عبدالحق خان و مرزا الہی بخش اور میر حامد علی خان ۲ آئے اور افسروں کو سمجھایا کہ کل تک تو توقف کرو کچھ روپیہ واسطے تمہارے خرچ کے ضرور دیا جائے گا اور پندرہ دن کے

۱ اگر گذشتہ دہلی میں تو سین میں دیے گئے الفاظ درج نہیں تھے۔ انہیں منقولہ روز نامہ نمبر ۱۳۳ کے صفحہ ۱۲۸ سے نقل

کیا گیا ہے تاکہ جملہ مکمل ہو جائے۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۹ مشکاف صفحہ ۲۱۶ کے مطابق "سعید علی خان" صبح "حامد علی خان"

شکر ۵ لاوارث یہاں موجود ہے۔ برطبق اس کے مرزا مہدی کو جمعیت ۵۰ سوار واسطے لانے شکر مذکور کے حکم ہوا اور دور جمشٹیں اور ۲۰ توپیں اسی تاریخ رات کو مورچہ پر بھیجی گئیں۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۶ اپریل ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۲ ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء شاہ دہلی دیوان عام میں تشریف لائے۔ میرزا الہی بخش اور مولوی فضل حق اور میر حامد علی خان ۳ اور حکیم عبدالحق خان آداب تسلیمات بجالائے۔ افسران سپاہی نے تنخواہ کے واسطے درخواست کی چنانچہ حسب سفارش میر حامد علی خان ۴ کے طریق مفصلہ ذیلی سے تنخواہ تقسیم ہوئی۔ فی سوار تین روپیہ، سپاہی کو ایک روپیہ، رسالدار کو ۱۲ روپیہ، صوبہ دار کو چار روپیہ، جمعہ دار ۵ کو تین روپیہ، حوالدار کو دو روپیہ۔ قدرت اللہ بیگ خان دربار میں حاضر ہوئے اور شاہ دہلی کو آداب بجالائے اور کچھ ذکر کرتے رہے۔ اسی تاریخ ۵۰ سوار ۶ بغیر ہتھیار لاہور کی جانب سے شہر دہلی میں داخل ہوئے۔ یہ بھی خبر آئی کہ زمینداران گوڑگانوہ ۷ برسر فساد ہو کر ہنگامہ پردازی کرتے ہیں چنانچہ طرفین کے آدمی مارے گئے اور انگریز جمعیت دو

۱ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۳۰ مکاف صفحہ ۲۱۷ کے مطابق "دوسن"

۲ غدڑکی صبح و شام اور مکاف میں سواروں کی تعداد درج نہیں۔

۳ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۳۰ مکاف صفحہ ۲۱۷ کے مطابق "میر سعید علی خان" صحیح "میر حامد علی خان"

۵ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۳۰ مکاف صفحہ ۲۱۷ کے مطابق "زمیندار" صحیح "جمعہ دار"

۶ مکاف صفحہ ۲۱۷ "پانچ سوار"

۷ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۳۰ مکاف صفحہ ۲۱۷ کے مطابق "کوٹ کوٹ" صحیح "گوڑگانوہ"

بعد نواب زینت محل تمام سپاہ کی تنخواہ تقسیم کر دیں گی۔ اس پر ۳ رجمنٹ یعنی دو اور مکڈون دلاٹھ مہرا (?) جو مسلح ہو کر لوٹے شہر کو تیار تھیں ان کی کمر کھلوائی گئی اور افسروں نے دو کمپنیاں اپنے دروازہ قلعہ پر چھوڑیں۔ بدیں حکم کہ کوئی شہزادہ اندر قلعہ کے جانے نہ پائے اور آپ چلے آئے۔ بخشی فوج کی فرو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ۵ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ ماہواری بابت تنخواہ فوج کے چاہئے۔ بادشاہ نے خاصہ نوش فرمایا۔ مگر غمگین رہے۔ مرزا بہادر شاہ کی عرضی جھجر سے آئی کہ نادر شاہ رسالدار بتلاء عارضہ ہیضہ ہو کر راہی ملک عدم ہوا۔ اس کے جواب میں لکھا گیا تم جلدی دہلی کو چلے آؤ۔ منشیان و متصدیان شہر دہلی خوف ناک ہو کر شہر سے چلے گئے۔ گارڈ سپاہ کا فتنی سلطان سنگھ کے دروازہ پر بیٹھا اور کہا کہ روپیہ دو۔ بادشاہ شاہزادوں سے بہت ناراض ہوئے۔ بیگم کو خوف ہوا کہ ان کو سپاہی لوٹ لیں گے لہذا بیس ہزار روپیہ کا جواہر بھیجا اور بادشاہ سے کہا کہ اس روپیہ کو حوالہ سپاہیان کے کیجئے۔ بادشاہ نے اس روپیہ کے لینے سے انکار کیا کہ جب تک میں جیتا ہوں کوئی اپنے اوپر تکلیف گوارا ہمت کرو۔ سمند خان رسالدار کا جانا انور ۳ کو واسطے لانے

چھ ہزار ۴ روپیہ کے ملتوی رہا۔ شاہ درہ کے تھانہ دار نے عرضی کی ۱۵۰ امن

۱ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۳۹ مکاف صفحہ ۲۱۷ کے مطابق "تین کمپنیاں"

۲ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۳۹ مکاف صفحہ ۲۱۷ کے مطابق "تین ہزار روپے"

۳ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۳۰ مکاف صفحہ ۲۱۷ کے مطابق "لطیف" صحیح "الوز"

سو گورے اور دو توپوں کے واسطے کرنے انتظام اس جگہ کے گئے ہیں (دوانسر جمعیت ۱۰۰ گوروں کے نکلوانی میں داخل ہوئے) اور زمیندار وہاں کے بھاگ گئے۔ مگر افسران مذکورہ بالانے ان کو سمجھا کر واپس بلایا اور ان کی خاطر جمع کی کہ ہم تمہاری حمایت اور حفاظت کرنے کو مستعد ہیں اگر تم ہماری حمایت اور حفاظت کرنے کو مستعد ہیں۔ اگر تم ہمارے مدد و معاون ہو گے (اس واسطے کہ دو سو گورہ معہ دو توپوں کے علی گڑھ میں گئے تھے ۳) اور کئی ہزار جہادیوں سے کہ جو زیر حکم مولوی جلال الدین کے معرکہ آرا ہوئے چنانچہ مولوی معہ چند صد جہادیوں کے میدان جنگ میں مارا گیا اور اب علی گڑھ میں عملداری سرکار دولت مدار انگلشیہ کی ہوگی اور ایک رجمنٹ سکھ کی میرٹھ میں داخل ہوئی اور شہر کے دروازوں پر مقیم ہے اور انگریزی عملداری بدستور بلند شہر ۳ کے علاقہ میں ہوگی۔

۳ ستمبر ۱۸۵۷ء کو شاہ دہلی بھادت معہودہ دیوان عام میں رونق افروز ہوئے (چند زمیندار بھی شریک دربار ہوئے) اور تین ہزار پانچ سو

۱ تو سین میں دی گئی عبارتیں "غدر کی صبح و شام" اور "منکاف" میں درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام اور "منکاف" میں "بلند شہر" درج نہیں۔

۳ تو سین میں دی گئی عبارت "سرگزشت دہلی" میں درج نہیں تھی۔ جس وجہ سے جملہ نامکمل تھا۔ اس عبارت کو

غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۱ سے نقل کیا گیا ہے تاکہ جملہ نامکمل ہو جائے۔

روپیہ بابت مالگذاری اپنے موضع کا داخل کیا اور وہ یہ بھی مستغیث ہوئے کہ تحصیلدار اور سوار ہم سے روپیہ لیا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر شاہ دہلی تحصیلدار اور سواروں سے بہت ناراض ہوئے اور پگڑیاں زمینداروں کو عطا کیں۔ بشن سنگھ چودھری دھوم دادری کا دربار میں حاضر ہوا اور دس روپیہ نذر گذرانی اور اپنے مقدمہ کی بابت عرض معروض کی۔ ایک کہار جو انگریزی کمپوں سے بھاگ آیا تھا (مرزا مغل کے پاس حاضر ہوا اور ایک پستول قیمتی ایک سو روپیہ کا پیش کش کیا) مرزا مغل اور مرزا الہی بخش اور حکیم عبدالحق خان اور میر حامد علی خان نے باہم صلاح کر کے افسران فوج سے اقرار واسطے بندوبست تقسیم تنخواہ کے کیا اور کہا کہ کسی طرح سے کوئی شخص فوج کا ساکنان شہر کو تنگ نہ کرے۔ انھوں نے چوکیداروں کی فہرست طلب کی اور موافق اس کے ایک دوسری فہرست طلب کی۔ واسطے وصول کرنے چھ لاکھ روپیہ کے ہندو اور مسلمان ساکنان شہر دہلی سے تیار کی۔ مرزا خدا بخش نے بیان کیا کہ حسب الحکم حضور کے میں جھجر جانے کو تیار ہوں۔ مگر یہ سن کر کہ انگریز گوڑگانوہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اپنی روانگی میں توقف کیا۔ یہ سن کر شاہ دہلی نے کچھ تامل کیا اور بعدہ شقہ جو نواب کے نام لکھا تھا وہ واپس لے

۱ تو سین میں دی گئی عبارت مخطوطہ روز نامہ ۱۳۳ میں درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام صفحہ ۱۲۲، منکاف صفحہ ۲۱۸ کے مطابق "میر سعید علی خان" صحیح "میر حامد علی خان" صحیح "میر حامد علی خان"

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۱، منکاف صفحہ ۲۱۸ کے مطابق "چار لاکھ"

لیا۔ راجہ ناہر سنگھ اریس بلب گڑھ کی عرضی آئی۔ اس میں مندرج تھا کہ حکیم عبدالحق خان کے ذمہ میرا چار لاکھ روپیہ لینا ہے۔ سو حضور واسطے خرچ فوج کے اسے وصول لیں۔ اس کے جواب میں ایک شفقہ ان کے نام لکھا گیا کہ حکیم مذکورہ بالا بادشاہ کی رعیت سے ہے۔ جس طرح سے مناسب چاہیں گے وہ روپیہ جو تم کہتے ہو، حکیم سے وصول کریں گے۔ مگر تم کو اس بات میں کچھ مداخلت نہیں اور یہ بھی تم کو لکھا جاتا ہے کہ بلا توقف پانچ سو سپاہی اور چار توپیں پانچ من افیون ارسال حضور کر دو ورنہ ایک لاکھ روپیہ جرمانہ تم پر کیا جائے گا۔ اس تاریخ یہ بھی مشہور ہوا کہ سپاہیوں نے تاج محل بیگم سے کہا ہے کہ اگر نواب زینت محل بیگم پر در عرصہ ۱۵ روز ہماری تنخواہ تقسیم نہ کر دیں گی تو ان کو قید کریں گے اور یہ بھی سنا گیا کہ منشی سلطان سنگھ کہ جن کے گھر پہرا واسطے وصول کرنے کے روپیوں کے بیٹھا تھا، مفقود الخبر ۳ ہو گیا۔ اور زمیندار ۴ اور مسلمان ڈاسنہ ۵ کے فی مابین لڑائی وقوع میں آئی جس میں چند تن طرفین کے راہی ملک بھا ہوئے۔ متھر اداس خزانچی بجنور ۶ کو کہ جب وہ

۱ غدر کی صبح دشام اور مکاف میں ”راجہ ناہر سنگھ“ کا نام درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح دشام صفحہ ۲۳۱ مکاف صفحہ ۲۱۸ کے مطابق ”دو توپیں“

۳ غدر کی صبح دشام اور مکاف میں سلطان سنگھ کے مفقود الخبر ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

۴ غدر کی صبح دشام صفحہ ۱۲۳۲ اور مکاف صفحہ ۲۱۹ کے مطابق ”دوسریہ“

۵ غدر کی صبح دشام اور مکاف میں ”بجنور“ درج نہیں۔

دہلی کو آتا تھا، لوٹ لیا اور راؤ تلارام رئیس ریواڑی کو لکھا گیا کہ جو روپیہ تم نے ساہوان اور صرافان شہر سے وصول کیا ہے اس کو خزانہ سرکار میں داخل کرو۔ انگریزوں نے رات کے وقت واسطے توڑنے پل کے حملہ کرنا چاہا تھا لیکن دو ہزار سواروں نے فوج انگریزی کو ہٹا دیا۔ سپاہیان نے ایک آدمی کو گورے ہونے کے شبہ میں گرفتار کیا تھا مگر سردار دربار نے کہہ سن کر اس کو رہا کروایا۔ ۵ کمپنیاں سپاہیوں کی اور دو سو سوار معہ دو ضرب توپ گوڑگانوہ کی طرف بمراد حملہ کرنے انگریزی کے گئیں۔ رسالدار جو جھجر کو واسطہ لانے روپیہ کے گیا تھا معہ قلندر بخشی بد معاش کے واپس آیا اور نواب نے ایک کوڑی نہیں دی۔ انگریزوں نے ایک مورچہ سامنے کابلی دروازہ کے تیار کیا مگر گولے اور گولیوں سے جو کشمیری اور کابلی دروازہ کے مورچوں سے اس پر پھینکے گئے جا بجا اس میں رخنہ ہو گیا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۳ اپریل ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار دہلی ۳ ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء جنرل محمد بخت خان کچھ پوشیدہ باتیں شاہ دہلی سے کرتے رہے اور افسران کمپ نصیر آباد نے شاہ دہلی کو تیسری تاریخ کی شب کو واسطے ادائے طلب بہت دق اور تنگ کیا۔ تمام چاندی کا اسباب یعنی تخت اور کرسیاں ان کے سپرد کیں اور کہا کہ ان کو بیچ کر تم اپنی تنخواہ بے باق

کرولیکن افسر اس بات پر راضی نہ ہوئے۔ شفقہ بنام واجگان جے پور اور جودھ پور و بیکانیر و الور کوٹے بدیں مضمون لکھے گئے کہ شاہ دہلی کے پاس جماعت کثیر فوج کی ہے اور دل سے چاہتے ہیں کہ انگریزوں کو نیست و نابود کریں چونکہ ہمارے پاس کوئی مرد تیر و واسطے بندوبست مملکت کے نہیں۔ لہذا چاہتے ہیں کہ تم آ کر انتظام ملک کا اپنے قدرت میں لو۔ اسی تاریخ کو شکر شاہ درہ سے آئی۔ جو فوج کہ گوڑگانوہ کو گئی تھی جب وہ قطب صاحب پر پہنچی تو بہت سی دوکانوں کو انھوں نے وہاں لوٹ لیا اور چند مہاجنان کہ جو جوگ مایا ۲ کے مندر میں پناہ گیر تھے، مقید کیا اور نیز انھوں نے تمام اسباب کہ جو سر جان منکاف صاحب بہادر کی کوٹھی میں تھا، لوٹ لیا اور جمعدار کے واسطے حفاظت کے ساتھ شاہ دہلی کے وہاں مقیم کیا تھا، اس کو بھی گرفتار کیا اور ان سب کو بھجور شاہ دہلی لائے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ بہت خفا ہوئے اور ان سب کی خلاصی کے واسطے حکم دیا۔ مسکی حیدر جغت فروش نے کہ جو بھوجلا

۱۔ غدر کی صبح و شام اور منکاف میں "کوٹہ" درج نہیں۔

۲۔ غدر کی صبح و شام اور منکاف میں مندر کا نام درج نہیں۔

۳۔ منکاف نے اس واقعے کی تفصیل دیتے وقت خود بھی ایک نوٹ لکھا ہے جو غدر کی صبح و شام اور منکاف میں درج ہے۔ نوٹ کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"بادشاہ نے جو انتظامات کئے تھے ان کی وجہ سے منکاف ہاؤس کا سارا مال و متاع جو قطب صاحب میں تھا، سب سے تمبر تک بالکل محفوظ رہا۔ اس کے بعد اسے لوٹ لیا گیا۔ صرف کتابوں کی چند الماریاں لوٹنے والوں کی نظر سے بچ رہی تھیں (اور بلا خراٹکستان بھیج دی گئیں) کیونکہ وہ گنبد کے اندرونی تاریک حصہ میں چھپا دی گئی تھیں۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آیا بادشاہ نے اپنے ذاتی استعمال کی غرض سے ان چیزوں کو محفوظ حالت میں رہنے دیا تھا یا مالکان کی جانب دستاوردن خیالات رکھنے کی وجہ سے ان کی حفاظت کا حکم صادر کیا تھا"۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۳

پہاڑی اپر رہتے تھے، اپنے تئیں خوش پوشاک کر کے اور چند آدمیوں کو سپاہیانہ لباس پہنا کر ایک کسیری ۲ کے گھر میں گیا اور بیان کیا کہ میں شہزادہ ہوں۔ خوب سامان اور چار سو روپے اس سے پھیر لئے۔ یہ سن کر سپاہیوں نے اسے تلاش کیا اور جس وقت وہ ملا تو اس کے پاس دو سو ایک اشرفی پون روپیہ اور ایک جوڑا بالائی طلائی اور ایک سونے کی دگدگی تھی۔ اسی تاریخ ولی داد خاں رئیس مالا گڑھ ۳ کی ایک عرضی آئی اس میں لکھا تھا کہ انگریزوں نے علی گڑھ کا قبضہ کر لیا اور اب ان کا ارادہ میرے اوپر حملہ آوری کا ہے۔ مگر خدا کے فضل سے دور جمنٹ سپاہیوں کی اور دو سو سواریہ لکھنؤ سے آ کر میری فوج میں شامل ہو گئے۔ اگرچہ ان رجمنٹ اور سواروں کا ارادہ دہلی کی فوج سے شامل ہونے کا ہے، اس واسطے ملتمس ہوں کہ حضور ایک شفقہ ان کے نام واسطے ٹھہرنے اس جگہ کے صادر فرمائیں اور جو کچھ تنخواہ ان کی ہوگی میں دوں گا، برطبق ملاحظہ اس عرضی کے فوراً شفقہ حسب المراد دیکھا گیا۔ واللہ اعلم

۱۔ منکاف صفحہ ۲۲۰ "جلا بھاری" صحیح "بھوجلا پہاڑی" (بھوجلا پہاڑی لال قلعے سے ایک ہزار گز کے فاصلے پر واقع تھی جس پر شاہجہاں نے جامع مسجد کی تعمیر کرائی تھی جسے ۱۸۵۷ء کا بعد انگریزوں نے ضبط کر لیا تھا اور اسے فوجیوں کا اسٹبل بنا دیا تھا۔ ملاحظہ ہو رضوی صفحہ ۲۵۲)

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۳۔ منکاف صفحہ ۲۲۰ کے مطابق "شہری" مخطوط روزنامہ صفحہ ۱۳۴ "کشیری"

۳۔ منکاف صفحہ ۲۲۰ بالآخر صحیح مالا گڑھ۔

۴۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۳ اور منکاف صفحہ ۲۲۰ کے مطابق "چند سوار"

رجمنٹ کے سپاہی یعنی ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مولوی لیاقت علی کو جو جنرل محمد بخت خان کے کمپو کے ہمراہ تھا، اس شبہ سے کہ وہ انگریزوں سے ملا ہوا ہے، بحضور شاہ دہلی لائے لیکن شاہ مذکور نے حسب سفارش جنرل مذکور بالا کے اس کو رہا کیا۔ ایک شقہ جنرل کے نام اس مضمون سے لکھا کہ چھپیس ہزار روپیہ واسطے فوج کے دو مگر جنرل صاحب نے جواب میں لکھا کہ میرے پاس اس قدر روپیہ نہیں بلکہ میں واسطے خوراک فیلان و اسپان اپنے کمپو کی احتیاج زر رکھتا ہوں اور اسی باعث سے واسطے انصرام روپیہ کے متعذر ہوں۔ یہ بھی مشہور ہوا کہ بھگونت سنگھ رئیس دھول پور نے ایک ہزار پانچ سو پیادہ و سوار معہ چھ ضرب توپ واسطے امداد انگریزوں کے آگرہ میں بھیجی ہیں اور اس نے دمدمین چھ میل کے فاصلہ پر تمام اطراف آگرہ میں تیار کئے ہیں اور سردار سنگھ رئیس بیکانیر نے تین ہزار راجپوت بھرتی کر کے واسطے امداد روبرٹسن صاحب بہادر کے حصار کو بھیجے ہیں اور لکھا ہے کہ ان لوگوں کے ہمراہی میں آپ علاحدہ لڑائی شروع کریں اور راجہ مالا گڑھ نے ایک سو

۱۔ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۲ اور مکاف صفحہ ۲۲۱ کے مطابق "والعیر (۲۸ دین پٹن) نے اپنے کمان افر کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ یہ انگریزوں سے ساز باز رکھتا ہے۔"

۲۔ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۲ اور مکاف صفحہ ۲۲۱ کے مطابق "میرے پاس روپیہ نہیں ہے اور مجھے فوج کی خوراک کے لئے روپے کی خود اس قدر ضرورت ہے کہ میں نے اپنے ہاتھی اور گھوڑے فروخت کر دیے ہیں۔"

۳۔ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۲ اور مکاف صفحہ ۲۲۱ کے مطابق "سولہ میل کے فاصلے پر"

۴۔ غدڑکی صبح و شام اور مکاف میں حصار درج نہیں۔

۵۔ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۲ مال گڑھ مکاف صفحہ ۲۲۱ اور مکاف صفحہ ۲۲۱ "مالا گڑھ"

گور کھے انوکھ کر رکھ کر واسطے مدد انگریزوں کے بھیجے ہیں اور مہاراجہ رنبیر سنگھ جموں والہ نے پانچ ہزار آدمی اور لاہور میں بھیجے۔ اب انگریز بہت خوش ہیں۔ یہ بھی سنا گیا کہ راجہ کامیگزین بمقام جودہ پور بجلی کے گرنے سے اڑ گیا اور کئی ہزار آدمی اس صدمہ سے ہلاک ہوئے اور بہت سے گھر مسمار ہوئے۔ راجہ ناہر سنگھ رئیس بلب گڑھ نے چھ سو بندوقیس انگریزوں کے پاس بھیجی ہیں اور انگریزوں نے نواب جھجر کو لکھا ہے کہ دو ہزار اسی (۲۰۸۰) لوہا بھیج دو۔ چنانچہ اس نے حسب الایماہ روانہ کئے۔ یہ بھی سنا گیا کہ انگریزوں نے علی گڑھ میں تمام مسلمانوں کو غارت کیا اور دو ہزار گورے جو کانپور میں آئے تھے وہ لکھنؤ مینواسطے مدد محصورین بلی گارد کے جانے والے ہیں اور ایک لڑائی سپاہیوں سے ہوئی جس میں انگریزوں کو فتح ہوئی اور سپاہی مجبور ہو کر بھاگ آئے۔ فقط۔

۵ ستمبر ۱۸۵۷ء جنرل محمد بخت خان دربار میں حاضر ہوئے اور

عرض کی کہ انگریزوں کے پاس اتواپ محاصرہ آگئی ہیں اور اب وہ دمدمے کشمیری دروازے کے مقابل تیار کریں گے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہا بتم نے ان کے مقابلہ کے واسطے کیا تجویز کی ہے، اور اگر اب ان سے

۱۔ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۲۲ اور مکاف صفحہ ۲۲۱ کے مطابق "ایک ہزار گورے"

مقابلہ نہیں کرو گے تو بہتر ہے کہ دروازہ کو ایک دم سے کھول دو۔ اس کے جواب میں جنرل نے کہا کہ میں میگزین کو باہر نکلواتا ہوں اور چالیس توپ لے کر ان کے مقابلہ میں دمدمہ تیار کرتا ہوں۔ دو ہزار سوار کہ جن کے واسطے پیشتر میں نے درخواست کی تھی لے کر ایسا بندوبست کرتا ہوں کہ تمام انگریزوں کے کمپو کی رسد بند ہو جائے گی۔ نواب فرخہ آباد کو لکھا گیا کہ بلا توقف دو ہزار من گندھک واسطے تیاری بارود کے بھیج دو۔ میر حامد علی خان اور حکیم عبدالحق خان و مرزا الہی بخش و سالک رام خزانچی و زور آور سنگھ باہم مشورہ واسطے وصول زر کے بنا بر خرچ فوج کرتے رہے اور کوتوال کے نام حکم بھیجا کہ شہر دہلی سے کل کے ہر روز ایک بازار کے بیچ روانہ کرو۔ ایک رجمنٹ نصیر آباد کمپو کی مع توپ خانہ واسطے لانے زر مال گزاری کے غازی آباد کو روانہ ہوئی مگر مرزا مغل نے ان کو الٹا پھیر دیا۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۰ اپریل ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار دہلی ۶ ستمبر ۱۸۵۷ء شاہ دہلی محل سے برآمد ہو کر دیوان عام میں رونق افروز ہوئے۔ (حکیم احسن اللہ خان و مرزا امین الدین خان و مرزا ضیاء الدین خان و مرزا حسین ناظر و بخشی و پکتان و نواب احمد علی خان و نواب حسن

۱۔ غدڑکی صبح و شام صفحہ ۲۳۵، مکاف صفحہ ۲۲۲ میر سعید علی خان۔ صبح میر حامد علی خان

۲۔ غدڑکی صبح و شام اور مکاف میں "لالہ زور آور سنگھ" کا نام درج نہیں۔

علی خان اور سردار جو کہ منتظر تھے، آداب تسلیمات بجالائے (شاہ دہلی نے جس وقت سنا کہ جو رجمنٹ غازی آباد کو گئی تھی وہ حسب الحکم مرزا مغل کے واپس آگئی۔ بادشاہ بہت خفا ہوئے۔ ایک گولہ ہوائی کا بنانے والا دربار میں حاضر ہوا اور ایک نمونہ ہوائی کا پیش کیا۔ جنرل محمد بخت خان مستغیث ہوا کہ ملازمان شاہی و نیز اور فوج کی تنخواہ تقسیم ہوگئی مگر ہماری فوج کو ایک حصہ نہیں ملا باوجود کہ ہماری فوج سب سے زیادہ سخت لڑتی ہے اور اسی باعث سے وہ لوگ سب ناراض ہیں۔ اس پر بادشاہ نے جواب دیا کہ میں نے ابھی لاکھ روپیہ تقسیم کر دیا ہے اور اب میرے پاس کچھ دینے کو نہیں اور جنرل مذکور بالا سے کہا کہ تمہارے پاس کئی لاکھ روپیہ تھام نے اس میں سے فوج کو کیوں نہیں تقسیم کیا۔ چند اعرابہ محمولہ شکر شاہ درہ سے دہلی میں آئی۔ تمام افسران فوج دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کے دربار میں کوئی شخص صاحب تدبیر نہیں ہے اور اس سبب سے تمام کاروبار مملکت کرنے کی ہم کو اجازت ہو۔ برطبق اس کے بادشاہ نے کہا کہ تم کو اختیار ہے جو جی میں آئے سو کرو۔ چند سوار لکھنؤ کی طرف سے آئے اور ایک عرضی دونوں رجمنٹ پیادگان مقیمہ لکھنؤ کی طرف سے گزرانی۔ اس میں مندرج تھا کہ ہم جلد

۱۔ توہین میں دی گئی عبارت "غدڑکی صبح و شام" اور "مکاف" میں درج نہیں۔

روانہ ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ بعد ملاحظہ کے حکم ہوا کہ جیسا ان کے جی میں آئے کریں۔ مولوی فضل حق نے بیان کیا کہ میں نے خارجاً سنا ہے کہ مقرر میں جو فوج تھی وہ آگرہ گئی اور بعد فتح یاب ہونے انگریزوں پر قلعہ آگرہ کو تسخیر کر لیا ہے۔ یہ بھی خبر آئی کہ انگریز مع افواج گورہ و سکھ ہاڑ میں داخل ہوئے اور وہاں کا بندوبست کر رہے ہیں۔ فقط۔

۷ ستمبر ۱۸۵۷ء شاہ دہلی محل میں رونق افروز تھے۔ حسب الحکم حکیم احسن اللہ خان اور حافظ داؤد خان اور جنرل محمد بخت خان دربار میں حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے۔ محمد بخت خان نے کچھ باتیں بادشاہ سے خلوت میں کیں۔ ایک دو شالہ اور خطاب خان بہادر خان بریلی والہ کو معرفت اس کے وکیل کے عطا ہو کر روانہ کیا گیا۔ ایک عرضی ناہر سنگھ رئیس بلب گڑھ والے کی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ میں سوار ۳ آئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو بادشاہ نے واسطے رہائی جمعیت خان گوجر کے بھیجا ہے چنانچہ میں نے بلحاظ اس بات کہ عتاب بادشاہی مجھ پر نازل نہ ہو گوجر مذکور کو رہا کیا۔ مگر اس میں

میرا کئی ہزار روپیہ کا نقصان ہوا کیونکہ مجھ کو کئی ہزار روپیہ اس سے بابت قرضہ لینا تھا۔ اس کے جواب میں ایک شقہ اس کے نام روانہ ہوا اور لکھا گیا کہ ہم نے کوئی سوار نہیں بھیجا۔ لہذا تم کو چاہئے کہ ان لوگوں کو گرفتار کر کے ان کے فریب کے بابت سزا دو (ایک عرضی مدار کی فوج سے آئی اس میں لکھا تھا کہ بہ باعث عدم دستیابی کشتی ہائے کہ ہم دریائے جمن کو عبور نہ کر سکے) ایک عرضی نواب فرخ نگر کہ معہ چار توڑہ دار بندوق کے آئی ۳۔ نواب امین الرحمن خان ولد نواب نوازش خان مرحوم نے ایک ہزار روپیہ جو اس سے طلب کیا گیا تھا خزانہ شاہی میں داخل کیا اور اس کی رسید اس کے پاس بھیجی گئی۔ اسی تاریخ یہ بھی مشہور ہوا کہ انگریزی سپاہی چند مویشیوں کو جو قدسیہ باغ میں چر رہی تھیں لے گئے۔ جنرل محمد بخت خان معہ ۱۱۵ افسروں کے ۵ دربار میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جس دن سے ہماری فوج آئی ہے اس نے ایک حبہ نہیں پایا اور اس باعث سے تمام آدمی ناراض ہیں۔ اگر جلدی سے کچھ خرچہ واسطے ضرورت سرکار سے نہیں ملے گا تو اپنے اپنے گھر کو یہ لوگ چلے جائیں گے۔

۱۔ مکاف صفحہ ۲۲۳ کے مطابق ”دریائے جمیل“

۲۔ تو سین میں دی گئی عبارت مطبوعہ روزنامے میں درج نہیں۔

۳۔ غدر کی صبح و شام میں چار توڑہ دار بندوقوں کے آنے کا ذکر نہیں۔

۴۔ غدر کی صبح و شام میں ”نوازش علی خاں“ درج نہیں۔

۵۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۷، مکاف صفحہ ۲۲۳ کے مطابق ”۱۱۰ افسر“

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۶ اور مکاف صفحہ ۲۲۳ کے مطابق ”خبر ملی کہ باؤنڈ پریور جین اور سکھ پلٹین انگریزی لشکر سے مل گئی ہیں۔“

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۷ اور مکاف صفحہ ۲۲۳ کے مطابق ”دو شالیں۔“

۳۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۷ اور مکاف صفحہ ۲۲۳ کے مطابق ”ساتھ سوار“

اس کے جواب میں بادشاہ نے کہا کہ ان کو اختیار ہے جو جی میں آئے سو کریں۔ حکیم عبدالحق خان (ومیر حامد علی خان) اور مولوی فضل حق اور بدر الدین خان مہرکنڈہ) واسطے ادا کے تسلیمات دربار میں حاضر ہوئے۔ واسطے ادائے تسلیمات کے دربار میں حاضر ہوئے۔ تمام پیشہ والے اور ہر ایک بازار کے چودھری ۳ کو پکڑ کر تھانہ داروں نے بھیج دیا اور ان کی نسبت حکم ہوا کہ رعایا شہر سے سات لاکھ روپیہ ۴ واسطے خرچ فوج کے وصول کرو۔ چودھریوں نے کہا کہ باعث مسدودی تمام کاروبار اور لوٹ فوج کے ہم تو بالکل برباد ہو گئے اور اسی سبب ہم سے کچھ روپیہ جمع نہیں ہو سکتا۔ بعد تامل کے بادشاہ نے مرزا مغل کو حکم دیا کہ اس روپیہ کے جمعہ کرنے کا اہتمام تم اپنے ذمہ لو۔ شہر دہلی میں باواز دہل حسب الحکم افسران کورٹ مشتہر کیا گیا کہ کل کے روز انگریزی فوج اور فوج شاہی سے مقابلہ اور مجادلہ ہوگا۔ لہذا تم باشندہ خواہ ہندو یا مسلمان جو شامل فوج ہوگا اس سے لوٹ معاف ہے اور جو شخص گورکھ اور سکھ اور گوروں کو پکڑ کر لائے گا اس کو بھاری انعام دیا جائے گا اور یہ حکم بھی فوج کو پریڈ پر سنایا گیا۔ میر حامد علی خان ۵ و دیوان مکند لعل و

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹ کے مطابق "میر سعید علی خاں" صحیح "میر حامد علی خاں" ۲ تو میں میں دیے گئے اشخاص کے ناموں کا ذکر مخطوطہ روز نامہ ۱۳۳ میں نہیں۔ ۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹ اور مخطوطہ روز نامہ ۱۳۳ کے صفحہ ۱۳۸ کے مطابق "جوہری" ۴ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹ کے مطابق "آٹھ لاکھ روپیہ" ۵ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ کے مطابق "میر سعید علی خاں"

بدر الدین خان و حکیم عبدالحق خان معہ اور لوگوں کے اور نواب قلی خان و حسن علی خان ۲ کو افسران کورٹ نے قلعہ کی گارد میں قید کیا اور کہا کہ جب تک روپیہ واسطے خرچ فوج کے ادا نہ کرو گے رہا نہ ہو گے۔ اس پر امیر ان مذکورہ بالانے کہا کہ ہم روپیہ کا بندوبست واسطے فوج کے کر رہے ہیں اور اسی تاریخ یہ بھی سنا گیا کہ ۴۰۰ گورے چار ضرب توپ کے ہاپڑ ۳ میں داخل ہوئے اور مورچہ اس جگہ تیار کرتے ہیں اور پانی پت میں انگریزوں نے باشندگان شہر سے فی مردم ایک من آٹا اور ایک روپیہ ٹیکس لیا ہے۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۲۷ اپریل ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت شاہ دہلی ۸ ستمبر ۱۸۵۷ء شاہ دہلی محل میں رونق افروز تھے جب ان کو خبر پہونچی کہ ۷ تاریخ کی شب انگریزوں نے محاذی سپاہ برج بمقام قدسیہ باغ مورچہ تیار کئے ہیں اور وہاں سے توپیں متواتر کشمیری دروازہ اور موری دروازہ کے برجوں پر سر ہوتی ہیں۔ تمام سپاہی جو مورچوں پر موجود تھے ان سے لڑائی ہوئی اور شہر میں گولہ اور گولیوں کی برابر بو چھار ہو رہی ہے۔ یہ سن کر کہا کہ جو مرضی خدا کی ہے اس پر راضی ہیں اور صابر ہونا چاہئے۔ بعد ازاں

۱ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ کے مطابق "میر سعید علی خاں" صحیح "میر حامد علی خاں"

۲ غدر کی صبح و شام اور مکلف حسن علی خاں کا نام درج نہیں۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ کے مطابق "میر سعید علی خاں"

بادشاہ نے افسران کورٹ سے کہا کہ ہمارے گاؤں کو رہا کرو۔ اچنانچہ انہوں نے بعد اپنے اقرار نامہ اس مضمون کے کہ ہم باشندگان شہر سے روپیہ وصول کر کے فوج کی تنخواہ کے واسطے داخل کریں گے اور اگر اس میں کچھ قصور ہوگا تو ہم روپیہ اپنے پاس سے دیں گے۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ توپیں اور ایک غبارہ انگریزی کا سپاہوں نے بیکار کر دیا۔ ہر چند ہزار ہا گولہ انگریزی مورچہ پر ہر چہار طرف سے گرتا ہے مگر کچھ نقصان نہیں ہوا۔ ایک سپاہی منشی سلطان سنگھ کے گھر پر پہرہ دے رہا تھا۔ پھر وہ پہرہ کو چھوڑ کر ایک ہندو کے گھر میں گیا اور اس الزام سے کہ وہ انگریزوں کو خبر پہنچاتا ہے اس کو ہلاک کیا۔ شہر میں یہ بھی مشہور ہوا کہ آئندہ کو تمام نالاشات بحضور افسران کورٹ بیرون دہلی دروازہ بمکان چھاپہ خانہ کے ہوا کرے گی۔ نواب بریلی کا وکیل اپنے آدمیوں کے ساتھ (اور نیز جمعیت ایک ہزار سپاہیان فوج کے ۲) بریلی کو جانا چاہتا تھا لیکن کلکتہ دروازہ کی گارد نے اسے جانے نہ دیا۔ حسب الحکم شاہ دہلی کے تمام تھانہ دار تین مہینے کا کرایہ ہر ایک دوکان اور مکان سے وصول کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ روپیہ فوج کے واسطے وصول کیا جاتا

اندر کی صبح و شام صفحہ ۲۳۸ صفحہ ۲۳۹ اور مذکاف صفحہ ۲۲۵ کے مطابق "بادشاہ نے فوجی عدالت طلب کی اور اسے حکم دیا کہ جن اشخاص کو اس نے قید کیا ہے انہیں رہا کر دیا جائے۔"

۲ توپیں میں دیے گئے الفاظ منظوم روزنامہ نمبر ۱۳۳ میں درج نہیں۔ اندر کی صبح و شام اور مذکاف میں بھی سپاہیان فوج کی تعداد درج نہیں۔

ہے۔ امداد علی خان مکونے والے کہ جس نے بہت بہادری کے ساتھ انگریزوں پر ان کے کپو میں حملہ کیا تھا اس کو گوروں نے گھیر لیا اور وہ بھاگ کر جان بسلامت آیا۔ تمام رات فوج کی کمر بند رہی۔ فقط۔

۹ ستمبر ۱۸۵۷ء بادشاہ دیوان عام میں تشریف لائے اور ایک گھوڑا جو فروخت واسطے آیا تھا، اس کا ملاحظہ کیا۔ امداد علی خان مکونے والہ دربار میں حاضر ہوا اور مجرا بجالایا۔ بادشاہ نے اس کی بہادری کی بہت تعریف کی اور جو گھوڑا اس کا میدان میں مارا گیا تھا اس کے عوض میں ایک گھوڑا خاصہ کا اپنے اصطلب میں عنایت کیا۔ دربار سے حکم ہوا کہ بعض شاہزادے جنہوں نے کئی ہزار روپیہ ساہوان شہر سے بنام نہاد فوج کے اصول کیا ہے ان کو گرفتار کرو۔ شہر میں مشہور ہوا کہ احاطہ بمبئی کی فوج کشن داس کے تالاب پر آ کے مقیم ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی وقت ایک شتر سوار واسطے لانے خبر درست کے بھیجا گیا۔ مگر آخر کار یہ خبر غلط نکلی۔ منشی جوالا پرشاد متصدی خان سامانی کو حکم ہوا کہ شروع کے کٹڑے میں سررشتہ ٹکسال مقرر کرے اور سکہ مندرجہ ذیل روپیہ پر مثبت کیا جائے۔

سکہ زرد درجہاں بفضل اللہ = شاہ ہندوستان بہادر شاہ

چنانچہ منشی مذکور نے حکم مذکورہ بالا کی تعمیل کی۔ قلندر بخش صوبہ دار سفر

نیا پلٹن کا دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ گورنر جنرل معہ صد ہزار سپاہیان
گورہ کلکتہ سے اس طرف آئے ہیں اور جو اہر سنگھ برادر زادہ گلاب سنگھ بہادر
والی جموں بجمعیۃ ۶ ہزار سپاہیان اور سر جان لارنس صاحب بہادر بہرہ ای
۵ ہزار آدمیوں کے لاہور سے روانہ ہو کر انگریزی کپوں سے بمقام پہاڑی
متصل دہلی کے شامل ہو گئے ہیں اور اسی سبب سے میں نے ایک مورچہ بڑی
گارد میں تیار کیا ہے اور آخردم تک میں انگریزوں سے لڑوں گا۔ ولی دادخان
مالا گڑھ والے پر انگریزوں نے یورش کی اور اس نے شاہ دہلی سے واسطے
مدد خواہی کی درخواست کی۔ مگر اس کو صاف انکار ہوا اور لکھا گیا کہ اس مقام
پر لڑائی شروع ہو گئی ہے لہذا کوئی فوج یہاں سے قابل جانے کے نہیں۔
بریلی کے نواب کا وکیل دربار میں آیا اور بیان کیا میں صرف واسطے گزارانے
نذر حضور کے آیا تھا اور کچھ شامل ہونے لڑائی میں میری غرض نہ تھی اس
واسطے اب واسطے تحصیل مالگذاری بریلی کو واپس جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں
سے روپیہ وصول کر کے خزانہ عامرہ میں داخل کروں۔ مگر سپاہی لوگ مجھے
جانے نہیں دیتے۔ بعد غور و تامل کے شاہ دہلی نے گارد مقیمہ کلکتہ دروازہ کو حکم
دیا کہ وکیل مذکور کو جانے دو مگر انھوں نے کہنا بادشاہ کا نہ مانا۔ بہت سے آدمی

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۰، مکاف صفحہ ۲۲۷ کے مطابق "چند ہزار"

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۰، مکاف صفحہ ۲۲۷ کے مطابق بلب گڑھ۔ صبح مالا گڑھ

اور عورتیں بچے گولیوں اور گولیوں کے صدمہ سے ہلاک ہوئے۔ سپاہیوں
نے چاہا کہ میگزین کی فسیل پر ایک سنگھر بنادیں۔ کشمیری دروازہ کے برج کو
لوگوں سے بہت صدمہ ہوا۔ بادشاہ نے ۲۰ من اٹھائی سپاہیان سنگھر کے
واسطے بھیجی اور ۳۳ روپیہ افسران فوج کو واسطے ادائے تنخواہ فوج کے مرحمت
کیا۔ قادر بخش صوبہ دار سفر مینا کی پلٹن کا حاضر ہوا اور عرض کی کہ انگریزوں کا
ارادہ بوقت صبح واسطے حملہ آوری شہر دہلی کے مصمم ہے۔ یہ بھی خبر آئی کہ
انگریزوں نے موضع کپوا ۳ کو جلا کر بالکل غارت کیا اور سبب اس کا یہ تھا کہ
باشندگان دیہہ نے زر مالگذاری دینے سے انکار کیا تھا۔ پانچ ہزار روپے
ایک چمار کے گھر سے نکلے اور تمام سپاہی مورچے پر انگریزوں کے مقابلے
کے واسطے تیار ہوئے۔ فقط۔

مطبوعہ ۲۴ ماہ مئی ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار
شاہ دہلی ۱۰ اکتوبر ۱۸۵۷ء بادشاہ محل میں رونق افروز تھے۔ خبر آئی کہ مرزا
عباس نواب لکھنؤ کا وکیل شاہ درہ میں ہے اور اپنے آقا کی طرف سے نذر

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۱، مکاف صفحہ ۲۲۷ کے مطابق "۶۰ من اٹھائی"

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۱، مکاف صفحہ ۲۲۷ کے مطابق ۲۳ روپے مخلوط روز نامہ نمبر ۱۳۳ صفحہ ۱۳۲، ۳۳ ہزار روپے

۳۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۱، مکاف صفحہ ۲۲۷، مخلوط روز نامہ نمبر ۱۳۳ کے مطابق موضع "کچھوا"

۴۔ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں ۱۰ اکتوبر کی رود اور ج نہیں۔

لے کر بحضور شاہ دہلی آیا ہے۔ یہ سن کر شاہ دہلی نے حسین بخش اور پکتان دلدار علی خان کو واسطے استقبال اور لانے وکیل مذکور کے بھیجا۔ چنانچہ وکیل مذکور حسب الحکم بہت عزت اور توقیر سے شہر میں آیا اور مظفر الدولہ کے مکان پر فرکوش ہوا اور تلامذہ رئیس ریواڑی نے چالیس ہزار روپیہ معہ ایک عرضی کے بھیجے۔ بعد ملاحظہ (وہ روپیہ خزانہ کو گیا اور شقہ کار گذاری راؤ مذکور) کے نام لکھا گیا۔ چند سپاہی نسبت ایک شاہزادے کے مستغیث ہوئے اور کہا کہ فوج کے نام سے اس نے روپیہ صرافوں سے لیا اور ہم کو ایک کوڑی نہیں دی۔ حکم ہوا کہ اس کی خانہ تلاشی کی جائے۔ پھر ایک دفعہ مشہور ہوا کہ بمبئی احاطہ کی فوج کشن داس کے تالاب پر گئی ہے۔ چنانچہ شترسوار اس کے سچ لانے کو گئے۔ بادشاہ نے ایک شترسوار واسطے لانے خبر سچ کے بھیجا۔ رعایا نے شہر سے تھانہ داروں نے ۳۰ مہینے کا کر ایہ وصول کرنا شروع کیا۔ بادشاہ نے تمام اپنے نوکر، انگریزوں سے لڑنے کو بمقام کشن گنج بھیجے۔ چنانچہ اس لڑائی میں بہت سے ملازم شاہی اور جہادی موبہو خان صوبہ دار مارے گئے اور مجبور ہو کر وہاں سے اُلٹے پھرے۔ سپاہی انگریزی توپوں کے کہ جو کشمیری دروازہ کے محاذی

۱۲۳ میں دیے گئے الفاظ ”سرگذشت دہلی“ میں درج نہیں تھے، چھوٹے ہوئے الفاظ کو خطوط روزانہ نمبر ۱۳۳ کے صفحہ ۱۳۳ سے نقل کر کے جملہ مکمل کیا گیا ہے۔

۱۲۳ میں دیے گئے الفاظ کو خطوط روزانہ نمبر ۱۳۳ میں درج نہیں۔

میں تھیں خاموش کرنے میں کامیاب ہوئے۔ فقط۔

۱۱ ستمبر ۱۸۵۷ء بادشاہ دہلی دیوان عام میں رونق بخش ہوئے اور ناظر حسین مرزا کو معرفت دربان حکم دیا کہ لکھنؤ کے وکیل کو بحضور شاہ حاضر کرے۔ بعد ایک گھنٹہ کے ناظر مذکور مع اپنے بھائی کے دربار میں حاضر ہوا اور گزارش کی کہ وکیل مذکور بہ باعث کسل مندی طبیعت عارضہ تپ کے آج حاضر نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر بادشاہ بہت خفا ہو کر محل میں داخل ہوئے۔ ۷۰ سپاہی (مفید ہتھیاروں کے انبالہ سے آئے اور بادشاہ نے ان کو ہتھیار عطا کئے) مرزا مغل اور مرزا خضر سلطان بادشاہ کے حضور حاضر ہوئے اور کچھ باتیں خلوت میں کرتے رہے۔ نواب زینت محل بیگم اپنے دولت سرا واقع لال کوٹیس تشریف لے گئیں اور حکیم احسن اللہ خان کو طلب فرما کر بابت نذرانہ لکھنؤ کے مشورہ کرتی رہیں۔ افسران کورٹ کی کچھری سے واسطے پکڑنے قلیوں کے جہت تیاری مورچوں کے حکم جاری ہوا۔ برقداز ہر ایک تھانہ کا یہ قابو پا کر مالا مال ہو گئے (انھوں نے پہلے پانسوں (بم) کو پکڑنا شروع کیا اور کہا کہ یا تو ان کو کچھ دلو اور نہ مورچوں پر کام کرنے جاؤ، نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ سب بازار بند ہو گیا۔ ۲) اور تمام رئیس اور شرفاء بخوف برقد

۱۲۳ میں دیے گئے الفاظ ”سرگذشت دہلی“ میں درج نہیں تھے جس کی وجہ سے جملہ مکمل تھا۔ ان الفاظ کو خطوط روزانہ نمبر ۱۳۳ کے صفحہ ۱۳۳ سے نقل کیا گیا ہے تاکہ جملہ مکمل ہو جائے۔

۱۲۳ میں دیے گئے الفاظ کو خطوط روزانہ نمبر ۱۳۳ میں درج نہیں۔

ازان اپنے اپنے گھروں سے نہ نکلے۔ تمام قسم کی رسد آنے سے بند ہوگئی اور سپاہیوں کو ہر طریق سے تکلیف ہوئی۔ تمام مسلمان سکناے دہلی نے ہندوؤں پر غصہ کرنا شروع کیا۔ ہر ایک بازار اور گلی میں مغلظات گالیاں دینی شروع کیں۔ ایک عرضی لکھنؤ کی فوج سے آئی۔ اس میں مندرج تھا کہ ہم انگریزوں سے بیلی گارڈ میں لڑائی لڑ رہے ہیں اور کابل فتح کی خبر زودتر بحضور شاہ دہلی روانہ کرتے ہیں۔ نواب احمد قلی خان کی دو عرضیاں آئیں ایک میں درخواست عطاءے خطاب نسبت اپنے سائل نے لکھا تھا۔ دوسری عرضی میں درخواست واسطے عطاءے فرمان متضمن اس کے ملک کی تھی۔ شاہ دہلی نے بعد ملاحظہ کے حکم دیا کہ ایک شقہ اس کے نام لکھا جائے اور اس میں یہ مضمون ہو کہ جس وقت انگریزوں پر فتح ہوگی درخواست منظور کی جائے گی۔ انگریزوں کے مورچہ سے برابر گولہ اور گولیاں اس قدر برستی رہیں کہ شہر پناہ کی دیوار میں رخنہ ہو گیا۔ مگر جمنٹ دو اور مکڈون نے شبشب کمال سرعت اور صنعت سے مورچے تیار کئے اور انگریزوں کے مقابلہ میں ایسی تہوری اور شجاعت دکھلائی گئی کہ بادشاہ نے ایک ہزار روپیہ ان دونوں پلٹوں کو دیا۔ اسی تاریخ دریافت ہوا کہ مسکنی برک چند جوہری معرفت ایک سکھ سپاہی کے انگریزوں سے خط و کتابت رکھتا ہے لہذا ایک گارڈ اس کے گھر پر بیٹھا اور پانچ

سو بابت معافی قصورات طلب کئے۔ اس تاریخ کو روز جمعہ تھا۔ تمام مسلمانان واسطے ادائے نماز کے جامع مسجد میں گئے۔ مولوی فرید الدین اور مولوی نوازش علی نے باہم مشورہ کر کے جماعت سے کہا کہ انگریزوں نے تمام مسلمانوں کو علی گڑھ میں قتل کیا ہے اور اگر دہلی میں بھی فتح یاب ہوئے تو ایسا ہی کریں گے۔ لہذا لازم ہے کہ سب مسلمان ایک من اور ایک تن ہو کر انگریزوں پر حملہ کرو۔ چنانچہ کئی ہزار مسلمانوں نے اپنے تئیں تلوار اور کٹار اور نوزہ دار بندوق سے مسلح کیا اور واسطے حملہ آوری انگریزوں کے کشن گنج کی جانب روانہ ہوئے لیکن کوئی دو چار ہی گراب انگریزوں کے مورچوں سے سر ہوئے تھے کہ سب لوگ منتشر اور متفرق ہو کر شہر کو لوٹ آئے اور جملہ ان کے ۸ آدمی مارے گئے اور ۱۷ مجروح ہوئے۔ نواب بریلی کے وکیل کو آخر کار اجازت کلکتہ دروازہ کے گارڈ نے واسطے جانے کی دی اور وہ بھر اہی اپنے ہمراہیان اور چند سپاہیان بریلی تو کے روانہ ہوا۔ شاہ درہ تھانہ دار کی عرضی آئی۔ اس میں لکھا تھا کہ انگریزی فوج شاہ درہ میں جلد تر آنے والی ہے۔ چند آدمیوں نے دربار میں حاضر ہو کر درخواست دی کہ وہ لشکر جو شاہ درہ سے قلعے میں آئی ہے وہ ہماری ہے لہذا امیدوار ہیں کہ ہم کو ملے۔ اس تاریخ کو برابر توپیں دونوں جانب سے تمام دن سر ہوتی رہیں۔ فقط باقی

آئندہ۔

مطبوعہ ۱۱/ ماہ مئی ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۱۲ ستمبر ۱۸۵۷ء شاہ دہلی عبادت خانہ میں رونق بخش تھے۔ اس وقت حسن علی خان حاضر ہوئے اور مجرا بجلائے۔ ناظر حسین مرزا حاضر ہو کر قدم بوس ہوا اور عرض کی کہ لکھنؤ کا وکیل کل صبح کو حاضر ہوگا مگر اس کی التماس ہے کہ خلوت میں ملازمت حصول ہو۔ اس بات کو بادشاہ نے منظور کیا۔ (پانچ ہزار روپیہ واسطے بارود کے کارخانہ میں بھیجا گیا) سمند خان رسالدار جھجر سے حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ میں نے دو سو آدمی ملازم رکھے ہیں اور میرا تہیہ ہے کہ بھرا ہی ان ملازمین کے واسطے وصول زر مال گزاری لوہار کو جاؤں لہذا امیدوار ہوں کہ شہر پناہ کے دروازہ کی گارد کو حکم ہو کہ مجھ کو شہر سے جانے دیں۔ بادشاہ نے اس کے جواب میں کہا کہ میں حکم نہیں دوں گا کیونکہ حکم کو سپاہی نہیں مانتے۔ مرزا مغل کشمیری دروازہ پر گئے اور بندوبست مورچوں کا جو میر حامد علی خان کے مکان پر تیار ہوا تھا کیا۔ ایک عرضی بدستخط چند دوکانداران بدیں مضمون، گزری کہ ہم کو خوف ہے کہ برقتداز ہم سب کو

واسطے کام کے مورچوں کے گرفتار کرتے ہیں۔ اسی سبب سے ہم دوکانیں نہیں کھولتے۔ برطبق اس کے افسران کورٹ نے ایک سخت حکم جاری کیا کہ کسی دوکاندار یا رئیس اور شرفاء کو واسطے بنانے مورچوں کے کوئی پکڑنے نہ پائے۔ فقط چمار اور قلی روانہ ہوں۔ ایک سپاہی متعلق کورٹ نے اپنی تلوار میر حامد علی خان پر کھینچی اور کہا کہ تو فوج کی تنخواہ کیوں نہیں تقسیم کرتا۔ گولہ اور گولیاں شبانہ روز شہر پر سر ہوتی رہیں۔ ایک عورت متصل کوتوالی اور ایک آدمی مسکی جواہر لال گولہ کے صدمہ سے ہلاک ہوئے اور دو سپاہیوں کے زخم آئے اور شہر میں مشہور ہوا کہ جو کوئی شخص تین مہینے کا کرایہ دینے میں انکار کرے گا وہ سخت سزا پائے گا۔ ساری رات بادشاہ کو بہت خوف رہا اور اپنے پرانی ملازموں کو تمام رات اپنی حفاظت کے واسطے متعین کیا۔ موافق درخواست چند مسلمانوں کے افسران کورٹ نے با از بلند ذیل شہر میں مشہور کیا کہ آج آدھی رات کو شاہ دہلی خود انگریزوں پر حملہ آور ہو کر انگریزوں کو قتل کرے گا۔ اس واسطے تمام ہندو اور مسلمان کو گائے اور سور کی قسم دلوائی جانی ہے کہ سب اس کے شامل ہوں۔ چنانچہ دس ہزار مسلمان کشمیری دروازہ کے قریب آدھی رات کو مجتمع اور فراہم ہوئے۔ مگر بادشاہ کا جمال مبارک اس

۱ تو سن میں دی گئی سطر مخطوطہ روزنامے ۱۳۳ میں درج نہیں۔

۲ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں "مرزا ضیاء الدین خاں" کا نام درج نہیں۔

۳ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۱، مکاف صفحہ ۲۵۲، مکاف صفحہ ۲۲۸ کے مطابق "میر سعید علی خاں" صبح "میر حامد علی خاں"

وقت تک نظر نہیں آیا۔ مجبور ہو کر اپنے اپنے گھر لوٹے۔

۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء شاہ دہلی عبادت خانہ میں رونق افروز تھے جب ناظر حسین مرزا معہ عباس بیگ وکیل نواب لکھنؤ واسطے ادائے مجرا کے حاضر ہوئے اور دو اشرفی نذر گزرائی اس کو خطاب صغیر الدولہ کا بادشاہ سے حصول ہوا۔ بعدہ اس نے بارہ اشرفیاں اور دو گھوڑے معہ ساز اور دو ہاتھی معہ جھول کار چوبی اور ہودون کے اور ایک جوڑہ بالائے مروارید اور کلاہ کا مدار جو اہر اور ایک تاج اور ایک عرضی کہ جس میں استدعائے واسطے مرحمت ہونے خطاب اور فرمان بابت جائداد مقبوضہ کے تھی پیش کش کی۔ سپاہیوں نے اس تاریخ مورچہ صاحب مجسٹریٹ کی کچہری اور میر حامد علی خان کے مکان میں تیار کئے۔ ایک گولہ انگریزی توپ خانہ سے جنرل محمد بخت خان کے کمپوں میں گرا۔ کئی سپاہی مجروح ہوئے۔ منجملہ ان کے دو تین ہلاک ہوئے اور کار تو سوں کا ایک پیہ اڑ گیا۔ اس دن اور رات کو دونوں طرف سے برابر توپیں چلتی رہیں۔ تمام باشندہ کاغذی محلہ اور نہر سعادت خان کے اپنا اپنا گھر چھوڑ کر شہر سے چلے گئے اور صد ہا مسلمان اور ہندو اور مرد اور عورتیں اور لڑکے بالے تھے، نکلے۔ کو تو ال نے کمال کوشش کر کے پھر بازار کھلوایا۔

انگریزوں نے ایک مورچہ لال دروازہ کے محاذی تیار کیا اور کشمیری دروازہ کی فصیل میں رخنہ کر دیا اور امید تھی کہ شام تک شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ ایک آدمی میر عاشق کے کوچہ کارہنے والا اس شبہ پر کہ وہ انگریزوں کو خبر دیتا ہے، پکڑا گیا۔ ۷۰ آدمی ۲ کہ جو انگریزی کمپوں سے بھاگ گئے تھے وہ دہلی میں داخل ہوئے (اور وہ ۵ مغلوں کو گرفتار کر کے بھنور شاہ لائے ۳)۔ متھرا داس اور سالک رام خزانچی کو قید کیا۔ شہر میں منادی ہوئی کہ کل صبح کو تمام باشندگان انگریزی کمپ پر حملہ آور ہوں۔ اسی تاریخ یہ بھی خبر آئی کہ انگریزوں نے میرٹھ میں کئی ہزار گوجر اور جاٹ ملازم رکھے ہیں اور مالگذاری قریب سو دیہات کا وصول کیا اور امن اور انتظام بخوبی ہے۔ ایک بہت بھاری توپ تمام رات انگریزی کمپ سے چلتی رہی اور اس باعث تمام ساکنان شہر دہلی اندیشہ ناک رہے۔ فقط باقی آئندہ۔

مطبوعہ ۱۸ ماہ مئی ۱۸۵۹ء از آفتاب عالم تاب بقیہ سرگذشت دربار شاہ دہلی ۱۳ ستمبر ۱۸۵۷ء شاہ دہلی محل میں رونق افروز تھے۔ جب خبر انگریزوں کے حملہ ہونے کی شہر میں بادشاہ کو پہنچی، مرزا مغل نے تمام فوج کو

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۳، مکاف صفحہ ۲۳۰ کے مطابق "میر ایک دوست"

۲۔ غدر کی صبح و شام اور مکاف میں آدمیوں کی تعداد درج نہیں۔

۳۔ تو سین میں دی گئی عبارت غدر کی صبح و شام میں درج نہیں۔

۱۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۳، مکاف صفحہ ۲۲۹ کے مطابق "میر سعید علی خان" صحیح "میر حامد علی خان"

۲۔ غدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۳، مکاف صفحہ ۲۲۹ کے مطابق "میر سعید علی خان" صحیح "میر حامد علی خان"

جو قلعہ میں تھی، حکم دیا کہ لڑائی میں شامل ہو اور بہت سخت معرکہ شہر دہلی میں اس تاریخ کو واقع ہوا لیکن آخر کو سپاہی پسا ہوئے اور انگریزوں نے کشمیری دروازہ اور آبی برج لے پر قبضہ کر لیا۔ چند گورے مع سکھ سپاہیان و خاکی کے (جامع مسجد میں آئے اور سپاہی وہاں سے بھگا دیے، مگر چند ہزار مسلمان ۲) جامع مسجد میں فراہم ہوئے اور انگریزوں پر حملہ کر کے بہت سے تن ہلاک کئے کہ فوج انگریزی وہاں سے پیچھے ہٹ گئی۔ بعد ازاں ایک اور سخت لڑائی بیگم کی باغ ۳ میں ہوئی۔ قریب دو پہر انگریزوں کے ساتھ لڑائی مسلمانوں کی بند ہوئی اور مسلمان اور سپاہی ہندو پر گرے اور کہا تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہوئے۔ تمام دن ہندوؤں کو دشنام دیتے رہے اور کہتے رہے کہ دیکھو جس وقت ہم انگریزوں پر فتیاب ہوں گے تو تم کو سمجھ لیں گے، یعنی تم کو تیغ بے دریغ اور تمہاری بیسیوں اور بیٹیوں کو خراب کریں گے۔ بادشاہ نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ کل کے دن میں خود میدان جنگ میں معہ تمام فوج اور ہندو اور مسلمان ساکنان شہر جاؤں گا۔ فقط۔

اغدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۲ تک صفحہ ۲۳۰ "علی برج" صبح "آبی برج" (آبی برج پر ۱۲ ستمبر کو ہی زبردست گولہ باری ہوئی تھی جس وجہ سے آبی مورچے سے لے کر کشمیری دروازے تک فصیل کا سارا ٹکڑا گر گیا تھا۔ ملاحظہ ہو بشیر الدین حصہ اول صفحہ ۲۳

۲۳ تو سین میں دی گئی عبارت سرگذشت دہلی میں درج نہیں تھی جس وجہ سے جملہ نامکمل تھا، انہیں مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳۷ سے صفحہ ۱۳۸ سے نقل کیا گیا ہے تاکہ جملہ مکمل ہو جائے۔

۳ اغدر کی صبح و شام صفحہ ۱۲۵۱ اور مکلف ۲۳۰ پر درج ہے کہ اس دن کی لڑائی میں ۲۰۰۰ آدمی مارے گئے۔

۴ اغدر کی صبح و شام صفحہ ۲۵۲ تک صفحہ ۲۳۱ پر درج ہے۔ "بادشاہ نے بیچ بچاؤ کی کوشش کی اور اطمینان دلانے کی غرض سے اس کا نام شہر کے ہندوؤں کو مسلمانوں کو ساتھ لے کر متحدہ طاقت سے انگریزوں پر حملہ کروا دیا۔

حواشی

(اشخاص)

احمد قلی خاں، نواب:

احمد قلی خاں، نواب عباس قلی خاں کے بیٹے، زینت محل کے والد اور بہادر شاہ ظفر کے خسر تھے۔ ان کا شمار عمائدین شہر میں ہوتا تھا۔ محبوب علی خاں کے انتقال کے بعد دربار میں شاہی مختار کے عہدے پر تقرر ہوا۔ بخت خاں کی کمان میں بریلی برگیڈ واپس آیا تو بہادر شاہ کی طرف سے اس کے استقبال کے لئے انہیں ہی بھیجا گیا۔ دہلی کی شکست کے بعد فرار ہو گئے۔ لیکن انگریزوں کے شکنجے سے بچ نہیں سکے۔ جھج سے پکڑ کر لائے گئے اور قید کر لئے گئے۔ قید و بند کی سختیوں کی تاب نہ لا سکے اور جیل خانے میں ہی ان کی روح نفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ انگریزوں نے ان کا مکان جو ایک لاکھ روپے کی مالیت کا تھا، ضبط کر لیا۔

ملاحظہ ہو سین صفحہ ۱۰۹، سرطاس مشکاف کی ڈائری صفحہ ۲۰، صفحہ ۹۹، فضل حق خیر آبادی صفحہ ۱۶۶، ذکاء اللہ خاں صفحہ ۶۷۴، رضوی صفحہ ۲۸۷، صفحہ ۳۳۰، ایوب قادری صفحہ ۳۳۸، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۷۷، عتیق صدیقی صفحہ

احمد مرزا:

احمد مرزا محمد حاجی کے بیٹے تھے۔ ۱۵ اکتوبر ۱۸۴۷ء کو انہیں کلید

خانے کی داروغگی کے عہدے پر مامور کیا گیا۔ ۱۸۵۷ء کے دوران مرزا مغل کے مشیر خاص اور اس کمپنی کے ممبر بنائے گئے جو شہر کے امراء سے قرضے کی وصولیابی کے لئے بنائی گئی۔ دہلی کی شکست کے بعد الور چلے گئے۔ وہاں سے گرفتار کر کے لائے گئے۔ احمد مرزا کو گورنمنٹ میں پھانسی دی گئی۔ ملاحظہ ہو: فضل حق خیر آبادی صفحہ ۱۶۵، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۷۶، رضوی صفحہ ۳۳۰، نغم صفحہ ۸۲، صفحہ ۱۶۹

احمد علی خاں، نواب:

نواب احمد علی خاں والی کرناٹ تھے۔ ۱۸۵۷ء میں انہوں نے انگریزوں کو اپنا تمام مال و متاع پیش کر کے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا، جس کے عوض ۵۰۰ روپے کا سالانہ لگان جو وہ سرکار کو ادا کرتے تھے نسلًا بعد نسلًا معاف کر دیا گیا۔ اور سند اور دس ہزار روپے کا خلعت پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ دے کر ان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ ملاحظہ ہو: رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸، تذکرہ رؤسائے پنجاب (جلد اول) صفحہ ۵۵

احمد علی خاں، نواب

نواب احمد علی خاں والی فرخ نگر تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں بہادر شاہ کی قومی حکومت کو تسلیم کیا اور ان کی معاونت کی۔ اس جرم میں

۳۰ اکتوبر ۱۸۵۷ء کو بروز جمعہ گرفتار کر کے دہلی لائے گئے اور قلعہ میں قید کر دیے گئے۔ ۱۲ جنوری ۱۸۵۸ء کو ان پر مقدمہ چلا اور ۲۳ جنوری ۱۸۵۸ء کو انہیں پھانسی دے دی گئی۔ ان کی املاک اور جائیداد کو انگریزوں نے ضبط کر لیا۔ ملاحظہ ہو! خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۷۷، غالب کاروز نامچہ صفحہ ۶۹، غالب اور انقلاب سن ستاون صفحہ ۱۳۲، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۲۸، ایوب قادری صفحہ ۳۵۳، تبصر التواریخ (جلد دوم)، صفحہ ۴۵۶، صفحہ ۴۵۷، اردو دُنیا (دہلی)، فروری ۲۰۰۲ء، صفحہ ۳۶، نگم صفحہ ۱۶۹، رضوی صفحہ ۳۰۶، ۳۲۰، ۳۶۶، اسپرل گزٹیز جلد پنجم صفحہ ۲۱۷

ابوبکر مرزا:

مرزا ابوبکر مرزا فخرود کے بیٹے اور بہادر شاہ کے پوتے تھے۔ ۱۸۵۷ء میں کمانڈنٹ کیولری بنائے گئے۔ شکستِ دہلی کے بعد ہڈن نیا نہیں دہلی دروازے کے باہر گولی مار کر شہید کر دیا۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۷۵، غالب اور انقلاب سن ستاون صفحہ ۳۰۷، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۲۶، رضوی صفحہ ۲۶۲، عتیق صدیقی، صفحہ ۳۹۷، صفحہ ۳۹۸

الوپي پرساد:

الوپي پرساد نواب جھجر کے ایجنٹ تھے۔ انگریزوں سے ساز باز

رکھنے کے الزام میں انقلابیوں کے عتاب کا نشانہ بنے اور ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ ملاحظہ ہو: اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۸۰، عتیق صدیقی صفحہ ۳۲۳۔

اجودھیا پرساد:

اجودھیا پرساد دہلی کے مشہور سوداگر تھے۔ بہادر شاہ ظفر نے نکسال کا کام ان کے سپرد کیا تھا۔ یہ کام ان کی نگرانی میں بہت اہتمام سے انجام دیا گیا۔ جو سکے ان کے یہاں ڈھالے گئے اس کے چہرے پر درج تھا:

سکہ زود در جہاں بفضل اللہ

شاہ ہندوستان بہادر شاہ

ملاحظہ ہو بہادر شاہ ظفر صفحہ ۱۹۰، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۲۹، صفحہ ۱۷۵

اکبر علی خاں، نواب:

اکبر علی خاں نواب ریاست پانودی کے والی تھے حالانکہ انھوں نے بہادر شاہ کو چند خطوط لکھے تھے۔ لیکن چونکہ انگریزوں کے وفادار تھے اور بھاگتے ہوئے انگریزوں کو پناہ بھی دی تھی لہذا شکست کے بعد ان پر کوئی الزام عائد نہیں ہوا اور سزا سے بچ گئے۔ ملاحظہ ہو: ایوب قادری صفحہ ۳۵۴، رضوی صفحہ ۳۶۸، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۷۸، نگم صفحہ ۱۶۹

امانت علی:

امانت علی پہلے سرکار انگریزی میں تھانہ دار تھے۔ ۲۶ جولائی ۱۸۵۷ء کو شاہی دربار میں حاضر ہو کر تھانہ دار کے عہدے کے حصول کے لئے درخواست دی، جو منظور ہوئی اور تھانہ دار بنا دیے گئے۔ ملاحظہ ہو خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۵۱۔

ابراہیم علی خاں:

ابراہیم علی خاں وکیل تھے اور اکثر دربار میں حاضر رہتے تھے۔

ملاحظہ ہو خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۷۵۔

امید سنگھ و فرزند ان امید سنگھ:

ان لوگوں کا شمار دہلی کے معزز افراد میں ہوتا تھا۔ شاہی دربار سے وابستہ تھے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے میں فرزند ان امید سنگھ تباہ و برباد ہو گئے۔ ہنگامہ فرو ہونے کے بعد یہ سرکار انگریزی کے خیر خواہوں کی صف میں شامل ہو گئے۔

ملاحظہ ہو: سرطاس مشکاف کی ڈائری صفحہ ۲۲، خلیق احمد نظامی صفحہ

۱۷۹-۱۸۰، رضوی صفحہ ۲۵۴۔

امین الدین خاں، نواب:

نواب امین الدین خاں، نواب احمد بخش خاں کے بیٹے تھے اور لوہارو کے جاگیردار تھے۔ یہ دہلی میں رہتے تھے اور ان کا شمار بہادر شاہ کے خاص مشیروں میں ہوتا تھا۔ ۱۸۵۷ء میں انقلابیوں نے ان سے روپیہ وصول کرنے کی کئی مرتبہ کوشش کی لیکن ناکامیاب رہے۔ ۱۸۵۷ء میں کچھ حصہ نہیں لیا۔ ہنگامہ فرو ہونے کے بعد لوہارو گئے۔ راستے میں ان کا مال و اسباب لٹ گیا۔ ۱۷ اکتوبر ۱۸۵۷ء کو دو جانہ سے گرفتار کر کے دہلی لائے گئے اور لال قلعہ میں نظر بند کر دیے گئے۔ چونکہ انگریزوں کے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہوا اس لئے جولائی ۱۸۵۸ء کے بعد انہیں لوہارو جانے کی اجازت مل گئی۔

ملاحظہ ہو: سرطاس مشکاف کی ڈائری صفحہ ۸۷، ذکاء اللہ صفحہ ۶۷۳، ماہنامہ اُردو دنیا (دہلی) فروری ۲۰۰۲ء، صفحہ ۳۵، صفحہ ۳۶، غدر کی صبح و شام صفحہ ۶۰، رضوی صفحہ ۳۶۸، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۰، غالب اور انقلاب سن ستاون صفحہ ۳۰۳، عتیق صدیقی صفحہ ۴۱۰، اسپر پل گزیٹیئر، جلد ہشتم صفحہ ۲۸۷

اجیت سنگھ:

اجیت سنگھ مہاراجہ پٹیاہ کے بھائی تھے چونکہ مہاراجہ پٹیاہ ۱۸۵۷ء

میں دامے، درمے، قدمے، سخے انگریزوں کے حامی و مددگار تھے اس لئے انقلابیوں نے اجیت سنگھ کو قید کر کے شاہ دہلی کے سامنے مجرم کی حیثیت سے پیش کیا لیکن بہادر شاہ نے احسن اللہ خاں کے یہ یقین دلانے پر کہ ان کا دہلی بیالہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، انہیں رہائی کا حکم دے دیا۔

ملاحظہ ہواٹھارہ سو ستاون صفحہ ۶۹، صفحہ ۷۶

احمد علی:

احمد علی راجہ ناہر سنگھ والی بلب گڑھ کے کارندے تھے۔ انہوں نے بہادر شاہ کے دربار میں حاضر ہو کر یہ یقین دلایا تھا کہ وہ ان کے وفادار ہیں۔ بہادر شاہ کے مقدمے میں جو کاغذات پیش کئے گئے اس میں مولوی احمد علی کی عرضداشتیں بھی تھیں۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۷۶، صفحہ ۱۷۷، رضوی

صفحہ ۳۶۷، ۳۳۰

امداد علی خاں:

امداد علی خاں نے انگریزوں سے بہت بہادری اور جواں مردی سے مقابلہ کیا تھا۔ جس کی تعریف و توصیف بہادر شاہ ظفر نے کی تھی اور میدان جنگ میں ان کے گھوڑے کے مارے جانے کے بدلے اپنے اصطلیل سے انہیں ایک خاص گھوڑا دیا تھا۔ ملاحظہ ہو: مظاف صفحہ ۲۲۶

اکبر علی:

اکبر علی مشہور ماہر جنگ تھے، یہ جہجہر سے پچاس سواروں کے ساتھ دہلی آئے تھے۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۳۳۰

آخوند جی (اخوند):

اخوند سوات کے حکمراں تھے۔ بہادر شاہ کے پاس ایک شخص نے آ کر خود کو اخوند کا خلیفہ بنا کر نذر میں ایک تلوار پیش کی اور یہ بتایا کہ جہاد یوں کی ایک بڑی تعداد شہر دہلی میں داخل ہونے والی ہے اور یہ جہادی انقلابیوں کی حمایت کے لئے آئے ہیں۔ بہادر شاہ کو کسی نے یہ اطلاع دی کہ یہ شخص فرضی ہے اور جنہیں اس نے جہادی بتایا ہے وہ دراصل پٹھان ہیں جنہیں جان لارنس نے انقلابیوں کے خلاف صف آراء ہونے کی غرض سے بھیجا ہے۔ یہ پتہ چلنے پر اس کی تحقیقات کا حکم بہادر شاہ نے بخت خاں کو دیا۔ تیسرے دن یہ شخص دہلی سے فرار ہو گیا۔ انقلابیوں کو شک ہوا کہ اس سازش میں حکیم احسن اللہ خان شریک ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کے گھر پر دھاوا بول دیا۔ حکیم احسن اللہ خاں اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے۔ بعد میں بہادر شاہ نے سفارش کر کے حکیم احسن اللہ خاں کی جان بچائی۔ ملاحظہ ہو: ذکاء

اللہ صفحہ ۶۶۲، صفحہ ۶۷۰، رضوی صفحہ ۸۱

آغا جان:

آغا جان کا شمار دہلی کے روسا میں ہوتا تھا۔ وہ محکمہ انجمنی میں محرر تھے اور انقلابیوں کو کھانا کھلا کر ان کی مدد و معاونت کرتے تھے۔ انگریزوں کے دہلی پر قبضے کے بعد دہلی چھوڑ کر چلے گئے۔ بعد میں جب تباہ حال ہو گئے تو حضرت شیخ نظام الدین اولیاء کی درگاہ میں آ کر پناہ لی۔ کسی مخبر نے ان کے وہاں ٹھہرنے کی اطلاع انگریزوں کو دے دی۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے کچھ دن کو توالی میں بند کر دیا گیا۔ رہا ہونے کے بعد انہوں نے دہلی کو چھوڑ کر غریب الوطنی کی زندگی گذاری۔

ملاحظہ ہو! فضل حق خیر آبادی صفحہ ۱۶۶، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۷۷،

صفحہ ۱۷۸، غداروں کے خطوط صفحہ ۱۵۸۔

امانی بیگم:

امانی بیگم بہادر شاہ اول کی بہو اور مرزا بلاتی کی اہلیہ تھیں۔ ملاحظہ

ہو! سین صفحہ ۸۵

اعظم خاں، محمد

محمد اعظم خاں حصار کے ناظم تھے۔ ملاحظہ ہو! غداروں کے خطوط

صفحہ ۱۵۴

احمد خاں (رسالدار)

احمد خاں برٹش فوج میں رسالدار تھا۔ برطانوی فوج کے علی پور پہنچنے سے چار دن قبل اس نے دہلی آ کر بہادر شاہ سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے انقلابی فوجیوں میں شامل ہونے کی درخواست کی۔ بہادر شاہ نے اس کی درخواست قبول کر کے اس کی آؤ بھگت کی لیکن احمد خاں اپنی اس پیشکش میں مخلص نہیں تھا بلکہ اس نے برٹش فوجوں کو ان کے جاسوس لطافت علی سے یہ اطلاع بھیجی کہ وہ پہلے ہندوستانی فوجوں کے ساتھ مل جائے گا لیکن موقع ملتے ہی وہ ان کا ساتھ چھوڑ کر انگریزی فوجوں سے آ ملے گا۔ ملاحظہ ہو: نگم صفحہ ۷۵

الہی بخش، مرزا:

مرزا الہی بخش بہادر شاہ کے سدھی تھے۔ ان کی بیٹی حاتمہ زمانی بیگم کی شادی مرزا فخر و سے ہوئی تھی۔ بہادر شاہ کے قریبی عزیز ہونے کی وجہ سے شاہی محل میں بہت دخیل ہو گئے تھے اور شاہ دہلی کا اعتماد بھی انہیں حاصل تھا۔ اس اعتماد کا الہی بخش نے غلط فائدہ اٹھایا اور مخبری کے مقصد سے آنے والے انگریزوں کے ایجنٹوں کو قلعہ اور انقلابیوں کی نقل و حرکت کی رتی رتی

کی خبریں دے کر ملک کے غداروں کی صف میں اپنا نام درج کرا لیا۔ انھوں نے جہنما کی کشتیوں کا پل بھی تباہ کروا دیا تاکہ انقلابیوں کو مشرق سے کمک اور امداد نہ مل سکے۔ شکست دہلی کے بعد بہادر شاہ اور شاہزادوں کا ہمدرد و غم گسار بن کر انہیں شیشے میں اتارا اور انہیں اس بات کے لئے تیار کیا کہ وہ اپنے آپ کو غیر مشروط طور پر انگریزوں کے حوالے کر دیں۔ اس طرح شاہ دہلی کو گرفتار کروانے میں بھی الہی بخش نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ جس کے صلے میں انگریزوں نے انہیں انعام و اکرام سے نوازا۔ ساتھ ہی ان کی جلا وطنی کا حکم بھی دیا۔ لیکن بعد میں یہ حکم واپس لے لیا گیا۔ انگریزوں نے الہی بخش کو ان کی وفاداری کے عوض املاک و جہاداد کے علاوہ ایک لاکھ روپے انعام میں دیے اور بارہ سو روپے ماہوار کی پیشین مقرر کر دی۔ جو ان کے بعد ان کے بیٹوں مرزا سلمان جاہ، ثریا جاہ اور اقبال شاہ کو تقسیم ہو کر ملتی رہی۔

باسور تھ اسمتھ جنہوں نے، لارڈ لارنس کی سوانح عمری لکھی ہے۔ الہی بخش کو ”دہلی کے غدار“ کا نام دیا۔ ننگ ملک اور ننگ خاندان الہی بخش کی وفات ۲۱ مارچ ۱۸۷۸ء کو ہوئی۔ ملاحظہ ہو: سرتاس مٹکاف کی ڈائری، صفحہ ۹۹، خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۷، صفحہ ۱۷۸، صفحہ ۱۷۹، غالب اور انقلاب سن ستاون صفحہ ۳۰، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۷۸، غالب کا روزنامہ صفحہ ۵۴،

ذکاء اللہ صفحہ ۶۴۷ تا صفحہ ۶۵۰، غداروں کے خطوط صفحہ ۸، صفحہ ۱۷، صفحہ ۱۸، صفحہ ۴۳، صفحہ ۴۴، صفحہ ۶۶، صفحہ ۱۳۹، رضوی صفحہ ۳۲۸، صفحہ ۳۲۹، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۸۳، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۲۴، صفحہ ۱۲۵، صفحہ ۱۲۴ تا صفحہ ۱۲۴۔
نگم صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۹، صفحہ ۱۶۴

احسن اللہ خاں:

حکیم احسن اللہ خاں کا شمار دہلی کے رؤسا میں ہوتا تھا۔ وہ شاہی طبیب اور بہادر شاہ ظفر کے مشیر خاص تھے۔ وہ نہ صرف اعلیٰ پائے کے طبیب بلکہ صاحب دماغ بھی تھے۔ انھوں نے ”مرآة الشباة“ نام کی ایک بہترین کتاب لکھی تھی۔ جس میں فرمانروایان ہند کے حالات قلم بند کئے تھے۔ انھوں نے اپنی دانائی اور عقل مندی کا سکہ بہادر شاہ پر جما کر انہیں اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ جبکہ عوام کی رائے ان کے متعلق کچھ اچھی نہیں تھی۔ انقلابیوں کا میگزین چوڑی والوں کے محلے میں شمرو بیگم کی حویلی میں تھا، جہاں روزانہ سات سو من بارود تیار کیا جاتا تھا۔ ۸ اگست ۱۸۵۷ء کو یہ میگزین اڑ گیا۔ جس میں پانچ سو بیس بارود بنانے والے ہلاک ہو گئے۔ انقلابیوں کو شبہ ہوا کہ اس حادثے میں حکیم احسن اللہ خاں کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ انھوں نے ان کے گھر دھاوا بول کر ان کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اسی

طرح کئی مواقع ایسے آئے جب انقلابیوں نے شک کی بناء پر انہیں اپنے عتاب کا نشانہ بنانا چاہا لیکن بہادر شاہ نے اپنے اس مقرب خاص کی غدارانہ ذہنیت کو نہ سمجھتے ہوئے ہر مرتبہ مداخلت کر کے ان کی جان بچائی۔

ملاحظہ ہو! سین صفحہ ۷۱، صفحہ ۹۴، غدر کی صبح و شام، صفحہ ۷، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۶۲، صفحہ ۱۷۶، ۱۷۵، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۳۲، صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ایوب قادری صفحہ ۳۱۵-۳۱۴، ظہیر دہلوی صفحہ ۹۸، ۱۳۳-۱۳۴، محاصرہ دہلی کے خطوط صفحہ ۸-۷، صفحہ ۲۲-۲۱، غالب کا روزنامہ صفحہ ۶۵-۶۴، غالب کا روزنامہ صفحہ ۶۵-۶۴، غالب اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۱۰۹ تا صفحہ ۱۱۱، غداروں کے خطوط صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳، رضوی صفحہ ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۹، صفحہ ۳۵۴، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۷۵، ۸۲، ۸۳، رئیس احمد جعفری ۱۲۵۳ تا

۱۲۵۸

بلد یونگھ:

بلد یونگھ جنناپل کے داروغہ تھے۔ علی پور کے تھانہ دار پھمن سنگھ کے بھائی تھے۔ جو انگریزوں کے ساتھ تھے۔ وہ شہر میں کوڑیاپل میں رہتے تھے اور خفیہ طور پر انگریزوں سے ساز باز رکھتے تھے۔ مخبری کے شبہ میں گرفتار ہوئے۔ پہلی دفعہ چھوڑ دیے گئے لیکن دوسری مرتبہ اس جرم کی پاداش میں

انہیں گولی مار دی گئی اور ان کی لاش کو کو توالی پر لٹکا دیا گیا۔ ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۲۶۵، ۲۶۶، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۲، نگم صفحہ ۷۴
بلد یونگھ:

عبد اللطیف نے ۲۵ اگست اور جیون لال نے ۲۷ اگست کی روداد میں ان کا ذکر کیا ہے۔ عبد اللطیف کے مطابق انھوں نے شاہ دہلی کو درخواست بھیج کر پیش کش کی تھی کہ وہ عملہ کی تنخواہ، تمام لشکر کا رسد، تمام شاہی متعلقین کے وظیفے اپنے ذمہ کر لیں گے۔ بشرطیکہ محال دہلی کو ٹھیکے کے طور پر انہیں دے دیا جائے۔ لیکن ان کی درخواست منظور نہیں ہوئی۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۶۵۔

باقر مولوی محمد:

مولوی محمد باقر دہلی کالج کے پرنسپل مسٹر ٹیلر کے گہرے دوست تھے۔ جب مجاہدین شہر میں داخل ہوئے تو مولوی محمد باقر نے ٹیلر کو اپنے گھر میں پناہ دی۔ پانچویں روز جب مجاہدین نے ان کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان کی اور ان کے اہل خانہ کی زندگی غیر محفوظ ہو گئی تو انھوں نے ٹیلر کو ہندوستانی لباس پہنا کر مکان کے پچھلے حصے سے نکال دیا۔ کچھ دور جانے پر ٹیلر پہچان لئے گئے اور مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ ٹیلر نے چلتے

وقت مولوی محمد باقر کو کاغذات کا ایک بٹل دے کر کہا تھا کہ اگر انگریز دہلی پر قابض ہو جائیں تو جو پہلا انگریز ملے یہ بٹل اس کے حوالے کر دینا۔ بٹل کی پشت پر ٹیلر نے لاطینی میں یہ لکھ دیا تھا کہ آغا محمد باقر نے ان کی زندگی کی حفاظت نہیں کی۔ دہلی پر قبضے کے بعد کاغذات کے بٹل کو مولوی محمد باقر نے ایک کرنل کے حوالے کیا تو یہی بٹل ان کی موت کا پروانہ بن گیا۔ انگریز حاکم نے غضبناک ہو کر مولوی محمد باقر کو گرفتار کر لیا۔ ساتھ ہی ساتھ ان کی پوری املاک ضبط کر لی گئی۔ بعد میں مولوی محمد باقر کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔

ملاحظہ ہو! جانبا زمرزا: صفحہ ۲۸۳، ۲۸۵، عتیق صدیقی صفحہ ۱۹-۱۸، نگم

صفحہ ۵۵

بخٹاور شاہ:

بخٹاور شاہ شاہی خاندان کے فرد تھے۔ بہادر شاہ نے انہیں کمانڈر کا عہدہ دیا تھا۔ دہلی پر قبضے کے بعد انگریزوں نے انہیں گرفتار کر لیا۔ فوجی کمیشن کے سامنے پیش کئے گئے۔ مقدمہ چلا اور بہ جرم بغاوت گوروں نے جتنا کی ریت میں لے جا کر باڑھ مار دی۔ ملاحظہ ہو: ایوب قادری صفحہ ۳۳۸، غداروں کے خطوط صفحہ ۷۵، رضوی صفحہ ۳۳۱، بشیر الدین (حصہ اول)

۷۴۶، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۲۶، ۱۰۸۵

بڈھن صاحب:

بڈھن صاحب اس مجلس کے رکن تھے جس کا قیام شہریوں سے چندہ وصول کرنے کی غرض سے ہوا تھا۔ ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۵۳، ۱۵۵

بسنت علی خاں:

بسنت علی خاں بہادر شاہ کے مقرب ملازم تھے۔ ان کا شمار شاہ دہلی کے خاص مصاحبوں میں ہوتا تھا۔ ملاحظہ ہو: بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۷، صفحہ ۳۱ بریکانیر کے راجہ:

راجہ بریکانیر انگریزوں کے وفادار تھے۔ بہادر شاہ نے شقہ بھیج کر ان سے انگریزوں کے خلاف جنگ میں شامل ہونے کی اپیل کی تھی لیکن انھوں نے بہادر شاہ کی امداد و اعانت نہیں کی بلکہ تین ہزار راجپوت انگریزی کیمپ میں بھیج کر انگریزوں کی امداد کی۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۳۱۵، صفحہ ۳۱۶، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۵۳

بنی سنگھ، (راجہ الور)

الور کے راجہ بنی سنگھ تھے۔ یہ انگریزوں کے وفادار تھے جبکہ ان کی عوام بغاوت پر آمادہ تھی خصوصاً وہاں میو قبیلے کے لوگ کھل کر انگریزوں کے خلاف جنگ میں شریک تھے۔ راجہ الور نے انگریزوں کی اپیل پر بغاوت دبانے کے لئے اپنی فوج منظم کر کے ٹھا کر چیماجی اور خواص میدجی کی رہنمائی میں آگرے کی طرف روانہ کی تھی۔ جنہیں راستے میں ہی نیچ اور نصیر آباد سے آتی ہوئی انقلابی فوجوں نے اچیرا کے مقام پر شکست دی تھی اور ان کے تمام ساز و سامان کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ الور کی فوج کا سالار ٹھا کر چیماجی انقلابیوں کے ساتھ شریک ہو کر دہلی چلا گیا اور خواص میدجی کو جان سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶

بھر پور سنگھ (راجہ نابھ):

راجہ نابھ (بھر پور سنگھ) نے ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی مدد ہر ممکن طریقے سے کی۔ ان کو فوجی امداد بہم پہنچائی، ان کی مالی معاونت کی، اور یہ کوشش کی کہ انقلابیوں کے پیغامبران تک نہ پہنچ سکیں۔ بلکہ ان کی فوجوں نے انقلابیوں کا قتل عام بھی کیا۔ ان کی خدمات اور وفاداریوں کو سراہتے ہوئے سرجان لارنس (چیف کمشنر پنجاب) نے کہا تھا کہ انہیں انعام و اکرام

سے نوازا جانا چاہئے کیونکہ اگر یہ وفاداری نہ کرتے تو ہم کہاں کے رہتے اور راجا نابھ انعام و اکرام سے نوازے بھی گئے۔ انہیں ریاست جھجر کے ضبط شدہ علاقے بادل اور کامٹی عطا کئے گئے جن کا مالیہ ایک لاکھ روپے سے زیادہ تھا۔

ملاحظہ ہو: محاصرہ دہلی کے خطوط صفحہ ۳۳، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۳۰

رضوی صفحہ ۲۷۱

بدرالدین خاں:

بدرالدین خاں شہر دہلی کے مشہور مہر کن تھے۔ سرکاری مہریں تیار کرنے کا کام ان کے سپرد تھا۔ وہ اپنے فن میں یدِ طولی رکھتے تھے۔ جس وجہ سے سرسید نے ان کا ذکر مشاہیر عہد میں کیا۔ بہادر شاہ نے ایک حکم نامے کے ذریعہ بخت خاں کے لئے انہیں ایک ایسی مہر تیار کرنے کی ہدایت کی تھی جس کی ”تیاری میں حسن و خوبی کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا جائے“۔ یہ حکم نامہ بہادر شاہ کے مقدمے میں پیش کیا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۲

بھولانا تھ:

راجہ بھولانا تھ کا شمار کاشی کے روسا میں ہوتا تھا۔ راجہ دیا تھ کے مٹے تھے۔ اکثر دربار میں حاضر رہتے تھے۔ عبداللطیف نے ۲۴ جولائی اور

۸ جون ۱۸۵۷ء کو دربار میں ان کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔ کئی موقعوں پر انہیں بہادر شاہ نے خلعت عطا کیا تھا۔ شہر کے دیگر رؤسا کی طرح انہوں نے بھی شاہی وظیفہ خواروں کی تنخواہیں تقسیم کرنے کا وعدہ کیا۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۳۲، صفحہ ۱۵۱، صفحہ ۱۸۴، رضوی صفحہ ۳۴۰۔

بہادر جنگ خاں:

بہادر جنگ خاں بہادر گڑھ میں دادری کے حاکم تھے۔ جنگ آزادی میں حصہ لیا اور یہ اعلان کیا کہ ان کا تمام علاقہ بخت خاں کے ساتھ ہے۔ ہنگامہ ختم ہونے کے بعد ۲ نومبر ۱۸۵۷ء کو انہیں دہلی لایا گیا اور دیگر قائدین کی طرح قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا۔ ۱۳ جون کو حاکم شہر نے ایک ہزار کی پیشین مقرر کر کے لاہور میں سکونت پذیر ہونے کا حکم دیا۔ ان کی املاک اور ریاست ضبط کر لی گئی۔ بعد میں بہادر گڑھ ضلع رہتک میں شامل کر دیا گیا اور دادری کو انگریزوں نے وفاداری کے انعام کے طور پر راجہ جیند کو تحفے میں دے دیا۔

ملاحظہ ہو خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۴، غالب کاروز نامچہ صفحہ ۳۶، ۶۹، ۷۱، غالب اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۱۳۲، صفحہ ۱۴۰، ایوب قادری صفحہ ۳۵۳، رضوی صفحہ ۲۹۷، ۳۴۰، ۳۶۸، ماہنامہ ”اُردو دُنیا“ (نئی دہلی)، فروری

۲۰۰۲ء، صفحہ ۳۶، ماہنامہ ”اُردو دُنیا“ (نئی دہلی) مارچ ۲۰۰۲ء، صفحہ ۴۰، نگم صفحہ ۱۶۹۔

بیجا بائی:

بیجا بائی دولت راؤ سندھیا (راجہ گوالیار) کی بیوہ تھیں۔ ۱۹ مئی ۱۸۵۷ء کو انہوں نے دہلی کی ایک سوار بھیج کر وہاں کی صورتحال کے متعلق دریافت کیا۔ شاہ دہلی نے مراسلہ شاہی گوالیار بھیج کر دہلی کے حالات سے آگاہ کر کے انہیں اپنی فوج کے ساتھ دہلی آ کر وفاداری دکھانے کی دعوت دی۔ ۱۳ جولائی ۱۸۵۷ء کو کلونا می مخبر کے بیان کے مطابق ”بیجا بائی نے دوسرے باغیوں کے ساتھ مل کر آگرہ جیل پر حملہ کر کے قیدیوں کو رہا کر لیا ہے اور انگریزی فوج کو اپنے محاصرے میں لے لیا ہے اور باغی دہلی کی طرف روانہ ہونے والے ہیں۔“ بیجا بائی ۱۸۳۸ء سے ہی انگریزوں کے خلاف ماحول بنا رہی تھیں۔ ان کے متعلق کرنیل ڈورینڈ نے اپنی رپورٹ میں لکھ کر تصدیق کی تھی کہ وہ عملی طور پر انگریزی حکومت کے خلاف سرگرم تھیں۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۴، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۳۷، غداروں کے خطوط

صفحہ ۹۸، بشیر الدین (حصہ دوم) صفحہ ۴۹۲، رضوی ۱۹۴

بخت خاں:

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی جبری اور جانناز شخصیتوں میں بخت خاں کا نام منارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ پہلے برٹش فوج میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی نوکری کو خیر باد کہہ کر بریلی آئے اور خان بہادر کے مشورے سے جنگ آزادی میں شریک ہو گئے۔ بخت خاں کے بریلی سے دہلی آنے کے متعلق مختلف بیان ملتے ہیں۔ میلیسن کے بیان کے مطابق وہ یکم جولائی کو دہلی آئے۔ ظہیر دہلوی نے ان کی آمد ۲ جولائی کو بتائی جبکہ عبداللطیف نے ۲۶ مئی کو ہی دربار میں ان کی موجودگی کا ذکر کیا۔ بخت خاں اپنے ہمراہ چودہ ہزار کاشکر، چند توپیں، سواروں کی دو تین رجنیں اور چار لاکھ روپے لائے تھے۔ بہادر شاہ نے بخت خاں اور ان کے ساتھ آئی فوج کا خیر مقدم کیا اور انہیں اپنی سپاہ کا کمانڈر انچیف مقرر کیا اور انہیں ”بخت بلند خاں“ کے خطاب سے نواز کر ان کی قدر شناسی کی اور ان کی صلاحیتوں کو پہچان کر دہلی کے محاذ کو سنبھالنے کے لئے کل اختیارات انہیں دے دیے۔ انہوں نے انگریزوں سے ملی ہوئی فوجی تربیت کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور انہیں شکست دینے کے لئے ان کے مواصلات اور رسد رسانی کے سلسلے کو منقطع کر دیا۔ برطانوی اقتدار اور استبداد کا مقابلہ انہوں نے بڑی جوانمردی سے

کیا۔ علماء سے جہاد کا فتویٰ مرتب کرایا جو ”اخبار الظفر“ اور صادق الاخبار“ میں شائع ہوا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں میں انگریزوں کے خلاف زبردست جوش پیدا ہو گیا اور بقول چارلس بال ”ان کی سرکردگی میں ہندوستانیوں نے بڑے استقلال کے ساتھ ایک ایک انچ کے لئے جنگ کر کے ہر مقام پر قبضہ کیا“۔ دہلی پر انگریزوں کے قبضے کے بعد بخت خاں نے اپنے ۵۰۰۰ ساتھیوں کے ساتھ بہادر شاہ کو اپنی خدمات پیش کیں اور ان سے اودھ چلنے کی درخواست کی تاکہ اپنی قوت کو مجتمع کر کے دہلی پر پھر سے قبضہ کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن ہڈن نے الہی بخش کو شاہ دہلی کو بخت خاں کے ساتھ نہ جانے کے لئے تیار کرنے کی خدمت پر مامور کیا تھا اور اس نے بہادر شاہ کو شیشے میں اتار لیا۔ بہادر شاہ کے ساتھ جانے سے منع کرنے پر بخت خاں مایوس ہو کر اپنے قابل اعتماد ساتھیوں کے ساتھ دہلی سے نکل گئے اور آگرہ ہوتے ہوئے اودھ گئے اس کے بعد ان کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ ایک اطلاع کے مطابق ۱۳ مئی ۱۸۵۹ء کو میدان جنگ میں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

الفاظ میں کی:

”اگر دہلی کی ساری جنگ کا ”تاج“ بہادر شاہ ظفر تھا اور ہاتھ

پاؤں ہندو، مسلمان تھے تو اس جنگ کا دماغ بخت خاں تھا۔

ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۸، ۱۰۹، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۴، سین صفحہ ۸۳-۸۴، غدر کی صبح و شام صفحہ ۶، ظہیر دہلوی صفحہ ۱۳۵، ۱۴۰، ۱۴۱، سن ستاون صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ذکاء اللہ صفحہ ۵۹۴، صفحہ ۶۳۷ تا صفحہ ۶۸۶، ۶۵۰، خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۱۸۱، ۱۸۲، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۹۱، ۲۰، ۲۱، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۳۱۴، ۳۱۵، پی سی جوشی صفحہ ۱۰۰-۹۹، عتیق صدیقی صفحہ ۴۱۴، رضوی صفحہ ۱۸، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۳۲۶ تا ۳۲۹، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۸، ۳۵، ۸۳ تا ۸۵۳، جاناب مرزا صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۹، ایوب قادری صفحہ ۲۰۲، اسباب بغاوت ہند صفحہ ۱۰۷، نگم صفحہ ۹۱، ۹۲، ۱۳۰، ۱۳۱، فکر و نظر ”تحریک آزادی نمبر“ (علی گڑھ) اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۵ء، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ذکاء اللہ صفحہ ۵۹۴، ۶۳۷ تا ۶۸۶، خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۱۸۱، ۱۸۲، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۹۱، ۲۰، ۲۱، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۳۱۴، ۳۱۵، پی سی جوشی صفحہ ۱۰۰-۹۹، عتیق صدیقی صفحہ ۴۱۴، رضوی صفحہ ۱۸، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۳۲۶ تا ۳۲۹، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۸، ۳۵، ۸۳ تا ۸۵۳، جاناب مرزا صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۹، ایوب قادری صفحہ ۲۰۲، اسباب

بغاوت ہند صفحہ ۱۰۷، نگم صفحہ ۹۱، ۹۲، ۱۳۰، ۱۳۱، فکر و نظر ”تحریک آزادی نمبر“ (علی گڑھ) اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۵ء، صفحہ ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲۔

بہادر شاہ ظفر:

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بہادر شاہ کی شخصیت ایک مرکزی حیثیت رکھتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ میرٹھ اور دیگر جس جگہ پر بھی انقلابیوں نے علم بغاوت بلند کیا۔ انھوں نے بہادر شاہ کو اپنا رہنما مان کر دہلی کا رخ کیا اور دہلی انقلابی قوتوں کا مرکز بن گئی۔ یہ صحیح ہے کہ بہادر شاہ نے جنگ آزادی میں شرکت کچھ پس و پیش کے بعد کی بلکہ اپنے فرائض کو سمجھ کر اسے نبھانے کی کوشش کی۔ بہادر شاہ کو وراثت میں جو بادشاہت ملی تھی وہ برائے نام تھی۔ شاہی خزانہ خالی تھا، فوج کے اخراجات کے لئے روپے پیسے کی قلت تھی۔ چنانچہ انھوں نے انقلابیوں پر یہ واضح کر دیا کہ ان کے پاس مال و اسباب نہیں ہے کہ وہ ان کی مدد کر سکیں۔ لیکن اس مقصد کے لئے اگر ان کی جان کام آئے تو دریغ نہیں کریں گے۔ انقلابیوں نے انہیں اپنا رہنما بنانے کی گزارش کی جسے انھوں نے قبول کیا۔ بہادر شاہ جانتے تھے کہ کوئی بھی جنگ روپے پیسے کے بغیر نہیں لڑی جاسکتی۔ اس لئے انھوں نے دولت مند امراء سے قرضے لئے اور اس کے لئے تاکید کی گئی کہ قرضے کی وصولیابی کے لئے

ان سے سختی نہ کی جائے اور انہیں یقین دلایا جائے کہ یہ رقم انگریزوں سے جنگ کے اخراجات پر صرف ہوگی اور جیسے ہی مالکذاری وصول ہو جائے گی۔ ان کے قرضے کی رقم کی ادائیگی کر دی جائے گی۔ بہادر شاہ کی شخصیت کا تابناک پہلو یہ ہے کہ انہوں نے اپنی ضعیفی اور بیماری کے باوجود رعایا کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر انہیں پورا کرنے کی سعی کی۔ انہوں نے والیان ریاست کو شقے بھیج کر انگریزوں کے خلاف جنگ میں شرکت کرنے کی دعوت دی اور یہ وضاحت بھی کی کہ اگر تمام راجے دشمن کو ملک سے باہر کرنے کے لئے اپنی تلوار نیام سے نکال لیں تو وہ شاہی اختیارات اور طاقت سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہیں۔

بہادر شاہ نے انگریزوں کے خلاف متحدہ محاذ بنانے کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں کو عوامی سطح پر یکجا کرنے کی سعی پیہم بھی کی۔ انہوں نے ہندوؤں کے جذبات کا برابر خیال رکھا۔ بہادر شاہ نے گائے کے ذبیحہ پر پابندی عائد کر دی اور اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سزائے موت کا اعلان کر کے اپنی وسیع المشرقی کا ثبوت دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بہادر شاہ کا نام ایک قومی نشان کی علامت بن گیا اور تمام انگریز دشمن قوتیں بلا تفریق مذہب و ملت بہادر شاہ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئیں اور انہوں نے

مغل تاج کے تئیں اپنی گہری وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے کندھے سے کندھا ملا کر ہر ہر محاذ پر انگریزوں سے جنگ کی۔ ان کو ناکوں چنے چبوائے لیکن افسوس کہ بہادر شاہ کے ارد گرد کچھ ایسی شخصیتیں بھی موجود تھیں جو ان کے ارادوں کو متزلزل کرنے کے لئے برابر کوشاں تھیں اور جو آخر وقت اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئیں۔ ۱۴ ستمبر کو دہلی کے ایک بڑے ہتھیے پر انگریز قابض ہو گئے اور ۲۰ ستمبر کو دہلی پر انگریزوں کا مکمل قبضہ ہو گیا۔ ۱۹ ستمبر کو بخت خان نے بہادر شاہ سے کہا کہ ابھی بھی ان کے ساتھ وفادار فوج کی ایک بڑی تعداد ہے۔ وہ ان کے ساتھ اودھ چلیں اور اپنی قوت کو مجتمع کر کے انگریزوں کو شکست دیں لیکن رجب علی، مرزا الہی بخش اور زینت محل کی کوششیں رنگ لائیں۔ بہادر شاہ کے قدم متزلزل ہو گئے اور انہوں نے بخت خاں کے ساتھ جانے سے انکار کر کے ۲۱ ستمبر کو ہڈن کے سامنے خود سپردگی کر دی۔ انگریزوں نے انہیں مجرم قرار دے کر ان کے جرائم کی تحقیقات کے لئے سر جان لارنس کے حکم سے ۲۵ جنوری ۱۸۵۸ء کو ایک کمیشن مقرر کر دیا جس کا اجلاس ۹ مارچ ۱۸۵۸ء تک چلا۔ ۲ اپریل ۱۸۵۸ء کو فیصلہ ہوا اور تاریخ کی اس عظیم المرتبت شخصیت کو ۹ نومبر ۱۸۵۸ء کو جلا وطن کر کے رنگون بھیج دیا گیا، جہاں نہایت کمپرسی کے عالم میں ۱۸۶۲ء میں ان کی وفات

سے برسرِ جنگ رہے۔ بعد ازاں دیوپامیو کے ساتھ مل کر میوات کے پہاڑ اور جنگلوں میں انگریزوں سے مقابلہ کر کے انہیں ہراساں کرتے رہے۔ کیتھ یگ نے اپنے خطوط کے مجموعے میں تلارام کے خط کا بھی ذکر کیا ہے جو انھوں نے پیش بندی کے طور پر لکھا۔ لیکن انگریز اور ان کے حواری اتنے بیوقوف نہیں تھے جو یہ بات نہیں سمجھ سکتے کہ یہ لوگ انگریزوں کے زبردست مخالف ہیں۔ راؤ تلارام آخر تک انگریزوں سے نبرد آزما رہے بعد میں افغانستان چلے گئے۔ ۶ اکتوبر ۱۸۵۷ء کو ان کے قلعہ کو انگریزوں نے تباہ و برباد کر دیا۔

ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۷، غالب کاروزنامہ صفحہ ۶۸، غالب اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۱۲۸، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۵۷، سین صفحہ ۹۱، رضوی صفحہ ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۷۰، ماہنامہ ”اُردو دنیا“ (دہلی) فروری۔ صفحہ ۲۰۰، ۳۲۔

جیا جی راؤ سندھیا:

جیا جی راؤ سندھیا گوالیار کے راجہ تھے۔ حالانکہ ان کی فوج بغاوت پر آمادہ ہو گئی تھی لیکن وہ خود انگریزوں کے پتے خیر خواہ اور وفادار تھے۔ ۱۸۵۷ء میں دیگر مقامات کی طرح باغیوں نے گوالیار پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ جیا جی راؤ گوالیار چھوڑ کر آگرہ بھاگ گئے اور انگریزوں کی ایک بڑی فوج

کی مدد سے گوالیار پر دوبارہ قابض ہوئے۔ ۲۲ جون کو ۲۱ توپوں کی سلامی سے گوالیار اور قلعہ گوالیار کی فتح کا جشن منایا گیا۔

ملاحظہ ہو: غالب کاروزنامہ صفحہ ۷۱، ماہنامہ اُردو دنیا (نئی دہلی) مارچ ۲۰۰۲، صفحہ ۴۰، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۵۳۔

جواں بخت:

جواں بخت بہادر شاہ اور زینت محل کے لاڈلے بیٹے تھے۔ ۲۶ مئی ۱۸۵۷ء کو بہادر شاہ ظفر نے انہیں وزیر اعظم مقرر کیا۔ زینت محل انہیں ولی عہد بنانے کی خواہش مند تھیں اور انھوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار اس وقت بھی کیا جب ہڈن بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کرنے کے لئے ہمایوں کے مقبرے میں پہنچا۔ جواں بخت نے تحریک میں کوئی خاص حصہ نہیں لیا۔ انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر اور زینت محل کے ساتھ انہیں بھی رنگون بھیج دیا۔ غربت و بے بسی کے عالم میں ۱۸۸۴ء میں مولین (برما) میں ان کی وفات ہو گئی۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۵، غداروں کے خطوط صفحہ ۷۵، بہادر شاہ ظفر صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۳۴، عتیق صدیقی صفحہ ۳۹۷

جیوتی پرشاد:

لالہ جیوتی پرشاد شہر کے سب سے بڑے تاجر اور انگریزوں کے حامی و مددگار تھے۔ انہوں نے انگریزوں کے لئے ضروری وسائل جٹا کر ان کی ہر ممکن مدد و معاونت کی۔

ملاحظہ ہو: اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۳۵۱۔

جو دھپور کے راجہ:

بہادر شاہ ظفر نے شقہ لکھ کر راجہ جو دھپور سے انگریزوں کے خلاف جنگ میں شریک ہونے کی درخواست کی تھی۔ گو کہ راجہ کی فوج خود باغی ہو گئی تھی لیکن راجہ جو دھپور نے بہادر شاہ کے شقے کا کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ وہ انگریزوں کے پکے دوست اور خیر خواہ تھے۔

ملاحظہ ہو: بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۵۳، نگم صفحہ ۱۱۳

جواہر سنگھ:

جواہر سنگھ کا شمار ان افراد کی فہرست میں ہوتا ہے جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی مدد ہر ممکن طریقے سے کی۔ انہیں باغیوں کی نقل و حرکت کی اطلاع خبریں بھیج کر پہنچائی۔ وہ سکھوں کے پہلے رسالہ رسالدار

اور پرانی دیسی افسر تھے۔ ۱۸۱۸ لڑائیوں میں انگریزوں کے ساتھ شریک رہے۔ ان کی خدمات کے صلے میں انگریزوں نے انہیں ۱۲۰۰۰ روپے کی سالانہ جاگیر تحفے میں دی۔ آرڈر آف برٹش انڈیا کا تمغہ دیا اور آئریری مجسٹریٹ کے عہدے پر سرفراز کیا۔

ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۰، ۳۸، ۹۰، ۹۱، ۱۰۷، ۱۱۸، رئیس

احمد جعفری صفحہ ۱۲۶۵

جان لارنس:

سرجان لارنس پنجاب کے کمشنر تھے۔ ملاحظہ ہو: سین صفحہ ۷۷

جگل کشور:

جگل کشور سوداگر تھے اور ان کا شمار شہر کے امراء میں ہوتا تھا۔ ملاحظہ

ہو سین صفحہ ۸۵

جٹا مل:

جٹا مل مہاجن تھے اور ان کا شمار بھی شہر کے رؤسا میں ہوتا تھا۔

ملاحظہ ہو مکاف: صفحہ ۱۷۲

جوالاتھ:

منشی جوالاتھ مرزا مغل کے منشی تھے۔ ملاحظہ ہو: غداروں کے

خطوط صفحہ ۱۶۷، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۳

جہانگیر چند:

جہانگیر چند سوداگر تھے۔ انقلابیوں نے ان سے بھی روپیہ وصول

کرنے کی کوشش کی۔ ملاحظہ ہو: سین صفحہ ۹۷، مشکاف صفحہ ۲۱۱۔

جلال الدین، مولوی:

مولوی جلال الدین نے علی گڑھ میں انقلابیوں کی قیادت کی اور

انگریزوں کے خلاف محاذ آرائی میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے۔

ملاحظہ ہو: مشکاف صفحہ ۲۱۷

جیننگ:

جیننگ پادری تھے۔ ۱۱ اگست کو جس دن ۱۸۵۷ء کو بغاوت کا آغاز

ہوا۔ مارے گئے۔ ملاحظہ ہو! اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۶۲۔

جیننگ (مس):

مادری جیننگ کی صاحبزادی تھیں۔ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء کے ہنگامے

میں ماری گئیں۔ ملاحظہ ہو: اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۶۲۔

چمن لال:

چمن لال نے ۱۸۵۲ء میں عیسائی مذہب اختیار کیا تھا۔ پٹیشے سے

ڈاکٹر تھے۔ جس دن بغاوت کا آغاز ہوا یہ اپنی ڈپنٹری کے سامنے کھڑے

تھے۔ باغیوں نے انہیں قتل کر دیا۔ شہر میں پہلا خون ڈاکٹر چمن لال کا ہی ہوا

تھا۔

ملاحظہ:- عتیق صدیقی صفحہ ۳۹۸، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۶۲

چھٹن لال (منشی):

منشی چھٹن لال اکثر دربار میں حاضر رہتے تھے۔ عبد اللطیف نے

۲۸ جون اور ۲۳ جولائی کو دربار میں ان کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔

انقلابیوں کو شبہ تھا کہ یہ انگریزوں کے لئے مخبری کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کی

گرفتاری کے لئے ان کے گھر بھی گئے لیکن ان کے متعلقین نے دربار میں

حاضر ہو کر اس بات کی تردید کی کہ یہ محض اتہام ہے کہ وہ انگریزوں کو خبریں

پہنچاتے ہیں۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۳۲، صفحہ ۱۵۱، مشکاف صفحہ ۱۹۲

حامد علی خاں، میر:

میر حامد علی خاں نائب شاہ اودھ میر فضل علی خاں کے بھتیجے اور داماد تھے۔ دہلی کے معزز اور امیر افراد میں شمار ہوتا تھا۔ اس کمیٹی کے رکن تھے جو شہر کے امراء سے چندے کی وصولیابی کے لئے بنائی گئی تھی۔ انقلابیوں کو شبہ تھا کہ انگریزوں کے لئے جاسوسی کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ اس شک میں گرفتار کئے گئے کہ انھوں نے اپنے گھر میں انگریزوں کو پناہ دی ہے چنانچہ گھر کی خانہ تلاشی بھی لی گئی۔ جب گھر سے کوئی انگریز نہیں ملا تب چھوڑے گئے۔ اسی طرح کئی دفعہ انگریزوں سے ساز باز کے شبہ میں انہیں انقلابیوں نے اپنے قہر و غضب کا نشانہ بنانا چاہا۔ ان کے حامیوں نے بہادر شاہ سے سفارش کی تو بہادر شاہ نے ان کی حفاظت کرنے کا حکم دیا۔ دہلی پر قبضے کے بعد انگریزوں نے انہیں بھی گرفتار کیا۔ چودہ مہینے گرفتار رہنے کے بعد اور جائداد حکومت نے ضبط کر لی لہذا کرائے کے مکان میں نہایت کمپرسی کی زندگی گذاری۔ بقول غالب:

”یہاں کا حال یہ ہے کہ مسلمان امیروں میں سے تین آدمی

نواب حسن علی خاں، نواب حامد علی خاں، حکیم احسن اللہ خاں سوان کا یہ حال ہے کہ روٹی ہے تو کپڑا نہیں۔ سوائے ساہوکاروں کے

کوئی امیر نہیں۔“

ملاحظہ ہو: غالب اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۲۸۲، ۲۹۹، ۳۰۰،
غداروں کے خطوط صفحہ ۸۸، نگم ۸۲، ظہیر دہلوی ۱۵۶، ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۲، ۶۶۳،
خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۷۰، غالب کا روزنامہ صفحہ ۲۱۔

حسین مرزا، ناظر:

ان کا اصلی نام ذوالفقار الدین حیدر تھا۔ حسین مرزا لقب تھا۔ اور اسی نام سے مشہور تھے۔ یہ لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے غالب کی نظم و نثر کے قلمی نسخے کو محفوظ کر رکھا تھا، جو ۱۸۵۷ء کے ہنگامے میں ان کے کتب خانے کے برباد ہونے کی وجہ تلف ہو گیا۔ قلعہ شاہی میں نظارت کے عہدے پر فائز تھے۔ ۱۸۵۷ء میں ان کے دو بیٹوں طالع یار خاں اور اصغر یار خاں کو پھانسی دے دی گئی۔ یہ غم ان کے لئے روح فرسا ثابت ہوا اور ساز و سامان سے مزین گھر چھوڑ کر غریب الوطنی کی زندگی گزاری۔

ملاحظہ: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۹۰، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۰۸،

ماہنامہ اُردو دنیا (نئی دہلی)، فروری ۲۰۰۲، صفحہ ۳۶

حسن علی میر:

میر حسن علی مہاراجہ پٹیلہ کے وکیل تھے۔ انقلابیوں کے شبہ تھا کہ یہ

دہلی کی خبریں انگریزوں تک پہنچاتے ہیں چنانچہ انقلابیوں نے انہیں گرفتار کر کے شاہ دہلی کے سامنے پیش کیا تھا۔ ملاحظہ ہو: مظاف صفحہ ۱۱۰۔

حسن علی خاں، نواب:

نواب حسن علی خاں دو جانہ کے نواب تھے۔ بہادر شاہ کے دربار میں اکثر حاضر رہتے تھے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے کے دوران دہلی میں تھے۔ انقلابیوں کی کوئی خاص مدد نہیں کی پھر بھی آفتوں سے بچ نہیں سکے۔ بلند شہر سے گرفتار ہوئے۔ سزا تو نہیں ہوئی لیکن نواب شان و شوکت کا خاتمہ ہو گیا۔ غالب نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ

”حسن علی خاں، بہت بڑے باپ کا بیٹا سو روپے کا پنشن دار

سو روپے مہینے کا روزینہ دار بن کر نامراد ہو گیا۔“

ملاحظہ ہو: غالب کا روزنامہ صفحہ ۱۲، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۸، غالب

اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۳۰۵، رضوی صفحہ ۳۶۸۔

حیدر شکوہ، مرزا:

مرزا حیدر شکوہ سلیمان شکوہ کے پوتے اور مرزا خان بخش کے بیٹے تھے۔ رشتے میں بہادر شاہ کے بھتیجے تھے۔ ۱۸۵۷ء سے قبل لکھنؤ آ کر حسن عسکری کے توسط سے بہادر شاہ سے مل کر شاہ ایران کو خط لکھوایا۔ جو ابی سینہ

کے ایک شخص شیدی قنبر کے ذریعے ایران بھیجا گیا۔ غدر کے دوران کارنگی نے حراست میں لے لیا۔ ۲۰ جولائی ۱۸۵۷ء کے واقعات کے تحت جیون لال نے لکھا کہ انہیں پھانسی دے دی گئی۔

ملاحظہ ہو: مظاف صفحہ ۱۵۹، ۵۸، ایوب قادری صفحہ ۲۱۷، بہادر شاہ

ظفر صفحہ ۱۰۷، رضوی صفحہ ۳۲۳، صفحہ ۳۶۱

حیدر حسین خاں:

حیدر حسین خاں توپ خانہ کے داروغہ تھے۔ انہوں نے جنگ آزادی میں عملی طور پر شرکت بھی کی۔ ۱۸ جولائی کو سامان جنگ کی کمی کی ان کی شکایت کرنے پر قائم بازار کے باشندوں نے انگریزی طرز کے آلات جنگ تیار کئے تھے۔

ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۳۳۱، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۸

مولوی حسن، عسکری:

مولوی حسن عسکری بہادر شاہ کے مرشد، مشیر اور صلاح کار تھے۔ دہلی دروازے کے قریب قیام گاہ تھی۔ بہادر شاہ کے دربار میں آنا جانا تھا۔ ان پر بہادر شاہ کو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شرکت کے لئے آمادہ کرنے کا الزام تھا اور یہ بھی الزام تھا کہ انہوں نے شاہ ایران سے رابطہ قائم کر کے

شاہ دہلی کا خط بھجوانے میں معاونت کی تھی۔ ۱۸۵۷ء کے بعد فرار ہو گئے، پہلے خواجہ نظام الدین اولیاء کی درگاہ گئے۔ وہاں سے اپنے نانیہال گنگوہ چلے گئے۔ وہیں درگاہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے گرفتار کئے گئے۔ مقدمہ چلا اور انگریزوں کے خلاف بغاوت کا جرم عائد کر کے انہیں پھانسی دے دی گئی۔

ملاحظہ ہو: بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۵، ۲۷، ۲۸، ایوب قادری ۵۷۲،

رضوی ۳۳۳، صفحہ ۳۶۱، جانباز مرزا صفحہ ۳۰۲۔

حضرت محل، بیگم:

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اپنی جان کی بازی لگا کر ملک کو غیر ملکی شکنجے سے نجات دلانے کی سعی پیہم کرنے والی خواتین میں بیگم حضرت محل کا نام ایک روشن ستارے کی مانند درخشاں ہے۔ بیگم حضرت محل نے انگریزوں سے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ انہوں نے اپنے بیٹے برجیس قدر کو عمان حکومت سونپ کر اس کے پردے میں خود اور سلطنت انجام دئے اور اودھ میں انگریزوں کے خلاف تحریک کی تنظیم کی۔ جیون لال نے اپنے روزنامے میں انہیں ”معشوق بیگم“ لکھا ہے جو ان کی ہر دلعزیزی کا ثبوت ہے۔ اودھ کی شکست کے بعد وہ بوندی پہنچیں اور اپنی فوجی قوت کو مجتمع کر کے ایک بار پھر انگریزوں کے خلاف نبرد آزما ہوئیں لیکن وہاں بھی انگریزوں کی طاقت کے

آگے ٹک نہ پائیں۔ انگریزوں نے جب یہ پیش کش کی کہ وہ ان کی مدافعت کریں اور انقلابیوں کو شکست دینے میں ان کی معاون و مددگار ہوں تو وہ ان کے عزت و احترام کے رتبے کو برقرار رکھیں گے اور ان کے شوہر کے بھتے کے علاوہ الگ سے ان کے لئے پنشن مقرر کر دیں گے تو اس خوددار اور جبری خاتون نے ان کی پیش کش کو ٹھکرا دیا اور کہا کہ وہ انگریزوں کی غلامی کے بدلے میں موت کو ترجیح دینا پسند کریں گی۔ آخر میں انہوں نے اپنے بیٹے برجیس قدر اور اپنے حامیوں کے ساتھ نیپال میں سکونت اختیار کر لی جہاں اپریل ۱۸۷۹ء میں ان کا انتقال ہو گیا اور وہیں سپرد خاک کی گئیں۔

ملک و قوم سے محبت اور ہمدردی کا جذبہ ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا، اس کی عکاسی ان کے اس اعلان سے ہوتی ہے جسے انہوں نے ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کے جواب میں رعایا اودھ کے نام اردو زبان میں شائع کیا تھا، ان کی جرأت، ہمت اور بہادری کو انگریزوں نے بھی تحسین و آفریں کے کلمات سے نوازا۔ رسل نے تو یہ تک کہا کہ وہ ”بہت جبری اور باعزت“ مرد تھیں۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۳۰، ایوب قادری صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، رضوی صفحہ ۳۲۶، انوارہ سوستاؤں صفحہ ۳۱۲، ۳۲۲، ۳۲۳، جانباز مرزا صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵

خضر سلطان، مرزا:

مرزا خضر سلطان بہادر شاہ کے بیٹے تھے، ۲۶ مئی ۱۸۵۷ء کو بہادر شاہ نے کمانڈر آف مارپت نمبر ۵۴، رجمنٹ بنایا۔ شعر و سخن سے بھی شغف رکھتے تھے۔ غالب کے شاگرد تھے اور تخلص خضر تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شریک ہونے کے جرم میں ہڈن نے گولی مار کر شہید کیا۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۹، ایوب قادری صفحہ ۴۲۲، غداروں کے خطوط صفحہ ۷۵، رضوی صفحہ ۲۶۲، عتیق صدیقی صفحہ ۳۹۷، ۳۹۸

خدا بخش، مرزا:

مرزا خدا بخش نائب کوٹوال تھے۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ

۱۸۸

خواجہ بخش:

خواجہ بخش خواجہ سر اور بہادر شاہ کے قاصد تھے۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد

نظامی صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹

خان بہادر خاں، نواب:

نواب خان بہادر خاں نواب ذوالفقار خاں کے بیٹے اور حافظ

رحمت خاں کے پوتے تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں انھوں نے اہل روہیلکھنڈ کی قیادت کی اور اپنی جرات مندانہ کارروائیوں سے انگریز حاکموں کی نیندیں حرام کر دیں۔ ان کی رہنمائی میں اس علاقے نے سب سے زیادہ عرصے تک علم آزادی کو سر بلند رکھا۔ شاہ دہلی نے خان بہادر خاں کو اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ انہیں ہندوؤں اور مسلمانوں کا یکساں تعاون حاصل تھا جو انگریزوں کی نظر میں بری طرح کھٹک رہا تھا۔ اس اتحاد کے رشتے کو پارہ پارہ کرنے کی انھوں نے زبردست کوششیں کیں۔ گورنر جنرل نے کیپٹن گون (Captain Gowan) کو فرقہ وارانہ فساد کرانے کے لئے پچاس ہزار (50,000) روپے خرچ کرنے کا اختیار دیا لیکن گون نے اعتراف کیا کہ وہ اپنی کوشش میں ناکامیاب رہا۔ جب تحریک کے بڑے مراکز دہلی، لکھنؤ اور کانپور انقلابیوں کے قبضے سے نکل گئے تو سرکردہ انقلابی رہنما مثلاً نانا صاحب، شہزادہ فیروز شاہ نواب فرخ آباد، ولی داد خاں، حیدر علی خاں اور نواب جھجر وغیرہ انگریزوں سے مورچہ لینے کے مقصد سے بریلی میں اکٹھا ہوئے تھے۔ حالانکہ خان بہادر خاں کی رہنمائی میں بریلی کے انقلابی انگریزوں کی انتہائی جواں مردی سے نبرد آزما ہوئے لیکن ۷ مئی ۱۸۵۸ء کو ان کو شکست ہو گئی اور انگریز بریلی پر قابض ہو گئے۔ خان بہادر

خاں بریلی سے فرار ہو گئے۔ دسمبر ۱۸۵۹ء میں انہیں نیپال کے رانا جنگ بہادر نے بنول کے قریب گرفتار کر لیا۔ پہلے لکھنؤ پھر بریلی لائے گئے۔ بریلی میں اسپیشل کمیشن نے مقدمہ چلا کر ان کے لئے موت کی سزا تجویز کی۔ ۲۳ مارچ ۱۸۶۰ء کو سرزمین ہند کے اس جانباز مجاہد نے پھانسی کے پھندے کو گلے لگا کر وطن مالوف کی محبت میں اپنی جان کا نذرانہ دے دیا۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۸، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۳۱۴، ۳۱۵، ذکاء اللہ خاں صفحہ ۸۲، علمائے ہند کا شاندار ماضی (جلد چہارم) صفحہ ۳۲۸، فریڈم اسٹریگل (جلد پنجم) صفحہ ۳۳۲، ۳۸۴، ۴۶۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۵، ۶۱۳، ۶۱۴، امپیریل گزیٹیئر (جلد ہفتم) صفحہ ۱۳، تارا چند (جلد دوم) صفحہ ۹۵۔

دہلی سنگھ راجہ:

راجہ دہلی سنگھ کا شمار امراء میں ہوتا تھا۔ بہادر شاہ کے درباری تھے۔ ۱۸۵۷ء کے دوران فوج اور روپے کی فراہمی کی ذمہ داری جن افراد پر ڈالی گئی اس کے رکن یہ بھی تھے۔ انہیں پھانسی دے دی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۹۰، دہلی کا آخری سانس صفحہ ۱۳، ۱۴، عتیق صدیقی صفحہ ۳۱۰، نغم صفحہ ۸۲، ۱۶۹، رضوی ۳۰۲۔

دلدار علی خاں:

پکتان دلدار علی خاں اس انتظامیہ کونسل کے رکن تھے، جس کی تشکیل بہادر شاہ کی مدد و معاونت کی غرض سے کی گئی تھی۔ ۱۸۵۷ء کے بعد انہیں پھانسی دے دی گئی۔

ملاحظہ ہو: فصل حق خیر آبادی صفحہ ۱۶۶، جانباز مرزا صفحہ ۳۰۳، نغم صفحہ ۶۳۔

دیوانی مل:

دیوانی مل محکمہ رسد کے افسر اعلیٰ تھے۔ ان کا تقرر راجستھان کے صوبہ داروں کی درخواست پر بہادر شاہ نے اس مقصد سے کیا تھا کہ یہ روزانہ رسد فراہم کر کے راجستھان تک پہنچانے کا بندوبست کریں۔

ملاحظہ ہو: بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۲۳، پی۔ سی۔ جوشی صفحہ ۵۵۔

داؤد الدین خاں:

حافظ داؤد خاں قلعہ میں معلم تھے۔ امیرانہ طرز زندگی گزارتے تھے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد ان کی بھی شان و شوکت کا خاتمہ ہوا۔ گرفتار کر کے کوتوالی میں بند کئے گئے۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ایک

ہزار کی ضمانت دے کر رہائی پائی۔ کمال الدین کا بیان ہے کہ مارے گئے۔
ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۹، قیصر التواریخ (جلد دوم)، صفحہ ۴۶۲،
ایوب قادری صفحہ ۳۵۶

دوست محمد خاں:

دوست محمد خاں امیر کابل تھے۔ انقلابیوں نے ان سے رابطہ قائم
کر کے مدد کی درخواست کی تھی لیکن چونکہ سرکار کی طرف سے ۱۲ لاکھ روپے
سالانہ انہیں ملتا تھا، اس لئے انہوں نے انگریزوں سے دوستی نبھائی اور
انقلابیوں کی کوئی معاونت نہیں کی۔ ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۵۳۹، رضوی ۳۱۹
ڈگلس:

ڈگلس محل کے محافظ دستے کے کمانڈنٹ یا قلعہ دار تھے۔ ۱۱ مئی
۱۸۵۷ء کو انقلابیوں کے غصے کا نشانہ بنے اور اپنے مکان پر جو کہ قلعہ کے
دروازے کی اوپری منزل پر تھا، ہلاک کر دیے گئے۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد
نظامی صفحہ ۱۹۰، ۲۵۳، ۲۵۷

رجب علی:

رجب علی بہادر کی مشاورتی کونسل کے رکن اور بارود خانے کے

داروغہ تھے۔ وہ پہلے لاہور میں ہنری لارنس کے میرمنشی رہ چکے تھے۔
۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ان کا کردار سب سے زیادہ داغدار نظر آتا
ہے۔ انہوں نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے انگریزوں کے لئے جاسوسی کی۔
بقول ذکاء اللہ ”رجب علی انگلش کمپ میں دہلی کی مخبری کے دفتر کے سر دفتر
تھے“ ان کی خدمات انگریزوں کے لئے کتنی سود مند ثابت ہوئیں اس کے
ثبوت کے لئے Cave Brown کے یہ الفاظ کافی ہیں۔

”انہوں نے یہ خدمت ایسی وفاداری اور جوش و خروش سے
انجام دی کہ اس کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔ وہ دہلی کے عین وسط میں
رہتے ہوئے شہر میں موجود باغیوں کے متعلق ہر وہ اطلاع جس کا
جاننا ہمارے لئے ضروری تھا کاغذ کی پرچیوں پر لکھ کر، چپاتیوں کے
پروں میں، جوتوں کے تلوں میں، پگڑیوں کی تہوں میں، سکھوں
کے بالوں کے جوڑوں میں چھپا چھپا کر ہم تک بھیجتے رہے۔ اس
طرح باغیوں کے مورچوں اور منصوبوں کی اطلاع ہمارے
کمانڈروں تک ہر وقت پہنچاتے رہے“

بہادر شاہ کو گرفتار کرانے میں رجب علی کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ دہلی کی
شکست کے بعد رجب علی نے مرزا الہی بخش سے درخواست کی کہ وہ

انقلابیوں کے چلے جانے کے بعد شاہِ دہلی کو چوبیس گھنٹے تک ہمایوں لہ مقبرے میں روک لیں۔ اس کے بعد کام وہ انجام دے لیں گے اور تاریخ گواہ ہے کہ انھوں نے یہ کام نہایت چالاکی اور عیاری سے انجام دیا اور انگریزوں کے اس مشکل کام کو آسان بنا دیا چنانچہ دہلی پر قبضے کے بعد انگریزوں نے ان پر نوازشوں اور عنایتوں کی بارش کر دی اور ملک و قوم سے غداری کرنے کے عوض میں ۲۶۹۶ روپے سالانہ کی جاگیر دی۔ ۱۰۰۰۰ روپے بطور انعام دیے اور ساتھ ہی اپنے راز کی خبروں کے قابل اعتبار امین کی خدمات کا اعتراف ”ارسطو جا“ کے خطاب سے نواز کر کیا۔

ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۲۷ تا ۶۵۰، غداروں کے خطوط صفحہ ۸، ۱۰، ۶۶، ۶۷، رضوی صفحہ ۲۹۲، ۲۹۹، ۳۰۴، ۳۱۳، ۳۲۸، ۳۳۱، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰۔

راجہ رام سنگھ:

راجہ رام سنگھ والی جے پور تھے۔ یہ انگریزوں کے حمایتی تھے۔ ان کی فوج بھی بغاوت پر آمادہ ہو گئی تھی۔ لیکن انھوں نے اپنی حکمت عملی سے اسے دبا دیا۔ بہادر شاہ نے شقہ بھیج کر معہ اپنی فوج کے دربار میں آنے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن چونکہ وہ بہادر شاہ کے حامی نہیں تھے اس لئے انھوں نے شاہ

دہلی کے شقے کا جواب نہیں دیا۔ ملاحظہ ہو: بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۲۶، ۲۵۳، غداروں کے خطوط صفحہ ۱۵۱

رحمت اللہ خاں، حافظ:

حافظ رحمت اللہ خاں نواب خان، بہادر خاں کے، جنھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں انگریز حاکموں کی نیندیں حرام کر دی تھیں، کے دادا تھے۔ نواب شجاع الدولہ اور وارن ہسٹنگز کی متحدہ فوجوں سے جنگ کے دوران شاہ جہاں پور کے میران کٹرہ میں ان کی شہادت ہوئی۔ ملاحظہ ہو: قائدین تحریک آزادی صفحہ ۱۲، ۱۳

رنبیر سنگھ، مہاراجہ:

مہاراجہ رنبیر سنگھ والی کشمیر تھے۔ یہ انگریزوں کے حامی و مددگار تھے۔ انھوں نے ۱۸۵۷ء میں دہلی فوج بھیج کر انگریزوں کی معاونت کی تھی جس کا گورنر جنرل اور ان کی کونسل نے شکر یہ بھی ادا کیا تھا۔ ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۵۹۔

رائے رام سرن داس:

رائے رام سرن داس سابق ڈپٹی کلکٹر انگریزی تھے۔ انگریزوں

سے ساز باز کے شبہ میں ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۵، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۲۶

رام جی داس گڑ والا:

رام جی داس گڑ والا کا شمار شہر دہلی کے بڑے ساہوکاروں میں ہوتا تھا۔ انھوں نے کئی مرتبہ فوج کی تنخواہ کی ادائیگی کے لئے بڑی بڑی رقمیں دی تھیں اور ساتھ ہی بہت بڑی مقدار میں گےہوں بھی دیا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد انھوں نے دہلی چھوڑ کر غریب الوطنی کی زندگی گزاری۔

ملاحظہ ہو: فضل حق خیر آبادی صفحہ ۱۶۶، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۳۴،

غداروں کے خطوط صفحہ ۱۱۸، نگم صفحہ ۸۲

رام سہائے مل:

رام سہائے مل کو بہادر شاہ نے دیوانی مل کے ساتھ پانچ سو روپے روزانہ کی رسد مہیا کر کے راجستھان میں پہنچانے کی ذمہ داری دی تھی۔ ملاحظہ

ہو: بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۲۳

زینت محل:

زینت محل بہادر شاہ ظفر کی چہیتی بیگم تھیں۔ یہ شاہ دہلی کے دربار

کے ایک خاص رکن نواب احمد قلی خاں کی بیٹی تھیں۔ وہ اپنے بیٹے جواں بخت کو بہادر شاہ کا جانشین بنانے کی خواہش مند تھیں انقلابیوں کو شبہ تھا کہ زینت محل انگریزوں سے ساز باز رکھتی ہیں۔ انھوں نے انقلابیوں کی کوئی حمایت نہیں کی تھی۔ بہادر شاہ کے ساتھ جلاوطن کر کے زینت محل کو بھی رنگون بھیج دیا گیا اور ان کے مکان کو جو کہ لال کنواں کے قریب تھا، ریاست پٹیالہ کو دے دیا گیا۔ رنگون میں ۱۷ جولائی ۱۸۸۶ء کو ان کی وفات ہو گئی۔ ملاحظہ ہو: سین صفحہ ۹۵، ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۴، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۶۹، ۱۹۳، بہادر شاہ کا مقدمہ ۲۷، ۲۸، ایوب قادری صفحہ ۲۳۰، ۲۳۲، رضوی صفحہ ۲۵۱، ۲۷۵، ۲۹۹، ۳۱۰، ۳۳۵، ۳۳۷، اٹھارہ سو ستاون ۸۳، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۳۴، ۲۳۷ تا ۲۴۱، نگم صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۶

زور آور سنگھ:

زور آور سنگھ بہت بڑے ساہوکار تھے اور ان کا شمار دہلی کے رؤسا میں ہوتا تھا۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۵، ۱۳۴

سائمن فریزر:

سائمن فریزر دہلی کے کمشنر تھے۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۲۵۴، اٹھارہ

سوستاون صفحہ ۶۲

سدھاری سنگھ:

سدھاری سنگھ نیچ بریڈ کے افسر تھے۔ ان کی کمان میں نیچ کی

فوجیں ۱۸ جون ۱۸۵۷ء کو دہلی پہنچیں۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۲۸۱

سالک رام:

سالک رام اس کمپنی کے رکن تھے جس کا کام شہر کے امراء سے

قرض وصول کرنا اور سپاہیوں کے لئے غلہ فراہم کرنا تھا۔ شاہ دہلی کی ان پر

خاص نظر تھی۔ انہیں پھانسی دی گئی۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۳۴، ۱۹۳،

نگم صفحہ ۸۲، ۱۶۹

سلطان سنگھ، منشی:

منشی سلطان سنگھ اکثر بہادر شاہ کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ ان

پر بھی انقلابیوں کو انگریزوں سے ساز باز کا شبہ تھا۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی

صفحہ ۱۳۴، ۱۹۳

سورپ سنگھ:

سورپ سنگھ والی جیند تھے۔ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کو ہر ممکن امداد

پہنچائی۔ انہوں نے غیر ملکی آقاؤں کی مدد نہ صرف اپنی فوج بھیج کر کی بلکہ خود

بھی وہ اس جنگ میں شریک ہوئے اور اپنی ”بہادری“ کا سکہ ایسا جمایا کہ

کمانڈر انچیف نے انقلابیوں سے چھینی ہوئی توپوں میں سے ایک توپ انہیں

عنایت کی اور گورنر جنرل نے ۵ نومبر ۱۸۵۷ء کے اعلان میں ان کی تعریف

و توصیف کی۔ دہلی فتح ہونے کے بعد انگریزوں نے مشکل گھڑی میں ان کا

ساتھ دینے کے عوض دیگر انعامات کے علاوہ پرگنہ دادری کا چھ سو مربع میل کا

علاقہ تحفظاً دیا۔ دہلی میں ۶۰۰۰ روپے کی مالیت کا ایک مکان دیا اور یہ اختیار

بھی دیا کہ چونکہ خود ان کی صلیبی اولاد نہیں ہے اس لئے وہ کسی موتی کر سکتے

ہیں۔ ملاحظہ ہو: رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۳۰، ۱۳۰، ۱۳۰، ۱۳۰، ۱۳۰، ۱۳۰، جلد

ہفتم صفحہ ۲۳۲، رضوی صفحہ ۲۷۲۔

سرفراز علی، مولوی:

مولوی سرفراز علی گورکھپور کے رہنے والے تھے۔ انہیں ”امیر

المجاہدین“ کہا جاتا تھا۔ سرفراز علی نے اپنی تقریروں سے ہندوستانی عوام

بالخصوص افواج میں انگریزوں کے خلاف زبردست نفرت کے جذبات بیدار

کئے۔ شاہجہاں پور کے مسلمان سپاہیوں نے ان کا وعظ خاص چھاؤنی میں

کرایا جس سے وہاں کی فوج میں بے پناہ جوش و خروش پیدا ہو گیا۔

خاں کے بیٹے اور نواب امین الدین خاں کے بھائی تھے۔ یہ دہلی میں رہتے تھے اور اکثر دربار میں حاضر رہتے تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں کچھ خاص حصہ نہیں لیا۔ دہلی پر انگریزوں کے قبضے کے بعد لوہارو جاتے ہوئے راستے میں لوٹ لئے گئے۔ دو جانہ سے گرفتار ہوئے اور دہلی لا کر لال قلعہ میں قید کر دیے گئے۔ دو جانہ سے گرفتار ہوئے اور دہلی لا کر لال قلعہ میں قید کر دیے گئے۔ خاصی مدت حراست میں گزارنے کے بعد سر جان لارنس کی کوششوں سے رہا ہوئے اور ان کی ریاست بحال کر دی گئی۔

ملاحظہ ہو: اردو دنیا (نئی دہلی)، فروری ۲۰۰۲ء، ۳۵، ۳۶، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۸۰، غالب اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۳۰۲، سر طاس مشکاف کی ڈائری صفحہ ۱۳۸، ایوب قادری صفحہ ۳۵۳، اپریل گزیٹیئر جلد ہشتم ۲۸۷

طالع یار خاں:

طالع یار خاں انقلابی فوج کے ایک افسر تھے۔ ان کے دو بیٹوں کو پھانسی دی گئی تھی۔

ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۲۸۸، غداروں کے خطوط ۱۵۲، غالب کا

روز نامہ صفحہ ۲۴

عبداللہ مرزا:

مرزا عبداللہ بہادر شاہ کے پوتے اور مرزا شاہ رخ کے بیٹے تھے۔ انہیں بہادر شاہ نے کمانڈنٹ رجمنٹ ۲۰ (بیلی) کا عہدہ دیا۔ شکست دہلی کے بعد ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لینے کے جرم میں ہڈن نے انہیں قتل کر دیا اور دیگر شاہزادوں کے سروں کے ساتھ خوان میں رکھ کر بہادر شاہ کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ یہ ہے آپ کی وہ نذر جو بند ہو گئی تھی۔ جس کا جواب دیتے ہوئے بہادر شاہ نے کہا تھا کہ

”الحمد للہ! تیمور کی اولاد اسی طرح سرخرو ہو کر باپ کے سامنے

آیا کرتی ہے“

بعد میں ان کی لاش کو دوسرے شہزادوں کی لاشوں کی طرح کوتوالی پر

اور سر کو خونی دروازے پر لٹکا دیا گیا اور پھر دریا میں پھینک دیا گیا۔

ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۲۶۲، ۳۳۱، ۳۳۲، غداروں کے خطوط صفحہ

۷۵، عتیق صدیقی ۳۹۷، ۳۹۸، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۹۶، ایوب قادری صفحہ

۳۲۲۔

عبدالحق خاں:

عبدالحق خاں، مولوی فضل حق کے بیٹے اور گوڑگانوہ کے تحصیلدار

تھے۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۳۳۱، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۹۶، غداروں کے خطوط صفحہ ۱۱۱۔

عبدالحق خاں، حکیم:

حکیم عبدالحق محمد حسن بخش کے بیٹے تھے۔ راجہ ناہر سنگھ والی بلب گڑھ نے انہیں دیوانی کا عہدہ دیا تھا۔ بہادر شاہ کے دربار میں اکثر حاضر رہتے تھے۔ میوٹی ریکارڈ کے مطابق ان کی کمان میں کئی سواروں کا دستہ تھا۔ یہ اس کمیٹی کے بھی رکن تھے جو شہر کے امراء سے قرضے کی وصولیابی کے لئے بنائی گئی تھی۔ جنگ آزادی میں مردانہ وار حصہ لینے کے جرم میں انگریزوں نے انہیں پھانسی دی تھی۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷، ایوب قادری صفحہ ۳۵۷، رضوی صفحہ ۳۳۰، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۰۸۳، محمد احمد صدیقی صفحہ ۲۷، نگم صفحہ ۸۲

علاء الدین، خواجہ:

خواجہ علاء الدین مشرقی علوم کے ماہر ہونے کے علاوہ انگریزی زبان پر بھی عبور رکھتے تھے۔ شعر و سخن کا بھی شوق تھا۔ غالب کے شاگرد تھے، ان کا تخلص علانی تھا۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۹۸۔

عباس مرزا:

عباس مرزا کو برجیس قدر کی تخت نشینی کے بعد حکومت اودھ نے اپنا وکیل مقرر کیا تھا اور انہیں اپنا سفیر بنا کر دہلی بھیجا تھا۔ یہ برجیس قدر کی عرضی اور تحفے تحائف لے کر شاہ دہلی کے پاس پہنچے تھے۔ جس وقت یہ دہلی پہنچے تھے اس وقت وہاں کے حالات انتہائی خراب ہو چکے تھے اور انقلابیوں کی شکست کا دور شروع ہو چکا تھا۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۲۲۳، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۶۸، ۱۶۹، ایوب قادری صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸

عبدالرحمن خاں، نواب:

نواب عبدالرحمن خاں، والی جھجر تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا۔ اس جرم میں انہیں ان کی شکار گاہ چھو چھک داس سے گرفتار کر کے دہلی لا کر دیوان عام میں قید کر دیا گیا۔ مقدمہ چلا کر انہیں پھانسی دے دی گئی۔ ان کی جاگیر ضبط کر لی گئی اور جھجر ضلع رپٹک میں شامل کر دیا گیا۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۹۷، غالب کا روزنامہ صفحہ ۳۶، ۶۸، غالب اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۱۳۲، ایوب قادری صفحہ ۳۵۰، رضوی صفحہ ۳۳۰، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۰۸۱، عتیق صدیقی صفحہ ۴۰۵، اردو دنیا (نئی

دہلی) فروری ۲۰۰۲ء، صفحہ ۳۶

عظیم، محمد (شہزادہ):

محمد عظیم سرسہ میں کسٹم انچارج تھے۔ دولت انگلشیہ سے بغاوت کر کے کسٹم کاروپہ اور فوج لے کر دہلی آئے۔ بہادر شاہ نے خاطر تواضع کی اور انہیں سرسہ، ہانسی اور حصار کا انتظام سپرد کیا۔ ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۷، خلیق احمد نظامی ۱۵۸، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۳۶، ۲۳۸، غداروں کے خطوط صفحہ ۱۰۷، ۱۲۳، ۱۵۳، ۱۵۹، ۱۶۲۔

غوث محمد خاں:

غوث محمد خاں بیچ کے انقلابی فوج کے ایک بہادر افسر تھے۔ یہ جنگی مشاورتی کونسل کے رکن بھی تھے۔ ان کے دونوں ہاتھ لڑائی میں توپ کے گولے سے اڑ گئے تھے۔ ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۱۵، ۱۶۹، رضوی صفحہ ۲۸۸، ظہیر دہلوی صفحہ ۱۳۳، ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۶، سین صفحہ ۱۰۱، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۳۵

غلام نبی خاں:

غلام نبی خاں کا شمار نواب جھجر کے خاص ملازمین میں ہوتا تھا۔

انہیں بہادر شاہ کے دربار میں نواب عبدالرحمن خاں نے اپنا وکیل مقرر کیا تھا۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۲۹، ۱۵۶، ۱۹۹، رضوی صفحہ ۳۶۵، عتیق صدیقی ۲۲۰۔

فیض اللہ، قاضی:

۱۸۵۷ء سے قبل قاضی فیض اللہ تقریباً اٹھارہ سال تک صدر الصدور کی کچھری میں سررشتہ دار رہے۔ اس کے بعد سوداگری شروع کی۔ ۱۸۵۷ء میں معین الدین حسن خاں کے بعد ۲۶ مئی کو دہلی کے کوتوال مقرر ہوئے اور اس عہدے کی ذمہ داری انھوں نے بخیر و خوبی نبھائی جس کے صلے میں بہادر شاہ نے انہیں انعام سے نوازا۔ انھوں نے انگریزوں کے خلاف فتویٰ جہاد پر دستخط کئے تھے۔ انگریزی اقتدار دوبارہ قائم ہونے کے بعد فیض اللہ قاضی کو پھانسی دے دی گئی۔

ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۲۸۷، ۳۳۱، عتیق صدیقی صفحہ ۲۰۷، خلیق احمد

نظامی صفحہ ۱۲۳، ۱۲۵، ۲۰۱، فصل حق خیر آبادی صفحہ ۱۵۶، ۱۶۶، ایوب قادری

صفحہ ۳۵۷، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۱۲۹، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۰۸۵، محمد احمد

صدیقی صفحہ ۲۷۔

فضل حسین خاں:

فضل حسین خاں تحصیلدار تھے۔ انہیں پھانسی دی گئی۔ ملاحظہ ہو:

ایوب قادری صفحہ ۳۵۷، خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۰۰

فتح علی، میر:

میر فتح علی داروغہ تھے۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۲۵۴، غداروں کے

خطوط صفحہ ۱۵۴، ۱۵۵۔

فضل حق، مولوی:

مولوی فضل حق کا شمار قائدین تحریک آزادی میں ہوتا ہے۔

۱۸۵۷ء کا ہنگامہ شروع ہوا تو مولوی فضل حق الور میں تھے۔ وہ الور سے

ملازمت ترک کر کے دہلی آئے اور لوگوں کو اپنی پُر جوش تقاریر سے جنگ

آزادی میں سائل ہونے کی ترغیب دلانے لگے۔ انھوں نے اس فتویٰ جہاد

پر دستخط کئے تھے جسے علماء نے مرتب کرا کے دلی سے شائع کیا تھا۔ مولوی

فضل حق کے مراسم شاہ دہلی سے بڑے گہرے تھے۔ دربار شاہی میں اکثر

موجود رہتے تھے اور قلعہ کی مجلس مشاورت میں شریک ہوتے تھے۔ دہلی پر

انگریزوں کے تسلط کے بعد انھوں نے لکھنؤ جا کر اپنی سرگرمیاں جاری

رکھیں۔ وہاں بھی جب انقلابیوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا تو آپ روپوش

ہو گئے۔ ملکہ وکٹوریہ کے عفو عام کا اعلان ہوا تو اس پر بھروسہ کر کے خیر آباد

میں اپنے گھر آ گئے جہاں سے چند دن بعد انگریزوں نے انہیں گرفتار کر لیا

اور ان کے مکان اور کتب خانے کو ضبط کر لیا۔ ان پر مقدمہ چلایا گیا اور جلا

وطن کر کے انہیں انڈمان کالاپانی بھیج دیا گیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت

کرنے کے بعد ۱۹ اگست ۱۸۶۱ء کو وہیں ان کی وفات ہو گئی۔

ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۳۰۵، قائدین تحریک آزادی صفحہ ۱۹، ۲۰، ۲۱،

۲۵، ۲۶، سن ستاون صفحہ ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۴، خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱،

غداروں کے خطوط صفحہ ۱۴۲، ۱۵۴، ۱۵۹، ۱۶۴، رئیس احمد جعفری صفحہ ۸۶۰،

۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۵، ۸۶۶

فیروز شاہ، شاہزادہ:

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جو شخصیتیں شجاعت، بہوری، ہمت

اور استقلال کا پیکر نظر آتی ہیں ان میں شاہزادہ فیروز شاہ کا نام بہت نمایاں اور

روشن ہے۔ فیروز شاہ مغل شاہنشاہ فرخ سیر کے پوتے تھے۔ مغل شاہزادوں

میں انہوں نے سب سے زیادہ جوش عمل کا مظاہرہ کیا اور ۱۸۵۷ء کی جنگ

آزادی میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیا۔ ملک کے مختلف حصوں میں جا جا کر

انقلابیوں کی رہنمائی کی اور ان کے اندر انگریزوں کے خلاف نفرت کی ایک لہر پیدا کر دی۔ فروری ۱۸۵۸ء میں انھوں نے ایک اعلان شائع کر کے اہل ہند سے انگریزوں کے خلاف جنگ میں شریک ہونے کی پرزور درخواست کی۔ اس میں انھوں نے کہا

”۔۔۔ اے ہندوستان کے لوگو! ان فرنگیوں کو دیکھو، وکس قدر تمہارے دشمن ہیں۔ اب اٹھو اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے کمر کسو۔ اپنے عزم کو پختہ کر لو۔ خدا کی امداد اور بھروسے پر فتح پاؤ گے۔۔۔ مجھے فتح کا یقین ہے۔ میں تمہیں بار بار پکارتا ہوں۔ آؤ خدا کے لئے آؤ میرے ساتھ شریک ہو جاؤ۔“

یہ اعلان بہادری پریس بریلی سے شائع ہوا اور پورے روہیلکھنڈ میں تقسیم ہوا۔ فیروز شاہ دو سال تک مسلسل انگریزوں کے خلاف نبرد آزما رہے۔ انگریزوں کے تسلط کے بعد کسی طرح جان بچا کر بھاگ نکلے۔ کچھ سال ہندوستان کے جنگلوں میں در بدر پھرتے رہے۔ کبھی قندھار تو کبھی بخارا، کبھی تہران تو کبھی قسطنطنیہ کے علاقوں میں پناہ لی۔ جون ۱۸۷۵ء میں وہ مکہ پہنچے اور ۱۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کو وطن کے اس عاشق اور شیدائی نے وطن سے سیکڑوں میل دور موت کی آغوش میں پناہ لے لی۔ ان کی جوانمردی اور

بہادری کو اینگلو انڈین اخبارات نے بھی سراہا۔

سریندر ناتھ سین نے اس عاشق وطن کی توصیف کرتے ہوئے لکھا ”اگر رابرٹ بروس محبت وطن تھا تو فیروز شاہ یقیناً اس سے بڑا محبت وطن تھا۔ ایک نوجوان جس کا کوئی ساتھی نہیں تھا اور نہ ہی جس کے پاس مانی وسائل تھے، اس نے اپنی فوج بنائی اور ساری رکاوٹوں کے باوجود دو سال تک مسلسل جنگ کرتا رہا۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس کے اپنے ملک والے اب بہت کم اس کا نام لیتے ہیں۔“

ملاحظہ ہو: انقلاب ۱۸۵۷ء کی تصویر کا دوسرا رخ صفحہ ۹۳، ۹۵، خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۸، ایوب قادری صفحہ ۲۸۲ تا ۲۸۶، رضوی صفحہ ۶۰۷ تا ۶۱۰، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳، پی۔سی۔ جوشی صفحہ ۹۹، فریڈم اسٹریگل (جلد سوم) صفحہ ۶۷، تارا چند جلد (دوم) صفحہ ۹۵۔

تویاش، مرزا:

تویاش مرزا بہادر شاہ کے بیٹے تھے۔ ان کا نام مرزا تویش تھا جو بگڑ کر مرزا تویش ہو گیا تھا۔ ملاحظہ ہو: بہادر شاہ ظفر صفحہ ۸۵، جانناز مرزا صفحہ

قادر بخش:

قادر بخش صوبے دار سفر مینا (سپر و مائز) تھے۔ بہادر شاہ ظفر اور مرزا خضر پران کو بہت اثر و رسوخ تھا۔ قادر بخش جنگی مشاورتی کونسل کے ممبر تھے اور انہیں فوج کے روانہ ہونے کے وقت مشورے کے لئے طلب کیا جاتا تھا۔ انہیں شاہ دہلی سے یہ اجازت بھی ملی تھی کہ بخت خاں کے ساتھ مل کر شہر کے متمول افراد سے فوج کے خرچ کے واسطے روپے وصول کریں۔ انہیں پھانسی دی گئی۔ ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۷، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۳۷، نگم صفحہ ۱۶۹، غداروں کے خطوط صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰

قلی خاں، نواب:

نواب قلی خاں بہادر شاہ کے مقرب ملازم تھے۔ بہادر شاہ نے انہیں اس کمیٹی کا ممبر بنایا تھا جو اس مقصد سے بنائی گئی تھی کہ فوج کے لئے جو روپیہ اکٹھا ہو۔ اسے شاہزادے خرد برد نہ کر سکیں۔ ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۳۸، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۷

قدرت اللہ خاں:

قدرت اللہ خاں رسالدار تھے۔ یہ ۲۹ اگست ۱۸۵۷ء کو ایک ہزار

سواروں اور سو لاکھ روپے کے ساتھ دہلی آئے اور بہادر شاہ کو اودھ میں برجیس قدر کی تخت نشینی کی اطلاع دی۔ ان کے آنے کی خبر ملنے پر بہادر شاہ نے نواب امین الرحمن خاں کو حکم دیا کہ وہ پانچ سو سواروں کے ساتھ جا کر ان کے شایان شان ان کا استقبال کریں۔ ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۹، صفحہ ۶۷۰، خلیق احمد نظامی صفحہ ۴۴، ۱۶۷، رضوی صفحہ ۳۴۰۔

کریم علی خاں:

کریم علی خاں کو بہادر شاہ نے برائے انتظام عدالت فوجداری و دیوانی مقرر کیا تھا۔ پہلے مفتی صدر الدین سے اس عہدے کو قبول کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ ان کے انکار کرنے پر اس عہدے پر کریم علی خاں کا تقرر ہوا۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۲۶۷، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۳۸، غداروں کے خطوط صفحہ ۱۳۶۔

کلے فورڈ، مس:

مس کلے فورڈ گڑ گاؤں کے اسٹنٹ کلکٹر کی بہن تھیں جو ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء کے دن ماری گئی۔ جس کا بدلہ کلے فورڈ نے اس طرح لیا کہ شکست دہلی کے بعد جو ہندوستانی آیا خواہ عورت ہو یا بچہ اسے مار ڈالا۔ ملاحظہ ہو: اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۶۲، صفحہ ۳۵۵۔

کالے خاں:

کالے خاں ماہر توپچی تھے۔ ۱۸۵۷ء سے قبل انگریزی فوج میں ۲۸ روپے ماہوار پر نوکری کرتے تھے۔ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی ملازمت ترک کر کے شاہ دہلی کی ملازمت اختیار کر لی اور مختلف مورچوں پر انگریزوں کے خلاف زبردست گولہ باری کی۔ ان کی بہادری کی پورے شہر میں بڑی تعریف ہوئی۔ ایک موقع ایسا بھی آیا جب انقلابیوں کو ان پر بھی شک ہوا کہ یہ انگریزوں سے ساز باز رکھتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے کالے خاں کو قید بھی کیا۔ اس موقع پر بہادر شاہ نے انقلابیوں کی بدگمانی دور کی۔

ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۲۸۲، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۳۵، صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲،

۲۰۲، ۲۰۱، رضوی صفحہ ۲۸۱، نگم صفحہ ۱۳۰۔

گوری شنکر:

گوری شنکر انگریزوں کے خاص مخبر تھے۔ وہ انقلابیوں کے مورچوں کے متعلق تفصیلات حاصل کر کے انگریزوں کو بھیجتے تھے۔ یہ تفصیلات انگریزوں کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوتی تھیں۔ ملاحظہ ہو: خدراوں کے خطوط صفحہ ۱۰، ۱۷، ۱۲۰، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۵۲، ۱۵۷،

۱۶۰ تا صفحہ ۱۶۲، ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۶، ۱۸۷،

لچھو سنگھ، (پچھمن سنگھ):

لچھو سنگھ علی پور کا تھانہ دار تھا۔ یہ انگریزوں کا معاون و مددگار تھا۔

ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۲، ۶۶۵

لکشمی نرائن (پچھمن سنگھ):

لکشمی نرائن بہادر جنگ خاں کے وکیل تھے۔ ملاحظہ ہو: رضوی

صفحہ ۳۶۸۔

لے باس، مسٹر:

مسٹر لے باس حج تھے، ملاحظہ ہو: خدرا کی صبح و شام صفحہ ۵۶۔

لکشمی چند، سیٹھ:

سیٹھ لکشمی چند مقررہ کے بڑے رئیس تھے۔ یہ بہت امیر اور متمول

تھے۔ انھوں نے انقلابیوں کو تین لاکھ روپے دئے تھے۔ اس کے علاوہ وہ

انقلابیوں کی ہر روز دعوت بھی کیا کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو: کنھیا لال صفحہ ۳۶،

خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۰۲، رضوی صفحہ ۳۷۸۔

لیاقت علی، مولوی:

مولوی لیاقت علی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے سرکردہ رہنما تھے۔

ان کا تعلق موضع مہگاؤں، پرگنہ چائل، ضلع الہ آباد سے تھا۔ انہوں نے الہ آباد میں تحریک کی قیادت کی ذمہ داری سنبھالی۔ وہ اپنے اعلیٰ کردار اور نیک نفسی کی وجہ سے عوام و خواص دونوں میں بہت مقبول تھے۔ سرکاری رپورٹوں میں انہیں زبردست اثر و اقتدار کے آدمی کا خطاب دیا گیا۔ انہوں نے ۱۸۵۷ء میں دو اعلان جہاد ایک نثر اور دوسرا نظم میں شائع کرا کے تقسیم کرایا، جس میں اہل وطن کو یہ ہدایت کی کہ وہ ظالم و جابر انگریزوں کو ملک سے نکال باہر کرنے کے لئے سینہ سپر ہو جائیں اور اس کا اثر یہ ہوا کہ الہ آباد میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ کے جھنڈے کے نیچے آگئے اور انہوں نے انگریزوں سے نہایت جو انمردی سے مقابلہ کیا۔ الہ آباد میں انگریزوں سے شکست کھانے کے بعد مولوی لیاقت علی اپنے تین ہزار ساتھیوں کے ساتھ نانا صاحب کے پاس کانپور پہنچے۔ پھر لکھنؤ جا کر احمد اللہ شاہ مدراسی سے مل گئے اور ان کے ساتھ مل کر انگریزوں سے نہایت جو انمردی سے مقابلہ کیا۔ احمد اللہ شاہ کی شہادت کے بعد وہ نیپال چلے گئے لیکن پھر واپس آ کر انگریزوں کے خلاف اپنی خفیہ سرگرمیاں جاری رکھیں۔ ۵ جولائی ۱۸۷۱ء کو انگریزوں نے انہیں گرفتار کر لیا۔ ان پر مقدمہ چلایا اور ۲۷ جولائی ۱۸۷۲ء کو انڈمان بھیج دیا جہاں ۱۸۹۲ء میں ان کی وفات ہو گئی۔

ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۵۰۵، ۵۱۹، ۵۲۲، ۶۶۳، ۶۶۵، پی۔ سی جوشی صفحہ ۱۰۳، قائدین تحریک آزادی صفحہ ۳۳، ذکاء اللہ صفحہ ۶۷۰، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۵۴، ایوب قادری صفحہ ۲۶۸، ۴۷۵، ۵۷۳، ۵۷۸، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳۔

مان سنگھ:

مان سنگھ انگریزوں کے لئے مخبری کا کام انجام دیتے تھے۔ انہوں نے انقلابیوں اور ان کے پاس موجود توپوں کی تعداد سے انگریزوں کو باخبر کرایا حتیٰ کہ انہوں نے ان کے ٹھکانوں تک کی اطلاع انگریزوں کو دے دی جس کا پتہ چلنے پر انہیں انقلابیوں کے قہر و غضب کا نشانہ بھی بنا پڑا۔ ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۰، ۲۳، ۸۷، خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۲۴

مرزا مغل:

مرزا مغل بہادر شاہ کے بیٹے تھے۔ ۱۸۵۷ء میں انہیں بہادر شاہ نے کمانڈر انچیف بنایا۔ شکست دہلی کے بعد ہڈسن نے انہیں گولی مار کر شہید کر دیا اور ان کے سر کو پشت میں رکھ کر نذر کے طور پر بہادر شاہ کو پیش کیا۔ ملاحظہ ہو: سین صفحہ ۷۴، خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۰۴، فضل حق خیر آبادی صفحہ ۱۵۷، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۰، ۱۳۵، ۲۷۹، ایوب قادری صفحہ ۴۲۲، غداروں کے

خطوط صفحہ ۷۵، رضوی صفحہ ۲۶۲، بہادر شاہ ظفر صفحہ ۱۰۳۔

محمد میر خاں، مرزا:

مرزا محمد میر خاں کو اس جرم میں کہ مرزا عبداللہ کے دربار میں حاضر ہوتے تھے، پھانسی دے دی گئی۔ ملاحظہ ہو: فضل حق خیر آبادی صفحہ ۱۶۵، رئیس احمد جعفری ۱۰۸۶

مکندل لال:

مکندل لال بہادر شاہ ظفر کے میر منشی تھے۔ یہ بہادر شاہ ظفر کے معتمد تھے اور شاہ دہلی کے راز دار تھے۔ بہادر شاہ کے مقدمے میں مکندل لال بطور گواہ پیش ہوئے تھے اور ان کی گواہی معتبر مانی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۳۳۲، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۸۰، ظہیر دہلوی صفحہ ۱۶۶۔

منالال:

منالال ڈپٹی کلکٹر تھے۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۰۴

محمود خاں، نواب:

نواب محمود خاں والی نجیب آباد تھے۔ انھوں نے ۱۸۵۷ء میں

انگریزوں سے بہت بہادری اور جوانمردی سے مقابلہ کر کے بجنور، دھام پور، نگینہ اور آدم پور پر قبضہ کر لیا تھا۔ انگریزوں نے بجنور پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد نواب محمود خاں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا اور ان کے لئے جس دوام عبور دریائے شور کی سزا تجویز کی۔ لیکن انڈمان جانے سے قبل ہی قید میں میرٹھ جیل میں ان کی وفات ہو گئی۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۳۰، ۲۰۳، ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۹، ایوب قادری صفحہ ۱۵۲، رضوی صفحہ ۶۶۶، فکر و نظر (سہ ماہی)، تحریک آزادی نمبر (علی گڑھ)، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۵ء، صفحہ ۴۲

مصطفیٰ خاں، نواب:

نواب مصطفیٰ خاں جہانگیر آباد کے تعلقہ دار تھے۔ شعر و سخن کا ذوق تھا۔ اردو میں شیفہ اور فارسی میں حسرتی تخلص تھا۔ یہ نواب ولی داد خاں جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا تھا، کے عزیزوں میں تھے۔ یہ خود بھی باغیانہ خیالات رکھتے تھے جن کا عکس ان کے خطوط میں نظر آتا ہے جو انھوں نے بہادر شاہ ظفر کو لکھے۔ انگریزوں نے ۱۸۵۷ء کے بعد انہیں سات سال قید کی سزائی جو بعد میں معاف کر دی گئی اور دو تین ماہ کی سزا کاٹ کر رہا ہو گئے۔ ۱۸۶۹ء میں ان کی وفات ہو گئی۔ ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۰۴، ایوب قادری صفحہ ۳۹۲، ۳۹۳

منظر الدولہ:

منظر الدولہ کا شمار اس عہد کی معروف شخصیتوں میں ہوتا تھا۔ یہ اکثر دربار میں حاضر رہتے تھے۔ ۱۸۵۷ء کے بیشتر روزنامچہ نگاروں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ۱۸۷۰ء کے بعد انگریزوں نے انہیں اپنے قہر و غضب کا نشانہ بنایا۔ انہیں الور سے گرفتار کیا گیا اور گوڑگانوہ میں شہید کیا گیا۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۱۹۴، صفحہ ۱۹۵، غالب اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۲۸۶، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۰۸، محمد احمد صدیقی صفحہ ۲۷۔

محبوب علی خاں:

محبوب علی خاں خواجہ سرائے۔ بہادر شاہ کے دربار میں ناظر (منتظم اعلیٰ یا مختار) کے عہدے پر فائز تھے۔ حکیم احسن اللہ خاں کا بیان ہے کہ وہ بہادر شاہ کے تمام معاملات کے مختار تھے۔ انقلابیوں کو ان پر شبہ تھا کہ یہ انگریزوں سے رابطہ رکھتے ہیں چنانچہ انہوں نے محبوب علی خاں کی سرزنش کرنے کی کوشش بھی کی لیکن ان کے حلف اٹھانے پر انقلابیوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ ۱۳ جون ۱۸۵۷ء کو محبوب علی خاں کا انتقال ہو گیا۔

ملاحظہ ہو: سرطامس مٹکاف کی ڈائری صفحہ ۱۲۴، ظہیر دہلوی صفحہ ۷۳، ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۳، ۶۶۵، غداروں کے خطوط صفحہ ۷۵، ۷۷، خلیق احمد نظامی

صفحہ ۱۳۸، ۲۰۲، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۲۹، رضوی صفحہ ۲۵۴، عتیق صدیقی صفحہ ۴۰۷۔

مان سنگھ، راجہ:

راجہ مان سنگھ شاہ گنج کے تعلقہ دار تھے۔ اودھ کے تعلقہ داروں میں یہ سب سے زیادہ طاقتور تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ان کا کردار بہت مشکوک رہا۔ ایک طرف تو انہوں نے انقلابیوں کے ساتھ رشتے استوار رکھنے کی کوشش کی تو دوسری طرف انگریزوں کی دوستی کا دم بھرا اور ان کے فرار ہو جانے کا انتظام کیا جس کے نتیجے میں ان کے کارندے کو انگریزوں نے بھاری انعام سے نوازا اور خود ان کے لئے بھی آٹھ سو روپے ماہوار کی پنشن نسلًا بعد نسلًا مقرر کر کے ان کی خدمات کا اعتراف کیا۔ ملاحظہ ہو: ایوب قادری صفحہ ۲۲۹، رضوی صفحہ ۴۳۱، جانباز مرزا صفحہ ۱۷۷، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۱۶۵، ۱۷۳، ۱۸۸، ۱۹۵

مٹکاف، تھو فلس جان چارلس:

مٹکاف دہلی کے جوائنٹ مجسٹریٹ تھے، غدر ہوا تو جان بچا کر دہلی سے نکل گئے۔ ۱۴ مئی کو جھجر پہنچے لیکن اہل شہر کو پتہ چل گیا تو نواب جھجر عبد الرحمن خاں نے ان کی حفاظت سے معذوری ظاہر کر کے انہیں وہاں سے

چلے جانے کو کہا جس وجہ سے غدر کے بعد مکاف نے نواب جھجر کے خلاف بیان دیا۔ جس کے نتیجے میں نواب جھجر کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ ملاحظہ ہو: سین صفحہ ۷۳، رضوی صفحہ ۲۶۸، ۲۷۶، ۲۷۶، ۳۵۶، ۳۶۲، ۳۶۵۔

نوازش علی، مولوی:

مولوی نوازش علی تھانیر کے ایک گاؤں ہبری کے باشندے تھے۔ انھوں نے ۱۱ اکتوبر ۱۸۵۷ء کو دہلی میں اپنے دو ہزار پیروکاروں کے ساتھ انگریزوں سے زبردست مقابلہ کیا تھا۔ ان کے ساتھ بڑی تعداد میں اہل دہلی بھی شریک تھے۔ ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۸۷۔

نادر شاہ، مرزا:

مرزا نادر شاہ بہادر شاہ کے پوتے تھے۔ انھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں عملاً شرکت کی تھی۔ اس جرم میں لونی گاؤں سے گرفتار کئے گئے۔ ملاحظہ ہو: رضوی صفحہ ۳۳۹۔

نظام الدین، شاہ:

شاہ نظام الدین بہادر شاہ کے پیر و مرشد میاں نصیر الدین کالے صاحب کے بڑے بیٹے اور سجادہ نشین تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں

حصہ لیا۔ ہنگامہ فرد ہونے کے بعد اکابرین شہر کے ساتھ وہ بھی دہلی چھوڑ کر بھاگے۔ بڑودہ، اورنگ آباد اور حیدر آباد کی خاک چھاننے کے بعد پھر دہلی لوٹے۔ انگریزوں نے ان کی جان تو بخش دی لیکن جائیداد ضبط کر لی۔ ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۶۹، خلیق احمد نظامی ۲۰۵، رضوی صفحہ ۳۳۱

زیندر سنگھ:

زیندر سنگھ کی مہاراجہ پٹیالہ تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انھوں نے انگریزوں کی امداد کرنے میں کوئی دقیقہ واگذاشت نہیں کیا، جس کے صلے میں انگریزوں نے ۱۸۵۷ء کے بعد ان پر لطف و کرم کی بارش کر دی۔ دہلی میں انہیں زینت محل کا محل اور جھجر کی ضبط شدہ ریاست سے نانول کا علاقہ بطور انعام دیا گیا۔ ایام غدر میں مہاراجہ پٹیالہ نے انگریزوں کو جو قرض دیا تھا، اس کے بدلے میں جھجر کا پرگنہ کنڈوں اور تعلقہ کماؤں خریدنے کا اختیار دیا گیا اس کے علاوہ بھدوڑ کے علاقے پر حکمرانی کا اختیار بھی انہیں دیا گیا اور سردار ان بھدوڑ سے ۵۲۶۵ روپے کی اس رقم کو وصول کرنے کی بھی منظوری دے دی گئی جو وہ سرکار انگریزی کو دیا کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو: غالب اور انقلاب سنہ ستاون صفحہ ۱۱۷، رئیس احمد جعفری صفحہ ۱۲۹۹، صفحہ ۱۳۰۰۔

نانا صاحب:

دھوند و پنت نانا صاحب باجی راؤ کی گودلی ہوئی اولاد تھے۔ دسمبر ۱۸۵۲ء میں باجی راؤ کی وفات ہوگئی تو انگریزوں نے آٹھ لاکھ روپے کی سالانہ پنشن نانا صاحب کو دینا بند کر دی۔ غاصب انگریزوں کے خلاف نانا کا غصہ ۱۸۵۷ء کی تحریک کے دوران پھوٹ پڑا اور انھوں نے کانپور میں انقلابیوں کی قیادت کی کمان سنبھال لی۔ کانپور میں انقلابیوں نے یکم جولائی ۱۸۵۷ء کو اپنا حکمراں تسلیم کیا۔ کانپور میں انگریزوں کے قابض ہونے کے بعد بھی نانا صاحب خاموش نہیں بیٹھے اور اپنی انقلابی کارروائیوں سے انگریزوں کو ہراساں کرتے رہے۔ نانا صاحب انگریزوں کے لئے اس حد تک درد سر بن گئے تھے کہ انھوں نے نانا کے سر کی قیمت ایک لاکھ روپے لگائی تھی اور یہ اعلان بھی کیا تھا کہ جو بھی نانا کو پکڑ کر انگریزوں کے حوالے کرے گا اسے بغیر شرط معافی دے دی جائے گی۔ خواہ اس نے کتنے ہی انگریزوں کا خون بہایا ہو۔ نانا کو گرفتار کرنے کے لئے انگریزوں نے ہر ممکن کوشش کی۔ آخر میں نانا نے نیپال میں پناہ لی تو انگریزوں نے راجہ نیپال پر دباؤ ڈالا کہ وہ نانا کو دھوکے سے گرفتار کرادے لیکن راجہ نیپال اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔ نانا ہمیشہ انگریزوں کے لئے ایک چھلاوہ بنے رہے۔ انھوں

نے انگریزوں کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ انھوں نے انگریزوں کی دغا بازی کے لئے ان کو لعنت ملامت کرتے ہوئے اپنے ایک خط (۲۵ اپریل ۱۸۵۹ء) میں انہیں لکھا تھا:

”جان ایک روز کبھی جائے گی پر اس طرح عزت کھو کر کیوں مرنا۔ ہم چاہے مارے جائیں، چاہے قید ہوں، پھانسی، جو لکھا ہوگا سو ہوگا اور ہم سے جو کچھ ہوگا سو تلوار سے ہوگا۔“

ملاحظہ ہو: کنھیالال صفحہ ۷۷، کریم الدین صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۵۵، باری صفحہ ۲۸۵، اٹھارہ سو ستاون صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴، رضوی صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲، ۵۳۳، ۶۵۳، ۶۵۵، ۶۷۱، ۶۷۲

ناہر سنگھ:

راجہ ناہر سنگھ والی بلب گڑھ تھے۔ انھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شرکت کی تھی اور بہادر شاہ کی معاونت کی تھی۔ اس جرم میں انگریزوں نے نومبر ۱۸۵۷ء میں راجہ ناہر سنگھ کو گرفتار کر لیا اور لال قلعہ میں مقید کر دیا۔ ۷ جنوری ۱۸۵۸ء کو انہیں پھانسی دے دی گئی اور بلب گڑھ ضلع گورگانوہ کو دے دیا گیا۔

ملاحظہ ہو: غالب کا روزنامہ صفحہ ۳۶، ۶۹، غالب اور انقلاب سنہ

ستاؤن صفحہ ۱۳۲، ایوب قادری صفحہ ۲۵۲، رضوی صفحہ ۲۷۰، ۳۰۶، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۷۰، ۳۷۱، رئیس احمد جعفری ۱۰۸۱، عتیق صدیقی صفحہ ۴۰۹، ذکاء اللہ صفحہ ۷۰۹، اُردو دنیا (نئی دہلی)، فروری ۲۰۰۲، صفحہ ۳۶۔ خلیق احمد نظامی صفحہ ۳۰، ۲۰۲۔

ولی دادخاں، نواب:

بلند شہر سے دو میل دور مالا گڑھ کا علاقہ ہے۔ ولی دادخاں وہیں کے تعلقہ دار تھے۔ رشتہ میں بہادر شاہ کے سدھی تھے۔ غدر کا آغاز ہوا تو یہ دہلی میں موجود تھے۔ ۲۶ مئی ۱۸۵۷ء کو بہادر شاہ سے دو آہ کی حکومت کی سند لے کر لوٹے۔ یہاں انھوں نے بادشاہ دہلی کا صوبے دار ہونے کا اعلان کر کے حکومت کا انتظام سنبھالا۔ گلاؤٹھی پر قبضہ کر کے آگرہ اور میرٹھ کے درمیان انگریزوں سے ایک جنگ میں شکست ہوئی جس کی اطلاع انھوں نے بہادر شاہ کو دے کر مدد کی۔ درخواست کی تو بہادر شاہ نے حکم دیا کہ گلاب سنگھ، رام چندر اور دھپت رائے کو ولی دادخاں کی معاونت کی غرض سے بھیجا جائے۔ ۲۰ جون کو انگریزوں نے دو ہزار انگریزی فوج کے ساتھ یورش کی تو ولی دادخاں نے بہادر شاہ سے پھر امداد طلب کی چونکہ دہلی میں جنگ شروع ہو چکی تھی۔ اس لئے ان کی اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ دہلی پر تسلط کے

بعد انگریزی فوجوں نے بلند شہر پر زبردست حملے کئے چونکہ قلعہ مالا گڑھ میں خود انگریزوں کا جاسوس موہن لال بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے قلعہ کی مکمل کیفیت میرٹھ بھیج کر انگریزوں کو آگاہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے انہیں قلعہ فتح کرنے میں بڑی مدد ملی۔ مالا گڑھ پر انگریزوں کے قبضے کے بعد ولی دادخاں نے بریلی کا رخ کیا اور وہاں انھوں نے خان بہادر خاں کی معاونت سے دشمن سے جنگ جاری رکھی۔ اس کے بعد وہ اودھ کے باغیوں کے ہمراہ نیپال چلے گئے۔ یکم اکتوبر ۱۸۵۷ء کو انگریزوں نے ان کے قلعے کو سرنگوں سے اڑا کر مسمار کر ڈالا۔

ملاحظہ ہو: کنھیالال صفحہ ۶۲، انگریزوں کے قصبے ۶۳، ایوب قادری صفحہ ۱۸۸ تا ۱۹۲، ذکاء اللہ صفحہ ۶۷۰، رضوی صفحہ ۴۰۵ تا صفحہ ۴۰۷، خلیق احمد نظامی صفحہ ۳۲۶

ہیرا سنگھ:

ہیرا سنگھ نیچ کی پلٹن کے کمانڈر تھے۔ مٹھرا سے ایک شتر سوار سے عرضی بھیج کر بہادر شاہ کو مطلع کیا تھا کہ ان لوگوں نے آگرہ شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن انگریز قلعہ کو فتح کر سکیں لہذا وہ دہلی آ کر توپیں لے جائیں گے اور پھر قلعہ کو فتح کریں گے۔ بہادر شاہ کی ہدایت کے مطابق ان کی عرضی کا

جواب بھیجا گیا اور انہیں دہلی آنے کا حکم دیا۔ دہلی آنے پر بہادر شاہ نے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ان کے کمپ کے سامان کی خریداری کے لئے دو ہزار روپے عنایت کئے۔ بھاری توپیں دینے کا وعدہ بھی کیا۔ ہیرا سنگھ نے بھی بہادر شاہ کو یقین دلایا کہ وہ انگریزوں سے جنگ میں اپنی بھرپور توانائی صرف کریں گے۔

ملاحظہ ہو: ذکاء اللہ صفحہ ۶۶۶، بہادر شاہ کا مقدمہ صفحہ ۲۳۵، خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۰۶، غداروں کے خطوط صفحہ ۱۶۱

یعقوب علی:

انگریزوں کے جاسوس گوری شنکر کے بیان کے مطابق، یعقوب علی بریلی کے رئیس تھے اور نواب بریلی کی طرف سے ۵۰۰ سپاہی، دو سو مہریں، ایک پیالہ اور ایک ہاتھی لے کر شاہ دہلی کو نذر پیش کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ ملاحظہ ہو: غداروں کے خطوط صفحہ ۱۶۷، ۱۶۹۔

یوسف علی خاں، نواب:

یوسف علی والی رام پور تھے۔ ۱۸۵۵ء میں نواب سعید علی خاں کے انتقال کے بعد ریاست رامپور کا انتظام سنبھال کر ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کا ساتھ دیا اور ہنگامہ فرو ہونے کے بعد بہت سے علماء و شعراء نے ان کے

دامن جو دو سخا میں پناہ لی۔

ملاحظہ ہو: خلیق احمد نظامی صفحہ ۲۰۶، ذاکر معین الرحمن صفحہ ۱۱۲، ایوب

قادری صفحہ ۱۴۹۔

یوسف علی خاں، مفتی:

مفتی یوسف علی خاں شہر کی اس انتظامیہ کونسل کے رکن تھے جس کی

تشکیل بہادر شاہ ظفر کی معاونت کے لئے کی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو: نگم صفحہ ۶۳

اشارے

انگریزوں کے قصے: انگریزوں کے قصے۔ از خواجہ حسن نظامی

انقلاب ۱۸۵۷ء کی تصویر کا دوسرا رخ: انقلاب ۱۸۵۷ء، تصویر کا
دوسرا رخ: مترجمہ شیخ حسام الدین

ایوب قادری: جنگ آزادی ۱۸۵۷ء (واقعات و شخصیات) از: محمد ایوب
قادری

اٹھارہ سو ستاون: اٹھارہ سو ستاون 1857ء، از: سریندر ناتھ سین، مترجمہ
خورشیدہ پروین

اسباب بغاوت ہند: اسباب بغاوت ہند: از سر سید احمد خاں

ایشوری پرساد: نیوہسٹری آف انڈیا (اُردو)، از: ایشوری پرساد

۱۸۵۷ء کے مجاہد شعراء: ۱۸۵۷ء کے مجاہد شعراء۔ از: مولانا امداد

صابری

اشارے

باری: کمپنی کی حکومت ہندوستان میں۔ از باری

بشیر الدین (حصہ اول): واقعات دارالحکومت دہلی (حصہ اول) از:

بشیر الدین احمد

بشیر الدین (حصہ دوم): واقعات دارالحکومت دہلی (حصہ دوم) از: بشیر

الدین احمد

بہادر شاہ کا مقدمہ: بہادر شاہ کا مقدمہ۔ از خواجہ حسن نظامی دہلوی

پی۔ سی۔ جوشی: انقلاب ۱۸۵۷ء۔ از پی۔ سی۔ جوشی

تذکرہ رؤسائے پنجاب (جلد اول): تذکرہ رؤسائے پنجاب

(جلد اول)

تاریخ چند: تاریخ تحریک آزادی ہند (جلد دوم): از تارا چند۔ مترجمہ: غلام

ربانی تاباں

جانبا مرزا: انگریز کے باغی مسلمان (جلد اول) از: جانبا مرزا

جان۔ کے: Kaye's and Malleeson's History of

Edited by: the Indian Mutiny, 1857-8

The Imperial Gazetteer of (جلد دوم) امپریل گزیٹیئر

India (Vol II) by : W.W. Hunter

The Imperial Gazetteer (جلد چہارم) امپریل گزیٹیئر

of India (Vol. IV) By W.W. Hunter

The Imperial Gazetteer of (جلد پنجم) امپریل گزیٹیئر

India (Vol V) by : W.W. Hunter

The Imperial Gazetteer of (جلد ہفتم) امپریل گزیٹیئر

India (Vol VII) by : W.W. Hunter

The Imperial Gazetteer of (جلد ہشتم) امپریل گزیٹیئر

India (Vol VIII) by : W.W. Hunter

The Imperial Gazetteer of (جلد نہم) امپریل گزیٹیئر

India (Vol IX) by : W.W. Hunter

The Imperial Gazetteer of (جلد دہم) امپریل گزیٹیئر

India (Vol X) by : W.W. Hunter

بہادر شاہ ظفر: بہادر شاہ ظفر۔ از: اسلم پرویز

عتیق صدیقی: اٹھارہ سو ستاون اخبار اور دستاویزیں۔ از: عتیق صدیقی

علمائے ہند کا شاندار ماضی: علمائے ہند کا شاندار ماضی (جلد چہارم)

از: مولانا سید محمد میاں

غالب کار و زنا مچہ: غالب کار و زنا مچہ۔ از خواجہ حسن نظامی

غالب اور انقلاب سنہ ستاون: غالب اور انقلاب سنہ ستاون از ڈاکٹر

سید معین الرحمن

غداروں کے خطوط: اس گھر کو آگ لگ گئی (غداروں کے خطوط) از سلیم

قریشی و عاشور کاظمی

غدر کی صبح و شام: غدر کی صبح و شام: از۔ مولوی ضیاء الدین برنی، مرتبہ:

خواجہ حسن نظامی

فضل حق خیر آبادی: الثوریہ الہندیہ، باغی ہندوستان از علامہ فضل حق

خیر آبادی، مترجم: عبدالشاہد خاں شیروانی

فریڈم اسٹریگل (جلد سوم): Freedom Struggle in

Uttar Pradesh, Vol. III, Edited by: S.A.A.

Rizvi, M.L. Bhargava

Colonel Malleson, Vol. II By Sir John Kaye

خلیق احمد نظامی: ۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامہ: از خلیق احمد نظامی۔

دہلی کا آخری سانس: دہلی کا آخری سانس۔ از خواجہ حسن نظامی دہلوی

ذکاء اللہ خاں: تاریخ عروج عہد سلطنت انگلشیہ ہند۔ از خان بہادر شمس

العلماء محمد ذکاء اللہ خاں

رئیس احمد جعفری: بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد۔ از رئیس احمد جعفری

رضوی: تاریخ جنگ آزادی اٹھارہ سو ستاون۔ از سید خورشید مصطفیٰ رضوی

سن ستاون: سن ستاون میری نظر میں۔ از: ناصر کاظمی و انتظار حسین

سر طامس مٹکاف کی ڈائری: سر طامس مٹکاف کی ڈائری۔ مرتبہ: خواجہ

حسن نظامی

سین: Eighteen Fifty Seven by Surendra Nath Sen

صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات (۱۸۴۸ تا

۱۸۵۳): از عتیق صدیقی

ظہیر دہلوی: داستان غدر۔ از: سید ظہیر الدین ظہیر دہلوی

فہرست مخطوطات اردو: فہرست مخطوطات اردو (جلد اول):

مملوکہ رضالا بیری، رام پور مرتبہ: امتیاز علی عرشی

قائدین تحریک آزادی: قائدین تحریک آزادی، از مولانا نسیم اختر مصباحی

کنھیالال: محاربہ عظیم۔ از پنڈت کنھیالال

کریم الدین: تاریخ ہندوستان ملقب بہ واقعات ہند: از مولوی کریم

الدین ونشی محمد حسین

محاصرہ دہلی کے خطوط: محاصرہ دہلی کے خطوط۔ از خواجہ حسن نظامی

معین الدین حسن خاں: خدنگ غدر۔ از: معین الدین حسن خاں

Two Native Narratives of Mutiny in:

Delhi, by Charles Theophilus Metcalfe

محمد احمد صدیقی: تحریک آزادی ہند اور مسلمان۔ از محمد احمد صدیقی

مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۴: مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۴، مملوکہ رضالا بیری، رامپور

نگم: Delhi in 1857 By N.K. Nigam

یادگار دہلی: یادگار دہلی از مولوی سید احمد۔

کتابیات

۱	۲	۳	۴
۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸
۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳
۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸
۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳
۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸
۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳
۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸
۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳
۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸
۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳
۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸
۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳
۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳
۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸
۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳
۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸
۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳
۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸
۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳
۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸
۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳
۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸
۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳
۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸
۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳
۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸
۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳
۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸
۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳
۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸
۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳
۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸
۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳
۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸
۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳
۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸
۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳
۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸
۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳
۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸
۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳
۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸
۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳
۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸
۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳
۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸
۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳
۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸
۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳
۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸
۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳
۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸
۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳
۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸
۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳
۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸
۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳
۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸
۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳
۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸
۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳
۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸
۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳
۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸
۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳
۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸
۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳
۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸
۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳
۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸
۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳
۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸
۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳
۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸
۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳
۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸
۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳
۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸
۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳
۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸
۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳
۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸
۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳
۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸
۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳
۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸
۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳
۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸
۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳
۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸
۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳
۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸
۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳
۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸
۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳
۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸
۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳
۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸
۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳
۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸
۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳
۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸
۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳
۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸
۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳
۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸
۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳
۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸
۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳
۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸
۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳
۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸
۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳
۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸
۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳
۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸
۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳
۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸
۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳
۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸
۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳
۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸
۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳
۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸
۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳
۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸
۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳
۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸
۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳
۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸
۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳
۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸
۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳
۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸
۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳
۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸
۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳
۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸
۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳
۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸
۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳
۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸
۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳
۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸
۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳
۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸
۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳
۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸
۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳
۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸
۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳
۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸
۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳
۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸
۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳

کتابیات

عنوان کتاب	مصنف/مرتب	ناشر	سہ اشاعت
(الف) انگریزوں کے قصے	خواجہ حسن نظامی دہلوی	دتی پرنٹنگ ورکس، دہلی	اپریل ۱۹۳۶ء چھٹا ایڈیشن
انقلاب ۱۸۵۷ کی تصویر کا دوسرا رخ	مرتبہ: شیخ حسام الدین	موتی پرنٹنگ پریس، امرتسر	
اسباب بغاوت ہند	سر سید احمد خاں	کراچی	۱۹۵۷ء
الثوریہ الہندیہ، باغی ہندوستان	مؤلف: علامہ فضل حق خیر آبادی، مترجمہ: عبد الشاہد خاں شیروانی	اخبار مدینہ، بجنور	۱۹۳۷ء باراؤل
۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامہ	مرتبہ: خلیق احمد نظامی سریندر ناتھ سین، مترجمہ: خورشیدہ پروین	انجمن پریس دہلی	اکتوبر ۱۹۵۸ء پہلی کیشنز ڈویژن، نئی دہلی باراؤل ۲۰۰۱ء
اس گھر کو آگ لگ گئی (غداروں کے خطوط)	سلیم قریشی و عاشور کاظمی	انجمن ترقی اردو ہند نئی دہلی	۱۹۹۳ء (باراؤل)

۱۸۵۷ء کے مجاہد شعراء	مولانا امداد صابری	مکتبہ شاہراہ دہلی	اکتوبر ۱۹۵۹ء
انقلاب ۱۸۵۷ء	مدون: پی۔ سی۔ جوشی	نیشنل بک ٹرسٹ انڈیا، دہلی (نئی دہلی) (باراؤل)	ستمبر ۱۹۷۲ء (باراؤل)
انگریز کے باغی مسلمان (جلد اول)	جانابز مرزا	مکتبہ تبصرہ لاہور	جنوری ۱۹۹۰ء باراؤل
اٹھارہ سو ستاون اخبار اور دستاویزیں	مرتبہ: عتیق صدیقی	مکتبہ شاہراہ دہلی	مئی ۱۹۶۶ء باراؤل
(ب) بہادر شاہ ظفر	اسلم پرویز	انجمن ترقی اردو ہند نئی دہلی	۱۹۸۶ء
بہادر شاہ ظفر کا مقدمہ	مرتبہ: خواجہ حسن نظامی دہلوی	کارکن حلقہ مشائخ پک ڈیپو، دہلی	ستمبر ۱۹۲۳ء
بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد	رئیس احمد جعفری	کتاب منزل لاہور	دوسرا ایڈیشن
(ت) تذکرہ رؤسائے پنجاب (جلد اول) تاریخ تحریک آزادی ہند (جلد دوم)	تارا چند مترجمہ: غلام ربانی تاپاں	قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی	اکتوبر دسمبر ۲۰۰۱ء
تاریخ عروج عہد سلطنت انگلشیہ ہند	خان بہادر شمس العلماء محمد ذکاء اللہ	شمس المطابع دہلی	۱۹۰۳ء

تاریخ جنگ آزادی ہنداشمارہ سوساون	مؤلف: سید خورشید مصطفیٰ رضوی	راپور رضا لائبریری، راپور	۲۰۰۰ء (باراول)
تاریخ ہندوستان ملقب بہ واقعات ہند	مولوی کریم الدین ونشی محمد حسین	مطبع فشی نول کشور، لکھنؤ	دسمبر ۱۸۸۲ء
تحریک آزادی ہند اور مسلمان	محمد احمد صدیقی	آفسیٹ پریس، نخاس چوک، گورکھپور	۱۹۹۸ء
(ج) جنگ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات)	محمد ایوب قادری	پاک اکیڈمی، کراچی	جون ۱۹۷۶ء
(خ) خدمتِ غدر	معین الدین حسن خاں	جمال پرنٹنگ پریس، دہلی	۱۹۷۲ء (باراول)
(د) داستانِ غدر	سید ظہیر الدین ظہیر دہلوی	آکادمی پنجاب ادبی دنیا منزل، لاہور	
دہلی کا آخری سانس	خواجہ حسن نظامی دہلوی	دلی پرنٹنگ پریس، دہلی	اگست ۱۹۲۵ء (باراول)
(س) سن ستاون میری نظر میں	مرتبہ: ناصر کاظمی وانتظار حسین	آئینہ ادب، لاہور	۱۹۵۷ء (باردوم)
سرطاس منکاف کی ڈاڑھی	خواجہ حسن نظامی	محبوب المطابع برقی پریس، دہلی	اکتوبر ۱۹۵۰ء (باراول)

(ص) صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات ۱۸۳۸ء تا ۱۸۵۳ء	محمد عتیق صدیقی	انجمن ترقی اُردو ہند، علی گڑھ	۱۹۶۲ء (باراول)
(ع) علمائے ہند کا شاندار ماضی (جلد چہارم)	حضرت مولانا سید محمد میاں	کتابستان دہلی	۱۹۸۵ء
(غ) غالب کار و روزنامچہ	خواجہ حسن نظامی	کارکن حلقہ مشائخ بک ڈپو، دہلی	۱۹۲۳ء (باردوم)
غالب اور انقلاب سن ستاون	ڈاکٹر سید معین الرحمن	غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی	۱۹۸۸ء
غدر کی صبح و شام	مترجمہ: مولوی ضیاء الدین برنی و خواجہ حسن نظامی	کارکن حلقہ مشائخ بک ڈپو، دہلی	۱۹۲۶ء باراول
(ف) فہرست مخطوطات اُردو (مملوکہ رضا لائبریری، راپور) (جلد اول)	مرتبہ: امتیاز علی عرشی	ہندوستان پرنٹنگ ورکس، رام پور	۱۹۶۷ء

۱۹۹۵ء	اُردو اکادمی دہلی	بشیر الدین احمد دہلوی	واقعات دارالحکومت دہلی (حصہ دوم)
			(ی)
۱۹۰۵ء	مطبع احمدی دہلی	مولوی سید احمد	یادگار دہلی

اُردو رسائل

تاریخ اشاعت	مقام اشاعت	نام رسالہ و اخبار
اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۵ء	علی گڑھ	فکر و نظر (سہ ماہی) تحریک آزادی نمبر
فروری ۲۰۰۲ء	دہلی	ماہنامہ اُردو دنیا
مارچ ۲۰۰۲ء	دہلی	ماہنامہ اُردو دنیا

English Books

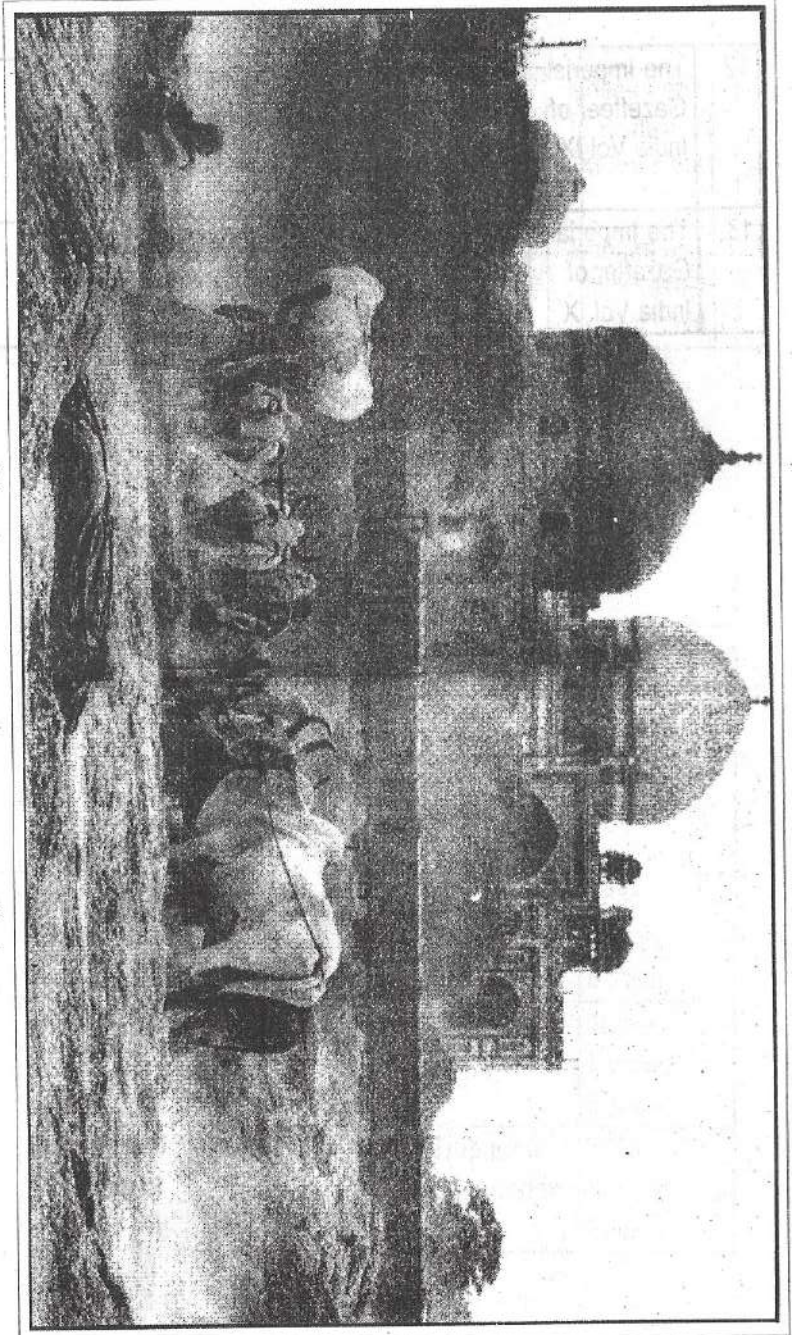
1.	Delhi in 1857	N.K. Nigam	S. Chand & Co/	1957
2.	Eighteen Fifty Seven	Surendra Nath Sen	Publications Division	Feb. 1958
3.	Freedom Struggle in Uttar Pradesh Vol. III	Edited by: S.A.A. Rizvi M.L. Bhargava	Information Department Lucknow	January, 26 1959

اگست ۱۹۹۷ء (بار اول)	رضا اکیڈمی، بمبئی	مولانا یحییٰ اختر مصباحی	(ق) قائدین تحریک آزادی
نومبر ۱۹۷۹ء		سید کمال الدین حیدر	قیصر التواریخ (جلد دوم)
	مکتبہ اُردو، لاہور	باری	(ک) کمپنی کی حکومت ہندوستان میں
	مطبع نئی نول کشور، کھنؤ	پنڈت کنھیالال	(م) مخارجہ عظیم
جولائی ۱۹۳۰ء چوتھا ایڈیشن	منادی بک ایجنسی دہلی	خواجہ حسن نظامی دہلوی	محاصرہ دہلی کے خطوط مخطوطہ روزنامہ نمبر ۱۳۳ مملوکہ رام پور رضا لابریری، رام پور
۱۹۳۶ء	دی انڈیا پریس لمیٹڈ الہ آباد	ایبٹوری پرساد	(ن) نیو ہسٹری آف انڈیا (اُردو)
۱۹۹۵ء تیسرا ایڈیشن	اُردو اکادمی دہلی	بشیر الدین احمد دہلوی	(و) واقعات دارالحکومت دہلی (حصہ اول)

12.	The Imperial Gazetteer of India Vol IX	W.W. Hunter	Trubner & Co. London	1886 Second Edition
13.	The Imperial Gazetteer of India Vol. X	W.W. Hunter	Trubner & Co. London	1886 Second Edition

4.	Freedom Struggle in Uttar Pradesh Vol. V	Edited by: S.A.A. Rizvi	Information Department Lucknow	January, 26
5.	Kaye's and Malleon's History of the Indian Mutiny 1857-8	Edited by: Colonel Malleon Vol. II by Sir John Kaye	W.H. Allen & Co. London	1889
6.	Two Native Narratives of Mutiny in Delhi	Charles Theophilus Metcalfe	Seema Publications	
7.	The Imperial Gazetteer of India Vol. II	W.W. Hunter	Trubner & Co. London	Second Edition
8.	The Imperial Gazetteer of India Vol. IV	W.W. Hunter	Trubner & Co. London	1885 Second Edition
9.	The Imperial Gazetteer of India Vol. V	W.W. Hunter	Trubner & Co. London	1885 Second Edition
10.	The Imperial Gazetteer of India Vol. VII	W.W. Hunter	Trubner & Co. London	1886 Second Edition
11.	The Imperial Gazetteer of India Vol VIII	W.W. Hunter	Trubner & Co. London	1886 Second Edition

ابولصغر مرزا۔ ۲۳۰	آدم پور۔ ۱۱۸، ۳۳۵
اٹھارہ سو ستاون۔ ۲۷۷، ۲۸۰، ۲۸۵	آرڈر آف برٹش انڈیا۔ ۳۰۵
۲۸۶، ۲۹۶، ۳۰۰، ۳۰۴، ۳۰۶، ۳۰۷	آغا جان فشی۔ ۲۸۲، ۲۳۵
۳۱۳، ۳۱۶، ۳۲۲، ۳۲۷، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷	آغا محمد باقر۔ ۲۸۸
۳۳۷، ۳۳۹، ۳۳۹، ۳۴۲، ۳۵۱	آغامیر۔ ۱۲۳، ۲۳۹
اجمیر۔ ۱۲۳	آفتاب عالم تاب۔ ۱۰۵، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۱۴
اجمیری دروازہ۔ ۱۸، ۱۱۴، ۱۳۳، ۱۶۸	۱۲۷، ۱۳۳، ۱۳۸، ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۵۱
۱۸۵، ۲۰۳، ۲۴۸	۱۵۳، ۱۵۷، ۱۶۷، ۱۸۲، ۱۸۶، ۱۹۱، ۱۹۵
اجیت سنگھ کنور۔ ۳۳، ۳۵، ۷۳، ۷۷، ۱۷۸	۲۰۰، ۲۱۴، ۲۳۱، ۲۳۵، ۲۴۰، ۲۴۵، ۲۴۹
۲۷۹، ۲۸۰	۲۵۳، ۲۵۹، ۲۶۳، ۲۶۸، ۲۷۱
اجودھیا پرساد۔ ۱۳۸، ۲۷۷	آقنواب علی۔ ۱۹۱
اجین۔ ۳۲	آگرہ۔ ۵۷، ۵۸، ۶۶، ۷۴، ۸۱، ۸۶
احسن اللہ خاں حکیم۔ ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۲۵	۱۰۳، ۱۱۱، ۱۶۷، ۱۵۵، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۳
۲۷، ۳۲، ۳۰، ۳۷، ۳۶، ۳۱، ۲۸، ۲۷	۲۰۳، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۵۲، ۳۵۳، ۳۵۲
۲۸، ۵۶، ۵۹، ۶۴، ۷۳، ۷۴، ۷۶، ۷۷، ۸۰	۳۰۲، ۳۵۶
۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۶، ۹۷، ۹۸	آگرہ جیل۔ ۲۹۳، ۲۹۵
۱۰۲، ۱۰۷، ۱۱۰، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۱، ۱۲۳	ابراہیم علی خاں۔ ۹۸، ۱۷۹
۱۲۸، ۱۳۳، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۵۱، ۱۵۶	ابوبخش مرزا۔ ۲۵، ۲۶، ۳۰
۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۷۳	ابوبکر مرزا۔ ۲۳، ۳۱، ۳۲، ۳۹، ۴۳
۱۷۵، ۱۷۷، ۱۸۲، ۱۸۳	۳۹، ۵۰، ۵۷، ۷۰، ۷۲، ۱۰۷، ۱۵۳، ۱۵۹، ۱۶۴، ۱۹۲
	۲۰۰، ۲۷۶



پایوں کا مقبرہ، ۱۸۵۷ (دہلی دی سٹی آف مونٹینیس۔ تنظیم رضا قریشی)

اسلام گڑھ - ۲۲	۱۸۶، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۳، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸
اصغر یار خاں - ۳۰۹	۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۳
اعظم خان محمد - ۲۸۴، ۲۰۶	۲۲۱، ۲۳۵، ۲۵۲، ۲۵۶، ۲۶۵، ۲۸۰، ۲۸۱
اعظم علی - ۱۶۰	۲۸۵، ۳۰۸، ۳۲۶
افغانستان - ۳۰۲	احمد بخت خان - ۱۱۱
اقبال شاہ - ۲۸۳	احمد بخش خان نواب - ۲۲۷، ۲۲۹
اکبر شہزادہ - ۱۸۹	احمد حسین خاں بیگ مرزا - ۱۳۰
اکبر علی خاں محمد - ۱۷۹، ۱۵۶، ۳۳، ۲۶	احمد سلطان مرزا - ۱۷۷
۱۸۰، ۱۹۷، ۲۰۳، ۲۱۹، ۲۷۷، ۲۸۱	احمد شاہ مدراسی - ۳۳۲
الوپی پرساد - ۲۷۶، ۱۶۱	احمد علی خان نواب - ۸۶، ۸۷، ۱۲۵
الور - ۷۱، ۲۱۸، ۲۵۰، ۲۹۰، ۳۳۲، ۳۳۶	۱۲۶، ۱۳۵، ۱۷۲، ۲۰۰، ۲۰۸، ۲۲۰، ۲۲۱
الہ آباد - ۳۳، ۱۱۸، ۱۶۶، ۲۱۰، ۲۱۸، ۳۳۲	۲۳۲، ۲۳۳، ۲۵۳، ۲۷۵، ۲۸۳
الہی بخش مرزا - ۲۱۲، ۱۵۹، ۲۱۸، ۲۳۳	احمد علی مولوی - ۲۶، ۱۰۶، ۱۲۵، ۲۸۰
۲۳۵، ۲۳۷، ۲۴۳، ۲۵۳، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۹۵	احمد قلی خان نواب - ۸۸، ۹۸، ۱۰۲، ۱۱۱
۲۹۹، ۳۱۹	۱۱۲، ۱۱۵، ۲۷۲، ۲۳۳، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵
امام باڑہ - ۱۹۸	احمد مرزا - ۱۹۱، ۲۷۳
امانت علی - ۱۶۳	اخبار الظفر - ۲۹۵
امانی بیگم - ۲۸۲، ۱۰۷	اخون جی سوات - ۱۸۲، ۱۸۳، ۲۸۱
امپریل گزیتز - ۲۷۶، ۲۷۹، ۳۱۳	اردو دنیا - ۲۷۶، ۲۷۹، ۲۹۲، ۲۹۳
۳۲۵، ۳۲۸	۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۵۲
امداد علی خاں - ۲۶۱، ۲۸۰	ارنا پور - ۱۵۷
امر تسر - ۷۱	اسباب بغاوت ہند - ۲۹۶

امر رام - ۲۵	انگلستان - ۱۸۵، ۱۳۷
امروہہ - ۱۱۷، ۱۳۷	اودھ - ۲۹۵، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۸، ۳۱۲
امید سنگھ راجہ - ۸۲، ۱۰۲، ۱۰۵، ۱۳۳	۳۱۳، ۳۱۴، ۳۳۹، ۳۴۳، ۳۹۷
۱۲۶، ۱۶۷، ۱۷۵، ۱۷۷	انور محل - ۱۸۹، ۱۳۳
امیر احمد علی - ۱۲۳	اودھے پور - ۱۰۵
امیر علی شیخ - ۱۳۷	اورنگ زیب - ۳۳۹
امین الدین خان مرزا نواب - ۱۶، ۲۳	اوپار مسٹر - ۳
۲۵، ۳۶، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۵، ۶۸، ۱۱۲	ایوب قادری - ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹
۱۱۸، ۱۳۰، ۱۵۱، ۱۶۲، ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۷	۲۸۶، ۲۸۸، ۲۹۲، ۲۹۶، ۳۰۰، ۳۱۱
۱۷۹، ۱۹۱، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۷، ۲۰۹	۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۷، ۳۲۳، ۳۲۴
۲۱۰، ۲۱۳، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۳، ۲۲۴	۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱
۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۸، ۲۷۹	۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵
۲۳۳، ۲۳۸	۳۳۷، ۳۵۳، ۳۵۵
امین الرحمن خان - ۲۳۳، ۲۳۸	
۲۵۷، ۳۳۹	
انارکلی - ۷۱	
انبالہ - ۳۳، ۳۸، ۵۱، ۵۷، ۵۹، ۶۳	باجی راؤ - ۳۵۰
۶۵، ۶۸، ۷۷، ۱۳۹، ۲۲۷، ۲۶۵	بادلی - ۲۹۱
اندر سنگھ راجہ - ۷۳	بادلی کی سرائے - ۷۸، ۷۵
اندور - ۲۰۵	باڑہ ہندو راؤ - ۲۰۲
اندور مہاراجہ - ۲۰۲	باغ بیگم شہرو - ۲۷۲، ۲۹۳
انڈمان - ۳۳۵، ۳۳۴، ۳۳۵	باغپت - ۸۷، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۱۲۶
انقلاب اٹھارہ مہینوں کا دور مرزا - ۳۳۷	۱۳۵، ۱۳۶، ۱۵۳، ۱۷۰، ۲۷۷

ب

۱۹۸، ۲۰۱، ۲۰۳، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲	باغ ضیاء الدین - ۱۰۸
۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۱	باغ محمد لہ خان - ۱۶۶، ۵۹
۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹	باقر مولوی - ۲۸۸، ۲۸۷، ۱۲۳، ۳۲
۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶	بانس بریلی - ۱۲۹
۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳	باولی کی سرائے - ۶۱
۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰	ببوخان - ۲۶۳
۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷	بٹول - ۳۱۶
۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴	بجنور - ۲۳۸، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۱، ۱۱۸، ۸۸
۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱	۳۳۵
۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸	بخارا - ۳۳۶
۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵	بختاور شاہ - ۲۸۸
۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲	بخت خان، محمد جزل - ۱۰۰، ۹۹، ۹۸
۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹	۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۸
۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶	۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۹
۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳	۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷
۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰	۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵
۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷	۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳
۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴	۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱
۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱	۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹
۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸	۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷
۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵	۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵
۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲	۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳
۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹	۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰
۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶	

۱۷۷ - بڑی بستلی	۲۹۲، ۱۰۹، ۴۹، ۱۷
۱۷۶ - بسائی کاپل	۱۱۳، ۱۰۹، ۹۸، ۴۹
۱۷۵ - بسنت علی خان	۲۹۲، ۳۳۱، ۲۳۶، ۲۱۸، ۱۳۱
۱۷۴ - بسنی	۲۸۹، ۱۳۷، ۸۷
۱۷۳ - بش سنگھ چودھری	۱۷۹، ۱۷۸، ۱۶۶، ۱۳۸، ۱۳۷
۱۷۲ - بشیر الدین	۲۳۷
۱۷۱ - بغاوت ہند	۲۹۳، ۲۸۸
۱۷۰ - بلاقی مرزا	۲۹۷
۱۶۹ - بلب گڑھ	۲۸۲، ۲۲۵، ۱۰۷
۱۶۸ - بھراہ کی سرائے	۱۰۶، ۹۵، ۹۴، ۳۸، ۱۷
۱۶۷ - بھرپور سنگھ راجنا بھ	۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶
۱۶۶ - بھگونت سنگھ	۲۵۲، ۲۲۳
۱۶۵ - بھوالی	۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶
۱۶۴ - بھوڑہ	۲۵۳، ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۰۷، ۱۹۸، ۱۷۳
۱۶۳ - بھوپال	۳۵۱، ۳۳۰، ۲۸۰، ۲۵۶
۱۶۲ - بھوانی شکر	۲۸۷، ۲۸۶، ۲۳۱، ۷۷
۱۶۱ - بھولہ پہاڑی	۳۵۳، ۳۵۲، ۳۱۰، ۲۳۶، ۱۱۲
۱۶۰ - بھولانا تھ راجہ	۲۱۹، ۸۲
۱۵۹ - بھیرو کے مندر	۲۱۹، ۸۲
۱۵۸ - بیجا بانی	۲۱۹، ۸۲
۱۵۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۵۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۵۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۵۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۵۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۵۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۵۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۵۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱۰ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۹ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۸ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۷ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۶ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۵ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۴ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۳ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۲ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲
۱ - بیکانیر	۲۱۹، ۸۲

بنی سنگھ راجہ۔ ۲۹۰، ۲۰۲
 بلی۔ ۲۱
 پینفورڈ۔ ۳
 بہادر شاہ ظفر شاہ دہلی۔ ۶، ۵، ۳، ۱
 ۲۱، ۲۰، ۱۸، ۱۷، ۱۵، ۱۳، ۱۲، ۹، ۸، ۷
 ۳۳، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۳، ۲۲
 ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۳
 ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹
 ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷
 ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷
 ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۱، ۷۰، ۶۸، ۶۷،
 ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۱، ۷۰، ۶۸، ۶۷،
 ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۸، ۷۷، ۷۶،
 ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۷، ۸۶، ۸۵
 ۹۵، ۹۶، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲
 ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۱۳
 ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴
 ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶
 ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۳
 ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴
 ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴
 ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱
 ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸
 ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴

بہادر شاہ کا مقدمہ۔ ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۹
 ۲۹۳، ۲۹۶، ۳۰۰، ۳۰۳، ۳۰۶، ۳۱۷
 ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۸
 ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵

ش

شمر و بیگم۔ ۱۹۲، ۹۰، ۸۸، ۷۶
 شمر و بیگم کی حویلی۔ ۲۸۵
 شریا جاہ۔ ۲۸۴

ت

تاج محل بیگم۔ ۳۰۰، ۲۳۸

پ

پانڈی۔ ۱۹۷، ۱۸۲، ۱۸۰، ۱۵۷، ۳۵
 ۱۹۸، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۱۹، ۲۲۱، ۲۷۷
 پانڈی نواب۔ ۱۵۶
 پانی پت۔ ۲۵۹، ۶۵، ۴۴
 پیالہ۔ ۱۱۶، ۷۳، ۶۵، ۶۰، ۵۶، ۳۸، ۱۷، ۱۷
 ۲۳۲، ۲۳۱، ۱۷۸، ۱۷۰
 پرتاپ سنگھ راجہ۔ ۱۱۱، ۱۰۹
 پرتاپ گڑھ راجہ۔ ۱۱۸
 پرم پاری۔ ۱۶۶
 پول۔ ۱۵۸، ۲۸
 پنال۔ ۱۷۳
 پنجاب۔ ۳۰۵، ۱۶۳، ۷۱، ۶۰، ۵۶
 پونہ۔ ۶۰
 پنڈت شیودین۔ ۱۳۳

تارا چند۔ ۳۳۷، ۳۱۳، ۳۰۰، ۶۳، ۶۰، ۳
 تبصرہ التوارخ۔ ۲۷۶
 تحریک آزادی نمبر۔ ۳۳۵، ۲۹۷، ۲۹۶
 تذکرہ روسائے پنجاب۔ ۲۷۵
 ترکمان دروازہ۔ ۹۲
 تفضل حسین خان۔ ۳۰۱، ۱۷
 تھارام۔ ۳۰۲، ۲۶۲، ۲۰۰، ۱۶۳، ۱۵۸
 تھارلیٹ۔ ۳۱
 تھامیسر۔ ۳۳۸
 تھران۔ ۳۳۶
 تیلی واڑہ۔ ۲۲۲، ۲۰۴، ۱۲۱، ۹۵، ۸۶
 تیمور۔ ۳۲۹
 تیمور مرزا۔ ۱۲۶

- پہاڑ گنج - ۱۲۶، ۱۱۰
 پیارے لال - ۳۰۰، ۷۵
 پیامل - ۶۹، ۶۸
 پیپ - ۴
 پی سی جوشی - ۳۳۷، ۳۱۷، ۲۹۶
 ۳۳۳
 پیشاور - ۱۱۶
 ٹ
 ٹامی - ۵
 ٹکا بزاری - ۱۱۹
 ٹونک - ۱۷۵، ۱۶۳، ۱۵۲
 ٹھاکر داس - ۱۳۸، ۱۶
 ٹھاکر گوپال سنگھ - ۱۶۴
 ٹیکم - ۱۲۳
 ٹیلر - ۲۸۸، ۲۸۷
 ج
 جالندھر - ۸۳، ۴۰، ۳۸
 جامع مسجد - ۱۰۴، ۸۰، ۴۱، ۳۹، ۳۵
 ۲۷۲، ۲۶۷، ۲۳۰، ۲۰۵، ۱۷۸، ۱۶۴
 جانا بزم مرزا - ۳۱۲، ۳۰۰، ۲۹۶، ۲۸۸
 ۳۳۳، ۳۳۷، ۳۳۷، ۳۱۷، ۳۱۴
 جان لارنس - ۲۸۱
 جاوہرہ - ۱۱۸
 جنائل - ۳۰۵، ۱۷۰
 جنگل کشور - ۳۰۵، ۸۴
 جلال الدین مولوی - ۳۰۶، ۲۳۶
 جنائیل - ۲۸۶
 جنناداس - ۷۷
 جموں - ۲۶۲، ۲۵۳، ۲۳۲، ۱۸۹
 جوالا پرشاد مصدقہ نشی - ۲۶۱
 جوالا ناتھ - ۳۰۶
 جواں بخت مرزا - ۱۷۸، ۱۶۴، ۳۳
 ۳۲۳، ۳۰۳
 جواہر سنگھ - ۳۰۴، ۲۶۲
 جودھپور - ۲۵۳، ۲۵۰، ۱۱۸، ۲۳
 جوزف اسکینر - ۲۳
 جومہد پور - ۱۰۹
 جہاں اختر شاہزادہ - ۳۱، ۲۷، ۱۷، ۱۶
 ۱۳۳، ۱۲۹، ۱۲۲، ۱۱۷، ۹۸، ۹۲، ۶۷
 ۱۴۱، ۱۶۸، ۱۸۸، ۲۰۶، ۲۰۷
 ۲۱۹، ۲۰۸، ۲۳۳، ۲۳۱، ۲۳۳

- ۲۸۱، ۲۷۴، ۲۶۸، ۲۳۹، ۲۳۷
 جی ٹی منکاف کی ڈائری - ۳۳۶، ۳۲۸
 جند - ۳۲۴، ۸۷
 جیننگ پادری - ۳۰۶، ۱۱۱، ۱۰۹
 جیننگ مس - ۳۰۶
 جواہر لال نہرو - ۲۹۵
 جہاں داد خاں مرزا - ۱۷۷
 جہانگیر آباد - ۳۳۵
 جہانگیر چند - ۳۰۶، ۲۳۵
 جھانسی - ۲۲۰، ۱۵۱، ۱۳۲، ۱۳۵، ۱۲۷
 جے پور - ۲۳، ۳۸، ۸۱، ۱۱۲، ۱۱۵
 ۳۲۰، ۲۵۰، ۱۷۲
 جے پور مہاراجہ - ۵۴
 جے سنگھ پورہ - ۱۸۱، ۵۴
 حیدر پورہ - ۳۳۹
 جیوتی پرشاد - ۳۰۴، ۱۷۳، ۶۸
 جیون لال - ۳۱۲، ۳۱۱، ۲۸۷، ۱۶۰، ۵۳، ۴۱
 جیاجی راؤ سندھیار مہاراجہ - ۳۰۴، ۱۰۲
 جھجھر - ۲۹۱، ۱۴۶، ۱۳۲، ۴۲، ۴۱، ۹
 ۳۳۹، ۳۳۱
 جی ٹی منکاف - ۴۱، ۳۱، ۳۰، ۲۷
 ح
 حاتم زمانی بیگم - ۲۸۳
 حافظ رحمت خاں نواب - ۲۰۷، ۱۹۱، ۱۱۶

۱۴۵، ۲۱۴، ۲۱۷، ۲۱۷، ۲۱۷، ۲۱۷، ۲۱۷، ۲۱۷
 ۲۸۰، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۷، ۳۱۰، ۳۱۱
 ۳۳۸، ۳۳۷

چ

چارلس بال - ۲۹۵
 چاندنی چوک - ۲۱۹، ۱۰۶
 چائل - ۳۳۲
 چندراولی - ۲۵
 چندوسی - ۱۴۱
 چمن لال - ۳۰۷، ۸
 چوڑی والان - ۲۸۵، ۱۹۲، ۸۸
 چٹن لال منشی - ۳۰۷، ۱۹۹
 چھوٹی بیگم - ۲۳۲
 چھوٹی مسجد - ۱۷۷
 چھوچھک داس - ۳۳۱
 چیماجی - ۲۹۰

ح

- حامد علی خان میر - ۱۰۱، ۹۸، ۲۳، ۱۷، ۱۳۹
 حیدر حسین خان محمد - ۳۱۱، ۱۳۲، ۱۱۰، ۲۸، ۱۵۵، ۱۵۲، ۱۳۸، ۱۳۳، ۱۲۳، ۱۱۲، ۱۰۶
 حیدر شکوہ مرزا - ۳۱۰، ۱۵۰
 حیدر علی خان محمد - ۳۱۵، ۳۹
 خ
 خاص پورہ دروازہ - ۱۵۳، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۷
 خان بخش مرزا - ۳۱۰
 خان بہادر خان نواب - ۳۱۴، ۲۳۹، ۱۱۶
 خلیق احمد نظامی - ۳۵۳، ۳۲۱، ۳۱۵
 حسن علی میر - ۳۰۹، ۱۸۵، ۵۳
 حسین بخش محمد - ۳۳۰، ۲۶۲، ۲۱۵، ۷۱
 حسین ناظر مرزا - ۳۰۹، ۲۵۲، ۱۲۳
 حصار - ۱۸۹، ۱۴۰، ۱۰۲، ۱۰۱، ۶۱، ۴۱
 حضرت محل بیگم معشوق بیگم - ۳۱۲
 حضرت میاں نظام الدین - ۳۰
 حویلی پالم - ۲۲۹
 حیدر آباد - ۳۳۹، ۸۳
 حیدر بخت فروش - ۲۵۰
 حیدر حسن - ۱۳۹
 حیدر حسین خان محمد - ۳۱۱، ۱۳۲، ۱۱۰، ۲۸
 حیدر شکوہ مرزا - ۳۱۰، ۱۵۰
 حیدر علی خان محمد - ۳۱۵، ۳۹
 حسن علی خان نواب - ۵۰، ۳۶، ۱۶
 حسن علی خان نواب - ۱۲۸، ۱۲۳، ۱۰۷، ۱۰۵، ۱۰۲، ۹۷، ۹۶
 خان بہادر خان نواب - ۱۷۹، ۱۷۰، ۱۶۷، ۱۲۳، ۱۳۶، ۱۳۳
 خلیق احمد نظامی - ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴
 حسین بخش محمد - ۳۰۰، ۲۹۶، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۸۷، ۲۸۴، ۲۸۲، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۷
 حسین ناظر مرزا - ۳۰۹، ۳۰۷، ۳۰۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰
 حضرت محل بیگم معشوق بیگم - ۳۳۲، ۳۲۲، ۳۲۲، ۳۱۸، ۳۱۶، ۳۱۴
 حضرت میاں نظام الدین - ۳۳۲، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۹، ۳۲۸، ۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۳۲۴، ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۵، ۳۱۴، ۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

- خواجه سرا - ۱۳۷، ۸۶
 خان علی خان - ۱۱۶
 خدا بخش مرزا - ۲۳۳، ۱۰۷، ۱۰۴، ۸۶، ۲۸۸
 خورشید عالم مرزا - ۳۱۴، ۲۳۷، ۲۳۹
 خضر سلطان مرزا - ۸۷، ۴۰، ۳۲، ۲۳
 خواجہ محمد خان - ۲۳۰، ۱۷۸
 دو تیا - ۱۲۷
 دو جانہ - ۳۲۸، ۳۱۰
 دوست محمد خان - ۳۱۸، ۶۸
 دولت راؤ سندھیا - ۲۹۳
 دھام پور - ۳۳۵، ۱۱۸
 دھرم پور - ۳۵
 دھنپت رائے - ۳۵۲
 دھنوار - ۱۲۸
 دھوم دادری - ۲۳۷
 دھوند پت ناتا صاحب - ۳۵۰
 دھونگل سنگھ - ۱۵۸
 دہی سنگھ راجہ - ۳۱۶، ۲۱۶، ۱۹۲، ۱۸۸
 دھیرج کی پہاڑی - ۸۳، ۸۲، ۵۹
 دریا گنج - ۲۲۲، ۸۰، ۵
 دریا گنج مرزا - ۲۳۳، ۱۰۷، ۱۰۴، ۸۶، ۲۸۸
 خورشید عالم مرزا - ۳۱۴، ۲۳۷، ۲۳۹
 خضر سلطان مرزا - ۸۷، ۴۰، ۳۲، ۲۳
 دو تیا - ۱۲۷
 دو جانہ - ۳۲۸، ۳۱۰
 دوست محمد خان - ۳۱۸، ۶۸
 دولت راؤ سندھیا - ۲۹۳
 دھام پور - ۳۳۵، ۱۱۸
 دھرم پور - ۳۵
 دھنپت رائے - ۳۵۲
 دھنوار - ۱۲۸
 دھوم دادری - ۲۳۷
 دھوند پت ناتا صاحب - ۳۵۰
 دھونگل سنگھ - ۱۵۸
 دہی سنگھ راجہ - ۳۱۶، ۲۱۶، ۱۹۲، ۱۸۸
 دھیرج کی پہاڑی - ۸۳، ۸۲، ۵۹
 دریا گنج - ۲۲۲، ۸۰، ۵
 دریا گنج مرزا - ۲۳۳، ۱۰۷، ۱۰۴، ۸۶، ۲۸۸
 خورشید عالم مرزا - ۳۱۴، ۲۳۷، ۲۳۹
 خضر سلطان مرزا - ۸۷، ۴۰، ۳۲، ۲۳
 دو تیا - ۱۲۷
 دو جانہ - ۳۲۸، ۳۱۰
 دوست محمد خان - ۳۱۸، ۶۸
 دولت راؤ سندھیا - ۲۹۳
 دھام پور - ۳۳۵، ۱۱۸
 دھرم پور - ۳۵
 دھنپت رائے - ۳۵۲
 دھنوار - ۱۲۸
 دھوم دادری - ۲۳۷
 دھوند پت ناتا صاحب - ۳۵۰
 دھونگل سنگھ - ۱۵۸
 دہی سنگھ راجہ - ۳۱۶، ۲۱۶، ۱۹۲، ۱۸۸
 دھیرج کی پہاڑی - ۸۳، ۸۲، ۵۹
 دریا گنج - ۲۲۲، ۸۰، ۵

۳۰۴	راجہ جو دھپور۔
۱۷۲، ۱۳۳، ۱۰۹، ۱۰۴	راجہ جے پور۔
۲۹۱	راجہ دیانا تھ۔
۲۰	راجہ کشن گڑھ۔
۲۹۳	راجہ گوالیار۔
۲۹۱، ۵۸	راجہ ناٹھ۔
۳۳۰	راجہ ناہر سنگھ۔
۳۵۰	راجہ نیپال۔
۲۰۳، ۱۴۸، ۱۲۵، ۱۰۷	رام پور۔
۳۵۲، ۲۳۷	
۲۳۶، ۱۹۲	رام جی واس گڑ والے۔
۳۲۲	
۱۷۳، ۱۷۰	رام جی مل۔
۳۵۲	رام چندر۔
۱۱۷	رام چند داس۔
۳۲۱، ۱۰۱	رام سرن داس۔
۲۳۹، ۲۳۵، ۸۲	رام سہائے مل۔
۳۲۲	
۱۶۳	رام سنگھ۔
۱۳۸	رام گوپال۔
۳۱۶	رانا جنگ بہادر۔
۳۲۸، ۲۱۱	ڈانسنہ۔
۲۱۸، ۲۵، ۱۳، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۳، ۲	ڈگلنس۔
۲۹۳	ڈورینڈ کرنیل۔
۲۲، ۲۱، ۵	ڈیوس۔
۳۳۷	رابرٹ بروس۔
۳۲۶	راجپوتانہ۔
۷	راج پور۔
۲۱۸، ۱۳۳، ۱۲۶	راجہ الور۔
۸	راج گھاٹ دروازہ۔
۱۰۹	راجہ اندور۔
۱۰۶، ۶۷، ۳۱، ۲۶	راجہ بلب گڑھ۔
۱۶۱، ۱۲۸، ۱۲۷	
۱۰۱	راجہ بیکانیر۔
۵۷، ۵۶، ۵۰، ۳۶، ۳۷، ۳۳	راجہ پٹیل۔
۱۳۹، ۱۲۵، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۳، ۸۳، ۶۸، ۶۳	
۳۲۹، ۳۰۹، ۲۷۹، ۲۲۷، ۱۸۹، ۱۶۶	
۲۹۲، ۹۰، ۸۹، ۶۳	راجہ چند۔

۳۵۳، ۳۵۲، ۳۳۹، ۳۲۸، ۳۲۸	۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۱۵، ۸، ۶	دہلی۔
۳۲۵، ۳۲۲، ۳۲۲، ۳۲۲، ۳۵۲	۵۵، ۵۴، ۵۰، ۴۸، ۴۶، ۴۵، ۳۲، ۳۸	
۳۲۸، ۳۲۷، ۳۲۶	۷۷، ۶۷، ۶۶، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۵۸	
۹۷، ۹۲، ۸۹، ۶۳، ۱۸	۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴	دہلی دروازہ۔
۲۹۰، ۲۰۷، ۱۹۱، ۱۸۵، ۱۶۲، ۱۱۳، ۱۰۰	۹۳، ۹۲، ۹۰، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱	
۳۱۱، ۲۷۶	۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۹۴	
۳۱۶	۱۱۷، ۱۱۳، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷	دہلی کا آخری سانس۔
۲۸۷	۱۳۱، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۳، ۱۲۳، ۱۲۲	دہلی کالج۔
۲۸۵	۱۴۳، ۱۴۲، ۱۳۹، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۳	دہلی کے رسا۔
۲۸۳	۱۵۵، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۳۷	دہلی کے غدار۔
۶۳	۱۸۰، ۱۷۷، ۱۷۳، ۱۶۵، ۱۶۲، ۱۵۹	دیوان مل مودی۔
۳۱۷، ۲۳۹	۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱	دیوانی مل۔
	۲۲۰، ۲۱۲، ۲۰۹، ۲۰۲، ۱۹۹، ۱۹۷، ۱۹۳	فی
	۲۲۵، ۲۲۱، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۸، ۲۲۳	
۲۸۵، ۲۸۱، ۲۷۹، ۲۷۳	۲۶۲، ۲۵۸، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۱، ۲۳۷	ذکا اللہ خان۔
۳۱۶، ۳۰۹، ۳۰۲، ۳۰۰، ۲۹۶، ۲۸۷	۲۷۲، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۳	
۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸	۲۹۱، ۲۸۲، ۲۷۹، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵	
۳۳۰، ۳۳۹، ۳۳۸، ۳۳۲، ۳۲۳	۲۹۹، ۲۹۷، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۳، ۲۹۲	
۳۵۲، ۳۳۶، ۳۳۵، ۳۲۳، ۳۲۱	۳۲۲، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۰، ۳۰۸، ۳۰۰	
۳۵۲، ۳۵۳	۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۳۲۳، ۳۲۳	ذولفقار خان نواب۔

- راولپنڈی۔ ۷۱
 راؤ تھلا رام۔ ۱۲۵، ۱۳۱، ۱۲۲، ۱۱۸، ۳۳۳، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۳۹، ۳۳۸
 ۱۵۰، ۱۵۷، ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۳، ۱۷۵، ۳۵۲، ۳۵۱
 ۱۷۹، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۱۸، ۲۲۶، رنبیر سنگھ مہاراجہ۔ ۳۲۱، ۲۵۳
 ۲۳۶، ۲۳۹، ۳۰۱، رنجیت جوہری۔ ۴۰
 رائے کی سرائے۔ ۱۳۵، ۱۰۳، رنگون۔ ۳۲۳، ۳۰۳، ۲۹۹
 رائے رام سنگھ۔ ۳۲۰، ۱۶۹، ریاست پٹیالہ۔ ۳۲۳
 رائے گنگا رام۔ ۱۶۷، ۱۱۸، ۱۲۲، ۱۷۷، روبرٹ سن مسٹر۔ ۲۵۲، ۱۸۹، ۱۴۰
 ۱۸۸، ۱۹۲، ۲۳۶، ۲۳۷، ۳۰۱، روڈل منشی۔ ۱۶۵، ۱۶۱
 رجب علی میرزا رسطو جاہ۔ ۱۳۱، ۱۳۸، ۸۸، روڑکی۔
 ۲۹۹، ۳۱۸، ۳۱۹، روشن بخش۔ ۱۶۷
 رحمت خان۔ ۳۲۱، ۳۱۵، روہنگ۔ ۳۹، ۳۲، ۱۰۲، ۲۰۶، ۲۲۷
 رستم علی۔ ۲۱۰، ۳۳۱، ۲۹۲
 رضا خان۔ ۲۱۰، روہیل کھنڈ۔ ۳۳۶، ۳۱۵، ۳۰۱
 رضوی۔ ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ریواڑی۔ ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۵۰، ۱۵۷
 ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۰۸، ۲۰۶، ۲۰۰، ۱۷۳، ۱۶۳، ۱۵۸
 ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۶، ۳۰۰، ۳۰۰
 ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۷، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۶، ریو پورہ۔ ۲۱۰
 ۳۱۸، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۵، رئیس احمد جعفری۔ ۲۷۵، ۲۸۵، ۲۸۶
 ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۰۹، ۳۰۵، ۳۰۰، ۲۹۶، ۲۹۱، ۲۸۹
 ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۲، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۵، ۳۲۳، ۳۲۰
 ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۵۲، ۳۳۹، ۳۳۶، ۳۳۳

- سر جان منکاف۔ ۲۵۰، ۵
 سردار سنگھ۔ ۲۵۲
 سردار کاندرا سنگھ۔ ۲۲۷
 سردار مرزا۔ ۲۱۰
 سر سید۔ ۲۹۱
 سر سرد۔ ۳۳۲، ۱۳۰
 سرفراز علی مولوی۔ ۱۷۵، ۲۲۶، ۳۲۵، ۳۲۶
 سرگزشت دہلی۔ ۵۳
 سروپ سنگھ مہاراجہ۔ ۳۲۳، ۸۷
 سریندر ناتھ سین۔ ۳۳۷
 سعادت خان کی نہر۔ ۱۹۰، ۷۲
 سعادت علی خاں منشی۔ ۷۸، ۱۲۳، ۲۳۵، ۲۳۹
 سعاد الدین خان۔ ۱۷۹
 سعید علی خاں نواب۔ ۳۵۳
 سکھر۔ ۷۷
 سکھی چند۔ ۲۷
 سلطان پور۔ ۱۲۲
 سلمان جاہ مرزا۔ ۲۸۳
 سلطان سنگھ منشی۔ ۱۹۹، ۲۳۳، ۲۳۸، ۲۶۰، ۲۶۱
 زور آور سنگھ۔ ۲۲۳، ۲۵۲، ۵۶
 زینت محل۔ ۱۱۵، ۱۰۲، ۸۸، ۲۹، ۲۸، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۵۹، ۱۷۳
 ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۹۶، ۲۲۸، ۲۰۷، ۲۳۳، ۲۳۸، ۲۶۵، ۲۷۵، ۲۹۹، ۳۰۳، ۳۲۲، ۳۲۳
 ۳۳۹، ۳۲۳
 سالک رام۔ ۱۸۸، ۱۹۲، ۲۱۶، ۲۵۲، ۳۲۳، ۲۷۱
 سالو سنگھ۔ ۶۷، ۲۱۸
 سائیلہ۔ ۱۳۱
 سائمن فریزر۔ ۶، ۹، ۱۰، ۲۵، ۳۲۳
 سبزی منڈی۔ ۴۵، ۶۱، ۶۹، ۷۶، ۷۷، ۹۳
 ۹۸، ۱۵۲، ۲۱۳
 سدھاری سنگھ۔ ۳۲۳
 سدھاری لال۔ ۱۶۲، ۱۶۷، ۱۹۰
 سر جان لارنس۔ ۴۹، ۶۰، ۷۱، ۷۳، ۲۶۲، ۲۹۰، ۲۹۹، ۳۰۵، ۳۲۸

ش

- سلطان فیروز شاہ - ۵
 سلیمان شکوہ مرزا - ۳۱۰، ۱۵۰
 سلیم پور - ۵۹، ۲۹
 سلیم گڑھ - ۱۲۰، ۱۱۱، ۱۰۴، ۹۱، ۵۵
 ۱۲۹، ۱۲۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۳، ۱۵۵
 ۱۵۷، ۱۶۷، ۱۸۰، ۱۸۴، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۰۲
 ۲۱۱، ۲۲۱، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۱
 سمند خان محمد عبدالصمد خان جرنل - ۷۱
 ۷۲، ۹۸، ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۷۹، ۱۸۹، ۱۹۳
 ۲۲۲، ۲۳۳، ۲۶۸
 کن ستاون - ۲۹۶
 سنگھری - ۱۲۳، ۱۲۴
 سنگی مسجد - ۱۷۷
 سورتھ اسمتھ - ۲۸۴
 سونی پت - ۲۲۶، ۲۲۵، ۱۴۵
 سہارنپور - ۱۷۳، ۱۵۲
 بیتا پور - ۱۰۸
 سید لکشمی چندر - ۵۸
 سیدی پورہ - ۹۵
 سین - ۲۸۲، ۲۸۶، ۲۹۶، ۳۰۲، ۳۰۵
 ۳۰۶، ۳۲۲، ۳۲۷، ۳۳۳، ۳۳۸
 شہ ایران - ۳۱۰، ۳۱۱
 شاہ بھٹورہ - ۱۰۵
 شاہ پور - ۱۵۷
 شاہجہانپور - ۸۸، ۱۱۶، ۱۲۱، ۳۲۵
 ۳۲۶
 شید قنبر - ۳۱۱
 شاہ درہ - ۹۳، ۱۰۶، ۱۲۱، ۱۲۸، ۲۳۸
 ۲۴۲، ۲۵۰، ۲۵۵، ۲۶۳، ۲۶۷
 شیو سنگھ - ۱۳۳
 شاہ رخ مرزا - ۱۹۹، ۲۳۶، ۲۲۹
 شاہ گنج - ۳۲۷
 شاہ نظام الدین - ۱۹۷
 شوبھا چند کاکیتھ - ۳۹
 شجاع الدولہ نواب - ۳۲۱
 شجاع الملک شاہ - ۱۲۸
 شراحت - ۵۸
 شرف علی خاں سید - ۲۸
 شکور - ۳، ۴، ۵، ۶
 شملہ - ۲۷

ص

ع

- صادق الاخبار - ۲۹۵
 صدر الدین آزرده - ۳۲۷
 صدر الدین خان - ۲۳، ۱۳۰، ۱۶۵، ۱۹۸، ۲۲۱، ۳۳۹
 صغیر الدولہ - ۲۷۰
 ضیا الدین خان مرزا - ۲۳، ۱۱۲، ۱۳۰
 ۱۳۳، ۱۵۱، ۱۶۲، ۱۶۶، ۱۹۱، ۱۹۹، ۲۰۱
 ۲۰۲، ۲۰۷، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۸، ۲۲۲، ۲۲۸
 ۲۳۲، ۲۵۴
 ضیا الدین خان نواب - ۳۲۷
 طالع یار خاں - ۲۱۶، ۳۰۹، ۳۲۸
 ظہیر الدین مرزا - ۱۶
 ظہیر دہلوی - ۲۸۶، ۲۹۳، ۲۹۶
 ۳۰۰، ۳۰۹، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۶
 عادل میر - ۲۸
 عباس بیگ - ۲۷۰
 عباس قلی خان نواب - ۲۷۴
 عباس مرزا - ۲۶۳، ۳۳۱
 عبدالحق خان حکیم - ۱۲۸، ۱۳۶، ۱۷۱
 ۲۰۵، ۲۱۰، ۲۲۱، ۲۳۳، ۲۳۵
 ۲۳۷، ۲۳۸
 عبدالحکیم حافظ - ۱۶۰
 عبدالرحمن خاں نواب - ۶۲، ۱۲۲، ۱۲۹
 ۲۰۷، ۲۰۸، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۷
 عبدالصمد خان - ۳۹، ۴۱
 عبدالطیف خان - ۸۸، ۱۵۶، ۲۳۳
 ۲۸۷، ۲۹۱، ۲۹۳، ۳۰۷
 عبدالکریم خان - ۲۶
 عبداللہ مرزا - ۲۳، ۳۲، ۵۷، ۵۹
 ۶۳، ۶۴، ۶۶، ۶۷، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۵۴
 ۱۶۳، ۱۹۳، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۲۱
 ۲۲۳، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۶
 ۳۲۹، ۳۳۴

ض

ط

ظ

گوشتی - ۱۱۸	۲۳۵، ۱۵۹، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۴
گھیسارام - ۶۳	۳۳۹، ۳۲۹، ۲۷۵، ۲۵۰، ۲۳۹، ۲۳۷
	۳۵۱، ۳۳۶
	گڑھ مکیشتر - ۲۱۹
	گلاب سنگھ مہاراجہ - ۲۲۶، ۱۸۹، ۶۷
	۳۵۲، ۲۶۲
	گلاب ڈھسی - ۳۵۲
	گنج رام چندر داس - ۷۷
	گنگا پرشاد - ۲۲۲
	گنگارام - ۱۶۰
	گنگوہ - ۳۱۲
	گنیش لال - ۸۲
	گوالیار - ۱۰۲، ۹۰، ۸۹، ۴۸، ۴۷
	۱۳۳، ۱۳۹، ۱۵۷، ۱۵۰، ۱۶۱، ۱۸۱
	۳۹۳، ۳۰۳، ۳۰۲، ۲۳۵، ۱۸۵
	گو بند سرن - ۱۷۲
	گوپال سنگھ نبیرہ - ۱۵۸
	گوڈن کیشن - ۳۱۵
	گورکھ پور - ۳۲۵
	گوردھن داس - ۱۶۲
	گوری شنکر - ۳۵۳، ۳۳۰، ۲۱۶
	۳۱۹، ۲۹۲

ل

لارڈ لارنس - ۲۸۲، ۱۱۸، ۱۰۸

لال دروازہ - ۲۷۱

لال ڈگی - ۱۱۶، ۱۰۳

لال قلعہ - ۹۴، ۹۱، ۸۸، ۸۷، ۸۳، ۷۰

۱۰۶، ۱۰۷، ۱۱۳، ۱۱۸، ۱۳۲، ۱۳۶، ۱۴۷

۱۳۸، ۱۵۸، ۱۹۸، ۲۱۲، ۲۲۳، ۲۳۳

۲۵۹، ۲۷۲، ۲۷۶، ۳۰۲، ۳۱۷

۳۱۸، ۳۲۳، ۳۲۸، ۳۳۳، ۳۵۱

لال کنواں - ۱۳۳، ۱۳۰، ۲۱۹، ۳۲۳

لالہ شا کرداس - ۱۵

لالہ جوتی پرشاد - ۱۵۶، ۸۱

لالہ زور آور سنگھ - ۲۲۲

لالہ سالک رام - ۲۲۲

لالہ کرشن لال - ۳۰۰

لاہور - ۶۳، ۶۷، ۶۸، ۷۰، ۱۰۹

۱۶۳، ۱۶۵، ۱۷۰، ۱۹۹، ۲۳۵، ۲۶۲

۳۱۹، ۲۹۲

لاہوری دروازہ - ۷۲، ۶۳، ۶۴، ۳۰، ۹

۷۶، ۹۱، ۹۲، ۹۵، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶

لٹوکا کوچہ - ۱۶۲

پچھمن سنگھ - ۲۸۶، ۷۷، ۵۴

پچھون سنگھ - ۳۳۱، ۶۳، ۶۳

لطافت علی - ۲۸۳

لکشمی چند سیٹھ - ۱۰۵، ۹۳، ۸۶

۱۳۵، ۳۳۱

لکشمی نارائن - ۱۱۳

لکھنؤ - ۱۱۳، ۱۰۷، ۱۰۲، ۶۶، ۶۵

۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۳۱، ۱۳۸، ۱۷۰

۱۷۳، ۱۸۶، ۱۹۰، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۵۱

۲۵۳، ۲۵۵، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۶

۲۶۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۲۳

۳۳۶، ۳۳۲

لکھنؤ شاہ - ۱۲۳

لوہارو - ۳۲۷، ۲۷۹، ۲۶۸

لونہ، - ۳۲۸، ۱۳۵

لوئیس کپتان - ۱۱۷

لیاقت علی مولوی - ۳۳۲، ۳۳۱، ۲۵۲

لے باس مسٹر - ۳۳۱، ۸، ۷

م

مادھونج - ۱۷۰

مالا گڑھ - ۱۱۲، ۹۲، ۱۱۵، ۱۲۰، ۱۳۰

۱۳۸، ۱۷۱، ۱۷۱، ۲۲۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۶۲

۳۵۳، ۳۵۲

مالی واڑہ - ۸۰

مان سنگھ - ۱۰۸، ۲۲۳، ۲۲۳، ۳۳۳

۳۳۷

مبارک باغ - ۶۹

متصدی مل کتھری - ۲۳۲

متھرا - ۵۸، ۶۲، ۶۳، ۱۰۵، ۱۳۳

۱۳۵، ۱۳۶، ۱۶۱، ۲۵۶، ۳۳۱، ۳۵۳

متھرا داس - ۱۷۷، ۲۳۸، ۲۷۱

مٹکاف کی ڈائری - ۲۸۳

مٹکاف ہزاری - ۱۳۲

مٹھن لال - ۲۳۱، ۹۳

مٹھائی کاپیل - ۱۹۰

مٹھی بھون - ۱۱۸، ۱۰۲

محاصرہ دہلی کے خطوط - ۲۸۶، ۲۹۱

محبوب علی خان - ۷، ۲۵، ۲۶، ۲۷

- نانا صاحب - ۱۷۶
 ناہر سنگھ - ۱۲۳، ۱۱۳، ۹۵، ۹۴، ۵۵، ۳۸
 ۱۵۱، ۱۷۳، ۱۹۸، ۲۰۷، ۲۳۳، ۲۵۳
 ۲۵۶، ۲۸۰، ۳۵۱
 نبیرہ - ۱۸۹، ۱۶۸
 نجف گڑھ - ۲۳۲، ۲۳۰، ۲۲۹، ۱۲۵
 نجیب آباد - ۱۵۹، ۱۵۲، ۱۳۱، ۱۱۸، ۸۸
 ۳۳۳
 نجیب الدین - ۲۰۵
 نرائن داس - ۲۴
 زبیلہ - ۲۱۱، ۱۷۴، ۵۱
 زیندر سنگھ - ۳۳۹، ۲۲۱، ۱۷۰
 نصیر آباد - ۱۰۸، ۹۷، ۸۶، ۸۳، ۸۱
 ۱۱۸، ۱۲۶، ۱۳۶، ۱۴۰، ۱۸۱، ۲۳۳
 ۲۳۹، ۲۵۴، ۲۳۹
 نصیر الدین کالے صاحب - ۳۳۸
 نظام الدین اولیا خوجہ - ۳۱۲، ۲۸۲
 نظام الدین شاہ - ۳۳۸
 نکس فریزر - ۷، ۴
 نگم - ۲۸۳، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵
 ۲۸۵، ۲۸۸، ۲۹۳، ۲۹۶، ۲۹۷، ۳۰۰
 ۳۰۹، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۲۰، ۳۲۳، ۳۲۴
 ۳۳۳، ۳۳۸، ۳۳۴
 نگم بودہ - ۱۳۸
 نگم مودی - ۱۲۸
 نگینہ - ۳۳۵، ۱۳۸، ۱۱۸، ۱۰۷
 نواب بریلی - ۲۶۷، ۲۶۰
 نواب بہاولپور - ۶۷
 نواب حجر - ۳۹، ۳۸، ۳۱، ۲۶، ۷
 ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹
 ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷
 ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶
 ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴
 ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲
 ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰
 ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸
 ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶
 ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳
 ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰
 ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷
 ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴
 ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰
 ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶
 ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲
 ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸
 ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴
 ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰
 ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶
 ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲
 ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸
 ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴
 ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰
 ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶
 ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲
 ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸
 ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴
 ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰
 ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶
 ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲
 ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸
 ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴
 ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰
 ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶
 ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲
 ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸
 ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴
 ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰
 ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶
 ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲
 ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸
 ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴
 ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰
 ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶
 ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲
 ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸
 ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴
 ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰
 ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶
 ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲
 ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸
 ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴
 ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰
 ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶
 ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲
 ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸
 ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴
 ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰
 ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶
 ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲
 ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸
 ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴
 ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰
 ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶
 ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲
 ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸
 ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴
 ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰
 ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶
 ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲
 ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸
 ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴
 ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰
 ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶
 ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲
 ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸
 ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴
 ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰
 ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶
 ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲
 ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸
 ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴
 ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰
 ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶
 ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲
 ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸
 ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴
 ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰
 ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶
 ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲
 ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸
 ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴
 ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰
 ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶
 ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲
 ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸
 ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴
 ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰
 ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶
 ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲
 ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸
 ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴
 ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰
 ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶
 ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲
 ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸
 ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴
 ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰
 ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶
 ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲
 ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸
 ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴
 ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰
 ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶
 ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲
 ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸
 ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴
 ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰
 ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶
 ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲
 ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸
 ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴
 ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰
 ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶
 ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲
 ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸
 ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴
 ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰
 ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶
 ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲
 ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸
 ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴
 ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰
 ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶
 ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲
 ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸
 ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴
 ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰
 ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶
 ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲
 ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸
 ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴
 ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰
 ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶
 ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲
 ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸
 ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴
 ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰
 ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶
 ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲
 ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸
 ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴
 ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰
 ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶
 ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲
 ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸
 ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴
 ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰
 ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶
 ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲
 ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸
 ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴
 ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰
 ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶
 ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲
 ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸
 ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴
 ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰
 ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶
 ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲
 ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸
 ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴
 ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰
 ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶
 ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲
 ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸
 ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴
 ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰
 ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶
 ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲
 ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸
 ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴
 ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰
 ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶
 ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲
 ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸
 ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴
 ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰
 ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶
 ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲
 ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸
 ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸
 ۱۳۱